



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(جمعۃ المبارک 9، سوموار 12، منگل 13، سوموار 26، جمعرات 29، جمعۃ المبارک 30۔ جولائی، سوموار 2، منگل 3، جمعۃ المبارک 6، سوموار 9، جمعرات 12، جمعۃ المبارک 13۔ اگست 2021)
(یوم الجمع 28 ذیقعد، یوم الاثنین یکم، یوم الثلاثاء 2، یوم الاثنین 15، یوم الخمیس 18، یوم الجمع 19، یوم الاثنین 22، یوم الثلاثاء 23، یوم الجمع 26، یوم الاثنین 29۔ ذوالحجہ 1442ھ یوم الخمیس 3 یوم الجمع 4۔ محرم الحرام 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: چونیتسوواں اجلاس

جلد 34 : شمارہ جات : 1 تا 12



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 9۔ جولائی 2021

جلد 34 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1 -----
2۔	ایجنڈا	3 -----
3۔	ایوان کے عہدے دار	5 -----
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	11 -----
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	12 -----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
6-	سابق ممبر اسمبلی جناب شاہان ملک اور معزز ممبر جناب عمر فاروق	
13	کے والد کی وفات پر دعائے مغفرت	-----
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی)	
7-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----
	زیر و آرنوٹس	
9-	سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس کے خاتمہ کا مطالبہ (--- جاری)	-----
10-	خانیوال میں SHO و دیگر اہلکاروں کا نوکری کا جھانسنہ دے کر خاتون	
84	سے 5 لاکھ نقدی اور بد اخلاقی پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ (--- جاری)	-----
11-	چودھری پرویز الہی انسٹیٹیوٹ کارڈیالوجی ملتان میں نصب تصلیم مشین	
85	کی مرمت کا مطالبہ (--- جاری)	-----
12-	حلقہ پی پی-74 موضع ٹھن میں نامعلوم ٹیلی فون کالز پر بھتہ کی وصولی	-----
13-	لاہور میں مضر صحت اور ناقص پانی سے برف کی کھلے عام تیاری	-----
	پوائنٹ آف آرڈر	
14-	سابق ایم پی اے شاہان ملک کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ	-----
	تحاریک استحقاق	
15-	لاہور تھانہ قلعہ گجر سنگھ پولیس کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے گھر میں زبردستی داخل ہونا	-----
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
16-	مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021	-----
97		-----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جوان کی میز پر رکھی گئی)	
17-	پنجاب کے 4 دانش سکولوں اور 3 سنٹرز آف ایکی لینس کے حسابات کی	
97	آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	
	سوموار، 12- جولائی 2021	
	جلد 34: شمارہ 2	
18-	ایجنڈا	101-----
19-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	103-----
20-	نعت رسول مقبول ﷺ	104-----
21-	کورم کی نشاندہی	105-----
	منگل، 13- جولائی 2021	
	جلد 34 : شمارہ 3	
22-	ایجنڈا	109-----
23-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	111-----
24-	نعت رسول مقبول ﷺ	112-----
	تعزیت	
25-	معزز ممبر محترمہ فرح آغا کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت	113-----
	پوائنٹ آف آرڈر	
26-	سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں	
113-----	بلدیاتی نمائندوں کو چارج دینے کا مطالبہ	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ترقی خواتین)	
27-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	114 -----
28-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوابوں کی میز پر رکھے گئے)	135 -----
29-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	142 -----
	پوائنٹ آف آرڈر	
30-	عید الاضحیٰ سے پہلے دس روز بیوپاریوں کو جانوروں پر ٹیکس کی	
	چھوٹ دیئے کا مطالبہ	172 -----
	زیر و آرنوٹس	
31-	ماموں کائجنی سٹی میں سیم نالہ پرپل کی مرمت کا مطالبہ	174 -----
32-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ اور بھلوال میں غیر قانونی	
177 -----	پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
33-	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021	181 -----
34-	قواعد کی معطلی کی تحریک	182 -----
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
35-	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021	183 -----
	سوموار، 26- جولائی 2021	
	جلد 34 : شمارہ 4	
36- ایجنڈا		189 -----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	191-----
38-	نعت رسول مقبول ﷺ	192-----
	تعزیت	
39-	راجن پور بس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت-----	193
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
40-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	193-----
41-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	232-----
42-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	263-----
	پوائنٹ آف آرڈر	
43-	تھانہ علی پور چٹھہ میں معزز ممبران جناب عادل بخش چٹھہ	
	اور جناب بلال تارڑ کو جس بے جا میں رکھا جانا	286-----
44-	کورم کی نشاندہی	288-----
	جمعرات، 29- جولائی 2021	
	جلد 34 : شمارہ 5	
45-	ایجنڈا	291-----
46-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	293-----
47-	نعت رسول مقبول ﷺ	294-----
	تعزیت	
48-	وزیر توانائی جناب اختر ملک کے بھائی اور معزز ممبر میاں عرفان دولتانہ	
	کی نانی جان کی وفات پر دعائے مغفرت	295-----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈرز	
49-	معزز ممبر نذیر احمد چوہان کے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونا	295
50-	معزز ممبر کے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونے تک اجلاس	
	ملتوی کرنے کا مطالبہ	298
	جمعۃ المبارک، 30- جولائی 2021	
	جلد 34 : شمارہ 6	
51-	ایجنڈا	303
52-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	305
53-	نعت رسول مقبول ﷺ	306
54-	پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونے پر جناب سپیکر کا اجلاس ملتوی کرنا	307
	سو موار، 2- اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 7	
55-	ایجنڈا	311
56-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	313
57-	نعت رسول مقبول ﷺ	314
	تعزیت	
58-	معزز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی خوشدامن اور	
	جناب عارف نظامی کی وفات پر دعائے مغفرت	315
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
59-	مسودہ قانون نمبر 49، 50 اور 51 بابت سال 2021 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا	315

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	پوائنٹ آف آرڈر	
60-	کوٹ لکھپت جیل میں مقید معزز پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال	
316	جناب نذیر احمد چوہان کی جانب سے جناب سپیکر کو ارسال کئے گئے خط کا پڑھا جانا۔۔۔۔۔	
61-	جناب سپیکر کی جانب سے جاری پروڈکشن آرڈر پر عمل درآمد نہ	
318	کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	
62-	معزز ایوان میں متفقہ منظور ہونے والے مسودہ قانون میں	
320	بیوروکریسی کی جانب سے دخل اندازی	
63-	جناب سپیکر کی رولنگ کے باوجود وقفہ سوالات میں سیکرٹری خوراک	
321	کا حاضرنہ ہونا	
	منگل، 3۔ اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 8	
64-	ایجنڈا	
325		
65-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
329		
66-	نعت رسول مقبول ﷺ	
330		
	سوالات (حکمہ جات مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)	
67-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات کا مؤخر کیا جانا	
331		
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
68-	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021	
332		
69-	قواعد کی معطلی کی تحریک	
342		
70-	مسودہ قانون (ترمیم) قرشی یونیورسٹی 2021	
343		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعۃ المبارک، 6- اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 9	
71- ایجنڈا	351 -----	
72- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	353 -----	
73- نعت رسول مقبول ﷺ	354 -----	
سوالات (محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)		
74- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	355 -----	
پوائنٹ آف آرڈر		
75- معزز وزیر کو ایوان میں حاضر رہنے کا مطالبہ	357 -----	
76- صادق آباد میں اقلیتوں کی عبادت گاہوں اور گھروں کے تحفظ کے لئے فوری اقدام کرنے کا مطالبہ	358 -----	
77- کورم کی نشاندہی	360 -----	
78- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	360 -----	
79- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	404 -----	
	سو مووار، 9- اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 10	
80- ایجنڈا	421 -----	
81- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	423 -----	
82- نعت رسول مقبول ﷺ	424 -----	
حلف		
83- نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	425 -----	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
84-	کورم کی نشاندہی	425-----
85-	اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کی تبدیلی کا حکم	426-----
	جمعرات، 12- اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 11	
86-	ایجنڈا	429-----
87-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	435-----
88-	نعت رسول مقبول ﷺ	436-----
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
89-	مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021 کے بارے میں	
	مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	437-----
	سوالات (محلہ زراعت)	
90-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	437-----
91-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوابان کی میز پر رکھے گئے)	451-----
92-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	453-----
	سرکاری کارروائی	
93-	قواعد کی معطلی کی تحریک	463-----
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
94-	مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021	465-----
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
95-	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021	467-----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعۃ المبارک، 13- اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 12	
96- ایجنڈا	473-----	
97- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	477-----	
98- نعت رسول مقبول ﷺ	478-----	
پوائنٹ آف آرڈر		
99- فیصل آباد، محلہ رسول نگر میں نامعلوم افراد کا گھر میں گھس کر فائرنگ کرنے پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ	479-----	
سوالات (محکمہ جات آبکاری و محصولات اور تارکس کنٹرول)		
100- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	480-----	
101- کورم کی نشاندہی	499-----	
102- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)	499-----	
103- کورم کی نشاندہی	500-----	
104- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)	500-----	
105- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	505-----	
106- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	531-----	
107- ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	547-----	
108- اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	551-----	
109- انڈیکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(77)/2021/2588. Dated: 7th July, 2021. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon the 34th Session of Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 9th July, 2021 at 2:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

**Dated Lahore, the
7th July, 2021**

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9۔ جولائی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و سماجی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر و آرنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر پنجاب (شمالی) کے 4 دانش سکولوں اور 3 سنٹر آف ایکسی لینس کے حسابات کی آڈٹ

رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیرمینوں کا پینل

- 1۔ میاں شفیق محمد، ایم پی اے پی۔پی۔258
- 2۔ نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی۔پی۔213
- 3۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی۔پی۔29
- 4۔ محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

کابینہ

- 1۔ جناب عبدالعلیم خان : سینئر وزیر / وزیر خوراک
- 2۔ سید یادو عباس بخاری : وزیر سماجی بہبود و بیت المال
- 3۔ ملک محمد انور : وزیر مال
- 4۔ جناب محمد بشارت راجہ : وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
- 5۔ راجہ راشد حفیظ : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

- 6- جناب فیاض الحسن چوہان : جنیل خانہ جات
- 7- جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
- پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
- 8- جناب عمار یاسر : وزیر کاشت و معدنیات
- 9- جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم
- 10- جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول
- 11- سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور
- 12- جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل
- 13- جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات
- 14- جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹر زانسپشن ٹیم
- 15- چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن
- 16- جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نار کوئٹس کنٹرول
- 17- جناب خیال احمد : وزیر کالونیز، کلچر*
- 18- محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین
- 19- جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجوانان، کھیلین، آئندہ قریبہ و سیاحت
- 20- میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
- 21- میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 22- جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن
- 23- میاں محمود الرشید : وزیر ہوسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

- 24- جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی
- 25- سردار محمد آصف نکئی : وزیر مواصلات و تعمیرات
- 26- سید مصباح علی شاہ بخدی : وزیر ایشیائی امور / جنگلی حیات و سیاحت
- 27- ملک نعمان احمد لنگڑیال : وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈیولپمنٹ و پلاننگ
- 28- سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر زراعت
- 29- جناب محمد اختر : وزیر توانائی
- 30- جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ
- 31- جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ و عشر
- 32- مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ
- 33- جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی
- 34- سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈیولپمنٹ
- 35- محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر /
پیشہ لائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 36- جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

4- پارلیمانی سیکرٹریز

- 1- راجہ صغیر احمد : جیل خانہ جات
- 2- چودھری محمد عدنان : مال
- 3- جناب انجاز خان : چیف منسٹر انسپشن ٹیم
- 4- ملک تیمور مسعود : ہسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 5- راجہ یاور کمال خان : سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
- 6- جناب سلیم سرور جوڑا : سماجی بہبود
- 7- میاں محمد اختر حیات : داخلہ
- 8- چودھری لیاقت علی : صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 9- جناب محمد مامون تارڑ : سیاحت
- 10- چودھری فیصل فاروق چیمہ : آبکاری، محصولات و نادر کوئٹس کنٹرول
- 11- جناب فتح خالق : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 12- جناب احمد خان : لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 13- جناب تیمور علی لالی : اوقاف و مذہبی امور
- 14- جناب عادل پرویز : تحفظ ماحول
- 15- جناب کھلیل شاہد : محنت
- 16- جناب غضنفر عباس شاہ : کالونیز
- 17- جناب شہباز احمد : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

9

- 18- جناب عمر آفتاب : منصوبہ بندی و ترقیات
- 19- جناب نذیر احمد چوہان : بیت المال
- 20- جناب محمد امین ذوالقرنین : امداد باہمی
- 21- جناب احمد شاہ کھگہ : توانائی
- 22- سید عباس علی شاہ : قانون و پارلیمانی امور
- 23- جناب محمد ندیم قریشی : اطلاعات و ثقافت
- 24- میاں طارق عبداللہ : ٹرانسپورٹ
- 25- جناب نذیر احمد خان : خصوصی تعلیم
- 26- رائے ظہور احمد : خوراک
- 27- سید افتخار حسن : مینجمنٹ پرو فیشنل ٹیلنٹ ڈیولپمنٹ اینڈ پمٹنٹ
- 28- جناب محمد عامر نواز خان : کائناتی و معدنیات
- 29- جناب محمد شفیق : زکوٰۃ و عشر
- 30- جناب محمد سبطین رضا : ہائر ایجوکیشن
- 31- جناب محمد رضا حسین بخاری : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
- 32- جناب محمد عون حمید : خواندگی
- 33- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی
- 34- جناب شہاب الدین خان : مواصلات و تعمیرات
- 35- جناب محمد طاہر : زراعت
- 36- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ
- 37- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

10

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 9۔ جولائی 2021

(یوم الجمع، 28۔ ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلاہور میں شام 4 بج کر 55 منٹ پر زیر

صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ

اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْمُرُكُمْ

وَأَنْفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

سورۃ الصف۔ آیت (11 تا 7)

اور اس سے زیادہ ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ۝ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے چراغ کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر تاخوش ہی ہوں ۝ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے ۝ مومنو! میں تمکو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دے ۝ وہ یہ کہ اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو ۝ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ۝

وَأَعْلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ ۝

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خود میرے نبیؐ نے بات یہ بتا دی ، لائمی بعدی
 ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لائمی بعدی
 لمحہ لمحہ اُن کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
 آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
 لہجہء خدا میں آپؐ نے صدا دی، لائمی بعدی
 تھے اصول جتنے اُن کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں
 دیں کے سارے رستے آپؐ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
 ذات حرفِ آخر ، بات انفرادی، لائمی بعدی
 ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام اُن کے
 اُن کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا، جو غلام ان کے
 گونجے وادی وادی آپؐ کی منادی، لائمی بعدی

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

تعزیت

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سید حسن مرتضیٰ!

سابق ممبر اسمبلی جناب شاہان ملک اور معزز ممبر جناب عمر فاروق

کے والد کی وفات پر دعائے مغفرت

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہمارے سابق ایم پی اے شاہان ملک کا دودن پہلے murder ہوا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ معزز ممبر عمر فاروق کے والد صاحب بھی وفات پا گئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق ایم پی اے جناب شاہان ملک اور معزز ممبر ملک عمر فاروق کے

والد صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر کا موقع دوں گا۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اختر علی! کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہذا اس سوال نمبر 2192 کو dispose of

کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہذا اس سوال نمبر 2605 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہذا اس سوال نمبر 2877 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد افضل کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہذا اس سوال نمبر 3084 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہذا اس سوال نمبر 3407 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3552 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور لوکل گورنمنٹ کو ڈویلپمنٹ

فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

3552: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ چنیوٹ اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ چنیوٹ کا مالی سال

2019-20 کا بجٹ مدوار کتنا کتنا ہے ڈویلپمنٹ فنڈز کتنا ہے؟

(ب) سال 2019-20 میں کتنی رقم ترقیاتی فنڈز پر خرچ کی گئی ہے ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے منصوبہ جات اسی سال میں مکمل ہو جائیں گے؟

(د) کتنی سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں اور کتنی مرمت کی جا رہی ہیں ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ه) کس کس سڑک کے لئے مزید رقم درکار ہے؟

(و) حکومت ان سڑکوں کے لئے کب تک فنڈز فراہم کرے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) سابقہ سال 2019-20 میں ضلع کونسل چنیوٹ تھی۔ اس کا کل بجٹ - /463221980.87 روپے تھا جس سے تمام ضلع کونسل چنیوٹ کا ترقیاتی بجٹ - /240016447 روپے تھا۔ واضح کیا جاتا ہے کہ بعد از نفاذ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019، تحصیل کونسل چنیوٹ، تحصیل کونسل لالیاں اور تحصیل کونسل بھوآنہ تشکیل دے دی گئیں اور کالعدم ضلع کونسل چنیوٹ کا ترقیاتی فنڈ تحصیل کونسلوں کو حسب ذیل تقسیم کر دیئے گئے۔

نمبر شمار	تحصیل کونسل	حصہ فنڈ (ملین)
1	چنیوٹ	66.345
2	لالیاں	83.511
3	بھوآنہ	82.119
	ٹوٹل	231.975

میونسپل کمیٹی لالیاں کا سال 2019-20 کا ترقیاتی بجٹ 50 ملین روپے تھا جبکہ نان ترقیاتی بجٹ 71.532 ملین روپے تھا۔

میونسپل کمیٹی چناب نگر کا مالی سال 2019-20 کا ڈویلپمنٹ بجٹ 50 ملین اور نان ڈویلپمنٹ بجٹ 120.92 ملین روپے ہے۔

(ب) سال 2019-20 میں تحصیل کونسل چنیوٹ کو دیگر تحصیل کونسلوں کے ساتھ کالعدم ضلع کونسل سے 66.345 ملین ترقیاتی فنڈ حصہ میں ملا۔ اور پھر حکومت کی ہدایت کے مطابق تحصیل کونسل چنیوٹ نے Punjab Municipal Services (Phase-1) Programme کے تحت اور حکومتی ہدایت کے مطابق اپنے ترقیاتی فنڈ کے نصف حصہ (50 فیصد) فنڈ کے ترقیاتی منصوبہ جات لگائے۔ ان منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ / سکیم	تخمینہ (رقم ملین میں)	موجودہ صورت حال
1۔	امپروومنٹ آف روڈ ڈیزائن چوک رجوعہ روڈ تاسوئی گیس چوک	3.010	کام مکمل ہو گیا ہے۔
	رجوعہ چنیوٹ		
2۔	امپروومنٹ آف روڈ لائٹنگ اور روڈ تاسوئی گیس چوک رجوعہ سادات	4.400	کام مکمل ہو گیا ہے۔
3۔	امپروومنٹ آف روڈ لائٹنگ اور رجوعہ سادات بطور کوٹ احمد یار	12.265	کام مکمل ہو گیا ہے۔
4۔	امپروومنٹ آف روڈ لائٹنگ اور رجوعہ سادات بطور کوٹ احمد یار	2.140	کام مکمل ہو گیا ہے۔

5-	امپرومنٹ آف روڈ لاہور روڈ ڈیپارٹمنٹ آباد موضع عزیز	3.191	کام مکمل ہو گیا ہے۔
6-	امپرومنٹ آف روڈ لاہور روڈ ڈیپارٹمنٹ کی تحصیل کونسل چنیوٹ	2.600	کام مکمل ہو گیا ہے۔
7-	خریداری ڈی-وٹرنگ De-Watering Set	0.400	کام مکمل ہو گیا ہے۔
8-	خریداری لوڈر کٹر جات	1.5	کام مکمل ہو گیا ہے۔
9-	امپرومنٹ آف روڈ چک نمبر 141 تا 139 پنگو موٹا مین	10.404	کام جاری ہے۔

پور روڈ چنیوٹ

سال 2019-20 میں PMSP (Phase-1) پروگرام کے تحت میونسپل کمیٹی لالیاں میں 9 عدد ترقیاتی سکیم منظور کی گئیں جن کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی چناب نگر مالی سال 2019-20 میں PMSP (Phase-1) پروگرام کے تحت کل 50 ملین ڈولپمنٹ پر خرچ کیا جس کے 24 عدد ترقیاتی سکیمز / نالے، سولنگ، واٹر سپلائی، روڈز، سٹریٹ لائٹ، صفائی کے لئے مشینری جن کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل کونسل چنیوٹ کے تمام منصوبہ جات مکمل ہو گئے ہیں سوائے ایک منصوبہ (امپرومنٹ آف روڈ چک نمبر 139 تا 141 پنگو موٹا مین پور روڈ چنیوٹ) جو کہ ان منصوبہ جات کی Savings سے لگایا گیا۔

میونسپل کمیٹی لالیاں کے کل منصوبہ جات 09 تھے جو کہ مکمل ہو چکے ہیں۔ میونسپل کمیٹی چناب نگر کے کل منصوبہ جات 24 تھے جو کہ بروقت مکمل ہو چکے ہیں۔ (د) تحصیل کونسل چنیوٹ کی طرف سے نئی کوئی سڑک نہ بنائی جا رہی ہے۔ صرف پہلے سے موجودہ سڑکات کو مرمت کیا جا رہا ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ کی تفصیل جز (ب) میں درج کر دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی لالیاں کا 09 عدد منصوبہ جات میں سے ایک منصوبہ سڑک کی مرمت کا تھا۔ جن کی تفصیل تہہ (الف) میں درج ہے۔

میونسپل کمیٹی چناب نگر نے مالی سال 2019-20 مرمت روڈ کے 11، مرمت نالی سولنگ کے 7، مرمت سٹریٹ لائٹ 1، مرمت ٹیوب ویل / واٹر سپلائی 2 اور مشینری کے 3 منصوبہ جات شامل ہیں جن کی تفصیل تہہ (ب) میں درج ہے۔

- (ہ) تحصیل کو نسل چنیوٹ میں نئی کوئی سڑک نہ بنائی جارہی ہے۔ صرف پہلے سے موجودہ سڑکات کو مرمت کیا جا رہا ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ کی تفصیل جُز (ب) میں درج کر دی گئی ہے۔
- میونسپل کمیٹی لالیاں کو کسی سڑک کے لئے کوئی رقم درکار نہ ہے۔
- میونسپل کمیٹی چناب نگر کو اب کسی سڑک کے لئے کوئی رقم درکار نہ ہے۔
- (و) حکومت نے مکمل طور پر فنڈز فراہم کر دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔ جز (الف) کے جواب میں تفصیل دی گئی ہے اور انہوں نے تحصیل کو نسل وائز بتایا ہے کہ چنیوٹ کے لئے 66.345، لالیاں کے لئے 83.511، اور بھوآنہ کے لئے 82.119 ملین روپے دیئے ہیں۔ ان سے ذرا یہ پوچھے کہ کس کتنے کے تحت اور کس طریقے سے انہوں نے ضلع کو نسل کا پیسا تحصیل وار تقسیم کیا ہے۔ لہذا میرا نہیں خیال کہ پنجاب کی سطح پر کوئی PMSP ہوا ہو تو انہوں نے کس طریق کار کے تحت یہ پیسا تقسیم کیا ہے۔ اس میں دو تحصیلیں ہیں جن کو بڑا نوازا گیا ہے کیا وہ تحصیلیں پہلے راجن پور کے ساتھ تھیں کہ وہاں کوئی کام نہیں ہوا تھا اور اس دفعہ وہاں پر زیادہ کام کروانے کی ضرورت محسوس ہوئی؟ ہمارا ضلع چنیوٹ جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر بھی ہے، کو کافی کم پیسا ملا ہے تو مہربانی کر کے اس حوالے سے ذرا وجوہات بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں شاہ صاحب کے سوال کے جواب میں یہ عرض کروں گا اور چنیوٹ کے متعلق پہلے بتا دوں کہ پچھلی حکومت کے دور میں وہاں پر District Development Committee ایک (DDC) بنی تھی، ان کا ایک معیار ہے کہ جہاں پر roads یا کوئی میونسپل سروسز پروگرام کی ایک requirement ہوتی ہے، اس کے مطابق یہ ایک Annual Development Program رکھتے ہیں جبکہ ایک Non-Development Programme ہوتا ہے۔ District

Development Committees جو ان کو recommend کرتی ہیں تو اس سکیم کے مطابق district wise پیسے رکھے جاتے ہیں۔

دوسرا میں عرض کروں گا کہ پچھلی دفعہ ہم بھی اپوزیشن میں تھے اور شاہ صاحب کی پارٹی بھی اپوزیشن میں تھی تو یہی باتیں ہم اس وقت بھی کر رہے تھے کہ District Development Committees کو recommendations کہاں سے آتی ہیں؟ اپنے طور پر جو representatives ہوتے ہیں وہ ان کمیٹیوں میں شامل ہوتے ہیں لیکن پچھلی دفعہ ایک practice یہ رہی ہے کہ ان کے ٹکٹ ہولڈرز DDCs میں شامل ہوتے تھے۔ یہ جو پیسہ رکھا جاتا ہے یہ demand پر رکھا جاتا ہے۔ DDCs فیصلہ کرتی ہیں کہ آپ کے چار roads چنیوٹ میں ہیں، ان کی آگے تفصیل بھی دی ہوئی ہے اور اگر شاہ صاحب حکم دیں گے تو میں انہیں وہ بھی پیش کر دوں گا۔ اگر تحصیل لالیاں میں پانچ roads ہیں اور بھو آئے میں اتنے ہیں تو اس کے مطابق یہ ڈویلپمنٹ فنڈز رکھے جاتے ہیں۔ Non-Development Funds جس طرح سرکاری اداروں کے ملازمین کی تنخواہوں اور دوسرے expenditures کے مطابق رکھے جاتے ہیں تو ان کا یہ معیار ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب شاید میرا سوال سمجھ نہیں سکے کیونکہ میں نے تو ان سے پوچھا ہے کہ یہ پیسہ جو اتنا زیادہ رکھا گیا ہے، انہوں نے DDC کہا ہے تو میں (ن) لیگ کے دور میں بھی اپوزیشن میں ہی تھا اور اس وقت بھی DDC ہوتی تھی لیکن کم از کم وہ یہ بات مان جاتے تھے کہ ہم نے پیسے آپ لوگوں کو نہیں دیئے۔ کس نے یہ ADP بنایا اور کس نے demand کی، ڈپٹی کمشنر نے demand کی ہے تو ڈپٹی کمشنر ایک سرکاری افسر ہے، اسے میرے ساتھ کیا grudge ہے یا اس کی نظر کمزور ہے اور وہ دیکھ نہیں سکتا کیونکہ میرے حلقے کی ساری سڑکیں ٹوٹی ہوئی ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ demand تو demand کس نے کی ہے اور یہ پیسہ اس طرح تو نہیں ہے کہ DDC تقسیم کر دے۔ اس کا کوئی PFC ہونا چاہئے تو کیا اس سلسلے میں کوئی پیشرفت ہے اور وہ کوئی ایسا کرنا چاہتے ہیں کہ یہ پیسہ منصفانہ طریقے سے تقسیم ہو سکے کیونکہ میں بھی taxpayer ہوں اور میرے حلقے کے لوگ بھی taxpayer ہیں۔ انہیں شرم نہیں آتی کہ وہاں پر تحصیلدار روز وصولی کے لئے گیا ہوتا ہے کہ آپ نے ٹیکس جمع نہیں کروایا۔ دے دیو، یار جدوں ساڈے تے ٹیکس دا پیسہ لانا نہیں تے ساڈے توں لیندے کیوں جے؟" میں ان سے پوچھ

رہا ہوں کہ پیسوں کی تقسیم کا کیا طریق کار ہے اور وہ مجھے بتا رہے ہیں کہ ایک DDC ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈپٹی کمشنر تو اس کا اہل نہیں ہو گا کہ اسے عوامی issues اور عوامی مسائل کا پتا ہو گا۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں شاہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ ان کے حلقے کی جو roads ہیں، یہ اگر سوال کا جواب پڑھیں تو اس میں شامل ہیں اور میں انہیں پڑھ کر بھی سناتا ہوں کیونکہ مجھے ان کے حلقے کا کوئی تھوڑا بہت پتا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے حلقے کے کچھ roads گئے ہیں تو یہ اپنی requirement دے دیں ہم اسے District Development Committee میں یہاں سے بھیج سکتے ہیں اور ---sir otherwise

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سید حسن مرتضیٰ! آپ پارلیمانی سیکرٹری کو roads کے متعلق تفصیل دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنی بات مکمل کر لوں تو پھر شاہ صاحب اگلی بات کریں گے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جس طرح شاہ صاحب فرما رہے ہیں کہ پیسوں کی تقسیم کس طرح ہوئی ہے تو دیکھیں جو representatives ہوتے ہیں وہ اپنے طور پر اپنی تجاویز دیتے ہیں، اس میں priorities بھی set ہوتی ہیں، اگر شاہ صاحب سمجھتے ہیں کہ جو roads ان کے حلقے کے بنے ہیں، ان میں سے اگر کوئی اور ضروری roads ہیں تو اگر یہ ادھر سے ہمارے through دینا چاہتے ہیں تو ہم ان کے ضلع میں بھیج دیں گے اور اگر یہ خود ادھر دینا چاہتے ہیں تو بے شک دے دیں۔ وہ فیصلہ کر دیں گے اور اس میں میرا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنے roads کی priority list پارلیمانی سیکرٹری کو دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بالکل بجا فرما رہے ہیں تو میں انہیں list ابھی دے دیتا ہوں۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ تشریف فرما نہیں ہیں اور آپ نے ایک دفعہ حکم بھی دیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی چیک کر لیتے ہیں کہ کون کون بیٹھے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مینوں تے نظر کوئی نہیں آندے پئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سید حسن مرتضیٰ! ان کی طبیعت کچھ صحیح نہیں ہے اور ناساز ہے تو ایڈیشنل سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا خیال اے کہ راجا صاحب نے ہسپتال وچ اونہاں نوں ویکھ لیا اے اور کہندے نیں کہ اوہ بیٹھے نیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بڑے قابل احترام ہیں، میں roads identify بھی کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے ہی ان roads کی list انہیں دوں گا اور اگلے سیشن میں جناب کی وساطت سے ہی ان سے پوچھوں گا کہ اس پر کیا ہوا ہے اور اگر یہ list DDC کو دی ہے تو اس کی کیا حیثیت ہے کیونکہ انہوں نے ہی کرنا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

جناب سپیکر! شاہ صاحب! آپ کی وساطت سے اپنے roads کی list دے دیں کیونکہ اس میں تین چار سڑکیں already محترم شاہ صاحب کی آئی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس میں جو سڑکیں شاہ صاحب کی add کرنی ہیں وہ کر دیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ next میونسپل سروسز پروگرام کے تحت جو funding ان
کے ڈسٹرکٹ اور ان کی تحصیل میں ہونی ہے تو اس میں ہم ضرور کوشش کریں گے کہ ان شاء اللہ
تعالیٰ انہیں entertain کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اسی سال میں کر لیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3637 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ پر ناجائز تجاوزات سے

ٹریفک کی روانی میں خلل سے متعلقہ تفصیلات

*3637: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ لاہور پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے؟

(ب) مذکورہ تجاوزات کی وجہ سے یہاں پر ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بڑے ٹرالے اور کنٹینرز بھی رنگ روڈ سے اس سڑک پر آ جاتے

ہیں جن کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک بند رہتی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سلطان پورہ محمود روڈ لاہور سے ناجائز تجاوزات

ختم کرنے اور کنٹینرز ٹرالے کو روڈ پر آنے پر بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں

توجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) تجاوزات کی بھرمار نہ ہے۔ کچھ حصہ میں تجاوزات تھیں جن کو ہٹا دیا گیا ہے۔

- (ب) درست نہ ہے۔
- (ج) ٹریفک پولیس کے متعلقہ ہے۔
- (د) سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ پر ناجائز تجاوزات کے خلاف ریگولیشن ونگ عملہ تہہ بازاری واگہ زون لاہور نے متعدد بار کارروائی کرتے ہوئے تجاوز شدہ سامان گرفت میں لے کر داخل سٹور کیا اور اس کے بعد مبلغ -/15,000 روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔ مزید یہ کہ مورخہ 10-11-2020 کو تجاوز کنندگان کے خلاف انفورسمنٹ کی مد میں مبلغ -/20,000 روپے کے 10 عدد فائن ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں جبکہ ماہ جنوری 2021 میں مزید -/10,000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ عوام الناس کی سہولت کے لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی عمل میں لائے گی جبکہ کنٹینر ٹرالے وغیرہ ٹریفک پولیس کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ پر ناجائز تجاوزات کے بارے میں تھا۔ یہ اس کے جواب میں کہہ رہے ہیں کہ وہاں کچھ حصوں پر تجاوزات تھیں جن کو ہٹا دیا گیا ہے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری سے کہیں کہ کوئی کمیٹی بنادیں یا یہ خود جا کر دیکھ لیں کہ اس روڈ پر ٹریفک تو کیا پیدل چلنا بھی بہت مشکل ہے۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ ناجائز تجاوزات ہٹا دی گئیں، دوسری طرف آپ جرمانے بھی کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اب ناجائز تجاوزات نہیں ہیں۔ آپ ابھی ٹائم نوٹ کر لیں، تاریخ چیک کر لیں اور سوال کے جواب کی تاریخ وصولی بھی نوٹ کر لیں۔ آج بھی وہ روڈ اسی طرح نظر آئے گی جس طرح اس وقت تھی جس دن میں نے سوال جمع کروایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں کنٹینر اور ٹرالر کی وجہ سے ٹریفک جام رہتی ہے۔ جب وہاں پر ناجائز تجاوزات ہوں گی تو یقیناً جب ٹرالے اور ٹرک رنگ روڈ سے اتریں گے تو اس کی وجہ سے ٹریفک جام ہوگی۔ جب محکمہ اس طرح کا جواب دیتا ہے تو اسے یہ بھی سوچنا چاہئے کہ فاضل ممبر تحقیق کر کے سوال کرتا ہے پھر جواب پر بھی تحقیق کرتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! یہ روڈ شمال مار باغ سے بانا پور جلو موڑ کے ایریا میں ہے۔ یہاں پر ہاؤسنگ سوسائٹیز بھی بن رہی ہیں۔ فاضل ممبر بالکل صحیح کہہ رہی ہیں کہ وہاں بہت رش ہوتا ہے اور ناجائز تجاوزات بھی موجود ہیں۔ وہ تجاوزات immovable بھی ہیں اور movable بھی ہیں۔ جو movable تجاوزات ہیں ان کے خلاف ہم قانونی کارروائی کر رہے ہیں۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جب کسی روڈ پر encroachment کو ختم کرنے جاتے ہیں تو اس کے لئے پہلے demarcation کی جاتی ہے۔ ہم نے لکھ دیا ہے کہ اس روڈ کی demarcation کی جائے۔ وہاں پر غالباً Pakistan Mint کی بلڈنگ بھی ہے، ٹالر اور ہیوی ٹریفک بھی ہے جس کی وجہ سے وہ روڈ بڑا congested ہو جاتا ہے۔ ہم demarcation کے لئے لکھ رہے ہیں کہ اس روڈ کی حد کتنی بنتی ہے۔ میں اپنی فاضل ممبر کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ وہاں پر جو بھی تجاوزات ہوں گی ان کو ختم کیا جائے گا۔ اگر کوئی particular جگہ ہے تو بے شک یہ اس کی identification کر دیں ہم اس کو بھی گرانے کے لئے تیار ہیں اور ہم اپنے طور پر بھی demarcation کروا رہے ہیں۔ ان ناجائز تجاوزات کو انشاء اللہ جلد ہی ختم کروا دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کوئی commitment دے دیں کہ ناجائز تجاوزات کب تک ختم ہو جائیں گی۔ کیا آپ ایک مہینے کی commitment کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں ایک مہینے کی commitment کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ سے پھر اس ہاؤس میں ہی رپورٹ طلب کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ادکارہ: شہر میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے

سال 2019-20 میں فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3674: جناب منیب الحق: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادکارہ شہر میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال 2019-20 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس شہر کی کون کون سی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی مع چوڑائی بتائیں؟

(ج) ان سڑکوں کے لئے کتنی رقم علیحدہ علیحدہ فراہم کی گئی ہے؟

(د) ان سڑکوں کا ٹھیکہ کس کس فرم کو دیا گیا ہے؟

(ه) ان سڑکوں کے لئے ٹینڈر کب دیا گیا تھا؟

(و) ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کب تک ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) مالی سال 2019-20 میں نئی سکیموں کے لئے مبلغ 1.00 کروڑ روپے مختص کئے گئے

تھے مگر بوجہ قلیل آمدن اور کرونا وائرس کی وجہ سے ریونیو کم اکٹھا ہونے کی بناء پر مبلغ

7 لاکھ 96 ہزار 428 روپے ہی خرچ کئے جاسکے ہیں۔

(ب) (i) ٹمبر مارکیٹ (لمبائی 0.9 کلو میٹر) (چوڑائی 40 فٹ)

(ii) ریلوے روڈ (لمبائی 2.00 کلو میٹر) (چوڑائی 40 فٹ)

(iii) امیر کالونی روڈ (لمبائی 2.5 کلو میٹر) (چوڑائی 30 فٹ)

(iv) تحصیل روڈ (لمبائی 1.00 کلو میٹر) (چوڑائی 80 فٹ)

(v) راوی روڈ (لمبائی 1.00 کلو میٹر) (چوڑائی 60 فٹ)

(vi) علامہ اقبال روڈ تاجی ٹی روڈ (لمبائی 3.00 کلو میٹر) (چوڑائی 40 فٹ)

(vii) جی ٹی روڈ تاجڑ امنڈی (لمبائی 3.00 کلو میٹر) (چوڑائی 40 فٹ)

- (viii) جی ٹی روڈ تا مظفر کالونی (لمبائی 4.00 کلو میٹر) (چوڑائی 30 فٹ)
 (ix) اکبر روڈ تا فیصل آباد روڈ، راؤ سکندر IL روڈ (لمبائی 5.00 کلو میٹر) (چوڑائی 30 فٹ)
 (x) شیر ربانی ٹاؤن مین روڈ (لمبائی 2.00 کلو میٹر) (چوڑائی 30 فٹ)
 (xi) جانے مولا قبرستان روڈ (لمبائی 2.00 کلو میٹر) (چوڑائی 35 فٹ)
 (xii) دیپالپور روڈ تا 2/54- ایل روڈ (لمبائی 3.00 کلو میٹر) (چوڑائی 35 فٹ)
 (xiii) ہارنیاں والا چوک تا پل LBDC (لمبائی 6.00 کلو میٹر) (چوڑائی 35 فٹ)
 (ج) کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

- (د) کسی بھی فرم کو ٹھیکہ نہ دیا گیا ہے۔
 (ه) کوئی بھی ٹینڈر فلوٹ نہ کیا گیا ہے۔
 (و) مالی سال 17-2016 سے تاحال PFC share کی مد میں ڈویلپمنٹ فنڈز موصول نہ ہو رہے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ کے دستیاب وسائل سے صرف سروسز کی فراہمی، بہتری پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر حکومتی ہدایات کے مطابق درج بالا سڑکوں کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گزشتہ سال اوکاڑہ شہر کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا اور اس میں سے صرف 8 لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ ایسی کیا وجوہات تھیں، پہلے تو آپ یہ دیکھیں کہ 6 لاکھ آبادی کے شہر کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا اور پورے سال میں صرف 8 لاکھ روپیہ خرچ ہوا کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی وجوہات بتا سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ گزشتہ سال کورونا کی وجہ سے ہماری ADP زیر و ہو گئی تھی۔ میونسپل سروسز کے جس طرح کے حالات تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو یہ پھر کب مکمل ہوگا، آپ کوئی commitment دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
جناب سپیکر! میں اس میں time limit تو نہیں دے سکتا لیکن یہ میرے ساتھ آکر بیٹھ جائیں ہم
بیٹھ کر ایک کروڑ روپے میں ان کی جتنی سڑکیں بنتی ہیں، ہم ان کو اگلے سال لوکل گورنمنٹ کی
میونسپل سروسز پروگرام میں ڈلوادیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ان سڑکوں کو میونسپل سروسز پروگرام میں ڈلوادیں۔ جناب منیب الحق!
آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں بالکل ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ
ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ 14 سڑکیں repair ہونی ہیں یا نئی بنی ہیں۔ یہ گزشتہ سال کی بات
چھوڑ دیں اور یہ بتائیں کہ انہوں نے اس سال 14 سڑکوں کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں جیسا کہ وزیر
صاحب نے بتایا تھا کہ ساڑھے 5- ارب روپے کا ڈویلپمنٹ فنڈ ہے تو انہوں نے اس سال
14 سڑکوں کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
جناب سپیکر! جو ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام ہے اس میں تجاویزی لی گئی ہیں۔ اس میں اس طرح کے
specific فنڈز نہیں رکھے گئے۔ ڈسٹرکٹ کے مقامی حالات کے مطابق تجاویزی لی گئی ہیں اور آپ
کو پتا ہے کہ پورے تین مہینے تک وہ کام ہوا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی روڈ ہیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنے روڈ ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
جناب سپیکر! یہ روڈ تو دس بارہ بنتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی روڈ شامل ہیں تو well and good
اگر نہیں ہیں تو یہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ اب ٹینڈرنگ کی
پوزیشن میں ہے۔ اب اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے اگر کوئی روڈ نہیں ہیں تو یہ ہمیں بتادیں
جو لوکل گورنمنٹ کا اپنا فنڈ ہو گا ہم اس میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ سوال ایک سال پہلے کا ہے۔ ایک تو یہاں پر سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما نہیں ہیں اور منسٹر صاحب بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ یہ میرا بڑا simple سوال ہے کہ جو انہوں نے سڑکیں بیان کی ہیں اور جو سڑکیں انہوں نے ہاؤس کو لکھ کر دی ہیں کہ یہ بارہ یا چودہ سڑکیں repair ہونے والی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ پچھلے سال فنڈز نہیں تھے اس لئے ہم نہیں رکھ سکے لیکن اس سال انہوں نے ان کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں؟ یہ سڑکیں میں نے نہیں بتائیں یہ ان کے محکمے نے انہیں لکھ کر دی ہیں اور یہ سڑکیں کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ میں ان کو قطعاً یہ نہیں کہوں گا کہ یہ آپ کا fresh question بنتا ہے کیونکہ اس سے ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔ میں ان کو لسٹ منگوا کر دے دیتا ہوں اگر ان میں یہ سڑکیں ہیں تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لسٹ منگوالیں اور منیب صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ منیب صاحب! یہ لسٹ منگوا لیتے ہیں اور آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اگر میں یہ کہوں کہ یہ fresh question بنتا ہے تو ان کا بھی ٹائم ضائع ہو گا۔ جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اب بات آگئی ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3814 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ، بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں سیوریج، سولنگ

اور لف ٹائل کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3814: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد (ضلع اوکاڑہ) شہروں کے لئے سیوریج، سولنگ، ٹف ٹائل وغیرہ کا ایک جامع منصوبہ 17-2016 میں بنایا گیا تھا؟

(ب) مندرجہ بالا منصوبوں پر اب تک کتنا کام ہو گیا ہے اور کتنا کام باقی ہے؟

(ج) کیا ان منصوبہ جات کو حکومت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 17-2016 میں چیف منسٹر ڈائریکٹر نمبر

PS/Secy(Imp)CMO/AB-188/114/0112351 مورخہ 15-08-2015 کو

مذکورہ سکیم منظور ہوئی تھی۔

(ب) مندرجہ بالا سکیم پر تقریباً 8 کروڑ روپے کا کام ہو گیا ہے جبکہ سکیم ہذا کا تخمینہ لاگت 12 کروڑ روپے ہے جس کو مکمل کرنے کے لئے مزید 4 کروڑ روپے درکار ہیں۔ یہ سکیم منڈی احمد آباد، بصیر پور و ملحقہ آبادیاں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں سڑکات، P.C.C، ٹف ٹائل، ڈریج سکیم، سلج کیرئیر اینڈ سولنگ کی تعمیر و مرمت پر مشتمل ہے جس کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکیم ہذا کو مکمل کرنے کے لئے مزید 4 کروڑ روپے درکار ہیں جیسے ہی باقی فنڈز جاری ہوں گے بقیہ کام بھی مکمل ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے ابھی ایک detailed judgment دی ہے جس میں لوکل گورنمنٹ کے ادارے بحال کئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس judgment کے بعد کیا پارلیمانی سیکرٹری ضلعی حکومتوں کے متعلق on the floor of the House کوئی commitment کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
 جناب سپیکر! اگر آپ چھپر صاحب کا سوال دیکھیں تو یہ ان کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: خیر یہ تو اس سے relevant ہے ہی نہیں۔ چھپر صاحب! آپ اس بارے
 میں fresh question جمع کروادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر!
 یہ fresh question دے دیں ہم بھی پوری تیاری کر کے detail جواب دے دیں گے۔
 چودھری افتخار حسین چھپر: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ ہم اس ہاؤس میں کچھ نہ کچھ
 سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اگر میرے علم کے مطابق غلط ہو رہا ہے اس کو میں point out تو کر سکتا
 ہوں۔ یہ اپنے knowledge کے مطابق اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتا دیں۔ یہاں لاء منسٹر
 صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ یہ بتا دیں کہ آیا سپریم کورٹ نے ایک ادارہ بحال کر دیا اور وہ اختیارات ان
 کے purview میں آگئے ہیں تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question جمع کروادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!
 میں respond کرنا چاہتا ہوں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے
 کہ جس طرح معزز رکن فرما رہے ہیں یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا ہے اور اس کے بعد
 اداروں کو بحال کیا گیا ہے لیکن میرے دوست یہ بات بھول رہے ہیں کہ ادارے ہوں یا نہ ہوں ان
 اداروں کے متعلق اسمبلی کی کارروائی میں جواب پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر نے ہی دینا ہوتا ہے کیونکہ
 اس ادارے کا سربراہ یہاں اسمبلی میں آکر جواب نہیں دیتا بلکہ اسمبلی میں جواب elected
 member نے ہی دینا ہوتا ہے۔ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دینے کے لئے پوری طرح
 مجاز ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! اس سے میرا اتفاق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چھپھر صاحب! چھوڑیں، آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 31 مئی کا ہے۔ اگر یہ اس کو pending فرما کر اس کو review کر لیں کیونکہ آپ کی instruction کے بعد محکموں کی اچھی پیشرفت ہوئی ہے۔ پچھلی بار آپ نے شفقت فرمائی تھی جس کی وجہ سے تین سال بعد ڈیپارٹمنٹ کو کچھ اچھا خیال آیا ہے۔ اگر یہ اس سوال کو pending فرما کر ڈیپارٹمنٹ سے latest information لے کر جواب دے دیں تو پھر اس پر اچھی بات ہو سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! بے شک آپ اس سوال کو pending کر دیں میں ان کو بہتر respond کر دوں گا۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے سوال نمبر 3814 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1363 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اداکارہ: پی پی۔ 189 میں گندے پانی کے جوہروں سے متعلقہ تفصیلات

*1363: جناب منیب الحق: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔ 189 اداکارہ کے کتنے دیہات میں بڑے بڑے جوہر (تالاب) موجود ہیں

ان دیہات کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گندے پانی کے جوہروں کی وجہ سے پی پی۔ 189 اداکارہ کے

دیہات کے لوگ بے شمار بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندے پانی کے جوہر ماحولیاتی آلودگی اور بے شمار بیماریوں کا

سبب بن رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان جوہروں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-189 اوکاڑہ کے صرف ایک دیہات 2-55 میں دو تالاب ہیں۔

(ب) جی یہ درست ہے گندے پانی کے جوہروں کی وجہ سے ہمیشہ بیماریاں ہی جنم لیتی ہیں۔

(ج) جی گندے پانی کے جوہر ہمیشہ آلودگی کا ہی سبب بنتے ہیں۔

(د) حکومت ان جوہروں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس وقت فنڈز کی کمی ہے۔ محکمہ

لوکل گورنمنٹ فنڈز کے حصول کے لئے کوشش کر رہا ہے جیسے ہی فنڈز حکومت کی

طرف سے وصول ہوں گے اس منصوبے (تالاب) پر کام شروع کروا کے اس کو مکمل

کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیب الحق: میرا supplementary question ہے کہ اس میں حکومت نے یہ تسلیم

کیا ہے کہ پی پی-189 کے ایک دیہات L-2/55 میں گندے پانی کے دو تالاب موجود ہیں اور یہ

بھی تسلیم کیا ہے کہ ان تالاب اور جوہروں کی وجہ سے وبائی امراض اور بیماریاں پھیلتی ہیں تو اس کا

جواب جب دیا ہے تو یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ جوہر یا گندے پانی کے تالاب ہیں ان کا کب تک سد باب

کر دیا جائے گا اور ان کے لئے کتنی رقم اس سال مختص کی گئی ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر!

میرے خیال میں ان کی سکیم کے لئے رقم اس سال مختص نہیں کی گئی تو میں ان سے یہ request کروں

گا کہ یہ ہمیں اپنے پیڈ پر ان تالاب کے بارے میں لکھ کر دے دیں تو ہم اس کی estimations بھی

کروالیں گے، ان کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ہمیں اس پر فوری کام کرنا چاہئے

لیکن آپ کہیں کہ اس بجٹ میں اس کے لئے کوئی particular رقم مختص کی گئی ہے تو وہ نہیں کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر اس کی feasibility تیار ہو جائے گی تو پھر اس کے بعد implementation کیا ہوگا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں feasibility تیار کروادوں گا، پوری estimation بھی کروادوں گا اس کے بعد ان کا جو formulation ہے اس میں ان کی schemes لگوادیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی فیصلہ ہو گا ان کو بتادیں گے لیکن ان تالاب کے لئے بجٹ میں کوئی allocation نہیں ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ نااہلی کی انتہا ہے اور جواب یہ دیا گیا کہ پیسے نہیں ہیں تو اس کے لئے کتنے پیسے چاہئیں اور کتنا بجٹ چاہئے؟ اس کا ان کے پاس جواب نہیں ہے۔ مطلب کمال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ feasibility تیار کر لیں گے اس کے بعد جتنا بجٹ چاہئے ہو گا وہ دے دیں گے۔ جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ feasibility تیار کر کے یہ کب تک سکیم complete کروادیں گے؟ آپ ان کو ایک date دے دیں تاکہ آپ کے سامنے سب کچھ ہو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے feasibility تو بنوالیں۔ آپ پہلے ان کو پیڈر لکھ کر دے دیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں وہ لکھ کر دینے کو تیار ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لکھ کر دے دیں تو انشاء اللہ ہم feasibility تیار کروا کر اس چیز کو خود دیکھ لیں گے۔ Don't you worry.

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! جی، Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Ok. Next Question، محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1920 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی۔ 198 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1920: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال پی پی۔ 198 میں کتنے فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے۔ کتنی لاگت ان کی تنصیب پر آئی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے آپریشنل (Operational) اور کتنے بند Non-Operational ہیں مزید کتنے عرصہ سے کیوں بند ہیں؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال / انتظام و انصرام بل و دیگر کس کس محکمہ کے ذمہ ہے اور ان کا فلٹر و دیگر لوازمات آخری دفعہ کب تبدیل ہوئے نیز ان کے پانی کا معیار آج کیا ہے۔ TDS ریٹ کیا ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) تحلیل شدہ میونسپل کمیٹی کمر کی جانب سے دو عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس حلقہ پی پی۔ 198 میں تنصیب کیے گئے۔ تفصیل لاگت درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام / مقام فلٹریشن پلانٹ	لاگت
1-	وارڈ نمبر 7 چوک کلاں کمر	2180705/- روپے
2-	چک نمبر 120/9 ایل	2153968/- روپے

(ب) مذکورہ بالا دونوں واٹر فلٹریشن پلانٹس Functional ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا دونوں فلٹریشن پلانٹس کے علاوہ ایک عدد فلٹریشن پلانٹس جو کہ محکمہ ہیلتھ کی جانب سے تنصیب ہوا تھا اور بعد ازاں تحلیل شدہ میونسپل کمیٹی کمر کو Handover ہوا ان تینوں فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال انتظام و انصرام تحلیل شدہ میونسپل کمیٹی کمر حال اربن یونٹ کمر تحصیل کونسل ساہیوال کے ذمہ ہے۔ فلٹریشن پلانٹس کی تبدیلی فلٹر اور TDS ریٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام / مقام فلٹریشن پلانٹ	آخری تاریخ تبدیلی فلٹر	TDS ریٹ
1-	گورنمنٹ بوائز سکول	28.04.20	392

377	23.04.2021	چک نمبر 120/9 ایل	2۔
268	28.04.2021	وارڈ نمبر 7 چوک کلاں کیر	3۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال پی پی۔198 میں کتنے فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے تو اس میں جواب یہ آیا ہے کہ پورے پی پی۔198 میں صرف دو فلٹریشن پلانٹس ہیں تو یہ حلقہ 100 سے زائد چوک پر مشتمل ہے اور 5 لاکھ کے قریب آبادی ہے اور وہاں پر جو کڑوا اور زہریلا پانی ہے جس کا 1800، 1600 اور TDS 2000 ریٹ ہے تو میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ زہریلے پانی سے میرے حلقے کے لوگ مر رہے ہیں، میپائٹس اور بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں تو جہاں جہاں پر یہ گندہ پانی ہے یہ ان علاقوں میں فلٹریشن پلانٹس کب تک فراہم کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ تین فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال کر رہی ہے، ایک فلٹریشن پلانٹ جناب محمد ارشد ملک کے حلقے کا ہے جو something چک نمبر 1200 ہے، ٹاؤن کمیٹی کیر کا ایک وارڈ نمبر 7 ہے اور ٹاؤن کمیٹی کیر میں ایک گورنمنٹ بوائز سکول ہے۔ ہمیں یہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے handover کیا ہے۔ اس میں بات یہ ہے کہ صاف پانی کی requirement تو definitely زیادہ ہے اور آپ کے علم میں ہو گا کہ اس سلسلے میں آب پاک اتھارٹی کا قیام بھی ہو چکا ہے تو انشاء اللہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کے حلقے میں particularly جو بھی requirements ہیں، شاید ادھر کوئی ٹیم گئی بھی ہو لیکن اگر ادھر ٹیم نہیں گئی تو ہم بھیجتے ہیں تاکہ ادھر کوئی سروے کریں اور جو ان کے حلقے کی requirement ہے وہ پوری کی جائے کیونکہ پینے کا پانی ہر بندے کا حق ہے اور بنیادی طور پر یہ دو تین چیزیں ہیں جن پر سیاست نہیں ہونی چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں، میں تو اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تھا کہ جو میرے سوال کا جواب ہے وہ غلط آیا ہے۔ اس میں ایک فلٹریشن پلانٹ وہ ہے جو عرصہ دراز سے بند ہے، ان تینوں فلٹریشن پلانٹس کا ایک ہی علاقہ کیر میں ذکر ہے اور اسی

علاقے میں یہ نصب ہیں۔ گورنمنٹ ہائی سکول والا پلانٹس پچھلے تین سال سے بند ہے جیسے میرے بھائی نے آب پاک اتھارٹی کا ذکر کیا تو میں آپ اور اس ایوان کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ جو آب پاک اتھارٹی کے روح رواں ہیں چودھری محمد سرور صاحب جو گورنر پنجاب ہیں اور وہ خود اس حلقے سے الیکشن کے لئے interested ہیں۔ میں انہیں welcome کرتا ہوں کہ وہ آئیں لیکن ہمارے لوگ جو پانی سے مر رہے ہیں، اگر وہ آب پاک کے Patron-in-Chief اور چیئرمین ہیں، اگر مجھے پانی نہیں دے رہے اور میرے حلقے کو پانی نہیں دے رہے تو وہ ووٹ کہاں سے لیں گے؟ یہ کب تک میرے حلقے کے پلانٹس کو شامل کر لیں گے؟ کیونکہ جو ابھی میں نے schemes دیکھی ہیں، ساہیوال میں development کے لئے جتنا ضلع کو نسل کا بجٹ تھا جو اربوں روپے میں تھا آج وہاں پر سولنگ اور نالیوں کی سکیمیں گورنر صاحب نے اپنے الیکشن کے لئے دی ہیں۔ بندے پانی توں مر رہے ہیں گورنر صاحب ابھی سولنگ، نالیاں تے کھالیاں بنا رہے ہیں، جو کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے لئے بڑے honourable ہیں اور یہ مہربانی فرمائیں اور مجھے یہ بتادیں کہ ہماری آب پاک اتھارٹی میں کوئی 20 کے قریب فلٹریشن پلانٹس کی proposals ہیں وہ ہمیں لگا کر دیں تو یہ کب تک لگا کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں تعداد تو نہیں کرتا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب respond کر رہے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ conduct of Governor کو on the floor of the House discuss نہیں کیا جاسکتا۔ نمبر 2 یہ آب پاک اتھارٹی کے حوالے سے بات کر رہے تھے تو ابھی recently دو دن پہلے آب پاک اتھارٹی کی میٹنگ ہوئی ہے اور اس میں implementation کے لئے باقاعدہ ایک علیحدہ کمیٹی بھی بنائی گئی ہے۔ میں آپ کے توسط سے معزز رکن تک یہ بات پہنچانا چاہوں گا کہ اس

وقت 1538 ایسی سکیمیں ہیں جن کی approval ہو چکی ہے، tendering process میں ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ان پر کام شروع ہو جائے گا، most probably میں ان سے لسٹ شیئر کر لوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کے حلقے کی سکیمیں بھی اس میں موجود ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ لسٹ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں کہ راجہ صاحب کا جو حکم ہے، اور یہ جو Code of Conduct ہے، وہ اسمبلی جو ایک فورم ہے وہاں پر تو ہم اسے discuss نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ رہنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں، مجھے بات پوری کر لینے دیں۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی خواہش پوری ہو گئی ہے۔ اب آپ سے وہ لسٹ مانگ رہے ہیں تو آپ ان کو لسٹ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ بات ٹھیک ہے راجہ صاحب میرے لئے honourable ہیں اور وہ Minister for Law ہیں تو میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس وہ بورڈز کی تصویر ہیں، وہ development وہاں پر کس کے نام سے ہو رہی ہے، افتتاح بدست چودھری محمد سرور صاحب این اے۔ 148، یہ گلی گلی، محلے محلے میں اور ہر کوپے میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: ہر کوپے میں یہ بورڈ لگا ہوا ہے تو ہم اس floor پر بات ہی نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ راجہ صاحب کو لسٹ دے دیں۔ آپ بات کو کیوں بڑھا رہے ہیں؟ آپ ان کو لسٹ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: راجہ صاحب! میں بالکل اپنی بات پر قائم ہوں کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ الیکشن لڑیں لیکن میرے حلقے کے بندوں کو پانی کی پیاس سے توند ماریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ (i) It shall not Contain any reflection on the conduct of the Governor or a Judge of the Supreme Court or of a High Court. (نعرہ ہائے تحسین)

جی، آپ next question کریں اس کو چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کا تو respond لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب نے respond دے تو دیا ہے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ ان کو لسٹ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ مجھے ٹائم دے دیں کہ ہمارے فلٹریشن پلانٹس کب تک لگوا دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لسٹ تو دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ list already available ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: List available نہیں ہے۔ آپ مجھے لسٹ لا کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں لسٹ دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس کا ٹائم تو لے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اگلے سوال پر آجائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1922 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔

میونسپل کمیٹی کیر شریف میں ناقص سیوریج سکیم کے نظام سے متعلقہ تفصیلات

*1922: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کیر شہر ضلع ساہیوال کا سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے سیوریج کی سکیم میونسپل کمیٹی کیر میں آپریشنل ہوئی ہے اس وقت سے ہی ناقص اور غیر معیاری ہونے کی وجہ سے مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو سکے ہیں اور شہری شدید بے چینی و اضطراب کی حالت میں ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک سیوریج کی Repair / Maintenance کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کمیٹی کیر کا سیوریج کا نظام بہت اچھا چل رہا ہے۔ کہیں پر بھی کوئی مسئلہ نہ ہے۔ جہاں پر بھی سیوریج سے متعلقہ مسئلہ پیش آتا ہے یا کوئی شکایت کی جاتی ہے تو اسے فوری طور پر حل کیا جاتا ہے۔

(ب) تمام سیوریج سکیمز معیاری اور مکمل طور پر آپریشنل ہیں۔

(ج) جس جگہ بھی سیوریج لائن یا سیوریج کا کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو اسے جلد از جلد repair کروادیا جاتا ہے تاکہ عوام الناس کو مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں نے سوال یہ کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کیر شہر ضلع ساہیوال کا سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہو چکا ہے تو مجھے جو جواب دیا گیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ غلط اس طرح سے ہے کہ میرے پاس ابھی بھی تصاویر ہیں کہ وہاں کیر میں پانی کے جو ہڑ بنے ہوئے ہیں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں یہ میونسپل کمیٹی کیر تھی آج آپ سوال کے جواب میں پڑھیں انہوں نے کہا کہ تحلیل شدہ میونسپل کمیٹی، تو میرے لوگوں کا کیا قصور ہے، اُن کیر والوں کو جو شہری سہولیات سے محروم کیا گیا ہے میں آپ کے توسط سے سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو میونسپل کمیٹی کیر تھی اُس

کو تحلیل کیوں کیا گیا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں اور کب تک اُس کو میونسپل کمیٹی کے status پر بحال کیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی کے لئے آبادی کی حد رکھی گئی ہے ملک صاحب کے علاقے کی جو میونسپل کمیٹی کمیر ہے اُس کو specially target نہیں کیا گیا ہے اس حوالے سے یہ ہے کہ جو جگہیں پچاس ہزار سے زائد آبادی والی ہیں اُن کو میونسپل کمیٹی میں شامل کیا گیا تھا اور جو کم ہیں وہ ٹاؤن کمیٹیز ہیں اُن کی الگ categories ہیں تو میرے خیال میں جس کا معزز ممبر ذکر کر رہے ہیں اگر اُس قصبہ کی آبادی میونسپل کمیٹی کی category میں آتی ہے تو اس میں کوئی ایسا امر مانع نہیں ہے کہ ہم special اُس جگہ کو target کریں۔ دوسرا جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ ان کا جو سیوریج کا نظام خراب ہے تو سیوریج کا جو اس وقت سسٹم ہے وہ ویسے ہی discourage ہو رہا ہے کیونکہ یہ دس سے بارہ سال بعد خراب ہو جاتا ہے۔ یہ بات ان کی بالکل ٹھیک ہے تو اس میں یہ ہوتا ہے کہ maintenance and repairing ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہے۔ اب سیوریج ایک ایسی چیز ہے کہ دنوں میں اس کا سسٹم ٹھیک نہیں کیا جاسکتا اور جیسے ملک صاحب فرما رہے ہیں کمیر والا ایک بہت بڑی میونسپل کمیٹی ہے ایک urban area ہے اُس میں ساتھ ساتھ کچھ peri-urban areas بھی شامل ہو چکے ہوں گے تو اُس کا ایک بڑا comprehensive منصوبہ بنے گا تو اس حوالے سے میں معزز ممبر سے یہ suggest کروں گا کہ جس طرح سے یہ فرما رہے ہیں کہ ان کے کچھ areas ہیں جہاں پر کچھ جو ہڑ بنے ہوئے ہیں یا جہاں پر ان کا سیوریج کا سسٹم خراب ہے اُن کی یہ identification کر دیں، ہم وہاں پر اگر ان کا area تحصیل میں آ رہا ہے تو تحصیل کونسل کو indicate کر دیں گے اگر ان کی municipality چل رہی ہے تو ہم municipality کو indicate کر دیں کہ اُس area میں ان کے کام ہونے چاہئیں اور وہ انشاء اللہ ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جیسے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آبادی کو discuss کیا اور میونسپل کمیٹی کو discuss کیا یہ بات بالکل غلط ہے میں اس بات پر ان سے اس لئے agree نہیں کرتا کہ یہ جو کیر شہر ہے اس کے باعزت اور غیور لوگوں کو یہ سزا صرف اس وجہ سے دی گئی ہے کہ انہوں نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو سپورٹ کیا ہے وہاں کیر کی آبادی ایک لاکھ کے قریب ہے میں آپ کے توسط سے یہ چاہوں گا کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد فرمائیں۔ یہ جو سوال کا جواب آیا ہے انہوں نے کہا کہ وہاں پر کوئی issue ہی نہیں ہے۔ کیر کے سیورٹیج کے نظام کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب admit کر رہے ہیں کہ وہاں واقع ہی خرابی ہے اور جواب میں کہا گیا ہے بہت اچھا چل رہا ہے جب شکایت آتی ہے فوری طور پر حل کر دیا جاتا ہے۔ تمام سیورٹیج سکیمیں معیاری اور operational ہیں میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ سارا سوال کا جواب bogus ہے، جھوٹ ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس کے لئے کمیٹی بنائیں آپ اپنا کوئی نمائندہ میرے ساتھ بھیجیں۔ کسی کو تو لکھائیں کہ یہ جو ہاؤس میں جھوٹ پر مبنی جواب دیئے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں ملک صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو میونسپل کمیٹی کا معیار ہے وہ تو سامنے ہے اگر کیر کی آبادی واقع ہی ایک لاکھ بنتی ہے تو میرے خیال میں وہ میونسپل کمیٹی ہونی چاہئے کیونکہ جب اتنی بڑی آبادی ہے تو میں آپ کو clarify کر دوں گا کہ عموماً جو thick population ہوتی ہے اُس کی جو revenue states ہوتی ہیں وہ دو، تین، چار revenue states پر مشتمل ہوتی ہیں تو اُس پر عموماً یہ ہوتا ہے کہ جو درمیان میں آبادی ہوتی ہے وہ تھوڑی ہوتی ہے اور surrounding میں peri-urban areas ہوتے ہیں وہ اور revenue states میں ہوتے ہیں لیکن اُس کے بعد بھی اگر ان کا کوئی population کا معیار ہے تو وہ ہم بیٹھ کر اس پر بات کر لیں گے اور سیکرٹری صاحب سے بھی کر لیں گے۔ ہمارے انچارج منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اُن سے بھی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو معزز ممبر سیورجیج والی فرما رہے ہیں تو میں نے یہی عرض کی ہے کہ سیورجیج کی maintenance and repairing ہوتی ہے اور سیورجیج کبھی بھی comprehensive scheme کے بغیر نہیں بنتی تو میں ملک صاحب کو یہی عرض کر رہا ہوں کہ جہاں جہاں پر آپ سمجھتے ہیں کہ کیر والا کا سیورجیج خراب ہے تو اس کی identification کر دیں۔ ہم وہاں انتظامیہ کو یہ بات convey کر دیں گے اور وہ ان کا یہ مسئلہ حل کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ سیورجیج کے سسٹم کو identify کر دیں ہم ان سے کہہ کر یہ کروالیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرمائیں مجھے عرض تو کر لینے دیں اور اگر آپ نہیں مناسب سمجھتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو بیٹھنے کے لئے نہیں کہا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جن لوگوں کے لئے میں نے یہ سوال کیا ہے اور جن لوگوں کی زندگی اس نظام کی وجہ سے اجیرن ہو چکی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ identify تو کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرما کر میری عرض تو سن لیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے بات پوری کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو میونسپل کمیٹی والی بات پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کی ہے اس پر میں انہیں on the floor of the House appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی positive بات کی ہے اور یہ جو سیورجیج والی بات ہے انہوں نے یہ بھی admit کی ہے تو آپ میرے سوال کو کمیٹی کے سپرد فرما دیں میں وہاں پر facts and figures گا اگر آپ مجھ پر احسان فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کمیٹی کے سپرد نہیں ہو گا۔ آپ identify کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! یہ میرا ذاتی سوال نہیں ہے یہ میری اُس عوام کا سوال ہے جنہوں نے مجھے اس floor تک پہنچایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم بھی عوام کی بات کر رہے ہیں، آپ identify تو کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ لوگ جینے سے محروم ہیں وہ لوگ پانی میں بیٹھے ہیں آپ مہربانی کر کے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں آپ نے identify کرنا نہیں ہے آپ ایسے ہی تقریر کر رہے ہیں۔ آپ سیورج کے حوالے سے اپنی لسٹ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو دے دیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: فیروز پور روڈ سے شمع چوک نیامزنگ تک

سڑک کنارے ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*2606: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیروز پور روڈ لاہور سے شمع روڈ چوک نیامزنگ تک سڑک پر جگہ جگہ ناجائز تجاوزات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک پر دکانداروں نے ناجائز تجاوزات کی ہوئی ہیں اور اپنی دکانوں کے آگے تھڑے بنائے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ٹریفک روانی سے جاری رہ سکے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ فیروزپور روڈ لاہور سے شمع روڈ چوک نیامزنگ تک سڑک پر قائم عارضی تجاوزات کے خلاف سمن آباد زون انتظامیہ کارروائی کرتی رہتی ہے اور سڑک پر کسی قسم کی ناجائز تجاوزات قائم نہیں ہونے دیتی۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ دوکانداروں نے ناجائز تجاوزات قائم کی ہوئی ہیں اور دکانوں کے آگے تھڑے قائم ہیں اگر کوئی تجاوزات قائم کرے تو زون انتظامیہ ان تجاوزات کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کرتی ہے۔

(ج) تجاوزات کے خلاف باقاعدگی سے کارروائی کی جاتی ہے تاکہ ٹریفک کے بہاؤ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور ٹریفک روانی سے جاری رہ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ فیروزپور روڈ لاہور سے شمع روڈ چوک نیامزنگ تک سڑک پر جگہ جگہ ناجائز تجاوزات ہیں جس کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ یہ درست نہ ہے بلکہ فیروزپور روڈ لاہور سے شمع روڈ چوک نیامزنگ تک سڑک پر قائم عارضی تجاوزات کے خلاف سمن آباد زون انتظامیہ کارروائی کرتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! جب بھی لاہور میں آنا ہوتا ہے چاہے اسمبلی سیشن ہو یا کسی میٹنگ میں شرکت کے لئے آنا ہو تو اسی روڈ پر جب ہم موٹروے سے اترتے ہیں گلشن راوی سے سیدھے ہم یہی روڈ استعمال کرتے ہیں، جب سیکرٹریٹ کی طرف سے آنا ہو تب بھی یہی روڈ استعمال کیا جاتا ہے اور یہ روڈ ایسا روڈ ہے کہ اس روڈ پر سے ہر کسی کا گزر ہوتا ہے، آپ کا بھی وہاں سے گزر ہوتا ہو گا ہر ٹائم وہاں پر ریڑھی والوں اور ٹھیلے والوں کی تجاوزات کی بھرمار ہوتی ہے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کیونکہ وہ روڈ بھی تنگ ہے اور لوگوں نے بھی وہاں سے گزرنا ہے میرے خیال میں لاہور میں سب سے زیادہ رکاوٹیں مزنگ کے اندر ہیں اس کے بارے میں بار بار اسمبلی کے floor پر بات کی گئی ہے میرے ایک colleague نے بھی یہ سوال اٹھایا تھا اُس پر کچھ دن کارروائی ہوئی تھی اور کچھ دنوں کے لئے وہاں سے تجاوزات ختم کر دی گئی تھیں اب پھر وہاں پر لوگوں کا گزرنا محال ہو چکا ہے۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے وہاں پر

کوئی ایک launch operation کریں اور وہاں سے چاہے وہ immoveable encroachments ہیں، چاہے وہ moveable encroachments ہیں جو بھی قانون کے مطابق کارروائی بنتی ہے وہ کی جائے اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہاؤس کو بھی یہ بتادیں کہ کتنے دنوں کے اندر یہ کارروائی سٹارٹ کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کی بات بڑی relevant ہے اس معاملے کو فوری طور پر حل کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ فاضل ممبر نے یہ admit کیا ہے کہ پچھلی دفعہ جب نشاندہی ہوئی ہے تو اُس وقت اُدھر کچھ نہ کچھ کام ہوا ہے۔ اب جو moveable encroachment ہوتی ہے اُس کے لئے تو ایک شفٹ میں ایک انسپکٹر اور seven gangman ہوتے ہیں اور وہ DMO regulation کے ماتحت ہوتے ہیں، اُدھر 33 Union Councils میں 4 Inspector and 36 Staff Officers کام کرتے ہیں۔ وہاں جو encroachment moveable ہے اُن کو ہم ہفتے دس دن بعد اُٹھاتے ہیں وہ پھر آجاتے ہیں، لوکل گورنمنٹ کا 3 ہزار سے 30 ہزار تک جرمانے کرنے کا اختیار ہے جو جرمانے ہم اُنہیں کرتے ہیں لیکن جو ناجائز تجاوزات ہیں جو immoveable encroachments اُن کی ہمیں اجازت دینی پڑتی ہے۔ اس حوالے سے ہم ڈپٹی کمشنر لاہور کو لکھ دیتے ہیں کیونکہ encroachments ختم کرنے کے لئے باقاعدہ فورس آتی ہے جیسا کہ فاضل ممبر نے فرمایا ہے کہ دکانوں کے سامنے پکے تھڑے بنے ہوئے ہیں تو ہم کوشش کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس حوالے سے رپورٹ منگوا کر اپنی ایڈمنسٹریشن اور ڈپٹی کمشنر کو involve کر کے encroachments کو فوری طور پر remove کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کا شکریہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔
 جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2693 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: لکھو ملکانہ بستی ٹبہ منڈی احمد آباد کے قبرستان کی چار دیواری کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 2693: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) موضع لکھو ملکانہ بستی ٹبہ منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں واقع قبرستان قدیمی اور کئی مواضع کے لئے ایک ہی قبرستان ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ اس قبرستان کی چار دیواری نہ ہے جس کی وجہ سے اکثر مویٹی قبرستان میں پھرتے رہتے ہیں اور آوارہ کتوں نے قبروں کو کھودنا شروع کر رکھا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قبرستان کی چار دیواری بنانے کے لئے متعلقہ محکمہ کے ملازمین نے سروے بھی کیا تھا اور اس کا باقاعدہ Estimate Rough Cost بھی تیار کیا گیا تھا لیکن فنڈز کا اجراء نہ کیا گیا ہے؟
- (د) کیا حکومت اس قبرستان کی چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

- (الف) موضع لکھو ملکانہ بستی ٹبہ کا قبرستان تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں واقع ہے۔ قبرستان ہذا بہت قدیمی ہے اور اس میں گرد و نواح کے حسب ذیل مواضع کے فوت شدگان کو دفن کیا جاتا ہے۔

1۔ ذیلی آبادیاں لکھو ملکانہ 2۔ دلاور کی بستی 3۔ اویس نگر 4۔ لولی والا 5۔ جو دھے کی بستی
 6۔ ملکانہ جو گا سنگھ

- (ب) یہ درست ہے کہ قبرستان مذکورہ کی کوئی چار دیواری نہ ہے۔ اس بناء پر موبیشیوں کا قبرستان میں پھرنے اور آوارہ کتوں کے قبروں کو کھودنے کا امکان موجود ہے۔
- (ج) قبرستان مذکورہ کی چار دیواری بنانے کے لئے محکمہ ہذا نے پہلے کوئی سروے کیا تھا اور نہ ہی کوئی رف کاسٹ اسٹیٹ تیار کیا گیا۔ اب مورخہ 18 نومبر 2019 کو موقع کے مطابق سروے کیا گیا ہے اور سروے کے مطابق رف کاسٹ اسٹیٹ تیار کیا گیا ہے۔
- (د) قبرستان کی 1900 فٹ چار دیواری کی تعمیر کا تخمینہ لاگت 26 لاکھ 10 ہزار روپے بتا ہے۔ مزید عرض ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ہر سال قبرستانوں کی چار دیواری کے لئے کافی سکیمیں ADP میں شامل کرتا ہے۔ کیونکہ قبرستانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وسائل کم ہیں۔ اس لئے وسائل کی دستیابی پر اس قبرستان کی چار دیواری بھی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! موضع لکھو ملک آنہ کا سوال ہے جو کہ سابقہ اجلاس میں بھی on the floor of the House discuss ہوا تھا۔ اس میں قبرستان کی چار دیواری کا سپیکر صاحب کی طرف سے کہا گیا تھا اور اس حوالے سے ٹائم فریم بھی دیا گیا تھا کہ اگلے چار سے چھ ماہ میں قبرستان کی چار دیواری مکمل کروائیں گے یہ سپیکر صاحب نے ruling دی تھی تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ آج پھر یہ سوال آگیا جو کہ پہلے pending ہوا تھا تو اس حوالے سے کیا progress ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اگر فاضل ممبر کو یاد ہو تو میں نے request کی تھی کہ یہ ہمیں اس حوالے سے لکھ کر دے دیں تو میں ڈویلپمنٹ کمیٹی میں شامل کروادوں گا اور آپ کو ہم یہ چار دیواری مکمل کروادیں گے۔ میں نے فاضل ممبر کو بجٹ سیشن میں بھی request کی تھی کہ آپ مجھے پوری تفصیل دیں تاکہ میں اس کو ڈویلپمنٹ کمیٹی میں شامل کرواؤں اور میں اب بھی اپنی اسی بات پر قائم ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں بالکل اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے مجھے کہا تھا اور میں نے ان کو جواب میں بھی یہی کہا تھا کہ اس حوالے سے تمام تفصیل

آپ کے پاس already موجود ہے تو میں اپنا سوال پھر پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) اور (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا موضع لکھو مکانہ بستی ٹبہ منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں واقع قبرستان قدیمی اور کئی مواضع کے لئے ایک ہی قبرستان ہے اور کیا یہ درست ہے کہ اس قبرستان کی چار دیواری نہ ہے جس کی وجہ سے اکثر موبیشی قبرستان میں پھرتے رہتے ہیں اور آوارہ کتوں نے قبروں کو کھودنا شروع کر رکھا ہے؟

جناب سپیکر! یہ وہی واقعہ ہے کہ جو کہ سماء نیوز چینل پر چلایا گیا تھا جہاں پر جانوروں نے انسانی قبروں کو کھودنا شروع کیا تھا یہ میں اسی قبرستان کی بات کر رہا ہوں۔ ہمارا as a Muslim and human being یہ فرض بھی بنتا ہے اور گورنمنٹ کی یہ priority بھی ہے کہ قبرستانوں کی جتنی بھی چار دیواریاں ہیں ان کو مکمل کروائیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ میں کیا تفصیل فراہم کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ قبرستان کی چار دیواری کو priority basis پر مکمل کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میں اس قبرستان کی چار دیواری کو priority basis پر مکمل کرواتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending فرمادیں لہذا ان کے سوال نمبر 3313 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3530 کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3543 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3632 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغبانپورہ بازار میں ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*3638: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ بازار لاہور میں ناجائز تجاوزات کی وجہ سے پیدل چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین بازار کے تاجروں (دکانداروں) نے دکانوں کے سامنے ٹھیلے اور پھٹے لگا دیئے ہیں جن سے لاکھوں روپے کرایہ وصول کرتے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مین بازار کے تاجر ٹھیلے اور پھٹے والوں سے کرایہ خود وصول کرتے ہیں جس کی وجہ سے حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شالیمار ٹاؤن کے افسران اور ملازمین بھی دکانداروں سے منتقلی وصول کر رہے ہیں؟
- (ه) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باغبانپورہ بازار سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے، دکانداروں اور ٹاؤن کے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو جو بات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

- (الف) تجاوزات کی بھرمار نہ ہے۔ کچھ حصہ میں تجاوزات تھیں جن کو ہٹا دیا گیا ہے۔
- (ب) عملہ تہہ بازاری شالامار زون عارضی تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے۔ تاجر / دکاندار دکانوں کے سامنے سامان رکھتے ہیں اور ٹھیلے پھٹے بھی لگواتے ہیں جن کو عملہ تہہ بازاری شالامار زون اٹھاتا رہتا ہے اور جرمانہ بھی عائد کیا جاتا ہے۔ کرایہ کی وصولی کا علم نہ ہے۔
- (ج) کسی بھی قسم کی کرایہ کی وصولی کے متعلق علم نہ ہے۔
- (د) درست نہ ہے۔
- (ه) عملہ تہہ بازاری شالامار زون لاہور نے باغبانپورہ بازار میں قائم شدہ تجاوزات کے خلاف اینٹی انکروچمنٹ اپریشن کرتے ہوئے سامان گرفت میں لے کر داخل سنٹور کیا گیا اور تجاوز کنندگان

کو مبلغ۔/22500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ جبکہ 33 عدد تجاوز کنندگان کو انفور سمٹ فائن ٹکٹ جاری کی گئی جن کا جرمانہ مبلغ۔/66,000 محکمہ کے اکاؤنٹ میں جمع کروایا گیا ہے۔ آئندہ بھی عملہ تہہ بازار شمالا مارزون و قناتو قنابلا تفریق کارروائی جاری رکھے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ بازار لاہور میں ناجائز تجاوزات کی وجہ سے پیدل چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ تجاوزات کی بھرمار نہ ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کچھ حصہ میں تجاوزات تھیں جن کو ہٹا دیا گیا ہے۔ میرا سوال پھر وہی ہے کہ ابھی بھی وہاں پر تجاوزات ویسے ہی موجود ہیں لہذا میں یہ بات ان کے علم میں لارہی ہوں۔ ہماری اسمبلی کے پاس ہی یہ بازار ہے اور شمالی لاہور کا یہ بہت بڑا بازار ہے۔ وہاں نہ صرف بازار میں بلکہ بازار سے باہر جی ٹی روڈ پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے وہاں سڑک سے رات کے وقت بھی گزرنا محال ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ شالیمار ٹاؤن کے افسران اور ملازمین بھی دکانداروں سے منتقلی وصول کر رہے ہیں؟ تو اس کا محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ آج سے کوئی چار دن پہلے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو بھی وائرل ہوئی ہے جس میں شالیمار ٹاؤن کے ملازمین کو انٹی کرپشن افسران نے رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ محکمہ نے کیا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ شالیمار ٹاؤن کا پورا عملہ منتقلی لینے میں بہت مشہور ہے۔ یہ ٹاؤن اس کام کے لئے بہت ہیوی ٹاؤن سمجھا جاتا ہے اور اس بازار سے وہ ماہانہ لاکھوں روپے منتقلی وصول کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر جس طرح فرما رہی ہیں اگر یہ بات ٹھیک ہے تو ہم ان کے خلاف پوری طرح سے ایکشن لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس حوالے سے کوئی inquiry stand کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
جناب سپیکر! ہم اس حوالے سے inquiry stand کرواتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ذمہ داران کے خلاف ایکشن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہم اس حوالے سے inquiry stand کرواتے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف ایکشن لیں گے اور اگر ان کے پاس کوئی particular proof ہیں تو یہ ہمیں provide کر دیں کیونکہ جو دکانوں کے سامنے پھٹے لگانے والے ہوتے ہیں ان کی دکانداروں سے mutual understanding ہوتی ہے اور بالکل اسی طرح definitely محکمے کے ساتھ بھی ہوگی۔ اب میں مجھے کی طرف سے کوئی صفائی تو پیش نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے تو کوئی اس حوالے سے علم ہی نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو یہ مجھے دے دیں ہم inquiry conduct کر لیتے ہیں اور انشاء اللہ ذمہ داران کو پوری سزا ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت وغیرہ ہے تو پارلیمانی سیکرٹری کو دے دیں یہ ان کے خلاف انکوائری کروائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ذمہ داران کے خلاف انکوائری کروائیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں مزید ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جی، یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بہت شکر گزار ہوں کہ وہ بہت honourable طریقے سے اپنے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کی غلط باتوں کو بھی own نہیں کر رہے ہیں۔ مزید اس حوالے سے وہ کہہ رہے ہیں کہ میں کمیٹی بھی بنادوں گا اور انکوائری بھی کرواؤں گا لیکن ایک انکوائری اور بھی کر لیں کہ وہاں دکانداروں کے ساتھ ساتھ جو لوگ دکانوں کے باہر پھٹے لگا کر کاروبار کرتے ہیں ان سے دکاندار کرایہ وصول کرتے ہیں اور اگر یہ اس حوالے سے کوئی کمیشن بنا کر اس کی انکوائری کروانا چاہیں تو وہ بھی کروا سکتے ہیں پھر ان

کو خود ہی پتا چل جائے گا اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نظر آجائے گا کہ شالیمار ٹاؤن کا عملہ اس مد میں دکانداروں سے بھتہ وصول کرتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
جناب سپیکر! میری فاضل ممبر دو چیزوں کے حوالے سے ذکر کر رہی ہیں پہلی یہ کہ دکانداروں کا آپس میں گٹھ جوڑ ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں دکانوں کے سامنے تھڑے بنائے جاتے ہیں اور وہاں پھٹے لگائے جاتے ہیں جس کا دکاندار کرایہ وصول کرتے ہیں۔ دوسرا یہ محکمے کی منتحلی لینے کے حوالے سے بات کر رہی ہیں۔ جو تھڑے بنائے جاتے ہیں اس حوالے سے ہم جرمانہ کرتے ہیں۔ ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کی انکوائری کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہم ڈپٹی کمشنر لاہور کو لکھ دیں گے کہ یہ جو تھڑے بنائے گئے ہیں ان کو ہم encroachments میں لے آئیں گے اور ان کو تلف کروائیں گے اور اگر ہمارے محکمے کا کوئی fault ہے تو ہم اس حوالے سے inquiry conduct کر کے ان کو سزا دیں گے۔ انشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Question Hour کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں غیر منظور شدہ سٹینڈز سے حاصل آمدن میں کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

*2192: چودھری اختر علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں منظور شدہ سٹینڈز کی تعداد 100 ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں 165 سٹیٹڈز غیر منظور شدہ ہیں لیکن ٹھیکیدار ٹوکن لوکل گورنمنٹ والے دے رہے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ غیر منظور شدہ سٹیٹڈز اقبال ٹاؤن، گلبرگ، سمن آباد، باغبانپورہ، مزنگ و دیگر علاقہ جات میں چل رہے ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر منظور شدہ سٹیٹڈز کی آمدنی مقامی حکومت کے افسران و اہلکاران آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں جبکہ حکومت کے خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے؟
- (ه) اگر جڑھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور میں غیر منظور شدہ سٹیٹڈز والوں اور ذمہ داران افسران / اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو حکومت کے خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا رہے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) درست نہ ہے بلکہ لاہور میں منظور شدہ پارکنگ سٹیٹڈز 205 ہیں جو کہ لاہور پارکنگ کمپنی چلا رہی ہے۔ تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) درست نہ ہے اور نہ ہی غیر قانونی پارکنگ سٹیٹڈز کے ٹھیکیدار لوکل گورنمنٹ کے ٹوکن سلپ دے رہے ہیں۔ لاہور میں غیر منظور شدہ پارکنگ سٹیٹڈز کی تعداد مقرر نہ ہے۔ تاہم غیر قانونی پارکنگ سٹیٹڈز کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور سال 2019 میں 129 ایف آئی آر غیر قانونی پارکنگ سٹیٹڈز کے خلاف درج کروائی گئی ہیں۔ مزید برآں پارکنگ بائی لاز کی خلاف ورزی بھی ضروری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ غیر قانونی پارکنگ سٹیٹڈز کا لاہور پارکنگ کمپنی یا بلدیہ عظمیٰ سے کوئی تعلق نہ ہے۔
- (ج) مذکورہ غیر منظور شدہ سٹیٹڈز اقبال ٹاؤن، گلبرگ، سمن آباد، باغبانپورہ، مزنگ یا لاہور کے دیگر کسی بھی علاقہ میں چل رہے ہوں ان کے خلاف ضروری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ غیر منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز سے مقامی حکومت یا لاہور پارکنگ کمپنی کا کوئی تعلق نہ ہے بلکہ پرائیویٹ پراپرٹی پر بھی پارکنگ فیس کی وصولی میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ فیس کی وصولی صرف منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز سے گورنمنٹ سے منظور شدہ نرخوں کے مطابق کی جاتی ہے جو کہ درج ذیل ہے (فیس کا گزٹ نوٹیفکیشن تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

i۔ ٹرک و بس 100 روپے

ii۔ کار و جپ 30 روپے

iii۔ موٹر سائیکل 10 روپے

iv۔ بائیکل 5 روپے

(ہ) قانون کے مطابق پارکنگ فیس کی وصولی صرف گورنمنٹ سے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز سے وصول کی جاسکتی ہے۔ غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز سے وصولی کرنے والوں کے خلاف شکایت کی صورت میں قانون کے مطابق بلا تفریق ضروری قانونی کارروائی پارکنگ بائی لاز اور دیگر قوانین کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع جہلم میں بلدیاتی اداروں کے زیر انتظام سکولز کی تعداد

اور ریٹائرڈ ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

* 2605: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں بلدیاتی اداروں کے سکولوں کی تعداد کتنی ہے، بلدیاتی ادارے وار تفصیل دی جائے؟

(ب) ان بلدیاتی اداروں کے سکولوں کے ریٹائرڈ ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کتنے بلدیاتی اداروں کے سکولوں کے ریٹائرڈ ملازمین ماہانہ پنشن وصول کر رہے ہیں کتنے ملازمین کے پنشن، گریجویٹ وغیرہ کی ادائیگی نہیں کی جا رہی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ عید الفطر پر صوبہ بھر کے اکثر بلدیاتی اداروں کے سکولوں کے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن کی ادائیگی نہیں ہوئی، جس کی بازگشت تمام ٹی وی چینل اور اخبارات میں رہی، خاص کر جہلم اور مصطفیٰ آباد للیانی قصور کے بلدیاتی اداروں کے ملازمین کو ادائیگی بالکل نہیں ہوئی؟

(ه) کیا حکومت اس بابت ایکشن لینے اور ملازمین کو پنشن کے بقایا جات کی ادائیگی کروانے اور ان کو باقاعدگی سے پنشن کی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع جہلم میں 2001 ڈیولوشن سے پہلے میونسپل کارپوریشن جہلم کے پاس 12 سکول تھے جبکہ میونسپل کمیٹی دینہ کے پاس ایک سکول تھا جو سب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت محکمہ تعلیم کے حوالے کر دیئے گئے تھے۔

(ب) ڈیولوشن سے پہلے میونسپل کارپوریشن جہلم کے تعلیمی اداروں سے ریٹائرڈ ملازمین کی تعداد 66 تھی جبکہ میونسپل کمیٹی، دینہ کے پاس بلدیاتی تعلیمی ادارے کا کوئی ریٹائرڈ ملازم نہ تھا۔

(ج) میونسپل کارپوریشن، جہلم کے تعلیمی اداروں سے 30 ریٹائرڈ ملازمین یا ان کی فیملی پنشن وصول کر رہے ہیں اور کسی بھی ریٹائرڈ ملازم کے بقایا جات بلدیہ کے ذمہ نہ ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کیونکہ ضلع جہلم کے بلدیاتی اداروں سے ریٹائرڈ ملازمین کو باقاعدہ پنشن کی ادائیگی ہو رہی ہے جبکہ میونسپل کمیٹی مصطفیٰ آباد ضلع قصور میں کوئی تعلیمی ادارہ ہی نہ تھا۔

(ه) ضلع جہلم کے کسی بھی بلدیاتی ادارے کے ذمہ کسی بھی پنشن کے واجبات نہ ہیں۔

لاہور: شالیمار ٹاؤن میں پارکنگ سٹینڈز کی تعداد، پارکنگ فیس

اور سٹینڈز کی نیلامی سے متعلقہ تفصیلات

* 2877: چودھری اختر علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالیمار ٹاؤن لاہور میں کتنے سرکاری اور غیر سرکاری پارکنگ سٹینڈز کہاں کہاں ہیں؟

- (ب) سرکاری پارکنگ سٹینڈز کا ٹینڈر کب ہوا تھا یہ کتنی رقم میں نیلام ہوئے ان کی تفصیل مع نام ٹھیکیدار کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟
- (ج) ان پارکنگ سٹینڈز پر موٹر سائیکل، رکشہ اور کار وغیرہ کی پارکنگ فیس کتنی سرکاری طور پر مقرر کی گئی ہے کیا یہاں پر باقاعدہ پارکنگ کے چارٹ لگائے گئے ہیں؟
- (د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان سرکاری سٹینڈز پر مقررہ فیس سے زائد فیس وصول کی جا رہی ہے؟
- (ه) کیا حکومت ان سٹینڈز کے ٹھیکوں کی تحقیقات کروانے اور سرکاری فیس سے زیادہ پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) شالیمار ٹاؤن میں 33 سرکاری پارکنگ سٹینڈز موجود ہیں جو کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن سے منظور شدہ ہیں۔ اور غیر سرکاری پارکنگ سٹینڈز کی تعداد معلوم نہیں لیکن جتنے بھی غیر سرکاری پارکنگ سٹینڈز چلائے جاتے ہیں ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔
- (ب) اکتوبر 2012 سے لاہور پارکنگ کمپنی قائم ہے جو کہ تمام سرکاری پارکنگ سٹینڈز کو اپنے سٹاف کے ساتھ چلا رہی ہے۔ ان کی روزانہ کی آمدنی بینک آف پنجاب میں جمع کروائی جاتی ہے اور ہر سہ ماہی ریونیو کو ایم سی ایل کے ساتھ شیئر کیا جاتا ہے۔
- (ج) گورنمنٹ آف پنجاب کے گزٹ کے مطابق مندرجہ ذیل ریٹ وصول کئے جاتے ہیں۔
موٹر سائیکل 10 روپے، کار 30 روپے، بس 50 روپے اور ٹرک 100 روپے تمام سرکاری پارکنگ سٹینڈز پر بورڈ آویزاں کئے گئے ہیں۔
- (د) جب کبھی بھی مقررہ فیس سے زیادہ کی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(ہ) سرکاری فیس سے زائد فیس وصول کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور ان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر کا اندراج ہوتا ہے اور محکمہ کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں جنرل بس سٹینڈز کی حالت، سہولیات اور تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3084: جناب محمد افضل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر کے تینوں شہروں کے جنرل بس سٹینڈز بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مطلوبہ گنجائش رکھتے ہیں اور وہاں مسافروں کے لئے ضروری سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) یہ بس سٹینڈز کب تعمیر ہوئے تھے کیا ان کو وقتاً فوقتاً ریپیر اور ری نوویٹ کیا جاتا ہے ان کی مرمت / دیکھ بھال پر سال 2017 سے سال 2019 تک کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا ان بس سٹینڈز پر پیئے کا صاف پانی میسر ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جنرل بس سٹینڈ بہاولپور 90 کنال اور 17 مرلے کے رقبہ پر محیط ہے جبکہ (سی) کلاس جنرل بس سٹینڈ بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مطلوبہ گنجائش رکھتا ہے مسافروں کو ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جنرل بس سٹینڈ، رحیم یار خان 71 کینال 2 مرلے پر محیط ہے اور یہ جنرل بس سٹینڈ جدید تعمیر شدہ ہے اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مطلوبہ گنجائش رکھتا ہے اور مسافروں کو ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جنرل بس سٹینڈ، بہاولنگر جی ہاں۔ شہر بہاولنگر کا جنرل بس سٹینڈ جدید تعمیر شدہ ہے اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مطلوبہ گنجائش کے ساتھ ساتھ جنرل بس سٹینڈ پر مسافروں کے لئے تمام ضروری بنیادی سہولیات فراہم ہیں۔

(ب) جنرل بس سٹینڈ بہاولپور سال 1984 میں 90 کنال اور 17 مرلے پر قائم ہوا جبکہ (سی) کلاس AC بس ٹرمینل اپریل 2009 میں تعمیر کیا گیا جو 60 کنال اور 11 مرلے کے رقبہ پر محیط ہے۔ سال 2017 سے سال 2019 تک ان کی مرمت / دیکھ بھال کے لئے خرچ کی گئی رقم کی سالانہ تفصیل ذیل پیش ہے:-

1۔ سال 2017 مبلغ - / 13,60,000 روپے سیشنل سالانہ مرمت اے سی کوچر بس سٹینڈ ٹرمینل بہاولپور

2۔ سال 2018 مبلغ - / 10,49,000 روپے مرمت و رینوویشن سیورلیٹرین جنرل بس سٹینڈ بہاولپور

3۔ سال 2019 مبلغ - / 3,00,000 روپے مرمت و رینوویشن لیٹرین جنرل بس سٹینڈ بہاولپور

جنرل بس سٹینڈ رحیم یار خان سال 16-2015 میں جدید طرز پر ضلعی انتظامیہ کے توسط بذریعہ محکمہ بلڈنگز تعمیر ہوا تھا۔ سال وار حکومت کی طرف سے ریلیز شدہ فنڈز اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ریلیز رقم (ملین روپے)	خرچہ (ملین روپے)	age کیفیت
2015-16	156.169	156.169	100 فیصد
2016-17	30.026	30.026	100 فیصد
2017-18	0.000	0.000	فنڈز کی کمی کے باعث کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔
2018-19	0.000	0.000	فنڈز کی کمی کے باعث کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔
2019-20	0.000	0.000	فنڈز کی کمی کے باعث کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔
2020-21	13.521	13.519	100

جنرل بس سٹینڈ، بہاولنگر سال 14-2013 میں جدید طرز پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے توسط بذریعہ محکمہ بلڈنگز تعمیر ہوا تھا اور سال 2015 میں فنکشنل ہوا۔ جدید تعمیر کی وجہ جنرل بس سٹینڈ بہاولنگر میں خاص / زیادہ مرمت و رینویشن کی ضرورت پیش نہ آئی ہے۔ لہذا جنرل بس سٹینڈ کی مرمت یا رینویشن پر سال 18-2017، 19-2018، 20-2019 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے تاہم بل بجلی و لائٹ کی فراہمی صفائی ستھرائی کی مد میں اخراجات ہوئے ہیں۔

(ج) جنرل بس سٹینڈ بہاولپور میں مسافروں کے پانی پینے کے لئے 3 عدد واٹر کولر نصب ہیں جبکہ جنرل بس سٹینڈ رحیم یار خاں کی تعمیراتی ایجنسی (بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے میونسپل کارپوریشن رحیم یار خاں کو Handover نہ ہوا ہے اور مکمل طور پر فنکشنل نہ ہوا ہے البتہ پبلک کے پینے کے پانی کے لئے دو عدد الیکٹرک واٹر کولر خرید لے گئے ہیں عنقریب جنرل بس سٹینڈ کے مکمل طور پر فنکشنل ہونے پر دونوں الیکٹرک واٹر کولر نصب کر دیئے جائیں گے۔

جی ہاں! جنرل بس سٹینڈ بہاولنگر پر پینے کے صاف پانی کا انتظام موجود ہے۔

لاہور میں منظور شدہ مذبح خانوں کی تعداد اور غیر قانونی مذبح خانوں

کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3407: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں اس وقت کتنے مذبح خانے Slaughter Houses ہیں کیا تمام مذبح خانے

حکومت کی منظوری سے چل رہے ہیں نیز یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا تمام مذبح خانوں میں سلاٹرنگ کا کام حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق کیا جاتا

ہے اور تمام ذبح کئے جانے والے جانوروں کو ویٹرنری ڈاکٹر / سٹاف ذبح سے پہلے چیک کرتے ہیں؟

(ج) کیا لاہور میں غیر قانونی مذبح خانے بھی ہیں سال 2019 کے دوران کتنے غیر قانونی مذبح خانوں کی نشاندہی ہوئی اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جو کارروائی کی گئی ہے ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) لاہور میں سلاٹر ہاؤس PAMCO چلا رہی ہے۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر انتظام کوئی بھی سلاٹر ہاؤس کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) PAMCO سے متعلقہ ہے۔

(ج) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے مثلاً مار زون کی حدود میں 3 عدد غیر قانونی مذبح خانوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مبلغ / 45000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے جبکہ راوی زون کی حدود میں 04 FIRs درج کروائی گئی ہیں۔

بلدیاتی اداروں کی تحلیل کے بعد ضلع کونسل کے معاملات

کی قانونی حیثیت سے متعلقہ تفصیلات

*3530: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نیا بلدیاتی نظام متعارف کروایا ہے اور یہ قانون صوبہ بھر نافذ العمل ہو گیا ہے جس میں ضلع کونسل کا نظام ختم کر کے اس کو تحصیل کی سطح پر کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا قانون کے نافذ العمل ہوتے ہی بلدیاتی ادارے تحلیل ہو گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع میں ابھی تک ضلع کونسلز کام کر رہی ہیں اور ان کے ایڈمنسٹریٹر مقرر ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو نئے نظام کے نافذ العمل ہونے کے بعد ابھی تک ضلع کونسل کیسے کام کر رہی ہے ان کے ملازمین اور افسران کو تنخواہیں کیسے ادا ہو رہی ہیں ان کے فیصلے اور احکامات غیر قانونی قرار نہیں دیئے جائیں گے اس تمام تر غیر قانونی عمل کا ذمہ دار کون ہے تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 متعارف کروایا جا چکا ہے اور مورخہ 04.05.2019 سے پنجاب میں نافذ العمل ہے جس میں ضلع کونسل کا نظام ختم کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ پر تحصیل کونسلز بنادی گئی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا قانون کے نفاذ کے بعد سابقا بلدیاتی ادارے تحلیل کئے جا چکے ہیں۔

(ج) یہ کہ اب صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضلع کونسلز فعال نہ ہیں بلکہ ختم کی جا چکی ہیں اور ان کی جگہ پر نئی مقامی حکومتیں (تحصیل کونسلز) کام کر رہی ہیں جو کہ مکمل فعال ہیں اور ان کے ایڈمنسٹریٹر بھی مقرر کئے جا چکے ہیں۔

(د) یہ کہ اب صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضلع کونسلز فعال نہ ہیں بلکہ ختم کی جا چکی ہیں اور ان کی جگہ پر نئی مقامی حکومتیں (تحصیل کونسلز) کام کر رہی ہیں جو کہ مکمل فعال ہیں اور ان کے ایڈمنسٹریٹر بھی مقرر کئے جا چکے ہیں اور ملازمین و افسران کو تنخواہیں بھی متعلقہ مقامی حکومتوں / گورنمنٹ آف دی پنجاب کے ذریعے مل رہی ہیں۔ نئی مقامی حکومتوں کے فیصلہ جات اور احکامات لوکل گورنمنٹ 2019 کے تحت کئے جاتے ہیں۔

صوبہ میں پنجاب لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بلڈنگ کی تعمیر اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات
*3543: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بلڈنگ بنانے کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بلڈنگ پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بلڈنگ ، لاہور کی تعمیر کو مکمل کرنے کے لئے 10۔ جون 2021 کی تاریخ دی گئی ہے۔

(ب) اس اکیڈمی کی تعمیر پر 1 ارب 86 کروڑ 38 لاکھ 1 ہزار 178 روپے خرچ ہوں گے۔

سیالکوٹ: جاگے چیمہ بوائز سکول اور خواتین کالج کی گلی / روڈ

کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3632: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جاگے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بوائز سکول والی گلی انتہائی گندگی اور ناچنگی کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خواتین کالج جاگے چیمہ والی سڑک انتہائی برے حالات ناچنگی اور گندگی کی وجہ سے بچیوں کے لئے وبال جان بن چکی ہے؟

(ج) کیا محکمہ بوائز سکول والی گلی اور گرلز کالج والے روڈ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جاگے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بوائز سکول والی گلی میں ریگولر صفائی کروائی جاتی ہے۔ جبکہ یہ درست ہے کہ مذکورہ گلی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ خواتین کالج جاگے چیمہ والی سڑک خستہ حال ہے جبکہ صفائی ریگولر کروائی جاتی ہے۔

(ج) جیسا کہ ٹاؤن کمیٹی جاگے چیمہ بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر: SOR(LG) 1-33/2019 مورخہ 12-02-2021 کو تحصیل کونسل ڈسکہ میں ضم ہو چکی ہے۔ بوائز سکول والی گلی کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً 20 لاکھ روپے ہے جبکہ خواتین کالج جاگے چیمہ والی سڑک میٹل روڈ

کا تخمینہ تقریباً 03 کروڑ ہے۔ تحصیل کونسل ڈسکہ گورنمنٹ کی ہدایات / پالیسی کے مطابق مذکورہ گلی / سڑک کو اپنے ترقیاتی منصوبہ جات میں شامل کر لے گی۔

لاہور: داتا دربار، اچھرہ اور برکت مارکیٹ کے پلازوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات
***3863: محترمہ سنبھل مالک حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کتنے پارکنگ پلازے کب سے زیر تعمیر ہیں اور کتنے پلازے تعمیر ہو چکے ہیں نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پلازے داتا دربار، اچھرہ اور برکت مارکیٹ جیسے اہم علاقوں میں بنے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں پارکنگ پلازے نہ ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا نظام اکثر درہم برہم رہتا ہے جس کی وجہ سے عوام کو انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
 (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقوں میں پارکنگ پلازے بنانے کی اجازت بھی مل چکی ہے اور ان کے لئے فنڈ بھی جاری کئے جا چکے ہیں؟
 (ه) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں جلد از جلد پارکنگ پلازے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) لاہور شہر میں کوئی بھی پارکنگ پلازہ زیر تعمیر نہ ہے تعمیر شدہ پلازہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ پارک اینڈ شاپ پلازہ مون مارکیٹ

2۔ پارک اینڈ راینڈ پلازہ گلبرک

3۔ سن فورٹ پلازہ گلبرک

4۔ ڈی پلازہ شاہ عالم مارکیٹ

(ب) درست نہ ہے۔

- (ج) درست ہے کہ گنجان علاقوں میں پارکنگ پلازہ یا مناسب جگہ کی عدم دستیابی کی بناء پر ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے۔ تاہم شہر میں عمومی صورت حال ایسی نہ ہے۔
- (د) درست نہ ہے کہ پارکنگ پلازے بنانے کی اجازت ہوئی اور نہ ہی اس مد میں کوئی فنڈ جاری کئے گئے ہیں۔
- (ہ) جواب اثبات میں نہ ہے۔

جہلم میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل کی تعداد اور

ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3885: محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جہلم میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟
- (ب) ان ٹیوب ویل میں کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں؟
- (ج) کیا شہری آبادی کے لحاظ سے حکومت نے ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جہلم میں واٹر سپلائی کے ٹیوب ویل درج ذیل جگہوں پر لگائے گئے ہیں۔
تحصیل روڈ، سلیمان پارس اندرون سٹیڈیم، جوہلی گھاٹ، شاداب روڈ، ضلع کونسل، ساحل کالونی، محفوظ سی این جی، بلال ٹاؤن، کریم پورہ، سلاٹر ہاؤس، العارف ماڈل سکول، رمضان بازار، اتریہ روڈ، منڈی موڑ، پاسپورٹ آفس، کشمیر کالونی، احسان روڈ، چک براہم روڈ المعراج فلور مل، دربار پیر عظمت، شیشہ گراؤنڈ۔
- (ب) 21 ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں اور 02 ٹیوب ویل خراب ہیں۔
- (ج) جی ہاں حکومت ارادہ رکھتی ہے۔ 02 ٹیوب ویل پر کام جاری ہے۔ اور دوماہ کے اندر نصب کر دیئے جائیں گے۔

جہلم: غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***3887:** محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم میں کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز قائم ہیں یا جاری ہیں؟

(ب) حکومت نے اب تک ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بڑدار):

(الف) جہلم میں 02 ہاؤسنگ کالونیز / سکیمز بلا منظوری نقشہ جاری ہیں۔

1۔ سٹی ہاؤسنگ سکیم جو کہ PRD کی منظور شدہ ہاؤسنگ سکیم کی Extension ہے اور

موضع بالا اور اٹھیاں جی ٹی روڈ جہلم پر واقع ہے۔

2۔ شجاع گارڈن جی ٹی روڈ چکواہا جہلم۔

(ب) 1۔ سٹی ہاؤسنگ سکیم کا تعمیراتی کام نوٹس دے کر روکا ہوا ہے۔ مالکان نے فائل / نقشہ

مہیا کیا ہوا ہے جو کہ انڈر پراسیس ہے۔

2۔ شجاع گارڈن کو نوٹس جاری کر دیا ہوا ہے اور کام بند کروا دیا گیا ہے۔

لاہور: ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی تعداد اور سینٹری

ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

***3927:** محترمہ سنبھل مالک حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ویسٹ مینجمنٹ کمپنی لاہور میں کل کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان کے

عہدہ گریڈ نام وار کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مختلف مقامات پر کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور

تعفن پھیلنے کی وجہ سے لوگ متعدد بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگست 2019 سے دسمبر 2019 تک لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سینٹری ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے انہوں نے کچر اٹھانے سے انکار کر دیا تھا؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور شہر میں موجود کچرے کو اٹھانے اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سینٹری ورکرز کو بروقت تنخواہوں کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کل ملازمین کی تعداد 14216 ہے۔ ان کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور شہر میں کوڑا روزانہ کی بنیاد پر پیدا ہوتا ہے اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے فرائض میں شامل ہے کہ روزانہ ہی کوڑے کو اکٹھا کر کے متعین شدہ ڈسپوزل سائٹ (Landfill) لکھو ڈیر پر روزانہ کی بنیاد پر ڈمپ کرے۔ کسی ایک دن بھی اگر کوڑا اٹھایا نہ جاسکے تو کنٹینر پوائنٹ پر کوڑا اکٹھا ہو جاتا ہے جو کہ زیادہ محنت کر کے رات کی شفٹ میں اٹھا لیا جاتا ہے۔

(ج) اگست 2019 سے دسمبر 2019 تک لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سینٹری ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ ان کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اگست 2019 سے دسمبر 2019 تک 8 لاکھ 34 ہزار 673 ٹن کوڑا اٹھا لیا گیا تھا اور ورکرز کی تنخواہوں کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ: پی پی۔ 95 میں جاری منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4007: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔ 95 ضلع چنیوٹ میں محکمہ کس کس ترقیاتی منصوبہ پر کام کر رہا ہے ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں مختص کی گئی ہے منصوبہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کتنے منصوبہ جات اسی مالی سال 20-2019 میں مکمل ہونگے اور کتنے منصوبہ جات پر کام آئندہ مالی سال میں مکمل ہوگا؟

(د) ان منصوبہ جات پر کتنے فیصد کام ہو چکا ہے اور کتنا بقیہ ہے؟

(ہ) ان منصوبہ جات کے ٹھیکیدار کے نام بتائیں اور منصوبہ جات کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں مکمل ہو رہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) 20-2019 کے بجٹ سے حلقہ پی پی-95 ضلع چنیوٹ میں تحصیل کونسل چنیوٹ نے مندرجہ ذیل 4 منصوبہ جات پر کام کیا۔

1- امپرومنٹ آف روڈ دیوان چوک رجوعہ روڈ تا سوئی گیس چوک رجوعہ (3.010 ملین روپے)

2- امپرومنٹ آف روڈ لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات (4.400 ملین روپے)

3- امپرومنٹ آف روڈ از جھمرہ روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا (1.140 ملین روپے)

4- امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطرف کوٹ احمد یار تحصیل چنیوٹ (12.265 ملین روپے)

(ب) پی پی-95 مالی سال 20-2019 میں PMSP فیز-I پروگرام کے تحت مبلغ 21.815 ملین روپے مختص کئے گئے۔ باقی تفصیل پیرا (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جو منصوبہ جات مالی سال 20-2019 میں حلقہ پی پی-95 مکمل ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- امپرومنٹ آف روڈ دیوان چوک رجوعہ روڈ تا سوئی گیس چوک رجوعہ (3.010 ملین روپے)

2- امپرومنٹ آف روڈ لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات (4.400 ملین روپے)

3- امپرومنٹ آف روڈ از جھمرہ روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا (2.140 ملین روپے)

4۔ امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطرف کوٹ احمد یار تحصیل چنیوٹ (12.265 ملین روپے)

سیریل نمبر 1 تا 3 پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ سیریل نمبر 4 پر تقریباً 99 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) سیریل نمبر 1 تا 3 پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ سیریل نمبر 4 پر تقریباً 99 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ه) ٹھیکیداران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ امپرومنٹ آف روڈ دیوان چوک رجوعہ روڈ تاسوئی گیس چوک رجوعہ (عام شفقت)

2۔ امپرومنٹ آف روڈ لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات (طاہر صدیق اینڈ کو)

3۔ امپرومنٹ آف روڈ از جھمر روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا (S.D کنسٹرکشن کمپنی)

4۔ امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطرف کوٹ احمد یار تحصیل چنیوٹ (عبداللہ اینڈ کو)

مندرجہ بالا منصوبہ جات انجینئر و سینئر سب انجینئر تحصیل کونسل چنیوٹ کی زیر نگرانی ہیں۔

مین جی ٹی روڈ کاموں کی اور مرید کے پر سولر سٹریٹ

لائسنس کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

* 4291: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ مین جی ٹی روڈ کاموں کی اور مرید کے میں سولر سسٹم سے چلنے والی سٹریٹ لائٹس عرصہ دراز سے خراب ہیں ان کو کب تک ٹھیک کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

یہ درست ہے کہ مین جی ٹی روڈ کاموں کی پر NHA ڈیپارٹمنٹ نے سولر سٹریٹ لائٹس عرصہ تقریباً 10 سال قبل نصب کیں۔ جو کہ ضروری مرمت وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گئی تھیں جس کی وجہ سے علاقہ مکین اور جی ٹی روڈ پر گزرنے والے لوگ پریشان تھے۔ سال 2020 میں سابق اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹو میونسپل کارپوریشن کاموں کی نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گوجرانوالہ کی زیر نگرانی شہر کاموں کی کے محترم

حضرات کے تعاون سے ان لائٹس کو LED لائٹس میں Convert کر کے چالو کروادیا جو کہ بجلی سے چل رہی ہیں اور بجلی کا بل میونسپل کارپوریشن کامونگی ادا کر رہی ہے۔

مزید تحریر ہے کہ ماہ اپریل 2021 میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے سٹریٹ لائٹس کیبل نمبر 26 مین جی ٹی روڈ خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے کچھ لائٹس بند ہو گئی ہیں جن کو بجلی کالکشن دینے کی غرض سے جناب اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹو ایمر سی کامونگی کی ہدایت پر محکمہ NHA کو ایک چٹھی مورخہ 22-04-2021 تحریر کی گئی ہے جس میں مذکورہ سٹریٹ لائٹس کو بجلی کی فراہمی کے لئے NOC کے لئے درخواست کی گئی ہے کہ دفتر ایمر سی کامونگی کے سامنے جی ٹی روڈ پر روڈ کٹ لگانے کی اجازت دی جائے جو کہ تاحال نہ ملی ہے۔ روڈ کٹ کی اجازت کے بعد ہی اس کی مرمت و بحالی کا فیصلہ جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب کریں گے کہ آیا یہ کام مختیر حضرات سے کروایا جائے یا ایمر سی کامونگی سے۔

سیالکوٹ: میونسپل کارپوریشن میں سینٹری ورکرز کی تعداد

اور ان کے مقام ڈیوٹی سے متعلق تفصیلات

***4293: سیدہ فرح عظمیٰ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ میں کتنے سینٹری ورکرز کہاں کام کرتے ہیں سینٹری ورکرز کو سینٹری ٹیشن کا کام کرنا ہوتا ہے مگر بہت سارے سینٹری ورکرز اپنی ڈیوٹی سے غفلت کرتے ہیں اور آفیسرز کے گھروں کے کام کرتے ہیں ان کو تنخواہ کس طرح دی جاتی ہے؟
- (ب) سیالکوٹ شہر میں ناجائز تجاویزات کی بھرپور بھرمار ہے جس سے ٹریفک اور صفائی کے بے انتہا مسائل ہیں جبکہ متعلقہ آفیسر اور عملہ لاکھوں روپے ماہانہ لے کر اپنے فرائض سے غفلت کر رہے ہیں؟

(ج) سیالکوٹ ماڈل ٹاؤن میں سکول و کمرشل activities ہو رہی ہیں مگر ان کی کمرشلائزیشن commercialization فیس جمع نہیں ہو رہی کس کس بلڈنگ میں کمرشل یا ایجوکیشن Activities ہو رہی ہیں کیا نقشے میونسپل کارپوریشن سے پاس شدہ ہیں تو کتنی فیس جمع ہوئی ہے ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کارپوریشن کے شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ میں سینٹری ورکرز کی کل 1047 ہیں جن میں سے 653 سینٹری ورکرز سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو منتقل کر دیئے ہوئے ہیں۔ اس وقت میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کے پاس 394 سینٹری ورکرز ہیں اور سینٹری ورکرز کی 151 سامیاں خالی ہیں مزید یہ کہ 120 مستقل اور 123 عارضی (ڈیلی ویجر) سینٹری ورکرز ہیں جو کہ شعبہ سینی ٹیشن میں فرائض ادا کر رہے ہیں۔ مزید برآں ان کی تعداد بمطابق آبادی ناکافی ہے، میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ 28 یونین کونسلز پر مشتمل ہے اور ہر یوسی میں ضرورت کے مطابق 4 سے 7 سینٹری ورکرز ہی بطور سیورمین فرائض ادا کر رہے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کا کوئی بھی سینٹری ورکر کسی بھی آفیسر کے گھر کام نہ کرتا ہے اور ان کو تنخواہ کی ادائیگی ان کی سینی ٹیشن ورک کے عوض کی جاتی ہے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کی حدود میں ٹریفک کے مسائل کے حل کے لئے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن، ٹریفک پولیس اور PCHIP کے تعاون سے منصوبہ جات پر تیزی سے کام کیا جا رہا ہے جس سے جلد ہی ٹریفک کے بڑھتے ہوئے مسائل پر قابو پایا جاسکے گا۔ مزید یہ کہ تجاویزات کے خاتمہ کے لئے محدود وسائل میں بھرپور کارروائی کرتے ہوئے پچھلے تین سال میں جرمانے کی شکل میں تقریباً ایک کروڑ سے زائد رقم میونسپل فنڈ میں جمع کروائی ہے اور ناجائز تعمیرات کی مسماری عمل میں لائی گئی ہے۔ نیز ویسٹ مینجمنٹ کے معاملات سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی دیکھ رہی ہے۔

(ج) ماڈل ٹاؤن میں علی الحق روڈ، مرادیہ روڈ اور مارکیٹ روڈ کمرشل ڈیکلیر شدہ ہیں اور ان سڑکوں پر کسی بھی قسم کی کمرشل سرگرمیوں کی صورت میں کنورژن فیس وصول کی جاتی

ہے، بہت ساری فائلز جمع شدہ جن کی فیس ہائے بھی وصول کی جا چکی ہیں اور under process کے ڈیمانڈ نوٹس جاری کر کے کنورژن فیس وصول کی جائے گی۔ نیز کسی بھی قسم کی کمرشل سرگرمی کی اجازت بغیر وصولی کنورژن فیس / منظوری نہ دی جاتی ہے۔

ضلع لاہور اور راینونڈ میں مویشی منڈیوں کی تعداد اور ٹیکس کی مد میں آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*4408: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں مویشی منڈیوں کی تعداد کتنی ہے اور کہاں کہاں پر واقع ہیں؟
- (ب) مالی سال 2019-20 میں اب تک مویشی منڈیوں کے ٹھیکہ جات کی مد میں کتنی آمدن ہوئی ہے؟
- (ج) تحصیل راینونڈ میں کتنی مویشی منڈیاں کہاں کہاں ہیں؟
- (د) اب تک صرف تحصیل راینونڈ سے مویشی منڈیوں سے ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن جمع ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) ضلع لاہور میں محکمہ بلدیات (CMMC Lahore) کے زیر انتظام ایک مویشی منڈی ہے جس کا نام وپتادرج ذیل ہے۔
- 1۔ شاہ پور کانجراں مویشی منڈی واقع ملتان روڈ لاہور تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میزپر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع لاہور میں محکمہ بلدیات (CMMC Lahore) کے زیر انتظام شاہ پور کانجراں مویشی منڈی سے ٹھیکہ جات کی مد میں مالی سال 2019-20 میں -/Rs.47,261,799 آمدن ہوئی جس کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میزپر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تحصیل راینونڈ میں محکمہ بلدیات (CMMC Lahore) کے زیر انتظام صرف ایک مویشی منڈی واقع ہے جس کا نام وپتادرج ذیل ہے۔

1۔ شاہ پور کانجراں مویشی منڈی واقع ملتان روڈ لاہور
(د) مالی سال 2019-20 میں شاہ پور کانجراں مویشی منڈی جو تحصیل رانیونڈ ضلع لاہور میں واقع ہے جس سے ٹیکس کی مد میں - /Rs.2,790,364 آمدن جمع ہوئی ہے۔

مرکز اجتماع رانیونڈ میں سال 2018 تا 2019 میں ڈویلپمنٹ کی مد میں مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4409: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اجتماعی مرکز رانیونڈ کے نام پر 2018 تا مالی سال 2019-20 میں کتنے فنڈز ڈویلپمنٹ کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ نے جاری کئے ہیں؟
(ب) اجتماعی مرکز رانیونڈ میں 2018 سے اب تک کیا کیا development ہوئی ہے اور کون سا کام ابھی تک جاری ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اجتماعی مرکز رانیونڈ کے نام پر 2018 تا مالی سال 2019-20 میں MCL کی جانب سے کوئی فنڈ نہ جاری کئے گئے ہیں۔
(ب) MCL کی طرف سے 2018 سے تاحال اجتماعی مرکز میں کوئی ترقیاتی کام نہ کروایا گیا ہے۔

لاہور ریلوے سٹیشن تابادامی باغ براستہ حاجی کیمپ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4455: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور حاجی کیمپ براستہ ریلوے سٹیشن تابادامی باغ بس سٹینڈ تک سڑک کب تعمیر کی گئی تھی اس سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے؟

- (ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟
- (د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو کیا حکومت یا متعلقہ ادارہ اس سڑک کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حاجی کیمپ تا ایک مور یہ پل سڑک کی لمبائی تقریباً 1.05 کلومیٹر اور چوڑائی 80 فٹ ہے۔ ایک مور یہ پل تابدای باغ بس سٹینڈ تک سڑک کی لمبائی تقریباً 1.6 کلومیٹر اور چوڑائی 100-120 فٹ ہے۔

(ب) سال 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران مذکورہ سڑک پر MCL کی طرف سے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) سڑک کا کچھ حصہ تھانہ نو لکھاتا دو مور یہ پل تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے بقیہ سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور ٹریفک رواں دواں ہے۔

(د) MCL مذکورہ سڑک کے خراب حصے کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے لیکن محکمہ LDA ریلوے سٹیشن تابدای باغ فلائی اوور تعمیر کرنے کے منصوبے کا اعلان کر چکا ہے۔ مزید تفصیلات محکمہ LDA سے طلب کی جانی مناسب ہو گا جس کی وجہ سے مرمت کا کام روک دیا گیا ہے۔

لاہور سوسائٹی عامر ٹاؤن میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت،

سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*4502: ملک محمد وحید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہر ہنس پورہ لاہور کے قریب واقع رہائشی سوسائٹی عامر ویلفیئر ٹاؤن میں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور سٹریٹ لائٹس خراب ہیں، سیوریج سسٹم ناکارہ ہو چکا ہے کیا حکومت ان کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ رہائشی ٹاؤن ویلفیئر سوسائٹی میں آوارہ کتوں کی بھرمار ہے کیا حکومت ان کو تلف کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اس علاقے کے واٹر سپلائی کے ٹیوب ویل کے اوقات کار بڑھانے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو جو بات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست ہے۔ سٹریٹ لائٹس کی مرمت کا کام جاری ہے تاہم سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام فنڈز کی دستیابی پر شروع کیا جائے گا نیز سیوریج سسٹم کی بحالی محکمہ HUD&PHED سے متعلقہ ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ آفیسر پبلک ہیلتھ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔

(ج) محکمہ HUD&PHED سے متعلقہ ہے۔

لاہور: نہر کنارے اور دریائے راوی کے پل پر صدقہ کے

گوشت کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*4507: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں نہر کے کنارے اور دریائے راوی کے پل پر صدقہ کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کاروبار کی وجہ سے لاہور شہر میں چیلوں اور کوؤں کی بہتات ہو گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیلیں، جہازوں، انسانوں اور چھوٹی چڑیوں کے لئے نقصان دہ ہیں؟

(د) کیا حکومت اس کاروبار پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے تمام زونز کے ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) کے زیر نگرانی صدے کا گوشت بیچنے والوں کے خلاف کارروائی روزانہ کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔

تحصیل جام پور میں کمیونٹی ہال کی تعمیر، ملکیت اور مختص بجٹ سے متعلق تفصیلات

*4659: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور میں کمیونٹی ہال کب تعمیر کیا گیا اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) مذکورہ کمیونٹی ہال کس کے زیر قبضہ ہے نیز یہ ورکنگ حالت میں ہے اور اس کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

(ج) سال 19-2018 اور 2019-20 میں کمیونٹی ہال کی تعمیر کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا

گیا اور اس بجٹ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جام پور شہر میں سول کلب 15-2014 میں تعمیر ہوا تھا اور 17-2016 میں اس کی

تعمیر مکمل ہوئی جس کی لاگت پر مبلغ تیس لاکھ کا خرچہ ہوا۔

(ب) کمیونٹی ہال اس وقت میونسپل کمیٹی جام پور کے زیر قبضہ ہے۔ اس وقت ورکنگ حالت میں اور یہ تسلی بخش حالت میں موجود ہے۔

(ج) 19-2018 اور 2019-20 کے بجٹ میں کمیونٹی ہال جام پور کی تعمیر کے لئے کوئی رقم

مختص نہ کی گئی تھی۔

جام پور شہر میں سول کلب اور کمیونٹی ہال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4732: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جام پور شہر میں سول کلب کب تعمیر کیا گیا، اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی؟
 - (ب) مذکورہ سول کلب کس کے زیر قبضہ ہے کیا یہ ورکنگ حالت میں ہے اور اس کی موجودہ حالت کیسی ہے؟
 - (ج) کیا 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں کمیونٹی ہال کی تعمیر کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس بجٹ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
 - (د) کیا حکومت اس کی تعمیر و مرمت کے لئے مزید فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جام پور شہر میں سول کلب 1967 میں تعمیر ہوا تھا جس کی لاگت کا دفتر ہذا میں کسی بھی قسم کا کوئی ریکارڈ نہ ہے۔
- (ب) سول کلب جام پور سول انتظامیہ / ممبران سول کلب President of Civil Club جناب اسسٹنٹ کمشنر جام پور کی زیر نگرانی میں ہے نیز سول کلب جام پور کی حالت (poor condition) ہے مرمت طلب ہے۔
- (ج) 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں کمیونٹی ہال جام پور کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔
- (د) حکومت پنجاب محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے سال 2017 سے ترقیاتی گرانٹ پنجاب بھر کے بلدیاتی اداروں کو نہ دی جا رہی ہے جس کی وجہ سے کمزور مالی حالت کی بناء پر یہ بلدیاتی ادارے ترقیاتی منصوبہ جات نہ کروا رہے ہیں۔ جو نہی گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے گرانٹ موصول ہوتی ہے تو کمیونٹی ہال کے ساتھ ساتھ دیگر ترقیاتی منصوبہ جات بھی تکمیل کرا دیئے جائیں گے۔

جڑانوالہ: چک نمبر 99 گ ب ہنگ بڈالہ کے قبرستان کی

عدم چار دیواری اور جناز گاہ سے متعلقہ تفصیلات

*4741: محترمہ رخصانہ کوثر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 99 گ ب ہنگ بڈالہ جڑانوالہ میں قبرستان کی چار دیواری اور جناز گاہ نہ ہونے کی وجہ سے جانور قبروں کے اوپر چڑھ جاتے ہیں جس سے قبروں کی بے حرمتی ہوتی ہے؟

(ب) کیا مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں مذکورہ علاقے کے قبرستان کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) مذکورہ قبرستان کتنے رقبہ پر مشتمل ہے کتنی جگہ پر ہو چکی ہے اور کتنی جگہ خالی پڑی ہوئی ہے مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ قبرستان کی چار دیواری اور جناز گاہ تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) چار دیواری نہیں ہے۔ جناز گاہ موجود ہے۔

(ب) ADP مالی سال 2019-20 میں مذکورہ سکیم شامل نہ تھی۔

(ج) قبرستان 18 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ 14 ایکڑ استعمال ہو چکا ہے۔

(د) جناز گاہ موجود ہے تحصیل کونسل جڑانوالہ چار دیواری کی تعمیر کے لئے تحرک کر رہی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں خواتین کے لئے علیحدہ پارک کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*4850: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں خواتین کے لئے کوئی علیحدہ پارک موجود ہے یا نہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی خان میں حکومتی سطح پر خواتین اور بچوں کی تفریح کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) PHA ڈیرہ غازی خان 2017-01-01 سے وجود میں آچکا ہے۔ لہذا خواتین پارک کے بارے متعلقہ محکمہ سے وضاحت لی جانا مناسب ہے۔

(ب) نہیں۔ اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں 5 بڑے اور 4 چھوٹے پارک عوام الناس کی تفریح کے لئے موجود ہیں جن کا انتظام PHA چلا رہا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤ الدین میں فلٹریشن پلانٹس کی تعداد اور ان کی

چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

* 4951: محترمہ فائزہ مشتاق: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں اس وقت کتنے فلٹریشن پلانٹس ہیں اور کیا تمام فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں ہیں؟

(ب) ان پلانٹس کی maintenance کا کیا انتظام ہے؟

(ج) کیا حکومت مزید نئے فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اس وقت ضلع منڈی بہاؤ الدین میں کل 35 عدد فلٹریشن پلانٹس ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایم سی منڈی بہاؤ الدین	12
ایم سی پھالیہ	04
ایم سی ملکوال	01
ٹی سی منڈی بہاؤ الدین	06
ٹی سی پھالیہ	01

ٹی سی ملکوال 00

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ 11

کل تعداد = 35

25 عدد فلٹریشن پلانٹس فنانس ہیں جبکہ 10 (پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے لگائے گئے) ڈس فنانس ہیں۔

(ب) ایم سی اور ٹی سی کی طرف سے لگائے گئے پلانٹس کی maintenance ایم سی اور ٹی سی خود کرتے ہیں جبکہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لگائے گئے پلانٹس کی maintenance انتظام لوکل کمیونٹی کے پاس ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے حکومت پنجاب اقدامات کر رہی ہے۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے پراجیکٹ Clean Drinking Water for All (CDWA) کے تحت ضلع بھر میں 34 فلٹریشن پلانٹس لگائے جانے ہیں۔ جس کے سرویز جاری ہیں اور مستقبل میں مکمل ہونے کے امکانات ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کی وساطت سے لوکل گورنمنٹ کے بارے میں ایک بات کرنا چاہوں گا جو کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پاکستان سپریم کورٹ کے معزز جج صاحبان نے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 اور ترمیمی ایکٹ 2020 کو آئین کے متضادم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 140A، (3)، 184 اور آرٹیکل 7، 17 کے متضادم قرار دیتے ہوئے منتخب حکومتیں بحال کرنی ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کیونکہ ماشاء اللہ ہمارے لاء منسٹر صاحب بہت سمجھدار ہیں اور بعض اوقات ہمیں کچھ ایسے الفاظ سے بھی نوازتے ہیں لیکن میں ایسے الفاظ کو استعمال کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اب سپریم کورٹ آف پاکستان نے جب ان کو بحال کر دیا ہے جو کہ ساڑھے بارہ کروڑ عوام کے نمائندے ہیں جن کی تعداد 58 ہزار ہے لہذا مہربانی فرمائیں ان کو

بحال کریں اور ایسا نہ ہو کہ وہ آئیں اور آپ ان کو بھگا دیں کہ آپ تالے نہیں کھول سکتے۔ مجھے جو اطلاع ملی ہے وہ میں نے آپ کو گزارش کر دی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم میں تعمیل نہ کرنے سے لاء منسٹر صاحب اور ان کی ٹیم کو پرہیز کرنا چاہئے لہذا ان کو بحال کر دیا جائے تاکہ وہ اپنا کام شروع کریں۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے 36 اضلاع ہیں اور 8 کے قریب metropolitan corporations and other corporations ہیں اور وہ عوامی نمائندے ہیں ان کو ہم نے کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اب سپریم کورٹ آف پاکستان نے کہا ہے جس طرح آپ نے ان کو نکالا ہے یہ آئین سے متصادم ہے لہذا مہربانی فرما کر ان کو بحال کریں کیونکہ ان کی بحالی ہو چکی ہے۔ وگرنہ ایسا نہ ہو کہ contempt of court میں نہ الجھے رہیں تو ہمیں پھر اس چیز کی تکلیف ہوگی لہذا مہربانی کر کے ان کو بحال کر کے اپنے دفاتروں میں کام کرنے دیں۔ دیہاتوں میں لوکل گورنمنٹ بنیادی کام کروا سکتے ہیں لہذا مہربانی فرمائیں ان کی بحالی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سميع اللہ خان!

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! رانا صاحب نے بہت ہی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس حوالے سے گورنمنٹ کا موقف بھی آنا چاہئے۔ میں صرف اس تناظر میں لاء منسٹر صاحب کی توجہ ایک ایسے واقعہ کی طرف دلاؤں گا جس کا وہ خود حصہ رہے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب کو یاد ہو گا کہ 1993 کو غلام اسحاق خان جو کہ اس وقت صدر پاکستان تھے اور وزیراعظم میاں محمد نواز شریف صاحب تھے تو غلام اسحاق خان نے اسمبلیوں کو تحلیل کیا تھا اور میاں نواز شریف صاحب اس کے خلاف سپریم کورٹ میں گئے تھے۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ جب اسحاق خان نے اسمبلیوں کو تحلیل کیا اور حکومت کو ختم کیا تھا وہ غالباً مئی 1993 تھا۔ مجھے یاد ہے کہ سپریم کورٹ نے کچھ گھنٹوں کے بعد ہی پھر اس کو restore کیا تھا۔ میں لاء منسٹر صاحب کو اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ اس پارٹی کا حصہ تھے جس کو 1993 میں میاں نواز شریف صاحب lead کر رہے تھے ان کو بھی یاد ہو گا کہ ملک کا وزیراعظم جس کو dismiss کیا گیا تھا اور اسمبلیاں تحلیل کی گئی تھیں تو فوراً

چند ہی گھنٹوں میں ناصرف ایوان بحال ہوئے بلکہ پرائم منسٹر صاحب دوبارہ اپنی سیٹ پر بیٹھے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے بعد اس ملک میں جو کھیل کھیلا جاتا ہے اور اس وقت کے سیاسی منظر نامہ کی وجہ سے انہوں نے resign کیا لیکن میں focus کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں یہ روایت رہی ہے کہ ملک کے وزیر اعظم کو بھی اگر ایوان صدر میں بیٹھا شخص dismiss کرتا تھا تو سپریم کورٹ کے احکامات کی پابندی کی جاتی تھی۔ یہ local bodies کے نمائندے ہیں اور مجھے حیرت ہے کہ اس فیصلے کو آئے تقریباً دو ماہ ہو گئے ہیں۔ جس طرح رانا صاحب نے کہا کہ پنجاب کے 58 ہزار نمائندوں کی جمہوری ڈیوٹی تھی وہ ادا کر رہے تھے۔ اب detailed judgment بھی آگئی ہے اور مجھے 1993 اس لئے یاد آگیا کہ موجودہ حکومت پتا نہیں کون سا اعزاز لینے جا رہی ہے کہ سپریم کورٹ کے احکامات پر وزیر اعظم تو بحال ہو سکتا ہے لیکن ایک کونسلر بحال نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے اس حکومت کا وژن، سوچ اور عمل جس حوالے سے یہ بلدیاتی issue کو take up کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہوگی کہ بلدیاتی انتخابات میں دیر تو ہو گئی ہے لیکن انہوں نے جب بلدیاتی اداروں کو ختم کیا تھا تب پرانے ہاؤس کے اندر راجہ صاحب نے ایک وعدہ کیا تھا جو مجھے ابھی بھی یاد ہے لہذا یہ اپنا وعدہ یاد کر لیں کیونکہ انہوں نے میرے خیال میں 2018 یا 2019 میں یہ وعدہ کیا تھا کہ ایک سال کے اندر اندر یہ ادارے دوبارہ منتخب ہو کر functional ہوں گے۔ راجہ صاحب اپنی تقریر خود ہی نکلوا لیں کیونکہ اس بات کو تین سال ہو گئے ہیں جبکہ پنجاب بغیر بلدیاتی اداروں کے چل رہا ہے۔ اس میں قانونی پیچیدگیوں کا شکار کر کے اپنے من پسند بیوروکریٹ افسران کے ذریعے پنجاب کے local bodies funds کا استعمال ہو رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے جو کہا تھا کم از کم اُس پر ہی عمل کر لیں۔ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ آپ ماضی کی طرف چلے جاتے ہیں، آپ ماضی کی طرف بالکل جائیں لیکن اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر آپ جو commitment کرتے ہیں اُس کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پیش کروں میری خوش بختی ہے کہ respected ہیلتھ منسٹر صاحبہ یہاں پر تشریف فرما ہیں۔

اپنی وجہ نہ پائیے کہ کل نوں رل کے بہہ نہ سکے
اک دو بے نوں اپنے دل دی گل وی کہہ نہ سکے
ساڈا جھگڑا خواب کسے دا کر نہ دیوے پورا
ایہہ نہ ہووے ایس دھرتی تے دوویں رہ نہ سکے

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے respected ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور 1876 میں ایک ڈسپینسری تھی اور آپریشن تھیٹر بھی تھا۔ نواب بہاول متحدہ ریاست بہاولپور کے چوتھے نواب تھے اور Queen Victoria کے ساتھ consultation کے بعد 1906 میں اُس کا نام بہاول وکٹوریہ ہسپتال رکھا گیا۔ یہ اب Tertiary Care Hospital ہے جو 2200 بیڈز پر مشتمل ہے۔ ان کو نام بدلنے کا بڑا شوق ہے کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اس سے تبدیلی آتی ہے لیکن ایسا بالکل نہیں ہے۔ مجھے معزز نواب سر صادق محمد خان عباسی ہسپتال کے نام پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اعتراض اس بات پر ہے کہ اس طرح شناخت ختم نہیں کرنی چاہئے۔ آپ بے شک نواب صاحب کے نام پر کوئی نیا ہسپتال بنالیں۔ انہوں نے مال روڈ کا نام جناح روڈ رکھا لیکن آج بھی لوگ مال روڈ ہی کہتے ہیں۔ اسی طرح مرد مومن مرد حق جو تھا اُس نے شاہ فیصل سے پیسے لے کر لائل پور کا نام فیصل آباد رکھا لیکن آج بھی زیادہ تر لوگ لائل پور ہی کہتے ہیں۔ انہوں نے جو نوٹیفکیشن کر دیا ہے اس حوالے سے یہ مہربانی فرمائیں۔ 6 جولائی کو نواب بہاول اور ملکہ وکٹوریہ کی باہمی consultation سے یہ ہسپتال بنا تھا اور اب جولائی 2021 میں اس کا نام change کر دیا ہے۔ نام بدلنے سے آپ کی گورنمنٹ یا ڈیپارٹمنٹ کی کوئی نیک نامی نہیں ہوگی لہذا میری ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے humble submission ہوگی کہ مہربانی فرما کر ان کے نام پر جو کچھ مرضی بنالیں لیکن اس کا نام بہاول وکٹوریہ ہسپتال ہی رہنے دیں۔ اگر آپ یہ نہیں کریں گی تو ہم کوئی نہ کوئی راست قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے، ہم احتجاج بھی کریں گے اور پنجاب بھی block کریں گے۔ اس میں نہ صرف minorities بلکہ پنجاب کے دوسرے

moderate لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں لہذا مہربانی کر کے اس نام کو بھی رہنے دیں۔ آپ کی وساطت سے میں معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو یہ نوٹیفکیشن دے رہا ہوں اس لئے وہ مہربانی فرمائیں اور وہی نام رہنے دیں۔ بہت شکریہ

زیر و آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب زیر و آر نوٹس take up کرتے ہیں۔ جناب سميع اللہ خان کا زیر و آر نوٹس نمبر 499 ہے اور اس پر وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے respond کرنا تھا لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ محکمہ مال سے متعلق زیر و آر نوٹس نمبر 510 ہے جو آغا علی حیدر نے move کیا تھا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں پڑھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے یہ پڑھا ہوا ہے اور منسٹر صاحب نے اس پر respond کرنا ہے لہذا آپ تشریف رکھیں۔

جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز (جناب خیال احمد): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر سے بات ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس بارے میں آپ کو Monday or Tuesday تک final بتا دیں گے۔ آپ اس Zero Hour کو pending فرمادیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں محترم خیال صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کیونکہ انہوں نے میری بات پوری توجہ سے سنی ہے۔ وہ بہترین منسٹر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر بہت شکریہ۔ آغا علی حیدر کے زیر و آر نوٹس نمبر 510 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 514 محترمہ شعوانہ بشیر کا ہے۔ اس کا جواب وزیر صحت نے دینا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس کے خاتمہ کا مطالبہ (۔۔ جاری)

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے زیر انتظام ہسپتالوں میں پارکنگ کا ٹھیکہ باقاعدہ شفاف ٹینڈر کے ذریعے ایک سال کے لئے دیا جاتا ہے۔ پارکنگ فیس لاہور پارکنگ کمپنی کے منظور شدہ rates کے مطابق ہے۔ ٹھیکیدار ان منظور شدہ rates کے مطابق ہی پارکنگ فیس وصول کرتے ہیں اور اس کے بدلے میں ہسپتال میں پارکنگ کے معاملات احسن طریقے سے سرانجام دیتے ہیں تاکہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کو کسی رکاوٹ یا تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کے علاوہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کے لواحقین کی گاڑیوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ متعلقہ ہسپتال کی انتظامیہ اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ٹھیکیدار مجوزہ فیس سے زیادہ وصول نہ کرے۔ اس کے علاوہ محکمہ بھی overcharging کی شکایت پر فوری طور پر کارروائی کرتا ہے اور بے ضابطگی ثابت ہونے پر محکمہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ قواعد کے مطابق نوٹس دیا جاتا ہے، جرمانہ کیا جاتا ہے اور ٹھیکہ بھی منسوخ کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بتانا ضروری ہے کہ جب گزشتہ ادوار میں parking free کی گئی تھی تو ہسپتال کے قریب دکاندار اپنی گاڑیاں ہسپتال میں پارک کر کے چلے جاتے تھے جس سے ہسپتال میں آنے والے مریضوں اور ان کے لواحقین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ تاہم پارکنگ کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لئے Metered Parking کا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے اور اس کے لئے سال 2021-2022 کے ترقیاتی بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب Metered Parking شروع ہو جائے گی تو اس حوالے سے تمام شکایات دور ہو جائیں گی۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اس زیر و آرنوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 515 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ یہ پڑھا جا چکا ہے اور اس کا وزیر محنت و انسانی وسائل نے جواب دینا ہے۔

وزیر کالونیز (جناب خیال احمد): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس زیر و آرنوٹس کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ ساجدہ بیگم کے زیر و آر نوٹس نمبر 515 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 516 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ یہ پیش ہو چکا ہے اور اس کا جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے دینا ہے۔ جی، راجہ صاحب!

خانیوال میں SHO دو دیگر اہلکاروں کو نوکری کا جھانسہ دیکر خاتون

سے 5 لاکھ نقدی اور بد اخلاقی پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ (۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترمہ عظمیٰ کاردار صاحبہ نے جس مسئلے کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے وہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور میں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس بابت اپنا concern show کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونا ہوا ہے لیکن اس کے اصل واقعات تھوڑے سے مختلف ہیں۔ بہر حال یہ واقعہ رونا ہوا ہے، اس کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اس کی تفتیش جاری ہے۔ اس مقدمہ کی جو preliminary تفتیش ہوئی تھی اس سے سینئر افسران مطمئن ہیں اور نہ ہی میں مطمئن ہوں۔ اب ہم نے مقدمہ کی تفتیش R.I.P کو transfer کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں یہ تفتیش مکمل ہو جائے گی۔ اس مقدمہ میں کچھ ملزمان گرفتار بھی ہیں لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ ہم R.I.P سے اس کی تفتیش کروا رہے ہیں اور تفتیش کے نتیجے میں جو بھی ملزمان قصور وار ہوں گے ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ بہر حال مقدمہ درج ہو چکا ہے اور کچھ ملزمان اس میں گرفتار بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیر و آر نوٹس کا جواب آپ کا ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 527 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ یہ زیر و آر پڑھا جا چکا ہے اور اس کا جواب وزیر صحت نے دینا ہے۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

چودھری پرویز الہی انسٹیٹیوٹ کارڈیالوجی ملتان میں نصب

تھیلیم مشین کی مرمت کا مطالبہ (۔۔ جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! چودھری پرویز الہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں Gama Camera نصب کیا گیا ہے اس کے مختصر حقائق مندرجہ ذیل ہیں:-

چودھری پرویز الہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں Gama Camera مورخہ 23-06-2009 کو بذریعہ Purchase Order No.M.S/11678-83 کے تحت Digionics Limited Lahore سے تمام قانونی ضوابط پورے کرتے ہوئے خریدا گیا تھا۔ مورخہ 1-8-2009 کو Gama Camera install کیا گیا تھا۔ معاہدہ کے مطابق کمپنی نے دس سال کی گارنٹی دی تھی اور اس میں پانچ سال کی مکمل گارنٹی شامل تھی جو کہ مورخہ 10-07-2014 کو ختم ہو گئی۔ اس کے بعد مشین کی service and maintenance کے لئے M/S Digionics Limited Lahore کے ساتھ سالانہ مرمتی معاہدہ کیا گیا۔ مشین کے آخری سال کا contract مورخہ 1-2-2020 سے لے کر 30-3-2021 تک کا کیا گیا تھا۔ سال 2019 میں M/S Digionics Limited Lahore کی طرف سے ہسپتال انتظامیہ کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ اس ماڈل کا Gama Camera پُرانا اور متروک ہو چکا ہے۔ ملکیتی آئٹم ہونے کی وجہ سے کمپنی کو کارخانہ دار سے پُرزے حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مورخہ 19۔ جنوری 2021 کو مرکزی motherboard میں خرابی پیش آگئی اور مطلوبہ پُرزہ جات کی عدم دستیابی کی وجہ سے مشین غیر فعال ہو گئی۔ ٹھیکیدار نے مطلوبہ پُرزہ جات کا بندوبست کیا اور مشین 25 جون 2021 کو مکمل طور پر فعال ہو چکی ہے۔ تاہم اس مسئلہ کی سنجیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے چودھری پرویز الہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی انتظامیہ نے کارڈیالوجی کی توسیعی سکیم میں نئے Gama Camera مشین کی خریداری کو P.C-I میں شامل کیا ہے جس کے لئے اس سال کے بجٹ میں funds مختص کر دیئے گئے ہیں اور اس کے لئے جلد ہی ٹینڈر بھی جاری کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیر و آرنوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا زیر و آرنوٹس نمبر 527 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 540 میاں مناظر حسین رانجھا کا ہے۔

حلقہ پی پی-74 موضع ہجن میں نامعلوم ٹیلی فون کالز پر بھتہ کی وصولی

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع سرگودھا حلقہ پی پی-74 میں مختلف لوگوں کو نامعلوم ٹیلی فون نمبرز سے کالز آتی ہیں کہ آپ اتنے پیسے بطور بھتہ ادا کریں ورنہ آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد کال کرنے والے کا نمائندہ پہنچ جاتا ہے اور پیسے وصول کرتا ہے اگر پیسے نہ دیئے جائیں تو قتل کر دیا جاتا ہے۔ ابھی تک بھتہ کی وصولی سے انکار پر کئی لوگ قتل اور زخمی ہو چکے ہیں۔ کئی ایک ڈکانیں بھی جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں۔ اس طرف انتظامیہ نے آج تک کوئی توجہ نہیں دی لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر! اس زیر و آرنوٹس میں ایک misprinting ہو گئی ہے کہ جس موضع میں یہ وارداتیں ہو رہی ہیں اس کا نام "موضع ہجن" ہے لہذا اس کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں مناظر حسین رانجھا! کیا آپ اس بابت مزید بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! امن و امان کے حوالے سے صوبہ میں جو صورتحال ہے وہ سب کے علم میں ہے۔ میں اس پر مزید بحث نہیں کرنی چاہتا کیونکہ میں نے ایک specific and relevant question raise کیا ہے۔ میں نے اپنے زیر و آرنوٹس میں جس حوالے سے بات کی ہے یہ مسئلہ تقریباً پچھلے ڈیڑھ یا دو سالوں سے چل رہا ہے۔ وہاں کے کاروباری لوگوں

اور موضع بُجن کے رہائشیوں کو مختلف لوگوں کی طرف سے بھتہ وصولی کی کالز آتی ہیں۔ ان کالز کو trace نہیں کیا جاتا۔ ان کالز میں یہ کہا جاتا ہے کہ آپ فلاں بندے کی قبر پر اتنے پیسے رکھ دیں اور اگر آپ پیسے نہیں رکھیں گے تو ہم آپ کا کاروبار ختم کر دیں گے اور آپ کے بندوں کو قتل کر دیں گے۔ بھتہ نہ دینے والے کئی لوگ قتل بھی ہو چکے ہیں اور فائرنگ کر کے بہت سے لوگوں کو زخمی بھی کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک دو دکانداروں کی دکانوں کو آگ بھی لگا دی گئی ہے۔ اب حکومت کی طرف سے وہاں پر ایک پولیس چوکی قائم کی گئی ہے لیکن میں نیک نیتی اور ایمانداری سے کہوں گا کہ اس پولیس چوکی کا کوئی موثر کردار نہیں رہا۔ اب چند روز سے ایک نیا جو پولیس چوکی انچارج آیا ہے اس نے کافی محنت کی ہے تو اب کوئی ایک ہفتے سے اس حوالے سے کسی نئی call کی اطلاع نہیں ملی۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ لوگ اُس گاؤں سے نقل مکانی کر کے ساتھ والے گاؤں یا قریبی شہروں میں اپنا کاروبار اور اپنی رہائش shift کر رہے ہیں یعنی وہ لوگ انتہائی مایوسی، اضطراب اور پریشانی کے عالم میں ہیں تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ مہربانی فرما کر اس مسئلے کا کوئی حل ڈھونڈیں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون و پارلیمانی امور سے بھی درخواست کروں گا کہ اس مسئلے پر خصوصی توجہ دیں۔ اس حوالے سے میری چند ایک گزارشات ہیں جو آپ کی وساطت سے میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی خدمت میں گوش گزار کروں گا کہ اس علاقہ میں جو چوکی قائم کی گئی ہے اُس میں سٹاف کی بہت کمی ہے لہذا سٹاف پورا کیا جائے تاکہ وہ لوگ ایسے شہر پسند عناصر کا موثر طریقے سے مقابلہ کر سکیں۔ پولیس کے دن رات کے گشت میں اضافہ کیا جائے تاکہ اس قسم کی وارداتیں کرنے والے لوگوں کا محاسبہ کیا جاسکے۔ سب سے اہم کام جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے گمنام ٹیلی فون کالز کو trace کرنا ہے۔ پچھلے ڈیڑھ دو سالوں میں ایک ملزم بھی نہیں پکڑا گیا، اُن کالز کو trace کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی سہولت کار کو پکڑا گیا ہے تو میری یہ استدعا ہوگی کہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے گمنام ٹیلی فون کالز کو trace کیا جائے اس کے لئے اگر کسی ایجنسی کی خدمات کی ضرورت پڑے تو اُس کی خدمات بھی لی جائیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! محترمہ وزیر صحت صاحبہ ایوان سے باہر جا رہی ہیں وہ ہمیں تو کچھ بتا کر جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ ادھر ہی ہیں کہیں نہیں جارہیں۔ جی، میاں مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جب تک ٹیلی فون کالز کو trace نہیں کیا جائے گا تب تک اصل ملازموں اور ان کے سہولت کاروں تک پولیس نہیں پہنچ سکتی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پولیس نے جو ہر ٹاؤن، لاہور میں ہونے والے حالیہ بم دھماکے میں مثالی کردار ادا کیا ہے۔ میری استدعا ہوگی کہ اسی طریقے سے پولیس پوری محنت، جانفشانی، توجہ اور آہنی ہاتھوں سے ان ملازموں سے نپٹے تاکہ میرے علاقے کے ہزاروں لوگ سکھ کا سانس لے سکیں۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! یہ مسئلہ صرف سرگودھا کا نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سارے علاقوں میں اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں تو آپ اس پر respond کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا concern بالکل درست ہے اس پر بھی انشاء اللہ تعالیٰ توجہ دیں گے۔ یہ ایک specific issue تھا جس کی طرف معزز رکن نے اس ایوان کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ سب سے پہلے تو میں معزز رکن سے تھوڑا سا اختلاف کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ان کا یہ فرمانا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں کچھ نہیں کر رہی یہ بات مناسب نہیں ہے۔ اس علاقے میں اس قسم کے واقعات کے حوالے سے اب تک 38 FIRs درج ہو چکی ہیں جن کی تفصیل میں آپ کے توسط سے معزز رکن کو ابھی دے دوں گا۔ میں اس میں تھوڑا سا یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ کچھ لوگ ضمانت پر ہیں، کچھ اشتہاری ہیں، کچھ مفرور ہیں اور کچھ بیرون ملک جا چکے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، back seats پر بیٹھے ہوئے ممبر صاحبان نے اگر آپس میں باتیں کرنی ہیں تو lobby میں تشریف لے جائیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ معزز رکن کے بقول جو واقعات ہوئے ہیں ان کا mastermind اس وقت اس ملک میں نہیں ہے کیونکہ اس کی جو last call trace ہوئی ہے وہ بیرون ملک سے تھی اور میں یہاں پر

اُس ملک کا نام اس لئے نہیں لینا چاہتا کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ملزمان کے خلاف باقاعدہ کارروائی کر رہے ہیں۔ جو مرکزی ملزم ملک سے باہر جا چکا ہے وہ 21 FIR's میں نامزد ملزم ہے تو اُس کی property کی بھی attachment ہو چکی ہے اور اس کے علاوہ federal governments کے تعاون سے ہم نے اُس ملزم کے Red Warrant بھی 07-2020 کو جاری کر دیئے ہیں اور اُس کی واپسی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ میاں مناظر حسین رانجھا صاحب فرما رہے تھے کہ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے اُن ملزمان کو trace کرنے کی کوشش کی جائے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنے verification alert system میں اندراج کر دیا ہے۔ اُس کا شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بھی block کر دیا ہے۔ ہماری ٹیمیں اس پر پوری طرح کام کر رہی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان واقعات میں ابھی تھوڑی سی کمی آئی ہے اور معزز رکن نے خود فرمایا کہ وہاں پر چوکی قائم ہونے کے بعد ایسے جرائم کی کالز میں کمی واقع ہوئی ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں معزز رکن کے ساتھ ساری معلومات share بھی کر لوں گا اور اگر اُن کے پاس مزید کوئی معلومات ہیں تو ہم اُن سے بھی استفادہ کریں گے۔

جناب سپیکر! جہاں تک آپ نے فرمایا کہ باقی صوبے میں بھی اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی اسی سطح کی کارروائی کی جائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Responded... disposed of یہ back seats پر جو معزز ممبر ان بیٹھے ہوئے ہیں اُن کی ساری باتیں یہاں تک سنائی دے رہی ہیں۔ آپ kindly lobby میں تشریف لے جائیں۔ آپ سکول میں نہیں بیٹھے ہوئے، پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگلا زیر وارنٹس نمبر 541 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے! جی، محترمہ!

لاہور میں مضر صحت اور ناقص پانی سے برف کی کھلے عام تیاری

محترمہ نایلم حیات ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور میں پابندی کے باوجود مضر صحت اور ناقص پانی سے برف کی کھلے عام تیاری کی جا رہی ہے اور انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ لاہور اور گرد و نواح میں واقع برف کے کارخانوں میں آلودہ پانی سے برف تیار کی جاتی ہے۔ انتظامیہ کو واضح ہدایات ہیں کہ کارخانوں میں فلٹر شدہ پانی سے برف تیار ہونی چاہئے جبکہ ضلع بھر میں ایک بھی کارخانہ ایسا نہیں جس میں فلٹریشن پلانٹ نصب ہو۔ ان کارخانوں میں برف کی تیاری میں استعمال ہونے والا پانی کسی سرکاری لیبارٹری سے پاس شدہ نہیں ہے۔ ان کارخانوں میں زنگ آلود آلات و مشینری کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ کارخانوں میں کام کرنے والے ملازمین کے health certificates بھی موجود نہیں لہذا مجھے اس مسئلہ پر Zero

Hour میں بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ اس پر respond کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترمہ کا concern بالکل درست ہے لیکن یہ کہنا کہ انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے یہ موقف درست نہیں ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عوام الناس تک صاف پانی کی برف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اور حفظانِ صحت کے مقرر کردہ معیار کے منافی برف بنانے والے عناصر کے خلاف اپنا گھیراؤ کیا ہوا ہے۔ اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور نے رواں سال 310 بار برف بنانے والے کارخانوں کا معائنہ کیا اور بعد از معائنہ 53 کارخانوں کو اصلاحی نوٹس دیئے جبکہ 67 کارخانوں کو حفظانِ صحت کے بنیادی SOP's پر عمل درآمد نہ کرنے کی بنا پر 8 لاکھ 70 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ مزید برآں فلٹر شدہ پانی استعمال نہ کرنے پر 15 کارخانوں کو emergency probation orders بھی

جاری کئے گئے۔ میں آپ کے توسط سے محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت کے لئے بھی یا انتظامیہ کے لئے بھی یہ بات تھوڑی سی ناممکن ہوتی ہے کہ 100 فیصد کارخانوں کا جا کر معائنہ کیا جائے لیکن میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا Toll Free Number 080080500 ہے اگر کسی جگہ محترمہ یا کسی بھی معزز رکن کے نوٹس میں آتا ہے کہ غیر معیاری پانی سے برف بنائی جا رہی ہے تو اس Toll Free Number پر شکایت کریں ہم اُن کے خلاف کارروائی کریں گے۔ ہم ان بے قاعدگیوں پر کارروائی کر بھی رہے ہیں لیکن اس کو مؤثر بنانے کے لئے تمام معزز اراکین کا تعاون درکار ہو گا اور تمام حضرات سے میری استدعا ہے کہ اس Toll Free Number پر شکایت دیں انشاء اللہ تعالیٰ اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب آپ کا ہے، disposed of۔ محترمہ وزیر صحت صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے ابھی نہیں بتایا کہ کس ہسپتال کے بارے میں پوچھ رہی ہیں میرے پاس اس کی details ابھی موجود نہیں ہیں میں انشاء اللہ جلد انہیں اس کا تحریری جواب دے دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ پیر کو اس کا جواب دے دیں۔

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انشاء اللہ ہم پیر کو ہی اس کا جواب دے دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

پوائنٹ آف آرڈر

سابق ایم پی اے شاہان ملک کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ:

ظلم رہے اور امن بھی ہو

کیا یہ ممکن ہے تم ہی کہو

جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور میں آپ کی اور حکومت کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملہ پر دلوانا چاہوں گا کہ ایک دو روز قبل انک میں ایک انتہائی افسوس ناک واقعہ پیش آیا ہے جس میں شاہان ملک جو کہ 2008 سے 2013 تک ہمارے ایم پی اے بھی رہے ہیں، ایک انتہائی شریف آدمی تھے، ایک سیاسی کارکن تھے اور ایک سیاسی گھرانے سے ان کا تعلق تھا ان کے والد ملک حاکمین صاحب بھی اس ہاؤس کے ممبر رہے، صوبائی وزیر بھی رہے اور سینیٹر بھی رہے اور وہ ایک جنازہ میں شرکت کے لئے گئے اور ان کا وہاں قتل کر دیا گیا یہ قابل مذمت واقعہ ہے۔ زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب کسی کا وقت آجائے تو کوئی بھی اس کو بچا نہیں سکتا اور مجھے حکومت سے بھی کوئی گلہ یا شکوہ نہیں ہے کہ ایک سابق ایم پی اے قتل ہو گیا لیکن یہ ہم حکومت سے ہی توقع رکھتے ہیں کہ اس قسم کے جو سیاسی قتل ہوتے ہیں ان کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ آج ان کا سراغ ملتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے منطقی انجام کو پہنچتے ہیں اور جیسے جیسے وقت گزرتا ہے وہ لوگوں کو بھول بھی جاتے ہیں۔ جبکہ دوسری communities جیسے service provide کرنے والے ادارے ہیں جس میں پولیس ہے، افواج پاکستان ہیں اور باقی جتنے بھی ادارے ہیں لیکن خاص طور پر افواج پاکستان کی بات کروں گا کیونکہ شہداء کی تعداد سب سے زیادہ ان کی ہے یا پولیس کی ہے اور میرا خیال ہے شاید ہمارے اس سیاسی خاندان میں بھی خواہ وہ حکومتی طرف کے ہوں یا اپوزیشن کی طرف کے یہاں پر بھی شہداء کی تعداد کوئی کم نہیں ہے لیکن دُکھ صرف اس چیز کا ہے کہ ہم یہاں پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں، ان کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم انہیں بھول جاتے ہیں۔ کاش کہ ہم کسی کیس کو تو test case بنالیتے، کسی کیس پر تو ہم ایسے measures لیتے کہ دوبارہ ایسا کام کرنے سے پہلے لوگوں کو سوچنا پڑتا۔

جناب سپیکر! جب شہداء کا ذکر ہو رہا ہے تو میں یہاں محترمہ مینظیر بھٹو شہید کا ذکر ضرور کروں گا وہ امت مسلمہ کے لئے ایک ایسی شخصیت تھیں کہ ان کی شہادت صرف اور صرف پاکستان یا پیپلز پارٹی کا ہی نقصان نہیں ہے بلکہ پوری امت مسلمہ کا اور پوری دنیا کا نقصان ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کے قاتل بھی کیفر کردار کو نہ پہنچ سکے اور انتہائی شرم کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے ہی کچھ ساتھیوں نے ان کے قاتلوں کو ملک سے بھگانے میں مدد فرہم کی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر لیاقت علی خان کا ذکر بھی ضرور کروں گا ایک شریف آدمی اور پاکستان کا وزیر اعظم جس کو جلسے میں قتل کیا جاتا ہے۔ لیاقت علی خان صاحب کا قتل ہوتا ہے تو کیا پستول چلانے والا ہاتھ وہ آخری ہاتھ ہوتا ہے پھر اس کو بھی مار دیا جاتا ہے اور آج تک اس کا بھی کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ اسی طرح بھٹو شہید کے قاتل، اس پر بھی آج تک کوئی پکڑا گیا اور نہ ہی کسی کو آج تک سزا ملی ہے۔ میری آج حکومت سے گزارش ہے کہ وہ تو بین الاقوامی سازشیں تھیں جس میں اتنے بڑے رہنما مارے گئے، قتل کر دیئے گئے اور ان کا کچھ نہ بن سکا لیکن یہ تو ایک ایم پی اے تھا، ایک سیاسی کارکن تھا، grass roots level کا ایک ورکر تھا یہ وہ شخص تھا جو صبح اپنے ڈیرے پر بیٹھتا تھا اور لوگوں کے ساتھ تھانہ کچہری جاتا تھا، لوگوں کے مسائل حل کرتا تھا، ہسپتال میں جاتا تھا، کسی کی فاتحہ میں جاتا تھا، کسی کی خوشی میں جاتا تھا اور اس کے پاس کوئی protocol نہیں تھا۔ اس کے قاتل کوئی بین الاقوامی تو نہیں ہیں اس کی فیملی میں سے ہوں گے اس کے علاقے میں سے ہوں گے میں کہتا ہوں کہ ایک جنازہ میں اس کو مارا گیا ہے وہاں پر دہشت بھی پھیلی ہوگی وہاں پر فائرنگ بھی ہوئی ہے اس case کو speedy trial کر کے اس کے قاتلوں کو کیفر کر داریں تاکہ جتنے بھی عوامی لوگ ہیں وہ آسانی سے اپنے حلقوں میں جا سکیں اور وہ لوگوں سے رابطہ رکھ سکیں۔ اگر اسی طریقے سے لوگوں کو ان کے پولیٹیکل ورکرز سے دور کیا جاتا رہا تو میرا خیال کہ ہمارے اس معاشرے میں جہاں پر بغیر سفارش کے دوایں نہیں ملتی ان لوگوں کے مسائل حل ہو سکیں گے۔ میں شاہان ملک صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہوں۔ میں حکومت سے اور لاء منسٹر صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ شاہ صاحب نے بڑے دکھ کے ساتھ ایک تو شاہان ملک صاحب کی بات کی اور اس کے علاوہ تاریخی لحاظ سے بھی تھوڑا سا پیچھے چلے گئے اور اس پر بھی دکھ کا اظہار کیا۔ سب سے پہلے تو میں شاہان ملک کے حوالے سے آگاہ کروں گا کہ ابھی تفتیش ہو رہی ہے اس لئے

میں reportedly یہ بات کروں گا کہ ان کو ان کے بھائی کے بیٹے نے قتل کیا ہے اور اس پر ہم تفتیش بھی کر رہے ہیں اور میں صرف اس مرحلے پر اتنا ہی کہنا چاہوں گا کہ ایک سو ایک فیصد I am confident کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ملزم کو جلد گرفتار کر لیں گے اور ان کا چلان مکمل کر کے عدالت میں بھیجا جائے گا اور قانون کے مطابق ان کو سزا بھی دی جائے گی۔ ہمارے پاس گرفتاریوں کے رولز بھی ہیں میں یہاں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن assurance دے رہا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہاں شاہ صاحب نے محترمہ بینظیر بھٹو شہید کی بات کی اور حکومت کو کہا کہ حکومت ان کے قاتلوں کو نہیں پکڑ سکتی تو میں یہاں بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ کی شخصیت ایسی تھی کہ ان کی قابلیت، اہلیت اور قائدانہ صلاحیتوں سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ ان کی شہادت کو قومی المیہ قرار دیا گیا اور میں آج بھی سمجھتا ہوں کہ وہ قومی المیہ تھا کہ اس طرح کی شخصیت قتل ہو جائے لیکن اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ان کی شہادت کے بعد پانچ سال ان کی اپنی پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت رہی اگر ان پانچ سالوں میں ان کی اپنی حکومت جس میں شاہ صاحب بھی شامل تھے اور بہت سے لوگ بھی شامل تھے اس لئے ان کی اپنی حکومت کی کارکردگی پر بھی بہت بڑا سوالیہ نشان آتا ہے کہ وہ ان قاتلوں کو کیوں گرفتار نہیں کر سکے یا تو یہ مجبور تھے، مجبور ہیں اور مجبور رہیں گے۔ ان پر سوالیہ نشان تو ہے۔ اگر میرا کوئی عزیز قتل ہو جاتا ہے اور میرے پاس اختیار ہوتا ہے اور میں اپنے اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اصل ملزمان کو تلاش نہیں کر سکتا تو پھر میری نیت ٹھیک نہیں ہے یا مجھ میں کوئی کوتاہی یا نااہلیت ہے تو اسی قسم کے سوالات اٹھتے ہیں۔ ان کی پانچ سال اپنی حکومت رہی اور ان کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی اور صورتحال یہی رہی۔ یہ آج تک نعرے لگا رہے ہیں کہ "بی بی ہم شرمندہ ہیں کہ تیرے قاتل زندہ ہیں" ہم بھی اس میں شرمندہ ہیں کہ وہ قاتل گرفتار نہیں ہوئے لیکن آپ کی اور آپ کی جماعت کی بھی اس میں کوئی ذمہ داری بنتی تھی لیکن آپ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برائیں ہو سکے اور آٹھ سال تک یہ معاملہ لٹکا رہا۔ آج اگر پاکستان تحریک انصاف سے پچھلے تین سال کا پوچھا جائے کہ آپ نے محترمہ کے قاتلوں کو کیوں گرفتار نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر مناسب نہیں ہو گا۔ میں پھر ایک دفعہ اس بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ جتنا افسوس پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک عام

کارکن کو ہے، دوسری سیاسی پارٹیوں کے کارکنان کو ہے، تمام سیاسی لوگوں کو بھی اس شہادت کا افسوس ہے اور افسوس رہے گا۔ آپ آئیں اور مل کر اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ اصل محرکات تک پہنچا جائے۔ آپ بھی اس پر تگ و دو کیجئے اور جو حکومت کے ذمہ ہو گا حکومت اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرے گی۔ بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔

تحریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ لاء منسٹر صاحب نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔ اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ محترمہ رخصانہ کوثر کی تحریک استحقاق ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

لاہور تھانہ قلعہ گجر سنگھ پولیس کا معزز خاتون ممبر اسمبلی

کے گھر میں زبردستی داخل ہونا

محترمہ رخصانہ کوثر: الحمد للہ رب العالمین والصلاة والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 9 جون 2021 کو بوقت تقریباً صبح 7:00 بجے میرے گھر واقع 17 کوپر روڈ لاہور میں تھانہ قلعہ گجر سنگھ کے پولیس افسران و اہلکاران نے گھر میں زبردستی داخل ہو کر میرے بیٹے کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، میں نے اصرار کیا کہ میرے بیٹے کا جرم بتائیں مگر وہ لوگ بضد تھے کہ ہم نے آپ کے بیٹے کو اپنے ساتھ گرفتار کر کے لے جانا ہے۔ میں نے پوچھا گرفتار کرنے کی وجہ بتائیں مگر وہ اہلکار وجہ بتانے سے انکاری تھے۔ میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں پنجاب اسمبلی کی ممبر ہوں کوئی بھی معاملہ ہے تو آپ مجھے بتائیں مگر انہوں نے میری کوئی بات نہ سنی اور میرے ساتھ نہایت ہی تضحیک آمیز رویہ اختیار کیا۔ ان پولیس اہلکاروں میں دو سادہ کپڑوں میں ملبوس تھے اور باقی یونیفارم میں تھے جس میں سے ایک کا نام عظیم

ASI اور دوسرے کا نام عاصم ہے اور یہ تھانہ شاد باغ میں تعینات ہیں، میں نے انتہائی منت سماجت کر کے اپنے بیٹے کی جان چھڑوائی، جاتے وقت مذکورہ اہلکاروں نے میرے ساتھ غیر مناسب رویہ اور بدکلامی کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پتا ہے کہ آپ پہلے مسلم لیگ (ن) کی کونسلر تھیں، ہم کسی MPA کو کچھ نہیں سمجھتے آپ نے جو کرنا ہے کر لیں میں نے اس دوران DSP اور SHO سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے میرا فون اٹینڈ نہ کیا۔

جناب والا! میں ایک عزت دار اور باپردہ خاتون ہوں اور اس معزز ایوان کی ممبر ہوں۔ میرے گھر پر دھاوا بول کر اہل علاقہ کے سامنے میری بے عزتی اور تذلیل کی گئی ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی روایت رہی ہے کہ اگر کسی ممبر کے ساتھ کوئی واقعہ ہو تو میں نے کبھی متعلقہ محکمہ کو defend کرنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ میرے نزدیک سب سے مقدم بات اپنے ممبر کا استحقاق ہوتا ہے۔ میں آپ سے صرف یہ استدعا کرتا ہوں کہ آپ Monday تک اس تحریک استحقاق کو pending کر دیں۔ میں اس پر reply لے لوں گا اگر اس میں کوئی issue نہیں ہو گا تو میں خود اس بات کا اظہار کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو admit کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ رخصسانہ کوثر: جناب سپیکر! شکریہ۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم Government Business شروع کرتے ہیں۔

Minister for Law may introduce the Stamp (Amendment) Bill 2021.

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir! I introduce
the Stamp (Amendment) Bill 2021.

MR DEPUTY SPEAKER: The Stamp (Amendment) Bill 2021
has been introduced in the House and
is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and
Consolidation for report within two months.

رپورٹ
(جوائوان کی میز پر رکھی گئی)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law

پنجاب کے 4 دانش سکولوں اور 3 سنٹرز آف ایکی لینس کے حسابات کی
آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir! I lay the Audit
Report on the Accounts of 4 Danish Schools and 3 Centers of
Excellence of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.

MR DEPUTY SPEAKER: The Report has been laid and is referred to the
Public Account Committee-II for examination and report within one year.

The House is adjourned to meet on Monday 12th July 2021
at 2:00PM.



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 12- جولائی 2021

(یوم الاثنین، یکم ذوالحجہ 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 2

101

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12- جولائی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (ترمیم) ہوٹل اینڈ ریسٹورانٹس پنجاب 2020 (مسودہ قانون

نمبر 41 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ہوٹل اینڈ ریسٹورانٹس پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 41 بابت 2020)، جیسا کہ اسے مورخہ 21 دسمبر 2020 کو ایوان کی میز پر رکھا گیا اور سٹیڈنگ کمیٹی برائے سیاحت کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ہوٹل اینڈ ریسٹورانٹس پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

102

2- مسودہ قانون (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 42 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 42 بابت 2020)، جیسا کہ اسے مورخہ 21 دسمبر 2020 کو ایوان کی میز پر رکھا گیا اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے سیاحت کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

3- مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2021)، جیسا کہ اسے مورخہ 25 جنوری 2021 کو ایوان کی میز پر رکھا گیا اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021 منظور کیا جائے۔

4- مسودہ قانون خلاف ضابطہ بنائی گئی ہاؤسنگ سکیموں کو باضابطہ بنانے کا کمیشن، پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خلاف ضابطہ بنائی گئی ہاؤسنگ سکیموں کو باضابطہ بنانے کا کمیشن، پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2021)، جیسا کہ اسے مورخہ 4 مئی 2021 کو ایوان میں پیش کیا گیا اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈیولپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خلاف ضابطہ بنائی گئی ہاؤسنگ سکیموں کو باضابطہ بنانے کا کمیشن، پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

103

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 12- جولائی 2021

(یوم الاثنین، یکم ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 2 بج کر 17 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولُوا

وُجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ

مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَاسْتَلَمَ مِلَّةَ الْكِتَابِ وَ

النَّبِيِّنَّ وَأَتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ

الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا

وَالصَّادِقِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالصَّرَاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

سورة البقرہ آیت 177

نیک ہی نہیں ہے کہ تم مشرق و مغرب کو قبلہ سمجھ کر ان کی طرف منہ کر لو بلکہ نیک یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتے داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں کے بٹھرانے میں خرچ کریں اور غلام پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کر لیں تو اس کو پورا کریں اور سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ایمان میں سچے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

وہم علیہا السلام

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مولا یا صلی وسلم دائماً ابداً
 علی حبیبک خیر الخلق کلم
 محمد سید الکونین و ثقلین
 والفریقین من عرب و من عجم
 نہ کوئی آپ جیسا تھا نہ کوئی آپ جیسا ہے
 کوئی یوسف سے پوچھے مصطفیٰ کا حسن کیسا ہے
 زمین و آسمان میں کوئی بھی مثال نہ ملی
 وہی سردار عالم ہیں وہی غمخوار امت ہیں
 وہی تو حشر کے میدان میں سب کی شفاعت ہیں
 شفاعت کے لئے سب کی نظر اُن پر لگی ہوگی
 درود اُن پر سلام اُن پر یہی کہنا خدا کا ہے
 خدا کے بعد جو ہے مرتبہ صلے علی کا ہے
 حدیث پاک کہلائی جو باتیں آپ نے کہیں
 مولا یا صلی وسلم دائماً ابداً
 علی حبیبک خیر الخلق کلم

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم O

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آپ کی خدمت میں ایک دو گزارشات کرنی چاہتا ہوں۔ آپ نے جب بھی ہمیں حکم دیا ہم نے اس کو قابل تعظیم سمجھا اور آئندہ بھی سمجھیں گے کیونکہ آپ کی عزت، مرتبہ، رتبہ، آپ کا خاندانی background اور آپ کا ہمارے ساتھ جو attitude and behavior ہے اس کے لئے ہم آپ کو salute کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی موجودگی میں آج ہمیں جو ایجنڈا ملا ہے اس میں different bills لائے گئے ہیں اور سب سے زیادہ جو fraudulent legislation ہوتی ہے اس کو Rule 154(6) کے تحت take up کیا جاتا ہے۔ آج بھی اسی طرح سے so many bills Rule 154(6) کے تحت take up کرنے کے لئے ایجنڈے پر رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اُس وقت جب COVID-19 کا زور تھا تو آپ حکم دیتے تھے اور ہم مانتے تھے۔ اب بھی مانیں گے۔ اُس وقت COVID-19 تھا اور آپ نے حکم دیا کہ کسی نے کورم کی نشاندہی نہیں کرنی، کوئی ایسی بات نہیں کرنی اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا۔ ہم نے آپ کا ہر حکم تسلیم کیا اور آئندہ بھی کریں گے لیکن آج اگر اس طریقے سے قانون سازی کی جائے گی تو پھر یہ ایک سیاہ دن ہو گا۔ میں انہی گزارشات کے ساتھ کورم point out کرتا ہوں۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائی جائے۔

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس adjourn کیا جاتا ہے۔
 (اس مرحلہ پر پندرہ منٹ وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)
 (وقفہ کے بعد جناب سپیکر 2 بج کر 49 منٹ پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)
 جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کا قاعدہ (2) 5 ہے کہ:
 "اگر مذکورہ وقت کے ختم ہونے کے بعد دوبارہ گنتی کرنے پر بھی یہ پتا چلے
 کہ کورم پورا نہیں ہے تو سپیکر، موقع کی مناسبت سے اجلاس کو دوسرے یوم
 کار تک یا غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی کر دے گا۔"
 ہاؤس میں کورم نہیں ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 13- جولائی 2021
 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 13-جولائی 2021

(یوم الشاہ، 2- ذوالحجہ 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 3

109

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13- جولائی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

1. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: to move that leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

110

حصہ دوم
قراردادیں
(مفاہمہ سے متعلق)

(مورخہ 29- جون 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

- 1- شیخ علاؤ الدین: معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) کے لئے (Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

111

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل، 13- جولائی 2021

(یوم الثالث، 2- ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب

سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

عوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسَيَقُتِّلُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءَ وَهًا
وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طُبِّئْتُمْ فَأَدْخُلُوهَا
خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَ
أَوْثَقَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ
الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَاقِقِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَتُضَى بَيْنَهُمُ بِالْحَقِّ وَقِيلَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

سورہ الزمر آیات 73 تا 75

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گردہ گردہ کر کے بہشت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس حال میں کہ اس کے دروازے کھلے جائیں ہوں گے تو اس کے دار و دران سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ (73) اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو اچھے عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے (74) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا ہندے ہوئے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف و تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا

وہا علیہا الا البلاغ

مالک ہے (75)

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اے رسولِ امین خاتم المرسلین ﷺ تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 ہے یہ اپنا عقیدہ بصدق و یقین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 بزمِ کونین پہلے سجائی گئی پھر تیری ذات منظر پر لائی گئی
 سید الاولیاء سید الاخرین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
 اے ازل کے حسین اے ابد کے حسین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا اس زمیں میں ہوا آسمان میں ہوا
 کیا عرب کیا عجم سب ہے زیرِ نگین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

معزز ممبر محترمہ فرح آغا کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں کیونکہ پہلے فاتحہ خوانی کرنی ہے۔ معزز ممبر اسمبلی محترمہ

فرح آغا کے بھائی کی وفات ہوئی ہے تو ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر اسمبلی محترمہ فرح آغا کے بھائی کی روح کے

ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب منان خان!

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں

بلدیاتی نمائندوں کو چارج دینے کا مطالبہ

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان

نے پنجاب کے بلدیاتی اداروں کو تین چار ماہ پہلے بحال کیا تھا جس کا تفصیلی فیصلہ بھی چند روز پہلے آچکا

ہے لیکن حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ کے فیصلے کو بالکل مذاق ہی بنا دیا ہے اور سپریم کورٹ کے

فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہو رہا کیونکہ ان اداروں کو بحال نہیں کیا جا رہا اور بلدیاتی اداروں کے نمائندوں

کو چارج نہیں دیا جا رہا تو اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب بتانا چاہیں گے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟

سوالات

(محکمہ ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں کیونکہ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد اس معاملے کو take up کریں گے۔ جناب محمد طاہر پرویز! آپ بھی تشریف رکھیں اور میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے رہا۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ترقی خواتین سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات لئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال نمبر 1201 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرمانہ ہیں لہذا اس سوال نمبر 2064 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محکمہ ترقی خواتین کی منسٹر صاحبہ ہیں؟

آوازیں: جی، آئی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال نمبر 2745 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کیا جائے لہذا سوال نمبر 3066 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ان ہی کا ہے سوال نمبر 3071 بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وومن ڈویلپمنٹ کے حوالہ سے عورتوں کی فلاح و بہبود سے متعلقہ تفصیلات

* 3165: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کے اداروں سے عورتیں کس طرح مستفید ہو سکتی ہیں؟

(ب) محکمہ کے اقدامات کی بدولت یکم جنوری 2019 سے آج تک (ستمبر 2019) کتنی عورتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر کما رہی ہیں؟

(ج) اس ادارے کا موجودہ مالی سال کا کتنا Development کا بجٹ ہے اور کتنا پیسہ تنخواہوں کی مد میں دیا جا رہا ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ وو من ڈویلپمنٹ کے زیر سایہ چلنے والے ورکنگ وو من ہاسٹلز اور ڈے کیئر سنٹر سے خواتین مستفید ہو رہی ہیں۔

16 ورکنگ وو من ہاسٹلز 516 ملازمت پیشہ خواتین قیام پذیر ہیں جن کو انتہائی کم قیمت پر بہترین رہائش اور کھانے کی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔

104 ڈے کیئر سنٹرز بھی مختلف اداروں میں قائم ہیں جہاں 541 خواتین ملازمت کر رہی ہیں اور 5093 بچے ان ڈے کیئر سنٹرز سے مستفید ہو رہے ہیں۔

محکمہ وو من ڈویلپمنٹ کے زیر سایہ وو من ہیلپ لائن 1043 چل رہی ہے جس میں پنجاب کی خواتین کسی بھی وقت کال کر کے معلومات و راہنمائی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حقوق مجروح ہونے کی صورت میں شکایت بھی درج کروا سکتی ہیں اور اس طرح حکومت پنجاب کی اس سہولت سے مستفید ہو سکتی ہیں۔ پنجاب وو من ہیلپ لائن بذریعہ فون کال خواتین کو راہنمائی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ متعلقہ ادارہ کے ساتھ فالو اپ کر کے خواتین کی شکایت حل کروانے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

(ب) محکمہ وو من ڈویلپمنٹ کا کام خواتین کو ملازمتیں دینا نہیں بلکہ ایسی پالیسیاں مرتب کرنا ہے جس کے ذریعے سے مختلف ملازمتوں کا حصول ممکن ہو سکے جیسا کہ Age Relaxation اور ملازمتوں میں کوٹہ 5 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دیا گیا ہے۔

محکمہ وو من ڈویلپمنٹ نہ صرف مختلف پالیسیاں واضح کرنے میں مدد کرتا ہے بلکہ ملازمت پیشہ خواتین کی مدد کے لئے Day Care Center بھی بناتا ہے تاکہ انہیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر کمانے میں آسانی مہیا ہو۔

(ج) اس ادارے کا موجودہ مالی سال 20-2019 کے لئے Development بجٹ 800 ملین روپے جبکہ Non-Development کا بجٹ 234.873 ملین روپے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جو جواب دیا گیا ہے اس میں ہاسٹل میں average 32 خواتین کی آتی ہے۔ بتایا جائے کہ خواتین کی تعداد اتنی ہی ہے یا اس سے زیادہ بھی آسکتی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ کا سوال یہ ہے کہ کیا اس کی capacity اتنی ہی ہے یا اس سے زیادہ خواتین بھی accommodate ہو سکتی ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! ہم ورکنگ وومن ہاسٹل میں according to rooms ایک person کو ایک کمرے میں رکھتے ہیں لیکن جب تعداد زیادہ ہو جائے تو ہم دو بھی رکھ لیتے ہیں۔ جس ہاسٹل کی یہ بات کر رہی ہیں اس کو چیک کرنے کے بعد ہی بتایا جاسکتا ہے کہ وہاں پر مزید کی گنجائش ہے یا نہیں۔ ہم 50 فیصد تک لوگوں کو accommodate کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! فاضل ممبر جس ہاسٹل کے بارے میں پوچھ رہی ہیں اس کے بارے میں کیا ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر مجھے بتادیں کہ یہ کون سے ہاسٹل کی بات کر رہی ہیں ویسے ہم average کے حساب سے 50 فیصد تک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے کسی خاص ہاسٹل کے حوالے سے پوچھا ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں صرف average کا پوچھ رہی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کا جواب تو منسٹر صاحبہ دے چکی ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ملازمتوں میں عورتوں کا کوٹا 15 فیصد ہے کیا اس پر کام ہو رہا ہے؟ خواتین کی نمائندگی 49 فیصد ہے تو کیا ملازمتوں میں خواتین کی نمائندگی بڑھائی جاسکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنی بہن کو بتاتی چلوں کہ جب ملازمتوں میں خواتین کا کوٹا شروع ہوا تو اس وقت 5 فیصد خواتین کا کوٹا تھا اس کے بعد 10 فیصد ہوا اور اس وقت 15 فیصد ہے۔ جب پبلک سروس کمیشن اور PCS کے ذریعے recruitment ہوتی ہے تو خواتین کے 15 فیصد کوٹے پر ہی عملدرآمد ہوتا ہے۔ نیشنل ایکشن پلان کے تحت جیسا کہ یہ پالیسی کا حصہ ہے اس کے مطابق گورنمنٹ اس پر عملدرآمد کرتی رہے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ طحیانون کا ہے۔

محترمہ طحیانون: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3599 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سابق سال میں خواتین کمیشن کی طرف سے

اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3599: محترمہ طحیانون: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

خواتین کمیشن نے سابق سال میں کون سے نئے کام اور Initiatives Achieved
کئے ان کی تاریخ Commencement سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیر انتظام پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے گزشتہ سال 2019 میں کوئی نیا پراجیکٹ شروع نہ کیا ہے جبکہ پہلے سے جاری پراجیکٹس پر کام جاری ہوا ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

پنجاب جینڈر مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (GMIS (Gender Management

Information System کے تحت، صوبہ بھر سے عورتوں کی خود مختاری و حالت سے

متعلق ڈیٹا اکٹھا کر کے جینڈر پیڑی رپورٹ 2018 کی اشاعت 2019 میں کی گئی اور اس

پروگرام کو کامیابی کے ساتھ مستقل بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت جمع کی گئی

معلومات وڈیٹا، فیصلہ وپالیسی سازی، تعلیمی تحقیق، صحافتی رپورٹس اور پنجاب اسمبلی میں قانون سازی کے امور کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان معلومات کی بنیاد پر آنے والے سالوں میں خواتین کی خود مختاری و حقوق کے تحفظ کے لئے جامع لائحہ عمل مرتب کئے جا رہے ہیں۔

محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیر انتظام پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن خواتین کی دادرسی کے لئے وومنز ہیلپ لائن 1043 کو مستقل بنیادوں پر کامیابی سے چلا رہا ہے، صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع کی خواتین کو گھر بیٹھے ایک فون کال کے ذریعے ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے مدد فراہم کی جا رہی ہے اور حکومت کے خواتین کے لئے کئے گئے اقدامات بارے آگاہی پہنچائی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کے مسائل کو حل کروانے میں حکومت کے دوسرے متعلقہ اداروں سے مل کر مدد و معاونت فراہم کی جا رہی ہے۔ خواتین ہیلپ لائن کو 2019 میں کل 39,986 کالز موصول ہوئیں، جن میں 3901 کالز خواتین پر تشدد، 4429 کالز ہراسمنٹ، 7592 کالز خواتین پر اپرٹی جبکہ فوجداری معاملات قتل، ریپ اور اغواء سے متعلق 7592 کالز موصول ہوئیں۔

محکمہ ترقی برائے خواتین نے پنجاب پولیس سے ملکر، لاہور پولیس کے 100 تفتیشی افسران (Investigation Officers) بشمول مرد و خواتین آفیشل کی Gender Sensitization ٹریننگ کروائی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ طحیلا نون: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2019 میں کوئی نیا پراجیکٹ شروع نہیں کیا گیا صرف continuing projects چل رہے ہیں۔ میں نے پوچھنا ہے کہ کون سے پراجیکٹس continue ہیں اور ان کی completion date کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! ہم نے نئے پراجیکٹس اس لئے شروع نہیں کئے کیونکہ PCSW کی چیئر پرسن صاحبہ ابھی appoint نہیں ہوئیں۔ جو پرانے پراجیکٹس چل

رہے تھے ہم نے ان کو ہی continue کیا ہوا ہے۔ ہم نے پچھلے دنوں south میں پولیس آفیسرز کو ٹریننگ دی ہے اور Gender Parity Report کے اوپر بھی کام ہو رہا ہے۔ مزید 2019 اور 2020 میں Gender Parity Report مکمل ہے لیکن COVID کی وجہ سے پچھلے ڈیڑھ سال سے بہت سارے پراجیکٹس جو ہماری پائپ لائن میں تھے ان کو روک دیا گیا تھا، انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ ہم اس کو مزید آگے لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ طحیانون: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال میں 2019 کی ہیلپ لائن کا ڈیٹا دیا ہوا ہے لیکن 2020 اور 2021 کا نہیں ہے کیا منسٹر صاحبہ کے پاس اس ہیلپ لائن کے figures ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر نے جب یہ سوال کیا تھا تو ہم نے اس وقت کی تاریخ کے حساب سے ہیلپ لائن کا ڈیٹا دیا تھا اگر ان کو 2020 اور 2021 کا ڈیٹا بھی چاہئے تو اس کے لئے یہ fresh question کر لیں ہم وہ بھی دے دیں گے۔ شکریہ

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا ابھی میں سوال لے رہا ہوں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پھر مجھے بعد میں موقع دیجئے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ طحیانون کا ہے۔

محترمہ طحیانون: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3600 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خواتین کمیشن کی چیئر پرسن کی سبکدوشی اور نئی کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3600: محترمہ طحیانون: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

خواتین کمیشن کی آخری چیئر پرسن اپنے فرائض سے کب سبکدوش ہوئیں کیا کوئی اور چیئر پرسن مقرر کی گئی ہے اگر ہاں تو کب؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن کی سابقہ چیئر پرسن محترمہ فوزیہ وقار 21- مئی 2019 کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئیں نوٹیفکیشن / آرڈر کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے بعد نئی چیئر پرسن کی تعیناتی کے لئے بمطابق پنجاب کمیشن ایکٹ 2014 امیدواران کو شارٹ لسٹ کیا گیا۔ حسب قانون میرٹ پر پنجاب کمیشن کی چیئر پرسن کی تعیناتی کا عمل جلد مکمل کیا جائے گا، پنجاب کمیشن ایکٹ 2014 میں ترمیم بھی زیر غور ہے، جس کو جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ طحیانون: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چیئر پرسن کو نکال دیا گیا ہے اور ابھی تک یہ سیٹ fill نہیں ہوئی۔ بتایا جائے کہ اتنا delay کیوں کیا جا رہا ہے؟ جیسا کہ آپ نے بھی ابھی کہا کہ یہ key post ہے تو اس میں اتنی تاخیر کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! جیسا کہ طحیانون صاحبہ نے پوچھا کہ delay کیوں ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایکٹ میں ترمیم ہو رہی ہے، یہ ایکٹ کیبنٹ سے منظور ہونے کے بعد اسمبلی میں آگیا ہے اور اس وقت سٹیٹنگ کمیٹی کے پاس ہے۔ 2014 میں جب یہ کمیشن بنا تو 2018 تک ان کی حکومت نے خود سے بھی اس ایکٹ کو ٹھیک نہیں کیا۔ جب ہماری گورنمنٹ آئی تو ہم نے اس چیز کو دیکھا حالانکہ اس کی advertisement اور shortlisting ہو گئی تھی لیکن جب appointment کی confirmation کی طرف گئے تو قانون میں یہ سقم نظر آیا اور اس سقم کو دور کرنے کے لئے یہ کیس اٹکا ہوا ہے۔ جو نہی ہمیں اسمبلی کی طرف سے approval آجائے گی اور یہ کیبنٹ میں جائے گا تو ہم فوراً ہی چیئر پرسن کی تعیناتی کا process start کر دیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری منسٹر صاحبہ سے گزارش ہوگی کہ کیا یہ بتانا پسند کریں گی کہ فوزیہ وقار جو 21 مئی 2019 کو سبکدوش ہو گئی یا کر دی گئی۔ منسٹر صاحبہ کو پتا ہو گا کہ ہم SEEDA اور اس قسم کے مختلف agreement کے بارے میں internationally signatory ہیں۔ دو سال سے بھی زائد کا عرصہ ہو گیا ہے اور پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف دو من it relates to different covenants and conventions اور چیز پر سن کی تعیناتی میں اتنی دیر ہو رہی ہے would you like to tell کہ اس کا international conventions پر کیا اثر پڑ رہا ہے؟ میں SEEDA اور دوسرے conventions کے بارے میں آپ کو گوا بھی سکتا ہوں جن پر ہم signatory ہیں۔ اس کے لئے یہ mandatory ہے کہ آپ سٹیٹس آف دو من کی چیز پر سن بنائیں گے اس سیٹ کو اتنی دیر تک خالی نہیں رکھ سکتے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! کیا ابھی تک یہ عہدہ خالی ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جی، جناب سپیکر! یہ ابھی تک خالی ہے۔ جب 2014 میں PCSW بنایا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ٹھیک ہے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! یہ سیٹ 2019 سے خالی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو لکھا بھی ہوا ہے لیکن سندھو صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے international agreements وغیرہ ہوتے ہیں تو آپ نے اتنی دیر لگادی ہے اور ابھی تک اس کی appointment کیوں نہیں ہوئی؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! MP-1 کو ختم کرنے کی وجہ سے یہ

معاملہ لیٹ ہو رہا ہے۔ انہوں نے جب appointments کے rules بنائے تھے تو اس میں

government determination کو بھی add کیا اور MP-1 کو بھی add کیا۔ آپ اس کو خود

بہت بہتر طریقے سے جانتے ہیں کہ appointment میں ایک چیز ہوتی ہے government determination یا MP-1۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ بات تو آگئی ہے لیکن آپ نے اپنے جو rules بنانے تھے کیا وہ بنائے ہیں؟ وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! یہ کام اسی وجہ سے رکا ہوا ہے کیونکہ لاء ڈیپارٹمنٹ سے vet ہو کر یہ سارا procedure ہونا تھا۔ اس میں تھوڑا لیٹ ہو گیا ہے اب اسمبلی کی طرف سے دیر ہے جو انہی یہاں سے approval آجائے گی اس کو ہم کر دیں گے۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس کو لاء ڈیپارٹمنٹ نے نہیں کرنا ہوتا بلکہ آپ کے محکمے نے initiate کرنا ہوتا ہے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! یہ ہم نے کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے کب initiate کیا تھا؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! ہم نے 2019 میں initiate کیا تھا۔ جناب سپیکر: اب کون سا سال جا رہا ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! اب 2021 جا رہا ہے۔ ڈیڑھ سال تک COVID کی وجہ سے بھی کام رکا رہا تھا۔

جناب سپیکر: COVID میں تو اجلاس بھی ہوتے رہے ہیں تو اسے کرنے میں کیا تھا؟ بہر حال آپ اس سیٹ کو جلدی fill کرائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ بڑی محترم ہیں اگر انہوں نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب تو اس کو نہیں روک سکتے اور نہ انہوں نے روکا ہو گا۔ انہوں نے ابھی تک اس کو کیا ہی نہیں ہے۔ آپ نے نہ vet کیا ہے اور نہ کوئی ایسی بات ہے۔ I

believe on it.

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ آپ اپنے سیکرٹری صاحب سے پوچھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: میرے خیال میں آپ کو لاء منسٹر صاحب بتادیں گے جو میں سمجھتا ہوں ان کو جس طرح سے وہ۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! بہر حال وہ کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: زیر لب giggling کر رہے ہیں مجھے سمجھ لگ گئی کہ آپ نے نہیں بھیجا، آپ نے vet نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں نے پہلے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! بس بات ہو گئی ہے آپ اس کو چھوڑیں۔ اگلا سوال نمبر 5550 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6238 بھی انہی کا ہے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 6688 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خواتین کی تکنیکی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے حکومتی اقدامات اور

Young Women Entrepreneurs کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*6688: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) حکومت کی جانب سے خواتین کی تکنیکی صلاحیتوں کی بڑھوتری اور Young Women Entrepreneurs کو کاروباری مواقع فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں اب تک کتنے شہروں میں (Women Business Centers) Incubation (WBICs) کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے، مکمل رپورٹ فراہم کی جائے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین پنجاب نے خواتین کی تکنیکی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے Covid-19 کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں تاکہ خواتین کو گھر بیٹھے روزگار کے مواقع میسر آسکیں:-

Enabler کیساتھ ملکر خواتین کو روزگار حاصل کرنے کے لئے درج ذیل آن لائن ٹریننگ منعقد کروائی۔

1.Virtual Trader with Alibaba.com

2.Virtual Assistant with Amazon.com

3.Virtual Store Manager with Daraz.com

BF Technology کے تعاون سے Podcast کے ذریعے

خواتین کو ای کامرس کی بابت ٹریننگ کروائی گئی اور ہر جمعرات، اتوار اور ہفتہ میں دودن اس ٹریننگ کے مختص کئے گئے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Fauji Fertilizer Company-FACE سے ملکر دیہی خواتین کے لئے ضلع رحیم یار خان کی تحصیل احمد پور لمہ میں بیو ٹیشن، فوڈ سیفٹی اور حفظانِ صحت کے 10 روزہ کورسز کروائے گئے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) محکمہ ترقی برائے خواتین کا ادارہ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے 2018 میں جاب آسان پروگرام کے تحت آن لائن، فون کال کے ذریعے خواتین کو CV بنانے اور جاب سیکٹر میں ملازمت حاصل کرنے کے لئے مدد فراہمائی مہیا کی۔

خواتین کو کاروبار شروع کروانے کی بابت محکمہ ترقی برائے خواتین کا ادارہ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے 2018 میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے تعاون سے ملکر وومن انکوبیٹر سنٹر قائم کیا جہاں خواتین کو کاروبار شروع کرنے کی بابت ٹریننگ کروائی گئی جس سے بعض خواتین نے اپنا کاروبار شروع کر دیا تھا۔

محکمہ ترقی برائے خواتین پنجاب نے آئندہ مالی سال 2021-22 میں خواتین کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل یونیورسٹیوں کے تعاون سے Women Development Centers بنانے کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔

- 1- گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور
- 2- لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی
- 3- ہوم اکنامکس کالج یونیورسٹی لاہور
- 4- گورنمنٹ وومن یونیورسٹی ملتان

جس میں لڑکیوں کو CV بنانے، انٹرویو سکھانے اور Entrepreneurship کے لئے ٹریننگ اور معاونت مہیا کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے Women Business Incubation Centers Lahore and Multan کا بتایا ہے لیکن باقی شہروں میں کب تک یہ سنٹر بنانے کا پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: جی، باقی شہروں میں کب تک Women Business Incubation centers بنانے کا پروگرام ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! Women Business Incubation Centers اب ہم نہیں بن رہے اور اس کی جگہ پر ہم دو سنٹر بن رہے ہیں۔ اب ہم نے یہ چار یونیورسٹیز کے ساتھ مل کر بنانے کا پلان کیا ہے دو یونیورسٹیز کے ساتھ MOU sign ہو گیا ہے اور دو یونیورسٹیز کے ساتھ next within a week ہو جائے گا۔ ہماری coming ADP ہے اس میں ہم پنجاب کی تمام یونیورسٹیز کے ساتھ MOU sign کر کے اس میں دو سنٹر بنائیں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! آپ باقی شہروں میں کب اس پروگرام کو شروع کریں گے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! ہماری جہاں جہاں پر بھی یونیورسٹیز موجود ہیں ہم ان سب جگہوں پر یہ پروگرام شروع کریں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ ٹائم پیڈ بتا سکتی ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! موجودہ سال 2021-22 میں یہ پروگرام شروع کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نسرين طارق کا ہے۔

محترمہ نسرين طارق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 7132 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کمیشن سٹیٹس آف وومن کے تحت خواتین کے حقوق

کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلق تفصیلات

*7132 محترمہ نسرين طارق: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

Punjab Commission on Status of Women/PCSW کے تحت

2014 سے اب تک خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

محکمہ ترقی خواتین کے زیر سایہ ادارہ پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

(PCSW) نے خواتین کے حقوق کے تحفظ اور Empowerment کے لئے مندرجہ

ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1- سال 2014 میں خواتین کی راہنمائی اور مسائل کے حل کے لئے پنجاب

وومن ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خواتین اپنے کسی بھی

ایشو و معاملے سے متعلق، اپنے حقوق و مسائل کے حل کے لئے آگاہی و

راہنمائی کے ساتھ ساتھ شکایت بھی درج کروا سکتی ہیں۔

2- سال 2017-18 میں کمیشن نے محکمہ لوکل گورنمنٹ کے اشتراک سے

پنجاب بھر کے نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کا پہلی مرتبہ ڈیٹا اکٹھا کیا، ان کی

ٹریننگ کے لئے ٹریننگ مینوئل مرتب کیا ضمیمہ۔ (الف) ایوان کی میز

پر رکھ دیا گیا ہے۔

اور پھر نکاح خواں، نکاح رجسٹرار، سیکرٹریز و چیئرمین یونین کونسلز کی 21 اضلاع میں ٹریننگ کروائی، جس سے یوسی عملہ، نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کو نکاح نامہ صحیح طور پر پُر کرنے میں مدد ملی۔

3- کمیشن نے The Punjab Fair Representation of Women Act 2014 کے تحت ضمیمہ۔ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

خواتین کو با اختیار اور فیصلہ سازی میں موثر نمائندگی کے لئے ایک باقاعدہ پراجیکٹ وومن ان لیڈرشپ کامیابی سے چلایا اور مختلف سرکاری محکمہ جات اور وومن چیئر آف کامرس سے ملکر مختلف کمیٹیوں و بورڈز میں خواتین کی نمائندگی کو یقینی بنایا گیا۔

4- پنجاب کمیشن نے تشدد زدہ خواتین اور ان کے بچوں کی فوری دادرسی و رہائش کے لئے سوشل ویلفیئر محکمہ سے ملکر Transitional Home (عارضی رہائش) پراجیکٹ چلایا جہاں خواتین کو دادرسی، رہائش کے ساتھ ساتھ مختلف ہنر و ٹریننگز بھی کروائی گئیں اور ان کے بچوں کی تعلیم و صحت کے لئے بھی اہتمام کیا گیا۔

5- کمیشن Punjab Gender Parity Report کامیابی کے ساتھ اشاعت کر رہا ہے۔ جینڈر پیریٹی رپورٹ میں پنجاب کے تمام سرکاری محکموں اور ان سے منسلک خود مختار دفاتروں کے صنفی اعداد و شمار اکٹھا کر کے رپورٹ شائع کی جاتی ہے اور اس رپورٹ کی مدد سے شواہد کی بنیاد پر حکومت کو خواتین کے حوالے پالیسی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ جینڈر پیریٹی رپورٹ 2016، 2017 اور 2018 شائع ہو چکی ہیں جبکہ 2019 اور 2020 اشاعت کے مراحل میں ہے۔

6- کمیشن نے The United Nations Fund For Population Activities کے تعاون سے خواتین کی سماجی اور معاشی فلاح و بہبود سے متعلق Generating Data to Advancing Women Social and Economic Well Being Survey

2017-18 کے تحت اعداد و شمار اکٹھے کر کے بنیادی نکات پر مبنی تجزیاتی رپورٹ شائع کی۔

- 7- کمیشن نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے ساتھ مل کر سال 2018 میں خواتین کی سماجی اور معاشی ترقی کے متعلق پہلا Women Incubator Center متعارف کروایا اور خواتین کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے حوالے سے تربیت فراہم کی۔
- 8- پنجاب کمیشن نے خواتین کے سماجی اور معاشی پراجیکٹ میں خواتین کو C.V. بنانے اور روزگار کے نئے مواقع تلاش کرنے کے حوالے سے "جاب آسان" کے نام سے آن لائن پورٹل قائم کیا جس سے متعدد خواتین مستفید ہوئیں۔
- 9- پنجاب کمیشن نے محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے کورونا وباء کے دوران ہیلپ لائن سٹاف کی چار روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کروایا جس کا مقصد خواتین کو Psychosocial Support فراہم کرنا تھا اور ہیلپ لائن سٹاف نے تربیت مکمل ہونے کے بعد خواتین کی بھرپور راہنمائی کی اور انہیں اس وباء کے دوران ہر ممکن قانونی مدد فراہم کی۔
- 10- کمیشن نے محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے South Punjab Police کے افسروں کی تین روزہ تربیتی ورکشاپ ملتان میں منعقد کی۔ جس میں پولیس افسروں کو خواتین کے متعلقہ قوانین کی اہمیت کو اجاگر کیا جس سے پولیس افسروں کو خواتین کے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔
- 11- کمیشن نے محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے دیہی خواتین کے لئے Fauji Fertilizer Company-FACE کے اشتراک سے ضلع رحیم یار خان کی تحصیل احمد پور لمہ میں تین روزہ آگاہی سیمینار منعقد کیا۔ جس میں خواتین کو Pro-Women Laws کے متعلق مکمل آگاہی فراہم کی گئی اور ساتھ ہی خواتین کی مددگار Women Helpline 1043 کے متعلق بھی مکمل آگاہی فراہم کی گئی۔ انہیں بتایا گیا کہ وہ کس طرح Helpline سے مدد حاصل کر سکتی ہیں اور کس طرح اپنی شکایات درج کروا سکتی ہیں۔
- 12- کمیشن محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے پنجاب جینڈر پیئرٹی رپورٹ 2019 اور 2020 کی جلد اشاعت کرے گا جس میں خواتین سے متعلقہ پالیسی بنانے میں حکومت کو مدد ملے گی۔

13- محکمہ ترقی خواتین نے کمیشن کی Women Helpline 1043 کی آگاہی کے لئے 16 روزہ سوشل میڈیا مہم 26- نومبر تا 1- دسمبر تک چلائی تاکہ خواتین ہیلپ لائن کی آگاہی زیادہ سے زیادہ خواتین تک پہنچائی جاسکے اور خواتین اپنے کسی مسئلہ کے حل کے لئے بروقت رابطہ کر سکیں۔

14- محکمہ ترقی خواتین نے UNFPA کے تعاون سے پنجاب کمیشن کی Women Helpline-1043 کے ریکارڈ کو بہتر کرنے کے حوالے سے Analysis Report مرتب کی جس سے ریکارڈ کو مزید محفوظ بنانے میں مدد ملے گی اور شکایت کنندہ کی بہتر طریقہ سے راہنمائی اور مدد کرنے میں بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرے سوال کا منسٹر صاحبہ نے کافی detail سے جواب دیا ہے جس سے میں کافی حد تک مطمئن ہوں۔ اس میں صرف میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ سال 2014 میں جو Helpline 1043 بنائی گئی تھی تو میں منسٹر صاحبہ سے جاننا چاہوں گی کہ اس کا mechanism کیا ہے اور جو دیہی علاقے کی عورتیں ہیں، مطلب شہر کی عورتوں کو تو کافی حد تک آگاہی ہوتی ہے لیکن جو دیہاتوں کی اور خاص طور پر غریب طبقے کی عورتیں ہیں ان تک یہ آگاہی مہم کس طریقے سے مؤثر ہو سکتی ہے یا ہماری حکومت کس طریقے سے کو اس کو لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ مطلب awareness کیسے عورتوں میں نیچے کے طبقے تک جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! اس کو ہم میڈیا کے ذریعے، پرنٹ میڈیا کے ذریعے، الیکٹرانکس میڈیا کے ذریعے، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے بھی، اور جو sixteen days کے لئے activism annual program آتا ہے اس میں بھی ہم بھرپور طریقے سے آگاہی مہم چلاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہیلپ لائن 1043 کے بارے میں معلوم ہو لیکن grassroots level تک اور دیہاتی علاقوں تک پہنچانے کے لئے ہم ریڈیو اور سوشل

میڈیا کا سہارا لے رہے ہیں تاکہ وہاں تک زیادہ سے زیادہ ہمارا یہ پیغام پہنچ سکے اور لوگ زیادہ سے زیادہ اس سے مستفید ہوں۔ شکریہ۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! ابھی تک جو میرے علم میں آیا ہے کہ دیہی علاقے کی عورتوں کو اس چیز کا معلوم نہیں ہے تو جو منسٹر صاحبہ کہہ رہی ہیں اگر ایسا ہو جائے تو یہ بہت مفید ہو گا۔
جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا supplementary question ہے۔

جناب سپیکر: جی!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! I am grateful! منسٹر صاحبہ نے محترمہ نسرین طارق کے سوال کے جواب میں 14 نکات دیئے ہیں کہ یہ کیا ہیں اور وہ کیا ہے تو مجھے منسٹر صاحبہ بتانا پسند کریں گی کہ جب آپ نے 2018 کے بعد گورنمنٹ سنبھالی تو ان 14 میں سے کوئی کام آپ نے بھی کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ترقی خواتین!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! جی، یہ نمبر 8 سے، ہمارا 2018 سے start ہو رہا ہے اور اس کے بعد 8 سے لے کر 14 تک جتنے بھی نکات آپ اس میں پڑھ رہے ہیں یہ سارے ہمارے دور میں ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ بتانا پسند کریں گی کہ 2008 سے 2014 تک آپ کا کہاں دور تھا؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں 2018 سے بات کر رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحبہ نمبر 7 کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں نے کہا کہ نمبر 8 سے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس میں back page پر دیکھیں تو 8 سے 14 نمبر تک۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کوئی ایسا کام جو ان کی گورنمنٹ نے کیا ہو تو وہ کوئی ایک کام بتادیں؟

جناب سپیکر: یہی تو وہ کہہ رہی ہیں کہ نمبر 8 سے، آپ پچھلا page دیکھیں صفحہ 20 پر نمبر 8 کہاں سے شروع ہوتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، اس میں ہے کہ پنجاب کمیشن نے خواتین کے سماجی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ نمبر 8 سے لے کر next page پر نمبر 14 تک انہی کے کام ہیں جو انہوں نے شروع کئے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 8 پر تو میڈم کا سوال ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: صفحہ نمبر 8 نہیں، صفحہ نمبر 20 ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ صفحہ نمبر 13 ہے صفحہ نمبر 20 نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، صفحہ 20 پر نمبر 8 ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس کے تو ٹوٹل صفحات 14 ہیں۔ اس میں صفحہ 20 ہے ہی نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! اس کے سوال کے جواب میں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 20 نمبر صفحہ نہیں ہے۔۔۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! صفحہ نمبر 13 اور نکات نمبر 8 سے لے کر

نکات نمبر 14 تک، 2018 سے لے کر اب تک کا کام ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! حالانکہ اس میں کوئی بھی کام انہوں نے نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، next question بھی محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میرا supplementary question ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا supplementary question ہے؟ ان کو مائیک دیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحبہ نے بتایا کہ پوائنٹ نمبر 8 سے پوائنٹ

نمبر 14 تک ان کے دور میں سارا کام ہوا تو آپ خود ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ کتنا اچھا ہوتا کہ یہ

subjective statement کے بجائے یہ بتاتے کہ ان سے change کتنی آئی، یہ کہہ دینا کہ ہم نے اتنے لوگوں کو CV بنانا سکھا دیا، کتنے لوگوں کو روزگار ملا یہ important ہے، یہ important نہیں ہے کہ آپ نے کتنے لوگوں کو CV بنانا سکھایا۔ اس کے بعد آگے آپ کہتے ہیں کہ پنجاب کمیشن نے محکمہ ترقی خواتین کی مدد سے کورونا دواء، یہ جتنے بھی پوائنٹس ہیں جو منسٹر صاحبہ فرما رہی ہیں کہ ہم نے 8 سے لے کر 14 تک، تو آپ خود ملاحظہ فرمائیے کہ یہ سارے کے سارے subjective statements ہیں تو میں منسٹر صاحبہ سے جاننا چاہوں گا، انہوں نے کام کیا ہو گا ظاہری بات ہے کہ اگر انہوں نے کام کیا ہے تو تھوڑا سا یہ بھی بتا دیں کہ اگر آپ نے پہلے question میں خواتین کو CV بنانا سکھایا ہے تو کتنے لوگوں کو اس سے روزگار ملا؟ شکریہ

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کو بتاتی چلوں کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ just like ڈیپارٹمنٹ ہے اور وہ گورنمنٹ کا ایڈوائزری ڈیپارٹمنٹ ہے۔ ہمارا کام ریسرچ کرنا ہے اور Laws میں gap analysis کرنا ہے۔ سب سے بڑی بات ہے کہ خواتین کو mainstream line لانے کے لئے ان کو facilitate کرنا، policies بنانا اور گورنمنٹ کو ریفز کرنا۔ ہم اس سلسلے میں خواتین کی مدد کرتے ہیں جو لوگ پڑھ لکھ کر job کے لئے آتی ہیں یا job ڈھونڈنے کے لئے آتی ہیں ان کو ہم طریقہ بتاتے ہیں کہ وہ کیسے job حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم اس قسم کی آسانیاں کالجوں اور یونیورسٹیز میں فراہم کر سکتے ہیں اور ہم اسی وجہ سے دو من ڈویلپمنٹ سنٹرز بنا رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو job حاصل کرنے کے لئے آسانیاں فراہم کریں۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ آسانیاں فراہم کرنے کے لئے ہے اور facilitate کرنے کے لئے گورنمنٹ کے باقی line departments ہیں جو کہ بھرپور طریقے سے اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ نسرین طارق! آخری سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 7138 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب وومن ایسپاورمنٹ اقدام کے تحت مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7138: محترمہ نسreen طارق: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

Empowerment Punjab Women Initiative 2014 اقدام کے تحت

کل کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

Punjab Women Empowerment Initiative 2014 کے تحت حکومت نے

ایک package کا اعلان کیا تھا ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور محکمہ ترقی

خواتین کو 15-2014 میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں 119.879 ملین فراہم کئے گئے اور یہ

فنڈز خواتین کی خود مختاری کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات میں خرچ کئے گئے۔

- Initiative 2014 کے تحت Punjab Working Endowment Fund کا

قیام 2015 میں عمل میں لایا گیا۔ فنڈ کے قیام کا مقصد ملازمت پیشہ خواتین کو معیاری

اور محفوظ رہائش فراہم کرنا ہے۔ جس کے تحت ورکنگ وومن ہاسٹل ساہیوال کی تکمیل

کے لئے 1.442 ملین کا ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا

گیا ہے۔

- ملازمت پیشہ خواتین کے لئے بنائے گئے 10 ورکنگ وومن ہاسٹل کی تزائین و آرائش

کے لئے 19.210 ملین روپے کا ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز

پر رکھ دی گئی ہے۔

- Initiative 2014 کی آگاہی کے لئے چلائی گئی مہم کے لئے 40 ملین کا ترقیاتی بجٹ

مختص کیا گیا۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- Initiative 2014 کے تحت محکمہ ترقی خواتین کے ماتحت ادارہ Punjab Commission

on the Status of Women کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے لئے 59.227 ملین مختص

کئے گئے۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- مزید برآں یہ کہ 2014 PWEL کے تحت 1043 Punjab Women Helpline کا قیام donor funding کی بنیاد پر عمل میں لایا گیا۔ خواتین کی راہنمائی اور مسائل کے حل کے لئے پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خواتین اپنے کسی بھی ایجو و معاملے سے متعلق، اپنے حقوق و مسائل کے حل کے لئے آگاہی و راہنمائی کے ساتھ ساتھ شکایت بھی درج کروا سکتی ہیں۔

- 2015 میں Punjab Gender Management Information System کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے تحت تمام سرکاری اور خود مختار اداروں سے صنفی بنیادوں پر معلومات اکٹھی کی اور اس کی بنیاد پر خواتین کے لئے بہتر معاشی اور معاشرتی پالیسیاں بنانے میں حکومت کو مدد فراہم کی۔ انفارمیشن سسٹم اب تک تین Gender Parity Report شائع کر چکا ہے اور دو رپورٹس تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جو کہ جلد ہی شائع کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال میں بھی کافی details سے جواب دیا ہے لیکن یہ دیکھیں کہ 2014 سے انہوں نے بتایا ہے کہ وومن ہاٹلز کے لئے کافی خطیر رقم رکھی گئی تھی لیکن ہمارا اکثر وہاں جانا ہوتا تھا تو وہاں کافی خستہ حالت تھی تو میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی کہ 2018 کے بعد سے ان وومن ہاٹلز کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں محترمہ کو بتانا چاہوں گی کہ جب 2018 میں یہ ڈیپارٹمنٹ ہمارے پاس آیا تو اس میں سب سے پہلے ہم نے اسی چیز کو غور کیا کہ جتنے بھی ویمین ہاٹلز تھے ان کی حالت انتہائی خستہ تھی، فرنیچر نہ ہونے کے برابر تھا اور وہاں پر مسائل بہت زیادہ تھے اس چیز کو دیکھتے ہوئے ہم نے فوراً ایکشن لیا اور اس سلسلے میں facilities missing اور سول ورک کے اوپر بھرپور توجہ دی اور اب جاکر اگر آپ وزٹ کریں تو آپ دیکھیں گے وہاں پر مکمل طریقے سے missing facilities کو provide کر دیا گیا ہے جو

ہماری گورنمنٹ کی بلڈنگز ہیں اُس میں سول ورک بھی مکمل کر دیا گیا ہے اور جو rented buildings ہیں اُس کے لئے ہم owners کو request کر رہے ہیں کہ وہ اُن کی حالت بہتر کر دیں۔ شکریہ

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ جی، نارووال سے جو ہمارے ایم پی اے ہیں آپ اپنا Point of Order مکمل کر لیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔ جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ کے زیر انتظام دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

* 1201: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس ڈویژن میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ڈویژن کے محکمہ ترقی برائے خواتین کے لئے کتنا بجٹ سال 2018-19 میں مختص کیا گیا ہے؟

(د) اس ڈویژن میں ترقی برائے خواتین نے سال 2017-18 میں کتنی رقم خواتین کی بہبود اور سیمینار / کانفرس پر خرچ کی؟

(ه) موجودہ مالی سال میں اس ڈویژن میں محکمہ، خواتین کو مختلف شعور سے آگاہی کے لئے کیا خدمات سرانجام دے گا؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

- (الف) فیصل آباد میں محکمہ ترقی برائے خواتین کا کوئی دفتر نہ ہے لیکن محکمہ ترقی برائے خواتین کے ذیلی ادارے ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ کے زیر انصرام ایک ورکنگ وومن ہاسٹل (پمپلز کالونی نمبر 1، ڈی گراؤنڈ) فیصل آباد میں کام کر رہا ہے۔
- (ب) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ کے زیر انصرام فیصل آباد میں ایک ورکنگ وومن ہاسٹل میں 5 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
- (ج) فیصل آباد ڈویژن کے محکمہ ترقی برائے خواتین کے ہاسٹل کے لئے سال 2018-19 کے لئے 2,910,000 روپے بجٹ مختص کیا گیا ہے۔
- (د) سال 2017-18 میں محکمہ ترقی برائے خواتین نے فیصل آباد ڈویژن میں درج ذیل پروگرامز کا انعقاد کیا۔
- سالانہ ترقیاتی پروگرام ڈومیسٹک ورکر ٹریننگ کے تحت PVTTC کے اشتراک سے 360 افراد کی تربیت کی گئی جس پر 11,250,000 روپے لاگت آئی۔
- 572 لیڈی کونسلرز کی حکومتی اقدامات کے بارے میں آگاہی کے لئے تربیت کا اہتمام کیا گیا جس پر 6,361,292 روپے لاگت آئی۔
- 2017-18 میں فیصل آباد ڈویژن میں مختلف سیمینارز پر کل رقم مبلغ 2,00,000 روپے خرچ کی فیصل آباد ڈویژن میں دیئے گئے معلوماتی اشتہارات کا خرچہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اخبارات	سٹیشنز	سائز	ٹوٹل انشرن ریٹ
1	دنیا	فیصل آباد	col840=5cm x	16.993
2	دنیا	فیصل آباد	col8216=27cm x	275.290
3	کرسٹل نیوز	فیصل آباد	col6108=18cm x	56.016
			ٹوٹل	348299

- (ه) موجودہ مالی سال 2018-19 میں خواتین کے عالمی 16 روزہ ایکٹوازم کے حوالے سے شعور سے آگاہی کے لئے 09 سیمینار فیصل آباد ڈویژن میں منعقد کئے گئے۔

لاہور میں ترقی برائے خواتین کے دفاتر کی تعداد، مقام اور

مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2064: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

- (الف) ترقی برائے خواتین کے دفاتر لاہور میں کس کس علاقہ میں قائم ہیں؟
 (ب) سال 2018 سے آج تک کتنی رقم خواتین کی ترقی کے لئے خرچ کی گئی تفصیل بیان فرمائی جائے؟
 (ج) کیا حکومت خواتین کی ترقی کے لئے مزید ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

- (الف) محکمہ ترقی برائے خواتین کا دفتر-37 مین گلبرگ، لاہور میں قائم ہے۔ جبکہ محکمہ ترقی برائے خواتین کے ماتحت دود فائر جن میں سے ایک دفتر، ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور، 6 کالج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن وحدت روڈ لاہور اور دوسرا دفتر، پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن، 88 شادمان II لاہور واقع ہے۔
 (ب) سال 2018 سے آج تک 123.735 ملین روپے خواتین کی ترقی کے لئے خرچ کئے گئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

#	39 ڈے کیئر سنٹرز پر	31.735 ملین روپے
#	معیاری رہائشی سہولیات پر	56 ملین روپے
#	ترقیاتی سکیموں پر	36 ملین روپے
	کل رقم	123.735 ملین روپے

- (ج) جی ہاں! خواتین کی ترقی کے لئے محکمہ اپنے ویژن پر مکمل طور پر عمل پیرا ہے۔ خواتین کو ملازمت کی جگہ پر سازگار ماحول فراہم کرنے کے 96 ڈے کیئر سنٹرز اور پنجاب کے مختلف شہروں میں 16 ورکنگ وومن ہاسٹلز قائم کئے جا چکے ہیں۔ محکمہ ترقی برائے خواتین صوبہ بھر کے ہر ضلع میں مزید ڈے کیئر سنٹرز اور بڑے شہروں میں وومن

ہاسٹل کے قیام کے لئے پر عزم ہے۔ ورکنگ وومن ہاسٹل اتھارٹی کے قیام کے لئے محکمہ کا تیار کردہ مسودہ قانون کیبنٹ کمیٹی سے منظور کروایا جا چکا ہے اور لائسنسنگ اس کے نفاذ کے بعد عمل میں لائی جائے گی۔ 101 ڈے کیئر سنٹر کے قیام کے لئے درخواستیں زیر التوا ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے سال 2019-20 کے لئے 138.985 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ورکنگ وومن ہاسٹل کی تعداد، ملازمین

مع عہدہ و گریڈ سے متعلقہ تفصیلات

- *2745: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-
- (الف) فیصل آباد شہر میں کتنے ورکنگ وومن ہاسٹل کہاں کہاں ہیں یہ کب بنائے گئے تھے ان میں کتنی وومن کو ٹھہرانے کی گنجائش ہے؟
- (ب) اس وقت ان میں کتنی اور کون کون سی خاتون رہائش پذیر ہیں یہ کس کس محکمہ کی ملازم ہیں اور یہ کب سے یہاں پر رہائش پذیر ہیں؟
- (ج) ان کے سال 2016-17، 2017-18 اور 2018-19 کے اخراجات کتنے ہیں مد وار بتائیں؟
- (د) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ و تعلیمی قابلیت اور اس جگہ تعیناتی کا عرصہ بتائیں؟
- (ه) اس کے انچارج کا نام مع اس کی تعیناتی کے عرصہ کی تفصیل بتائیں اور ان کی تعیناتی کی مدت زیادہ سے زیادہ کتنی ہو سکتی ہے ان کی تعیناتی کے لئے S.O.P کیا ہیں؟
- وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) فیصل آباد میں صرف ایک سرکاری ورکنگ وومن ہاسٹل ہے یہ ہاسٹل وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر سایہ کام کر رہا ہے۔ اس سرکاری ہاسٹل کا ایڈریس D-508 سوشل ویلفیئر کمپلیکس، ڈی گراؤنڈ، فیصل آباد ہے۔

- فیصل آباد ورکنگ وومن ہاسٹل سوشل ویلفیئر سے وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو 14 جولائی 2012 میں منتقل ہوا تھا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ہاسٹل میں 50 ورکنگ وومن کو ٹھہرانے کی گنجائش ہے۔
- (ب) اس وقت ان میں 45 خواتین رہائش پذیر ہیں ان کے محکموں کے نام اور داخلہ کی تاریخ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) 2016-17 کے - / Rs.1903511 اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 2017-18 کے - / Rs.1691054 اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 2018-19 کے - / Rs.2359604 اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان میں پانچ ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ و تعلیمی قابلیت اور اس جگہ تعیناتی کا عرصہ کی تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ہاسٹل کی انچارج کا نام شیریں مجید ہے۔ دفتر کے آرڈر
- 2016-1278 / SO(A)WDD:4-99 / Dated 29 No. 1- کی بناء پر مورخہ 13-02-2016 کو ورکنگ وومن ہاسٹل، فیصل آباد کا بطور مینجر کا انچارج سنبھال لیا۔ مورخہ 20-09-2017 میں تین سال کی مدت مکمل ہونے کی صورت میں دو سال کی بطور کنٹریکٹ ملازمت میں توسیع کی گئی اور پھر مورخہ 20-09-2019 میں مزید ایک سال کی ملازمت میں توسیع کر دی گئی ہے۔ تفصیل کاپیاں (ضمیمہ - ز) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ان کی تعیناتی کے لئے تفصیل S.O.P ضمیمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب کمیشن آن سٹیٹس آف وومن میں چیئر پرسن اور ممبران

کی تقرری سے متعلقہ تفصیلات

*5550: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کمیشن آن سٹیٹس آف وومن (PCSW) میں عرصہ دو سال سے چیئر پرسن کی تقرری ممکن نہ ہو پائی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادارہ مذکورہ بالا میں ممبران کی تقرری کا عمل بھی رکا ہوا ہے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کب تک مذکورہ بالا تقرریاں کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

- (الف) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر سایہ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ادارہ کی چیئر پرسن کا عہدہ مئی 2019 سے خالی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چیئر پرسن کی تعیناتی پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ایکٹ 2014 کے سیکشن 4 کے تحت کی جاتی ہے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس سیکشن میں قانونی ترمیم درکار تھی لہذا جولائی 2020 میں پنجاب اسمبلی میں پیش کی گئی۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسمبلی کی منظوری کے بعد مجوزہ ترمیم Act کا حصہ بن جائے گی اور جلد ہی چیئر پرسن کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔
- (ب) پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ایکٹ 2014 کے سیکشن تفصیل 5 ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کے تحت کمیشن کے ممبران کی تعیناتی حکومت چیئر پرسن کمیشن کی مشاورت سے کرنے کی پابند ہے۔ لہذا اس قانونی امر کے حوالے سے جیسے ہی نئی چیئر پرسن تعینات ہوتی ہے فوری طور پر ممبران کی تعیناتی بھی بذریعہ چیئر پرسن کر لی جائے گی۔
- (ج) انشاء اللہ جلد ہی چیئر پرسن کمیشن اور ممبران کمیشن کی تعیناتیاں مکمل شفاف طریقے سے میرٹ پر کر لی جائیں گی۔

وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی چیئر پرسن کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*6238: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی چیئر پرسن کی تقرری آج تک نہ ہو سکی ہے اور مذکورہ عہدہ عرصہ دراز سے خالی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا عہدہ / اسمی خالی ہونے کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹل کام میں خلل پیدا ہوا ہے ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ نہ ہونے کی وجہ سے کارکردگی متاثر ہونے کا خدشہ ہے؟

(ج) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کب تک مذکورہ بالا اسمی کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر سایہ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ادارہ کی چیئر پرسن کا عہدہ مئی 2019 سے خالی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے چیئر پرسن کی تعیناتی پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن ایکٹ 2014 کے سیکشن 4 کے تحت کی جاتی ہے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس سیکشن میں قانونی ترمیم درکار تھی لہذا جولائی 2020 میں پنجاب اسمبلی میں پیش کی گئی۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اسمبلی کی منظوری کے بعد مجوزہ ترمیم Act کا حصہ بن جائے گی اور جلد ہی چیئر پرسن کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) تمام افسران اپنی اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ البتہ محکمہ کمیشن کی سربراہ کی تعیناتی کے لئے کام کر رہا ہے۔

(ج) انشاء اللہ جلد ہی چیئر پرسن کمیشن کی تعیناتی مکمل شفاف طریقے سے میرٹ پر کر لی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ ترقی برائے خواتین کے سال 18-2017 کے بجٹ

اور اخراجات سے متعلق تفصیلات

128: محترمہ حنا پرویز بیٹ: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین کا سال 18-2017 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) یہ بجٹ کس کس مد میں خرچ کیا گیا۔ اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس کے دفاتر کن کن اضلاع میں ہیں؟

(د) محکمہ کے کل ملازمین کتنے ہیں۔ ان کی تنخواہیں، تعداد اور عہدے کیا ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین کا سال 18-2017 کا غیر ترقیاتی اور ترقیاتی بجٹ 915.350

ملین روپے ہے۔ جبکہ غیر ترقیاتی بجٹ 240.350 ملین روپے اور ترقیاتی بجٹ 675.000 ملین روپے ہے۔ مدوار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ غیر ترقیاتی بجٹ ملازمین کی تنخواہیں اور دفتری امور سرانجام دینے میں خرچ کیا گیا۔ جبکہ ترقیاتی بجٹ خواتین کی ہیپلپ لائن اور خواتین سے متعلق قوانین و حقوق کی آگاہی تشہیر، ورکس شاپس، آگاہی انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ پروفائل ڈویلپمنٹ اور سیمینارز، 9 ڈسٹرکٹ میں لیڈی کونسلرز کی ٹریننگ کی مد میں خرچ ہوا۔

Second Statement کے بعد غیر ترقیاتی مدوار خرچہ مبلغ 154.526 ملین روپے جبکہ ترقیاتی مدوار خرچہ مبلغ 276.845 ملین روپے ہے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) وو من ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پنجاب کمیشن ان دی سٹیٹس آف وو من اور ڈائریکٹوریٹ

آف وو من ڈویلپمنٹ کے دفاتر لاہور میں ہیں جبکہ اس کے تحت مختلف اضلاع میں 16 ہاسٹلز برائے ورکنگ وو من کام کر رہے ہیں۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) اس محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد 294 ہے۔ ان کی تنخواہیں، تعداد اور عہدہ کی مکمل تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

Association for Gender Awareness and Human Empowerment (AGAHE) کے تعاون سے (MHM) تشکیل دے دیا گیا ہے۔ جس کے تحت سکول ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر مختلف سطحوں پر خواتین کو صحت کے اصولوں کے متعلق آگاہی دی جا رہی ہے۔

سال 2017 میں محکمہ نے CEDAW کی رپورٹ وفاقی حکومت کو ارسال کی جس میں خواتین کے لئے کئے گئے مختلف اقدامات کے بارے میں بتایا گیا۔

لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں 690 ڈومیسٹک ورکرز کو ٹریننگ دی جا چکی ہے۔ اور 960 کی تربیت زیر تکمیل ہے۔

عورتوں کے تشدد کے خلاف 16 روزہ مہم 25 نومبر تا 10 دسمبر 2017 کو بھرپور طریقے سے چلائی گئی۔ مہم میں سیمینارز کے ذریعے خواتین کو ان کے حقوق کے بارے میں آگاہی دی گئی اور پنجاب اسمبلی کو نارنجی رنگ کی روشنیوں سے سجایا گیا جس کو UN Women اور دوسرے ملکی اور غیر ملکی اداروں نے سراہا۔

ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ بلڈنگ کی فراہمی متعلقہ ادارے کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ ڈائریکٹوریٹ آلات کی خریداری اور عملے کی تنخواہوں کے لئے امداد فراہم کرتا ہے۔ ان سنٹرز کے قیام کا مقصد ملازمت پیشہ والدین کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب اب تک 102 ڈے کیئر سنٹرز منظور کر چکا ہے۔

محکمہ ترقی برائے خواتین نے ملازم پیشہ خواتین کو محفوظ اور سستی رہائش فراہم کرنے کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں 16 ہوسٹل قائم کئے گئے ہیں جس سے پنجاب کی خواتین مستفید ہو رہی ہیں۔

بنیادی طور پر محکمہ ترقی برائے خواتین، حکومت پنجاب کے Women
عملدرآمد کے لئے رات دن محنت کرتا ہے۔ ان پر عملدرآمد کے لئے محکمہ میں وزیر اور
سیکرٹری کی سطح کی ماہانہ میٹنگ ہوتی ہیں۔ لہذا محکمہ ہذا کی کاوشوں سے اب تک کی
کارکردگی ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں خواتین کی ترقی کے لئے کام کرنے والی

این جی اوز کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

- 205: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-
- (الف) ضلع لاہور خواتین کی ترقی کے لئے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان میں سے کتنے ادارے گورنمنٹ کے ہیں اور کتنے N.G.Os چلا رہے ہیں؟
- (ج) حکومت نے مئی بجٹ 2018-19 میں ان اداروں کی فنڈنگ کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے مندرجہ ذیل ادارے خواتین کی ترقی
اور ان کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں جن کا دائرہ کار نہ صرف لاہور
بلکہ پورے پنجاب پر محیط ہے:

(i) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ

(ii) پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ادارے لاہور میں کام کر رہے ہیں۔

ورکنگ وومن ہاسٹل، ماڈل ٹاؤن، لاہور

ورکنگ وومن ہاسٹل، لارنس روڈ، لاہور

ورکنگ وومن ہاسٹل، گلشن راوی، لاہور

ورکنگ وومن ہاسٹل، ٹاؤن شپ، لاہور

(ب) متعلقہ ادارے حکومت پنجاب کے زیر انتظام خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ دیگر غیر سرکاری اداروں، این جی او کی تفصیل محکمہ سماجی بہبود (سوشل ویلفیئر) سے حاصل کی جاسکتی ہے جو ان کو رجسٹر کرنے کی ذمہ داری نبھارہے ہیں۔

(ج) بجٹ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

ادارے کا نام	ترتیبی بجٹ	غیر ترتیبی بجٹ
وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ	-	20.115 ملین روپے
ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ	4.917 ملین روپے	35.945 ملین روپے
پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین	-	30.451 ملین روپے
ورکنگ وومن ہاسٹل، ماڈل ٹاؤن، لاہور	-	14,505,000
ورکنگ وومن ہاسٹل، لارنس روڈ، لاہور	-	29,475,000
ورکنگ وومن ہاسٹل، گلشن راوی، لاہور	-	855,000
ورکنگ وومن ہاسٹل، ٹاؤن شپ، لاہور	-	2,474,500

Association for Gender Awareness and Human)

Empowerment (AGAHE) کے تعاون سے (MHM) تشکیل دے دیا گیا ہے۔ جس کے تحت سکول ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر مختلف سطحوں پر خواتین کو صحت کے اصولوں کے متعلق آگاہی دی جا رہی ہے۔

سال 2017 میں محکمہ نے CEDAW کی رپورٹ وفاقی حکومت کو ارسال کی جس میں خواتین کے لئے کئے گئے مختلف اقدامات کے بارے میں بتایا گیا۔

لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں 690 ڈومیسٹک ورکرز کو ٹریننگ دی جا چکی ہے اور 960 کی تربیت زیر تکمیل ہے۔

عورتوں کے تشدد کے خلاف 16 روزہ مہم 25- نومبر تا 10- دسمبر 2017 کو بھرپور طریقے سے چلائی گئی۔ مہم میں سیمینارز کے ذریعے خواتین کو ان کے حقوق کے بارے میں آگاہی دی گئی اور پنجاب اسمبلی کو نارنجی رنگ کی روشنیوں سے سجایا گیا جس کو UN Women اور دوسرے ملکی اور غیر ملکی اداروں نے سراہا۔

ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ بلڈنگ کی فراہمی متعلقہ ادارے کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ ڈائریکٹوریٹ آلات کی خریداری اور عملے کی تنخواہوں کے لئے امداد فراہم کرتا ہے۔ ان سنٹرز کے قیام کا مقصد ملازمت پیشہ والدین کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب اب تک 102 ڈے کیئر سنٹرز منظور کر چکا ہے۔

محکمہ ترقی برائے خواتین نے ملازم پیشہ خواتین کو محفوظ اور سستی رہائش فراہم کرنے کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں 16 ہوسٹل قائم کئے گئے ہیں جس سے پنجاب کی خواتین مستفید ہو رہی ہیں۔

بنیادی طور پر محکمہ ترقی برائے خواتین، حکومت پنجاب کے Women Empowerment 2012, 2014, 2016 & Initiatives 2017 کے عملدرآمد کے لئے رات دن محنت کرتا ہے۔ ان پر عملدرآمد کے لئے محکمہ میں وزیر اور سیکرٹری کی سطح کی ماہانہ میٹنگ ہوتی ہیں۔ لہذا محکمہ ہذا کی کاوشوں سے اب تک کی کارکردگی ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

619: محترمہ عنیدہ فاطمہ: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق حکومت نے تمام اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کی منظوری دی تھی؟

(ب) کس کس ادارے میں ڈے کیئر سنٹر بن چکے ہیں ان میں ملازمت پیشہ عورتوں اور ان کے

بچوں کے لئے کون کون سی سہولیات میسر ہیں۔ نام ادارہ وار تفصیل فراہم کریں۔

(ج) سال 19-2018 کے بجٹ میں سرکاری اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کے لئے

کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اگر نہ کی گئی ہے تو وجوہات بیان کریں؟

(د) جن اداروں میں ڈے کیئر کام کر رہے ہیں وہاں ملازمت پیشہ عورتوں کے بچوں کو کیسے

فیسلیٹیٹ کیا جا رہا ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) یہ درست ہے کہ سابقا حکومت نے 2012 میں وومن ایسپاور منٹ پیج کے تحت ایسے تمام اداروں میں جہاں ورکنگ خواتین کی تعداد پانچ یا اس سے زائد ہے وہاں باہمی اشتراک سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت ڈے کیئر سنٹر بنانے کی اصولی منظوری دی تھی۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس عمل کی تکمیل کے لئے پنجاب ڈے کیئر فنڈ سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ب) پنجاب ڈے کیئر فنڈ سوسائٹی نے اب تک پنجاب کے مختلف اداروں میں ڈے کیئر سنٹر کے قیام کے لئے 122 درخواستیں منظور کیں۔ جن میں سے 87 ڈے کیئر سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ 87 ڈے کیئر سنٹر کی تفصیل اور ان میں مستفید ہونے والے بچوں اور خواتین کی ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بقیہ درخواستیں زیر غور ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ڈے کیئر سنٹر میں ملازمت پیشہ عورتوں کے بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید برآں بچوں کو محفوظ اور صحت مندانہ ماحول میسر کیا جاتا ہے جس کے لئے تمام ضروری اشیاء بشمول ایئر کنڈیشنر، بیڈ، کرسیاں، کھلونے، کتابیں وغیرہ شامل ہیں۔ ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2018-19 میں ڈے کیئر سنٹر کے قیام کے لئے پنجاب ڈے کیئر فنڈ سوسائٹی کے بجٹ میں 71 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ (ضمیمہ-ہ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
جواب مندرجہ بالا جز (ب) میں درج ہے۔

(ہ) حکومت سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت پنجاب مرحلہ وار اداروں میں ڈے کیئر کے قیام کے لئے کوشاں ہے حکومت پنجاب مالی سال (2019-20) میں پنجاب کے ہر ضلع میں کم از کم ایک ڈے کیئر سنٹر بنانے کا عزم رکھتی ہے۔

صوبہ میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات

899: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) تعلیمی اداروں، سرکاری اداروں اور نجی سیکٹر میں کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے؟

(ج) جنسی ہراسگی کا شکار خواتین کے لئے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) رواں سال صوبہ بھر میں خواتین کے ساتھ جنسی ہراسگی کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ ترقی برائے خواتین تعلیمی اداروں، سرکاری اداروں اور نجی سیکٹر میں کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات سرانجام دے رہا ہے۔

محکمہ ترقی برائے خواتین میں پنجاب ویمنز ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جو کہ محکمہ ترقی برائے خواتین کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ خواتین 1043 پر کالز کر کے اپنی شکایات درج کرواتی ہیں اور خواتین کو ظلم و زیادتی سے نجات دلانے کے لئے بذریعہ فون کالز راہنمائی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ متعلقہ حکومتی اداروں پولیس وغیرہ سے رابطہ کروا کر انہیں انصاف دلانے میں اپنا خاص کردار ادا کر رہی ہے۔

اس کے علاوہ خواتین کو کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کرنے پر خاتون محتسب پنجاب کا ادارہ ان خواتین کی شکایات کو سنتا ہے اور قانون "The Protect

"Against Harassment of Women At Workplace Act 2010

کے مطابق سزا دیتا ہے۔

جنسی ہراساں ہونے پر خواتین اپنی شکایات متعلقہ پولیس اسٹیشن میں درج کرواتی ہیں اور محکمہ پولیس قانون کے مطابق کارروائی کر کے مجرم کو عدالت سے سزائیں دلواتے ہیں۔

خواتین کو سوشل میڈیا پر ہراساں کرنے پر محکمہ FIA قانون کے مطابق کارروائی کر کے خواتین کو انصاف دلواتا ہے۔

تعلیمی اداروں، سرکاری اداروں اور نجی سیکٹر میں کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کے لئے محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیر نگرانی 16 ورکنگ وومن ہاٹلز کام کر رہے ہیں۔

محکمہ ترقی برائے خواتین نے اب تک 105 ڈے کیئر سنٹرز قائم کئے ہیں یہ ڈے کیئر سنٹرز سرکاری اور نجی شعبہ میں کام کرنے والی خواتین کے لئے بنائے گئے ہیں۔ جہاں پر وہ اپنے بچے ان سنٹرز میں داخل کروا کے اپنے سرکاری فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔

صوبہ بھر میں خواتین کے ساتھ جنسی ہراسگی کے سلسلہ میں متعلقہ محکمہ پولیس پنجاب اور خاتون محتسب پنجاب (Ombudsperson, Punjab) سے ڈیٹا حاصل کرنے کے لئے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

(ب) خواتین کو ہراساں کرنے سے متعلق محکمہ ترقی برائے خواتین کو 2018 میں 5969 کالز جبکہ 2019 میں 4429 کالز پنجاب ویمنز ہیلپ لائن 1043 پر موصول ہوئیں۔ محکمہ نے مندرجہ بالا متاثرہ خواتین کو راہنمائی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ شکایات کے ازالے کے لئے ان کا متعلقہ اداروں سے رابطہ کروایا اور ان کی معاونت کی ہے۔ تاہم اس کے مکمل اعداد و شمار محکمہ پولیس، FIA، اور خاتون محتسب کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(ج) # خاتون محتسب پنجاب کا ادارہ جنسی ہراسگی کا شکار خواتین کے لئے قائم کیا گیا ہے متاثرہ خواتین خاتون محتسب کو درخواست دے سکتی ہیں یہ ادارہ جانچ کرنے کے بعد

"The Protection Against Harassment of Women at the "

Workplace Act 2010" کے تحت سزا دیتا ہے۔

مزید برآں حکومت کے ہر ادارہ میں "ہراسمنٹ کمیٹی" قائم کی گئی ہے جو کہ پنجاب بھر کے ان اداروں میں کسی بھی قسم کی ہراسگی کے معاملے کی جانچ پڑتال کرتی ہے اور شکایت کے درست ہونے کی صورت میں سزا دیتی ہے۔

پنجاب ویمنز ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جو کہ محکمہ ترقی برائے خواتین کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ خواتین 1043 پر کالز کر کے اپنی شکایات درج کرواتی ہیں اور خواتین کو ظلم و زیادتی سے نجات دلانے کے لئے بذریعہ فون کالز راہنمائی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ متعلقہ حکومتی اداروں پولیس وغیرہ سے رابطہ کروا کر انہیں انصاف دلانے میں اپنا خاص کردار ادا کر رہی ہے۔

خواتین کو ہراسمنٹ و جنسی تشدد سے تحفظ کے قوانین و طریقہ کار کی آگاہی سے متعلق محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیر انتظام کالج اور یونیورسٹیز میں آگاہی سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔

(د) اس سوال سے متعلق ڈیٹا محکمہ کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔ خاتون محتسب پنجاب (Ombudsperson, Punjab) اور محکمہ پولیس پنجاب سے ڈیٹا حاصل کرنے کے لئے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

صوبہ بھر میں کمیشن برائے خواتین کے مساوی حقوق کے لئے

اٹھائے گئے اقدامات سے متعلق تفصیلات

1033: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) مالی سال 2019-20 کے لئے The Punjab Commission of Women

on the Status کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا کمیشن نے معاشرے میں خواتین کے مساوی حقوق کے لئے اب تک کیا

اقدامات اٹھائے ہیں گزشتہ پانچ سال کی کارکردگی پیش کی جائے؟

(ج) حکومت نے مختلف شعبہ جات زندگی میں خواتین کے کردار کو مزید فعال بنانے کے لئے

کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

(د) حکومت نے Sustainable Development Goal 5 پر عملدرآمد یقینی بنانے

کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

محکمہ ترقی برائے خواتین کے زیر انتظام پنجاب کمیشن برائے خواتین کا مالی سال 2019-20 کے لئے 119.048 ملین روپے بجٹ مختص کیا گیا، تفصیل درج ذیل ہے:

Sr. No	Allocation	Released	Expenditure
1	119.048Million	30.750Million	111.097Million

(ب) پنجاب کمیشن برائے خواتین نے گزشتہ پانچ سال میں خواتین کے مساوی حقوق کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے:

1- خواتین کی راہنمائی اور مسائل کے حل کے لئے پنجاب وو من ہیلپ 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خواتین اپنے کسی بھی ایشو و معاملے، اپنے حقوق و مسائل کے حل کے لئے آگاہی و راہنمائی کی ساتھ ساتھ شکایت بھی درج کروا سکتی ہیں۔

2- پنجاب کمیشن نے لوکل گورنمنٹ کے اشتراک سے پنجاب بھر کے نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کا پہلی مرتبہ ڈیٹا اکٹھا کیا، ان کی ٹریننگ کے لئے ٹریننگ مینوئل مرتب کیا اور پھر نکاح خواں، نکاح رجسٹرار، سیکرٹریز و چیئرمین یونین کونسلز کی 26 اضلاع میں ٹریننگ کروائی، جس سے یو سی عملہ، نکاح خواں و نکاح رجسٹرار کو نکاح نامہ صحیح طور پر پُر کرنے میں مدد ملی۔

3- پنجاب کمیشن نے ہر سال 16 Days Activism Campaign میں مختلف سکولز و کالجز میں عورتوں کے حقوق سے متعلق آگاہی سیمینارز منعقد کئے اور خواتین کو پنجاب حکومت کے خواتین سے متعلق مثبت اقدامات و قانون سازی بارے آگاہی دی۔

4- پنجاب کمیشن نے گزشتہ پانچ سالوں میں خواتین کے حقوق سے متعلق آگاہی مہم بذریعہ اخبارات، ٹی وی اور ریڈیو پروگرام چلائی۔

- 5- پنجاب کمیشن نے پنجاب فیئر رپریزنٹیشن آف وومن ایکٹ 2014 Punjab Fair Representation of Women Act, 2014 کے تحت خواتین کی ہر فورم و محکمہ میں 33 فیصد نمائندگی کے لئے ایک باقاعدہ پراجیکٹ وومن ان لیڈر شپ کامیابی سے چلایا اور مختلف سرکاری محکمہ جات وومن چیئرمین آف کامرس سے مل کر کچھ خواتین کو میرٹ پر مختلف بورڈز و کمیٹیوں میں قانون کے تحت تعیناتیاں کروائیں۔
- 6- پنجاب کمیشن نے تشدد زدہ خواتین اور ان کے ساتھ تین بچوں کو فوری دادرسی و رہائش کے لئے سوشل ویلفیئر محکمہ سے ملکر Transitional Home (عارضی رہائش) پراجیکٹ چلایا جہاں پر خواتین کو دادرسی، رہائش کے ساتھ ساتھ مختلف ہنر و ٹریننگز بھی کروائی گئیں اور ان کے بچوں کی تعلیم و صحت کے لئے بھی اہتمام کیا گیا۔
- 7- پنجاب کمیشن گزشتہ تین سال سے پنجاب جینڈر پیریٹی رپورٹ Punjab Gender Parity Report کی کامیابی کے ساتھ اشاعت کر رہا ہے۔ پیریٹی رپورٹ Parity Report میں پنجاب کے تمام سرکاری محکموں اور ان سے منسلک خود مختار دفتروں کا صنفی اعداد و شمار اکٹھا کر کے رپورٹ شائع کی جاتی ہے اور اس رپورٹ کی مدد سے شواہد کی بنیاد پر حکومت کو خواتین کے حوالے سے پالیسی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ پنجاب کمیشن PGPR، سال 2016، 2017، اور 2018 شائع کر چکا ہے۔
- 8- پنجاب کمیشن نے سابقہ ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس سرمد سعید و کمیشن لیگل ٹیم کے اشتراک سے لاہور کے انسپکٹرز، سب انسپکٹرز، اسسٹنٹ سب انسپکٹرز، ہیڈ کانٹریبل و تقنیتی افسران کی Gender Sensitize Trainings کروائیں۔
- 9- پنجاب کمیشن نے یونائیٹڈ پاپولیشن فنڈ برائے پاکستان کے تعاون سے خواتین کی سماجی اور معاشی فلاح و بہبود سے متعلق اعداد و شمار اکٹھے کرنے کے حوالے سے ایک پراجیکٹ شروع کیا، جس سے پنجاب کمیشن نے بنیادی نکات پر مبنی تجزیاتی رپورٹ شائع کی اور متعدد تحقیقی رپورٹس بھی شائع کیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Women's Economic Incubator, The Influence of Social Context, Education and Employment, Towards an Inclusive China Pakistan Economic Corridor (CPEC), The Social Economy of Gender, Gender Based Violence in Punjab, Financial Inclusion and Entrepreneurship of Women in Punjab, Employment Facilitation Center, Empowering Young Women in Punjab .The impact of BISP on the Socio-Economic Well Being of Women .The Nexus of Mobility and Empowerment in Women Vegetable/Fruit Vendors of Lahore, Learning & Development for Female Employees .An Exploratory Study of Best Practices of Corporate Sector Organizations, Economic Empowerment, Access to Productive Resources and Entrepreneurship Opportunities ;

The case of Women in Punjab, Determinants of Objective Well-Being of Women in Punjab, The Role of Inequality of Opportunity.

Well-Being سروے کی مکمل رپورٹ Punjab Bureau of Statistics جاری کرے گا۔
(ج) حکومت پنجاب کے زیر انتظام مختلف ادارے خواتین کے کردار کو مزید فعال بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں، ان میں سرفہرست وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، محکمہ نے سال 2019 میں وومن پالیسی بنائی اور UN Women کے اشتراک سے ایک Validation سیشن منعقد کروایا۔ اس پالیسی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے، حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام دیگر متعلقہ محکموں کو خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں تاکہ وومن پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اسکی رپورٹ محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کو ارسال کریں۔

خاتون محتسب پنجاب کا ادارہ خواتین کو کام کی جگہ پر جنسی ہراساں کرنے والے ملزمان کو جرم ثابت ہونے پر قانون کے مطابق سخت سزا دیتا ہے تاکہ خواتین باوقار طریقے کیساتھ اپنی ملازمت کی ذمہ داریاں انجام دیں۔

اسی طرح خواتین کی ہیلپ لائن 1043 پنجاب وومن کمیشن کے تحت دن رات کام کر رہی ہے۔ جس پر خواتین اپنی ہر قسم کی شکایات اور معلومات کے حوالے سے مفت کال کر سکتی ہیں، وومن ہیلپ لائن انہیں معلومات فراہم کرنے کیساتھ ان کی مدد بھی کرتی ہے۔ ملتان میں بھی ایک ادارہ Violence Against Women Center خواتین کو ایک چھت کے نیچے انصاف فراہم کر رہا ہے۔

محکمہ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کام کرنے والی خواتین کے لئے 16 ورکنگ وومن ہاسٹل پنجاب کے بڑے 12 اضلاع میں پہلے سے بہتر سہولیات کیساتھ چلا رہا ہے، جہاں خواتین کو باوقار طریقے سے محفوظ رہائش کی سہولت حاصل ہے۔ اسی طرح کام کرنے والی ماؤں کے بچوں کے لئے تقریباً 106 ڈے کیئر سنٹر بھی محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں جس سے کام کرنے والی ماؤں کی زندگی آسان ہو گئی ہے اور وہ خواتین پوری توجہ کے ساتھ مختلف محکموں اور شعبوں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے خواتین کی آگاہی مہم کا اہتمام کیا گیا ہے اس کے علاوہ فیس بک اور ٹویٹر پر ڈیجیٹل میگزین کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے جس میں خواتین کے حوالے سے اٹھائے گئے اقدامات کے متعلق مکمل معلومات فراہم کی گئی ہیں جس سے پنجاب بھر کی خواتین مستفید ہوئی ہیں جس کے نتیجے میں خواتین کی تمام شعبہ جات میں شمولیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(د) حکومت نے Sustainable Development Goal-5 پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لئے کافی سارے ادارے بنائے ہوئے ہیں، جس میں وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن، خاتون محتسب پنجاب، پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی، Violence Against Women Center Multan، بے نظیر کرائسز

سنٹر، دارالامان وغیرہ شامل ہیں، پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے خواتین بارے مختلف 15 موجودہ قوانین کو ریویو کیا اور ان میں موجود خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک والے قوانین کی تبدیلی کے لئے اپنی سفارشات مرتب کر کے متعلقہ محکموں کو ارسال کر دی ہیں تاکہ ان امتیازی سلوک والے قوانین میں مثبت برابری کی سطح پر تبدیلی لائی جاسکے۔

(The Punjab Fair Representation Act 2014)

(Acid and Burn Crime Act 2018)

(Rules 1961 & Muslim Family Laws Ordinance 1961)

(The Child Marriage Restraint Act 1929, amended 2015)

(Mental Health Ordinance 2001)

(The Punjab Local Government Act 2013)

(The Punjab Partition of Immoveable Property Act 2012)

Home Based Worker's Bill 2016, Punjab Home Based)

(Workers Policy 2017)

(The Punjab Domestic Workers Act 2017-Bill)

(The Punjab Industrial Relations Act 2010)

(The Rape Laws, PPC 1860, Cr.PC 1898)

(The Christian Marriage Act 1872)

(The Cristian Divorce Act 1869)

(The Punjab Commission on the Status of Women Act 2014)

(The Succession Act 1925)

(The Stamp Act 1899)

CEDAW کنونشن کے آرٹیکل II کے تحت خواتین کے لئے

ملازمت کے یکساں مواقعوں سے متعلق تفصیلات

1232: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) کیا آرٹیکل Convention on the elimination Against Women discrimination II) CEDAW کے مطابق خواتین کو ملازمت کے یکساں مواقع حاصل ہیں؟

(ب) اگر ہاں تو تعداد بتائی جائے؟

(ج) اگر نہیں تو حکومت اس کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) CEDAW کنونشن کے آرٹیکل II کے تحت ریاستی اداروں کا کام خواتین کے خلاف ہر طرح کے امتیاز کا خاتمہ کرنا ہے، برابری کی بنیاد پر قانون سازی کرنا، ایسے اقدامات و پروگرامز شروع کرنا جہاں خواتین کو مردوں کے برابر مواقع میسر ہوں اور جہاں قانون و پالیسی میں عورتوں سے متعلق امتیاز ہے اس کو ختم کرنا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

اس حوالے سے حکومت و قافو قفا قانون سازی کرتی ہے اور باقاعدہ عملی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ ووومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے 2018 میں باقاعدہ ووومن ڈویلپمنٹ پالیسی بنائی ہے اور اس پر عملدرآمد کے لئے فریم ورک بھی جاری کیا ہے۔ (ضمیمہ - ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے خواتین کو ملازمت کے بہتر مواقع فراہم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں تاکہ خواتین کو ملازمت کے یکساں مواقع فراہم کئے جاسکیں۔

- ملازمت میں خواتین کے لئے 15 فیصد کوٹا مختص کیا گیا ہے۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- ملازمت میں خواتین کے لئے عمر کی حد میں 8 سال کی چھوٹ دی گئی ہے۔ ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- ملازم پیشہ حاملہ خواتین کو میٹر نی چھٹیوں کے ساتھ ان کے ملازم خاوند کو بھی 10 روز کی Paternity Leave کی سہولت دی گئی ہے۔ (ضمیمہ -ہ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- کنٹریکٹ پہ تعینات خواتین کو دوبارہ ٹرانسفر کی سہولت میسر ہے۔ ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- 07-12-2012 کو سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت پنجاب ڈے کیئر (پی ڈی ایف) سوسائٹی کے نام پر ایک سوسائٹی قائم کی۔ محکمہ ترقی برائے خواتین نے خواتین کی سہولت کے لئے پنجاب بھر کے مختلف اداروں میں اب تک 221 ڈے کیئر سنٹرز قائم کئے ہیں۔ ضمیمہ (ق) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- محکمہ ترقی برائے خواتین کے ماتحت 16 ورکنگ وومن ہاٹلز قائم کئے گئے ہیں جن میں کام کرنے والی خواتین کے لئے محفوظ اور معیاری رہائشی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ضمیمہ (گ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- ملازم پیشہ خواتین کو کام کی جگہ سے ہراسمنٹ سے تحفظ کے لئے باقاعدہ خاتون محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا ہے جہاں خواتین بلا جھجک شکایت درج کروا سکتی ہیں۔
- (ج) حکومت پنجاب پوری یکسوئی سے زیادہ سے زیادہ خواتین کو جاب سیکٹر میں شامل کرنے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ خواتین ملازمت کو ٹا 15 فیصد پر عملدرآمدگی کے حوالے سے وقتاً فوقتاً مراسلے جاری کرتی رہتی ہے۔ تمام تقرریاں میرٹ کی بنیاد پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت عمل میں لائی جاتی ہیں۔
- حکومت The Punjab Fair Representation Act 2014 پر عملدرآمد کی بابت بھی کوشاں ہے تاکہ ملازم خواتین کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق اہم عہدوں، بورڈز ممبر و کمیٹیوں میں تعیناتی ممکن ہو سکے۔

صوبہ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

اور ذیلی اداروں سے متعلق تفصیلات

1304: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں قائم Women Development Department کا دائرہ کار اور دائرہ اختیار کیا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- (ب) مذکورہ بالا محکمہ کی جانب سے اب تک کتنے پراجیکٹس کا آغاز کیا گیا ہے ان پراجیکٹس کی تفصیلات سے متعلق آگاہ فرمائیں؟
- (ج) متذکرہ ادارے / محکمہ کی جانب سے خواتین کی فلاح و بہبود اور معاشرے میں ان کا تشخص اجاگر کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
- (د) متذکرہ ادارے / محکمہ میں کل کتنے افراد فرائض سرانجام دے رہے ہیں نیز ان کے Pay Scales کیا ہیں مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟
- (ه) مالی سال 2020-21 کے لئے متذکرہ ادارے کا کتنا بجٹ مختص کیا گیا نیز اخراجات کی تفصیلی رپورٹ پیش کی جائے؟
- (و) صوبہ بھر میں کون کون سے ادارے خواتین کے حوالے سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

- (الف) حکومت پنجاب نے سال 2012 میں وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ قائم کیا۔ اس کے دو ذیلی ادارے ہیں ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ 2006 میں قائم کیا گیا اور پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن 2014 میں قائم کیا گیا ہے۔ محکمہ کا دائرہ کار اور دائرہ اختیار پنجاب رولز آف بزنس 2011 میں تفصیل سے درج ہے، جس کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اب تک مختلف پراجیکٹس کا آغاز کیا گیا ہے جن میں ڈے کیئر سنٹرز، ورکنگ وومن ہاسٹلز، جینڈر مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، وومن ان

لیڈر شپ، جاب آسان، آن لائن میگزین کا اجراء وغیرہ سرفہرست ہیں، اس کے ساتھ ساتھ خواتین کا معاشرے میں تشخص اجاگر کرنے کے حوالے سے ایڈووکیسی میٹرل، میڈیا آگاہی مہم، وکالجز، یونیورسٹیز اور محکمہ جات بشمول پولیس ڈیپارٹمنٹ میں عورتوں سے متعلق قوانین اور خواتین کے اداروں کے بارے ٹریننگز بھی کروائی ہیں۔ ایک اہم قدم پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 کا قیام ہے، جس کے تحت خواتین گھریٹھے کسی بھی وقت کال کر کے کسی بھی ایشو سے متعلق معلومات و راہنمائی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ شکایت بھی رجسٹر کروا سکتی ہیں جو ہیلپ لائن اپنے دائرہ اختیار کے تحت متعلقہ محکموں سے رابطہ کر کے خواتین کے مسائل حل کروانے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

سال 2020-21 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جو ترقیاتی منصوبے شامل ہیں، ان کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے 16 ورکنگ وومن ہاٹلز بنائے گئے ہیں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں 221 ڈے کیئر سنٹر قائم کئے گئے ہیں اور مستقبل میں مزید بنانے کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ خواتین کی فلاح و بہبود اور معاشرے میں ان کا تشخص اجاگر کرنے کے لئے محکمہ کی طرف سے مختلف آگاہی مہم پرنٹ میڈیا پر چلائی گئیں ہیں اور ٹریننگ پروگرام وغیرہ کروائیں گئے ہیں۔

(د) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور اس کے ذیلی اداروں ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ اور پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن میں کام کرنے والے موجودہ افراد کی کل تعداد 222 ہے۔

38 وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

164 ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ

20 پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن

222 کل تعداد

جن کی تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مالی سال 2020-21 کے لئے وو من ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ترقیاتی بجٹ 400 ملین روپے اور غیر ترقیاتی بجٹ 289.031 ملین روپے ہے۔ اب تک کے ترقیاتی اخراجات تقریباً 216.232 ملین روپے اور غیر ترقیاتی اخراجات تقریباً 135.57 ملین روپے ہیں۔ جبکہ حتمی اخراجات مالی سال کے اختتام پر معلوم ہو سکیں گے۔

محکمہ کا بجٹ تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ترقیاتی بجٹ 400 ملین روپے

غیر ترقیاتی بجٹ 289.031 ملین روپے

ٹوٹل 689.031 ملین روپے

اب تک محکمہ کے اخراجات ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ترقیاتی بجٹ 216.232 ملین روپے

غیر ترقیاتی بجٹ 135.570 ملین روپے

ٹوٹل 351.802 ملین روپے

غیر ترقیاتی اخراجات میں تنخواہیں، الاؤنسز اور دیگر اخراجات شامل ہیں۔

(و) صوبہ بھر میں درج ذیل ادارے خواتین کے حوالے سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

وو من ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب،

ڈائریکٹوریٹ وو من ڈویلپمنٹ،

پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وو من،

پنجاب سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ،

پنجاب وو من پروٹیکشن اتھارٹی،

بے نظیر کرائس سنٹر،

خاتون محتسب پنجاب،

پولیس وو من ہیلپ ڈیسک سنٹر

صوبہ بھر میں دو من ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت 16 ورکنگ وو من ہاٹلز کام کر رہے ہیں تفصیلات ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں اور صوبہ بھر میں 221 ڈے کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ تفصیلات ضمیمہ (ز) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

پنجاب دو من ایسپاؤرمنٹ پیکیج 2012 کے تحت مختص کردہ فنڈز سے متعلق تفصیلات

1355: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر ترقی برائے خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-
پنجاب دو من ایسپاؤرمنٹ پیکیج 2012 کے تحت کل کتنی رقم مختص کی گئی پھر مذکورہ پروگرام کے تحت خواتین کے بہبود کے لئے کیا اقدامات کئے گئے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

پنجاب دو من ایسپاؤرمنٹ پیکیج 2012 کی روشنی میں محکمہ ترقی خواتین کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے لئے 1.508 ملین مختص کئے گئے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- 2012 میں The Punjab Protection Against Harassment of Women at the Workplace 2012 کے تحت خاتون محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا جس کا مقصد خواتین کو کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کرنے سے تحفظ فراہم کرنا ہے۔

- پنجاب بھر میں کام کرنے والی خواتین کو سستی اور معیاری سہولیات فراہم کرنے کے لئے مالی سال 2012-13،

2013-14 میں 6 ورکنگ وو من ہاٹلز کا قیام عمل میں لایا گیا (ہاٹل کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) اور اس ضمن میں آنے والے اخراجات کی کل مالیت 42.454 ملین روپے تھی۔

- پنجاب بھر میں ملازم پیشہ خواتین کو کام کرنے کی جگہ پر بچوں کے قیام کی سہولت فراہم کرنے کے لئے مالی سال

2012-13 میں) Punjab Day Care Fund Society (PDCF کا قیام عمل میں لایا گیا اور ابتدائی طور پر 200 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی۔ مزید یہ کہ مالی سال 2019-20 اور 2020-21 میں Day Care Centers کے قیام کے لئے 191.350 ملین روپے مختص کئے گئے۔ اور آئندہ مالی سال 2021-22 میں مزید 100 ڈے کیئر سنٹرز کے قیام کے لئے 120 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

- محکمہ ہذا کو 2012-13 میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں 15.337 ملین فراہم کئے گئے اور یہ فنڈز خواتین کی بہتری و فلاح کے لئے ورکنگ و من ہاسٹلز کے لئے تھے۔

ایس ڈی جی ہدف نمبر 5 کے تحت خواتین کو خود مختار بنانے

کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلق تفصیلات

1360: محترمہ نسرت طارق: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

محکمے نے مقامی اور صوبائی سطح پر خواتین کو ایس ڈی جی ہدف نمبر 5 کے تحت خود مختار بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض):

محکمہ ترقی خواتین نے مقامی اور صوبائی سطح پر خواتین کو ایس ڈی جی ہدف نمبر 5 کے تحت خود مختار بنانے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے۔

- خواتین کو راہنمائی اور مسائل کے حل کے لئے پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خواتین اپنے کسی بھی مسئلے اور معاملے سے متعلق، اپنے حقوق و مسائل کے حل کے لئے آگاہی و راہنمائی کے ساتھ ساتھ شکایت بھی درج کروا سکتی ہیں اور انہیں قانونی راہنمائی (Legal Advice) بھی مہیا کی جاتی ہے۔

- خواتین کی خود مختاری اور صنفی مساوات کے لئے پنجاب حکومت کی فیصلہ سازی میں راہنمائی کے لئے، شعبہ صحافت، شعبہ تعلیم، سیاسی راہنمائی و معاشی امداد کرنے والی تنظیموں کے لئے سفارشات پر مشتمل Gender Parity Report بھی ہر سال

شائع کی جاتی ہے تاکہ صنفی مساوات کے لئے تمام ادارے اپنے سالانہ منصوبہ جات بنا سکیں اور عورت کی ہر شعبہ زندگی میں شمولیت کو یقینی بنا سکیں۔ Gender Parity Report میں پنجاب کے تمام سرکاری محکموں اور ان سے منسلک خود مختاری دفاتر کا صنفی اعداد و شمار کا ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے اور اس رپورٹ کی مدد سے شواہد کی بنیاد حکومت کو خواتین کے حوالے پالیسی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ جینڈر پیریٹی رپورٹ 2016، 2017 اور 2018 شائع ہو چکی ہیں، جبکہ 2019 اور 2020 اشاعت کے مراحل میں ہے۔

- پنجاب بھر میں کام کرنے والی خواتین کو سستی اور معیاری سہولیات فراہم کرنے کے لئے 16 ورکنگ وومن ہاسٹلز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مزید یہ پنجاب بھر پر ایوٹ سیکٹر میں خواتین کے لئے بنائے گئے ہاسٹلز کو ریگولیٹ کرنے کے لئے Punjab Women Hostel Authority کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

- پنجاب بھر میں ورکنگ وومن کو ان کے کام کرنے کی جگہ پر بچوں کے قیام کی سہولت فراہم کرنے کے لئے Punjab Day Care Fund Society (PDCF) کے تحت 221 ڈے کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور مزید 100 ڈے کیئر سنٹرز کا قیام آئندہ مالی سال میں عمل میں لایا جائے گا۔

- Enabler کیساتھ ملکر خواتین کو روزگار حاصل کرنے کے لئے درج ذیل آن لائن ٹریننگ منعقد کروائی۔

1. Virtual Trader with Alibaba.com

2. Virtual Assistant with Amazon.com

3. Virtual Store Manager with Daraz.com

- محکمہ نے خواتین کو خود مختار بنانے کے حوالے سے BF-Technologies کے تعاون سے E-Training کا انعقاد کیا ہوا ہے۔ جس کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- محکمہ ترقی خواتین پنجاب نے تمام محکمہ جات کی رائے کے ساتھ Women Development Policy 2018 مرتب کی جس کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔
- 1. Political Women's and Rights Based Empowerment Governance
- 2. Women and Education / Skill Development
- 3. Women and Health
- 4. Economic Empowerment & Women Poverty Reduction
- 5. Gender-Based Violence
- 6. Women and Climate Change
- 7. Women and ICT
- محکمہ نے UNWOMEN کے تعاون سے Legal Gap Analysis جس میں خواتین سے متعلق قوانین میں موجود سقم کو اجاگر کیا ہے تاکہ اس سقم کو دور کر کے خواتین کے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کو دور کیا جاسکے۔ ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- محکمہ نے UNWOMEN کے اشتراک سے Pro-Women Laws کے حوالے سے Implemetatation Framework تشکیل دیا ہے جس میں 2016 تجاویز شامل ہیں اور گورنمنٹ کے تمام محکمہ جات کو تجاویز ارسال کر دی گئی ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- محکمہ ترقی خواتین نے Fauji Fertilizer Company-FACE کے تعاون سے خواتین کی خود مختاری کے لئے خصوصاً دیہی خواتین کے لئے 10 روزہ بیوٹیشن کورس کا انعقاد تحصیل احمد پور لمہ ضلع رحیم یار خان میں کیا تاکہ خواتین کی خود مختاری کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ کورس مکمل طور پر مفت فراہم کیا گیا۔
- محکمہ ترقی خواتین نے ملتان میں South Punjab Police کے افسران کی تین روزہ Pro-Women Laws پر تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں بہاولپور،

ڈی جی خان اور ملتان ریجن کے افسران نے شرکت کی جس کا مقصد افسران کو-Pro

Women Laws پر مکمل تربیت فراہم کرنا تھا۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! مجھے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں نے پہلے انہیں allow کیا ہوا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! ان کے بعد ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: ان کے بعد نہیں، ہم نے یہی کام کرنا ہے یا زیرو آر بھی لینا ہے آپ زیرو آر کے بعد بات کر لیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ بات کر رہا تھا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے پنجاب کے بلدیاتی ادارے بحال کئے ہیں اب جو 58000 ہزار پنجاب کے منتخب ممبران ہیں ان کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے یہ بہت اہم ایٹو ہے سپریم کورٹ آف پاکستان جو سب سے بڑی عدالت ہے اس کا بھی مذاق اڑایا جا رہا ہے اور پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی جس طرح تنقید کی جا رہی ہے اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ہم لوگ اس قانون ساز اسمبلی کے ممبر ہیں ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کے اوپر آواز اٹھائیں اس طرح اور بھی معاملات آگے آئیں گے پھر next بھی ایسے ہی ہو گا تو میرے خیال میں انہیں بلدیاتی اداروں کو بحال کر دینا چاہئے ورنہ ہمیں احتجاج کی طرف جانا پڑے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ! آپ کے پاس اس کی کوئی معلومات ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے حوالے سے گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ اس وقت subjudice ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے بلدیاتی اداروں کو بحال کر دیا گیا اور ظاہری بات ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ let's binding گورنمنٹ نے اس پر عمل درآمد کرنا ہے میرے خیال میں اس میں گورنمنٹ کا مزید کام نہیں ہے چونکہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اداروں کو بحال کیا ہے so they stand restored نمبر 1 اور نمبر 2 یہ ہے کہ اس سلسلے میں

ہماری دو petitions عدالت کے سامنے pending ہیں ایک petition صرف review petition ہے جو سپریم کورٹ میں گورنمنٹ آف پنجاب نے file کی ہے کیوں جو سپریم کورٹ آف پاکستان کی detailed judgment آئی ہے اُس میں تھوڑی سی clarifications چاہئیں تھیں جن کے لئے ہم نے سپریم کورٹ سے request کی ہے کہ اُن کو clarify کیا جائے۔ دوسری ایک contempt petition عدالت میں pending ہے جو بلدیاتی اداروں کے سابق سربراہان تھے اُن کی طرف سے دائر کی گئی ہے اُس میں گورنمنٹ آف پنجاب کو پارٹی بنایا گیا ہے وہاں پر بھی ہم نے جواب داخل کروایا ہے۔ میں صرف یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ confusion یہ ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے صرف section 3 of 2019 کو جو کہ ہمارا لوکل گورنمنٹ کا ایکٹ تھا اُس کو strike off کیا ہے اُس میں صرف section 3 کو باقی سارا قانون لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کا موجود ہے یہ جو ادارے قائم ہوئے تھے جن اداروں کو بحال کیا گیا ہے یہ 2013 کا قانون تھا جس کے تحت یہ ادارے معرض وجود میں آئے تھے اب ہماری گورنمنٹ کی پوزیشن یہ ہے کہ گورنمنٹ اس منصفی میں ہے کہ جب 2019 کا قانون intact ہے اور صرف اُس کے section 3 کو strike off کیا گیا ہے تو جو بلدیاتی ادارے بحال ہوئے ہیں اُن کے تو ادارے ہی ختم ہو چکے ہیں اس کے لئے میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا کہ 2013 کے قانون کے تحت جو ہمارے ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین یا بلدیاتی سربراہان منتخب ہو کر آئے تھے جو یونین کونسلز کے سربراہان منتخب ہو کر آئے تھے وہ دونوں 2019 کے قانون کے تحت exist نہیں کرتے ہیں تو اب اُن کو بحال کرنے کے لئے ہمیں دوبارہ سے اُن اداروں کو بحال کرنا پڑے گا۔ اسی بات کی ہم نے clarification مانگی ہے اور سپریم کورٹ آف پاکستان سے بھی request کی ہے اور contempt petition میں بھی ہم نے عدالت سے استدعا کی ہے کہ اس معاملے میں تھوڑی سی گورنمنٹ آف پنجاب کی راہنمائی فرمائی جائے کہ ہم اس سلسلے میں کیا کریں اور جو ہماری عدالت میں review petition ہے اُس کی early hearing کے لئے بھی درخواست دے دی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی وہ review petition hearing کے لئے fix ہوتی ہے یہ معاملہ clarify ہو جائے گا۔ شکریہ۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی کرلیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! Thank you very much! لاء منسٹر صاحب نے بڑا

The matter is subjudice before the honourable detail جو Supreme Court of Pakistan اور petition review کو detailed judgment کے تحت دیا ہے۔ اب اس میں سے جو بات اس ہاؤس میں کرنے والی ہے۔ اب یہ دو چیزوں کو خود ہی contradict کر رہے ہیں یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے اندر section 3 کی بات کر رہے ہیں جس کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے ہٹا دیا ہے اور یہ خود اس کو کہہ رہے ہیں کہ یہ contradict کرتا ہے اور یہ ادارے stand نہیں کرتے اور خود ہی لاء منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ سپریم کورٹ نے اس کو بحال کر دیا ہے اور eligible ہیں to sit in their respected offices لیکن بات وہاں کی وہاں ہی کھڑی ہے آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے توسط سے 55 سے 60 ہزار کے قریب جو نمائندے اپنے گھر بیٹھے ہوئے ہیں جو ان کی بھی مدد کر سکتے ہیں اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا point آگیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب اس کا جواب دیتے ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ subjudice ہے اور معزز ممبر خود فرما رہے ہیں کہ 16 جولائی کے لئے یہ کیس fix ہوا ہوا ہے اور یہ ہی معاملات وہاں پر طے ہونے ہیں یہاں پر یہ معاملہ طے نہیں ہونا کیونکہ سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ ہے عدالت ہی اس فیصلے کی تشریح کرنے کی مجاز ہے اور اس تشریح کو ہم نے مانگا ہوا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، 16 جولائی کی تاریخ دُور نہیں ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کرلیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! یہ matter کے subjudice ہونے کا سوال ہی نہیں ہے سپریم کورٹ نے پہلے ایک short order پاس کیا ہے اب سپریم کورٹ نے detailed judgment دے دی ہے جب سپریم کورٹ detailed judgment دے دیتی ہے تو آپ نے پہلے اس کو implement کرنا ہے آپ review میں ضرور گئے ہیں لیکن آپ کو جب تک اس review میں interim relief نہیں ملتا جب تک سپریم کورٹ یہ نہیں کہتی کہ ہم نے پچھلا والا فیصلہ وقتی طور پر suspend کر دیا ہے تب تک آپ implementation نہیں روک سکتے یہ اسی طرح ہے کہ جیسے کسی شخص کو عدالت بری کر دیتی ہے تو آپ نے اس کو رہا کرنا ہے آپ اس کے خلاف appeal میں ضرور جاتے ہیں لیکن جب تک اس review کا فیصلہ نہ ہو آپ اس بندے کو پابند سلاسل نہیں رکھ سکتے تو جو آرڈر آچکا ہے اس پر آپ نے عمل کرنا ہے۔ میں صرف یہ add کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم اس جمہوریت کے گھر میں بیٹھے ہیں ہم اس جمہوری نظام کے beneficiary ہیں ہم اس جمہوریت کی وجہ سے اس ایوان میں آکر بیٹھے ہوئے ہیں اور جو basic جمہوریت ہے جو بنیادی جمہوریت ہے جو لوکل گورنمنٹ ہے جس میں 50 سے 60 ہزار نمائندے لوگوں کے ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں ہم ان کو قلم کی جنبش سے گھر بھیج دیتے ہیں اور جب وہ عدالتوں سے ریلیف لے کر آتے ہیں تو پھر بھی ان کو انصاف فراہم نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر! آپ نے سیاست کا آغاز لوکل گورنمنٹ سے کیا آپ لوکل گورنمنٹ کے وزیر بھی رہے ہیں آپ ان باتوں کو بہت اچھی طرح سے سمجھتے ہیں یہ کوئی فائدہ نہیں کر رہے۔ جناب سپیکر: یہ کوئی بات نہیں، راجہ صاحب بھی لوکل گورنمنٹ کے وزیر رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے 16 جولائی کی تاریخ کوئی دور نہیں ہے تین چار دن ہیں ذرا صبر کر لیں۔ کیوں راجہ صاحب! جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میں آخری بات کر لوں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! 16 جولائی کو contempt of court کے حوالے سے تاریخ ہے اور ہم نے review کے حوالے سے early hearing کی request کی ہوئی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے معزز اراکین کا بہت احترام ہے۔ جب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کیا یہ امر درست نہیں ہے کہ 2019 کے ایکٹ کے

سیکشن 3 کی strike down کی گئی ہے جبکہ باقی سارا قانون موجود ہے۔ ہم 2013 کے ادارے ختم کر چکے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ضلع کونسل exist ہی نہیں کرتی تو ضلع گجرات کے چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل کو ہم کہاں پر بٹھائیں اور جب یونین کونسل exist ہی نہیں کرتی تو یونین کونسل کے چیئرمین کو ہم کہاں پر بٹھائیں؟ اسی بات کی ہم نے عدالت سے تشریح مانگی ہوئی ہے اور انہیں اس بات کا علم ہے کہ 2019 کے ایکٹ کو عدالت نے strike down نہیں کیا بلکہ وہ بالکل intact ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں عدلیہ کے فیصلے کا احترام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بحالی کا تو issue ہی نہیں ہے اس لئے نہیں ہے کہ عدالت نے اُن کو بحال کر دیا اور وہ بحال ہو گئے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ان کو functional کس طرح کیا جائے لہذا ان کو functional کرنے کے لئے ہم اقدامات کر رہے ہیں اور عدالت سے بھی guidance لے رہے ہیں۔ شکریہ

ملک محمد احمد خان: سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اب 16 جولائی میں کون سی دیر ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ سے زیادہ بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے درست فرمایا ہے کہ جھگڑا صرف سیکشن 3 کا ہی ہے اور جھگڑا اس اختیار کا ہے کہ جب آپ بحیثیت صوبائی اسمبلی پنجاب ایک قانون پاس کرتے ہیں اور سپریم کورٹ اس قانون کے متعلق ایک تشریح کرتی ہے کہ آپ کے پاس بحیثیت مقننہ یہ اختیار نہیں تھا کہ آپ سیکشن 3 کو incorporate کرتے کیونکہ یہ آئین سے متصادم ہے۔ جب یہ بات طے ہو گئی کہ سیکشن 3 کا اختیار اسمبلی کے پاس نہیں ہے تو حکومت کی حیثیت جزوی ہو گئی اور جب حکومت کی حیثیت جزوی ہو گئی تو سیکشن 3 کے ultra vires declare ہونے کے بعد یہ بات اس آرڈر میں مسلمہ ہے کہ وہ پوزیشن جو 2019 تک ان elected representatives کی ہے وہ بحال ہو گئی۔ اب اس کی تشریح طلب بات کون سی ہے جو کہ لاء منسٹر صاحب نہیں سمجھ پارہے اور عدالت نے اپنی proceeding کے دوران یہ کہا کہ یہ اراکین جا کر اپنے اجلاس منعقد کریں۔ اب اس میں دو سوال اٹھتے ہیں پہلا سوال یہ کہ اگر وہ اراکین عدالت کے حکم کے بعد اپنا

اجلاس منعقد کرنے جائیں تو حکومت پنجاب ان کو وہ premises جو کہ گورنمنٹ کی state کے طور پر تین tiers کے طور پر عدالت نے تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کا وجود کیا ہے؟ ریاست کا وجود وفاق اور اس کے نیچے کام کرنے والے ادارے ہیں، صوبہ اور اس کے نیچے کام کرنے والے ادارے اور آرٹیکل 140 کے تابع آئین پاکستان کے 3rd tier local governments اور اس کے ساتھ کام کرنے والے ادارے ہیں تو آپ نے dysfunctional کر دیا ایک ایسے قانون کے تابع جس کو کورٹ نے ultra vires declare کر دیا تو interveining orders unless court declared something about it matter subjudice ہے وہ آپ کی درخواست پر ہے تو وہ فیصلہ جو کہ آپ کا ہے اور جو فیصلہ آپ کا ہے اس فیصلے کو کسی جگہ پر معطل نہیں کیا گیا۔ اگر معطل ہوتا تو آپ کا مؤقف درست اور جائز تھا جب معطل نہیں کیا گیا تو meanwhile آپ نے بطور گورنمنٹ Act کرنا ہے اور آپ کا Act کیا تقاضا کرتا ہے کہ سیکشن 3 کے ultra vires declare ہونے کے بعد وہ elected representatives جن کا mandate یہ تھا کہ 2019 کی فلاں تاریخ سے لے کر فلاں تاریخ تک اتنے سال کے لئے منتخب ہیں اور کورٹ نے یہی exactly کہا ہے کہ یہ اتنے سال کے لئے منتخب ہیں تو جب وہ اتنے سال کے لئے منتخب ہیں تو بنیادی طور پر پھر حکومت کر کیا رہی ہے کہ elected representatives کا mandate deny کر رہی ہے اس سے بڑا جرم جمہوریت میں میرے سمجھنے میں اور کوئی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! ٹھیک ہے آپ کا point of view آگیا ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ اب ہوا یہ ہے کہ آپ کی بات صحیح ہے لیکن سپریم کورٹ نے اس پر کچھ نہیں کہا جبکہ وہ کونسل ہی ختم ہو گئی ہے تو اس کی clarification کے لئے 16 تاریخ گورنمنٹ نے دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جو قانون اس حکومت نے پاس کیا ہے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! اب لاء منسٹر صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں اور آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز اراکین معاملے کو بلاوجہ confuse کر رہے ہیں اگر یہ معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو اس وقت یہ issue create ہی نہ ہوتا۔ دوسری بات یہ کہ اس وقت جب یہ معاملہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں زیر غور ہے اس معاملے پر یہاں پر بحث کرنی اور کوئی راستہ نکال کر گورنمنٹ کو بتانا کہ یہ راستہ آپ اختیار کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 16 تاریخ کو ہماری جو petition لگی ہوئی ہے وہ ان کی طرف سے دائر کی گئی ہے اور وہ contempt petition ہے۔ اگر حکومت غلط کر رہی ہے اور 16 تاریخ کو وہاں عدالت میں اپنا موقف پیش نہ کر سکی تو فیصلہ ہمارے خلاف آجائے گا۔ دوسرا جو clarification review petition ہماری سپریم کورٹ میں گئی ہوئی ہے اس میں بھی حکومت نے early hearing کی request کی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو بالآخر کورٹ میں ہی طے ہونا ہے اور اس ایوان میں یہ معاملہ طے نہیں ہونا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میں نے بھی یہی بات کہی ہے کہ 4 دن صبر کر لیں کوئی بات نہیں۔ اگلا پوائنٹ آف آرڈر جناب محمد طاہر کا ہے۔ ملک صاحب! آپ کی بات بھی میں سمجھ گیا ہوں راجہ صاحب کا بھی یہ خیال ہے کہ 4 دن کے بعد clear ہو جائے گا کہ اگر حکومت کا stand غلط ہے تو پھر contempt of court بھی لگ سکتی ہے۔ جی، جناب محمد طاہر!

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلہ کی طرف اپنی حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں انہوں نے لاہور میں بیٹھ کر جو مویشی منڈیوں کے ٹھیکے کئے ہیں تو انہوں نے لاہور کے طرز عمل پر کئے ہیں۔ یہاں مختلف علاقوں کے مختلف حالات ہیں، یہاں بیوپاری لوگ ایک مہینے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اور ان سے 500 سو روپے فی جانور فیس لی جاتی ہے لیکن ہمارے مختلف علاقوں میں، کوٹ ادو، بھکر اور میانوالی میں ایک دن منڈی لگتی ہے جب غریب زمیندار پورا سال جانور پالتے ہیں اور جب بیوپاری ان جانوروں کا ریٹ کم لگاتے ہیں تو کم ریٹ کی وجہ سے وہ غریب زمیندار جب اپنے جانور واپس گھر لے جانا چاہتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ 500 روپے

فی جانور دیں تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے شہر میں اسی وجہ سے کل منگل والے دن جو منڈی لگتی ہے اس میں دو تین جگہ پر لڑائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کا point of view آگیا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! میرے خیال میں ان منڈیوں کا کوکل کنٹرول ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے معزز ممبر سے detail لے کر check بھی کروالیتا ہوں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے تمام detail لے لیں اور اس کو چیک کروائیں اور ڈی سی صاحب سے کہیں کہ یہ جو فیس لے رہے ہیں یہ غلط کام ہو رہا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک ندیم عباس!

عید الاضحیٰ سے پہلے دس روز بیوپاریوں کو جانوروں پر ٹیکس کی چھوٹ دینے کا مطالبہ

ملک ندیم عباس: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ چیف منسٹر تھے اس وقت آپ نے کسانوں کو اور بیوپاری جانور لے کر آتے تھے ان کو آپ نے ایک بہت بڑا relief دیا تھا کہ عید الاضحیٰ سے پہلے 10 دن آپ ٹوٹل ٹیکس فری کر دیتے تھے۔ اگر میں لاہور کی بات کروں تو اب جو ٹھیکیدار حضرات بیٹھے ہیں تو وہ 500 روپے کی بجائے 2 ہزار روپے فی جانور لے رہے ہیں۔ بکرے کی فیس ایک سو روپے ہے جبکہ وہ 500 روپے لے رہے ہیں۔ اس طرح پرالی اور پانی کے ٹیکس کی مد میں بیوپاریوں کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ اگر آپ پچھلے دور کو مد نظر رکھتے ہوئے 10 دن ٹیکس فری کر دیں کیونکہ بہت سارے نئے بیوپاری آتے ہیں ان کو ریٹ کا علم نہیں ہوتا ان کے ساتھ ظلم کر کے زیادہ ریٹ وصول کئے جاتے ہیں۔ یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس پر توجہ دیں تو بیوپاری کے لئے بہت فائدہ مند ہوگا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ دیکھ لیں کہ قربانی کے حوالے سے اگر اس میں کوئی رعایت ہو سکتی ہے تو وہ ضرور ہونی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں دو ایشوز ہیں پہلا ایشو جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ overcharging ہے اور اس کے متعلق ہر منڈی کے باہر باقاعدہ بورڈ لگا ہوا ہے اور اس پر ریٹ لکھے ہوئے ہیں میں قطعی طور پر یہ نہیں کہتا کہ معزز رکن کا فرمانا غلط ہے، وہ درست فرما رہے ہوں گے لیکن میں آپ کے توسط سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جو سرکاری طور پر ریٹ fix کئے گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی implementation کروائی جائے گی۔ اس سے پہلے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا گیا اس سلسلے میں عرض ہے کہ مویشی منڈی میں جو جانور لائے جاتے ہیں اگر ان کی فروخت نہیں ہوتی تو جب واپس جاتے ہیں تو پھر ان پر فیس charge کی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا فرمانا بالکل درست ہے کیونکہ ایک دفعہ entry fee لی جاتی ہے اور جب entry fee لے لی جائے اور جانور نہ بکے تو واپس جاتے ہوئے اس سے دوبارہ فیس وصول نہیں کرنی چاہئے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں اور انشاء اللہ ان دونوں پر implementation کرائیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اس میں ذرا خود interest لیں قربانی تو تین دن ہے اگر آپ یہ بات کر بھی دیں گے تو implementation تک ان کا کام ہو جائے گا اور انہیں کچھ بھی نہیں ملنا۔ لہذا آپ اس میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں کہ یہ ثواب کا کام ہے اور آپ ثواب لیں اور یہ قصہ ہی ختم کریں ورنہ جانوروں کی واپس جاتی دفعہ یہ فیس لے لیں گے اور آپ کی بات پر implement نہیں ہونا۔ میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب کو ویسے ہی اعلان کرنا چاہئے چونکہ یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ محترمہ ساجدہ بیگم کا زیر و آرمور خہ 4۔ جون 2021 کو پیش ہوا تھا وزیر لیبر نے اس کا جواب دینا تھا۔ کیا لیبر منسٹر ہیں؟ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ راجہ صاحب! لیبر منسٹر سے متعلقہ بزنس بہت دفعہ pending ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: لیبر منسٹر تو آتے ہی نہیں۔

زیر وارنٹس

جناب سپیکر: یہ زیر وارنٹس ابھی pending کیا جاتا ہے بعد میں اسے take up کریں گے۔ اگلا زیر وارنٹس جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں گا۔ پلیز بیٹھیں، میں نے صفدر شاکر صاحب کو floor دے دیا ہے۔ جی، صفدر شاکر صاحب!

جناب محمد صفدر شاکر: شکریہ، جناب قابل احترام سپیکر صاحب!۔۔۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ان کے بعد مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، مجھے پتا ہے کہ کیا ہو گا۔ جی صفدر شاکر صاحب!

ماموں کا نجن سٹی میں سیم نالہ پر پل کی مرمت کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، قابل احترام جناب سپیکر صاحب! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حلقہ پی پی 104 ضلع فیصل آباد کے شہر ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نجن کے درمیان سے ایک سیم نالہ گزرتا ہے جس کے اوپر محکمہ ہائی وے فیصل آباد نے آمد و رفت کے لئے ایک پل تعمیر کیا تھا۔ یہ پل نہ صرف اپنی مدت پوری کر چکا ہے بلکہ پل کے دونوں طرف حفاظتی دیواریں بھی گر چکی ہیں جس کی وجہ سے اللہ نہ کرے کوئی جان لیوا حادثہ ہو سکتا ہے۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر وارنٹ کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: صفدر شاکر صاحب! اس میں آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ نے اس سلسلے میں مزید کوئی بات کرنی ہے تو کر لیں پھر ہم منسٹر صاحب کو کہہ دیں گے کہ اسے look after کریں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میری تو یہی request ہے کہ یہ پل بہت پرانا ہو چکا ہے اور شہر کا ایک ہی پل ہے جس سے ساری آمد و رفت ہوتی ہے۔ وہاں پر گندم سنور کرنے کے لئے گودام بھی ہیں ان کی ساری گندم یہیں سے گزرتی ہے، گنے کے سیزن میں سارا گنا بھی اس پل سے گزر کر جاتا ہے لیکن یہ پل انتہائی ناگفتہ بہ ہو چکا ہے لہذا میری استدعا ہے کہ اس پل کو فوری تعمیر کیا جائے۔
شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز رکن ٹھیک فرما رہے ہیں کہ پل کافی خستہ حالت میں ہے لیکن یہ پل ہمارا نہیں بلکہ محکمہ آبپاشی کا ہے۔
جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ particularly ماموں کا نجن کا دیکھ لیں اگر اس کی حالت خراب ہے تو اسے repair کروادیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اسی پل کی بات کر رہا ہوں کہ یہ پل محکمہ آبپاشی کا ہے لیکن ہم take up کر رہے ہیں اور میں نے اس کی estimation کا کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کرنا کس نے ہے؟ کیا اسے محکمہ آبپاشی نے ٹھیک کرنا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! سڑک ہماری ہے لیکن پل محکمہ آبپاشی کا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان سے بات کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، میں محکمہ آبپاشی سے بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: صفدر شاکر صاحب! کیا یہ ٹھیک ہے کہ منسٹر صاحب محکمہ آبپاشی والوں سے بات کر لیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جی ٹھیک ہے۔

جناب محمد معظم شیر: پوائنٹ آف آرڈر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، شکریہ، جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی اہم معاملے پر اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایس اینڈ جی اے ڈی ریگولیشن ونگ

کا ایک نوٹیفکیشن ہے جس کی base پر ایک special zone create کیا گیا ہے اس special zone میں بہاولپور ڈویژن، ڈیرہ غازی خان ڈویژن، ملتان ڈویژن، ضلع بھکر اور ضلع میانوالی شامل ہیں۔ اس پالیسی کا مقصد یہ تھا کہ جتنے بھی undeveloped, deprived backward علاقے ہیں ان کے لوگوں کو سول سروس میں 20 فی صد کوٹا دیا گیا، پچھلے ہفتے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اعلان کیا ہے کہ اسی notification کی base پر اس کوٹا کو increase کر کے 32 اور 35 فیصد پر لے کر جائیں گے۔ اس کے پیچھے بالکل ٹھیک idea ہے لیکن ضلع خوشاب ان تمام ایریاز کے برابر ہے جس کی وجہ سے یہ special zone بنایا گیا ہے وہ undeveloped, deprived ہونا اور backward ہونا ہے ضلع خوشاب کی تحصیل نور پور تھل اور تحصیل خوشاب same تھل کا علاقہ ہے، صحرا ہے، backward ہے اور deprived ہے لیکن اسے اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ لہذا میری استدعا ہے کہ ان دونوں تحصیلوں کو بھی اس special zone میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ ان کا جواب کس نے دینا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا بھی زیرو آر تھا؟

جناب سپیکر: معزز ممبر ان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یہ تو آپ نے ہی manage کرنا ہے میں نے تو زیرو آر ہی کھول کر رکھا ہوا ہے۔ لہذا آپ اپنے بندوں کو تو کنٹرول کریں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! مجھے میرے point پر جواب تو لینے دیں۔

جناب سپیکر: متعلقہ منسٹر ہی نہیں ہیں؟ کس منسٹر نے جواب دینا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: راجہ صاحب جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: اب ہر چیز کا جواب تو راجہ صاحب کے پاس نہیں ہے۔ آپ اس مسئلے پر تحریک التوائے کار move کریں۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر لے لیا ہے۔ اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا چونکہ میں ابھی زیر و آور لے رہا ہوں مجھے ان سے بات کرنے دیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں بعد میں بات کرنا۔ آپ تشریف رکھیں، ابھی بالکل نہیں سنی چونکہ میں نے ان کو مائیک دے دیا ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ان کے بعد مجھے ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد میں بتاؤں گا آپ نے نہیں بتانا، ان کے بعد سمیع اللہ صاحب نے بات کرنی ہے۔ آپ کسی طریقے سے چلیں، کسی discipline میں رہیں۔ جی، صہیب ملک صاحب!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ اور بھلوال میں غیر قانونی پارکنگ فیس

وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ، میرا زیر و آرنوٹس نمبر 544 ہے، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ / بھلوال میں پارکنگ سٹینڈ کے نام پر 10، 20، اور 50 روپے لئے جارہے ہیں اور یہ عرصہ دراز سے کام چل رہا ہے لیکن آج تک اس ہسپتال میں پارکنگ سٹینڈ نہیں بن سکا لیکن ان کا ٹھیکہ ہر دفعہ ہوتا ہے سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب پارکنگ سٹینڈ ہی نہیں پھر ٹھیکہ کیسے اور کون دے رہا ہے۔ ہر روز اس پارکنگ سٹینڈ پر کبھی مریض کو لے کر آنے والی فیملی کے ساتھ بدتمیزی تو کبھی کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا تو کبھی کسی سے زائد پیسوں کی وصولی کی جارہی ہے جس سے مریضوں اور ان کے لواحقین میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ اس پر short statement دے دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! A very short statement اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنی بولی میں بات کر لوں۔

جناب سپیکر! گل ایہہ اے کہ ساڈے حلقے NA-88 تحصیل بھیرہ تے تحصیل بھلوال دے ہسپتالاں وچ پارکنگ سٹینڈ دے ناں تے پیسے لیندے نیں اس نال اتھانیں بڑا مسئلہ بنیا ہوا اے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ ہوئے یا بھلوال روز اتھے جہڑے جہڑے مریض دور دراز علاقے توں آندے نیں اوہ اس گل دی شکایت کر بندے نیں۔ ہفتہ تے اتوار آلے دیہاڑے اسان اپنے ڈیرے تے ہوندے آں اوہ لوگ آکے شکایت کر دے نیں کہ اسان بڑے ذلیل و خوار ہوندے پئے آں، ساڈے نال بڑیاں زیادتیاں ہوندیاں پئیاں، دہ روپے تے منن تے دہ لئے لیندے نیں، ویہہ تے منن تے ویہہ لئے لیندے نیں، پنجاہ تے منن تے پنجاہ اور سوتے منن تے سولیندے نیں۔

جناب سپیکر! تساڈی وساطت نال میری request اے کہ جہڑے مریض اگے مرے ہوئے آندے نیں، ایکسیڈنٹ آلے، بیماریاں آلے اوہناں دا ارج تک کوئی حل نہیں نکلیا۔ خدا را ایہہ جہڑا جگا ٹیکس لیندے پئے نہیں، تسانوں پتا اے کہ ایہہ جگے ٹیکس تے ہلے ہوئے نیں، ایہہ جہڑا جگا ٹیکس لیندے پئے نئے اس تے کوئی کمیٹی بنائی جاوے یا ایہہ refer کیتا جاوے اور بھیرہ توں بھلوال تے میانی تک بساں دے کرایہ جات وی triple وصول کیتے جاندے نیں، میری آپ نال خصوصی request اے کہ تھوڑی جی attention pay کر کے تے جناب میری آپ نال خصوصی request اے کہ تھوڑی جی attention pay کر کے ایہدے تے ruling دی جاوے۔ تے جہڑے ساڈے حلقے دے غریب ہن اوہناں دا کوئی قصور نہیں اے۔ اوہناں نے ووٹ دے کے سانوں اللہ پاک دی مہربانی نال جتوایا اے۔ ساڈے لوکاں نوں اہناں مصیبتاں توں کڈو تے ساڈی اہناں توں چنڈ چھڈ واؤ۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ زیر و آرمحکمہ پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلقہ ہے۔ کیا وزیر صحت آئی ہیں؟ وہ موجود نہیں ہیں۔ چودھری ظہیر الدین! آپ منسٹر صاحبہ کو یہ پیغام پہنچادیں کہ صہیب احمد ملک درست بات کر رہے ہیں۔ جن لوگوں نے یہ ٹھیکے لئے ہوئے ہیں وہ اس بات کو مد نظر نہیں رکھتے کہ کوئی ایمر جنسی میں مریض کو لے کر آیا ہے اور وہ بالکل خُدا کا خوف بھی نہیں کرتے۔ وہ

اپنی مرضی سے پارکنگ فیس وصول کر رہے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس کا کوئی proper نظام رائج ہونا چاہئے کیونکہ یہ طریق کار غلط ہے۔ تمام ہسپتالوں میں یہ خرابی موجود ہے۔ اس کا کوئی باقاعدہ نظام بنایا جائے۔ آپ ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو میرا یہ پیغام پہنچادیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ میں آپ کا پیغام ہیلتھ منسٹر صاحبہ تک پہنچا دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا زیر و آر نمبر 499 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ہے۔ یہ pending چلا آ رہا ہے۔ کیا متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں؟ میرا خیال ہے کہ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ 28- مئی سے راولپنڈی رنگ روڈ کے حوالے سے ایک scandal کی بازگشت پورے ملک میں سنائی دے رہی ہے۔ میرا زیر و آر اسی حوالے سے ہے جبکہ متعلقہ وزیر موصوف جواب دینے کے لئے ایوان میں تشریف نہیں لا رہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جس طرح آپ نے پچھلے زیر و آر کے حوالے سے چودھری ظہیر الدین سے کہا ہے کہ وہ آپ کا پیغام ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو پہنچائیں تو میرے زیر و آر کے بارے میں بھی کوئی پیغام وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ تک پہنچا دیں۔ اگلا زیر و آر جمعۃ المبارک کو ہو گا۔ متعلقہ وزیر صاحب اس دن ایوان میں موجود ہوں تاکہ میں راولپنڈی رنگ روڈ کے حوالے سے اپنے خدشات ان کے گوش گزار کر سکوں اور وہ اس کا جواب دے سکیں۔ میری گزارش ہے کہ میرے زیر و آر کو اگلے جمعہ سے زیادہ pending نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! یہ پیغام بھی آپ متعلقہ منسٹر تک پہنچادیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جی، بہتر ہے۔ تعمیل ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وزیر C&W سردار آصف نکی صاحب نے ایک assurance during the proceeding of the House دی تھی۔ لاہور قصور روڈ سے نہ کوئی ایبوالینس اور نہ ہی دوسری ٹریفک گزر سکتی ہے۔ اس سڑک پر پانچ پانچ فٹ کے ditch ہیں، اس

سڑک کے ارد گرد بہت زیادہ فیکٹریاں ہیں، وہاں سے لیبر گزر نہیں سکتی اور اس کی وجہ سے عوام شدید اذیت کا شکار ہیں۔ گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے۔ یہ non-travelable road ہے۔ الہ آباد اور کھڑیاں کے نزدیک اس سڑک کے کچھ حصوں یعنی پانچ پانچ، دس دس اور پینتیس پینتیس فٹ پر جبری بچھائی گئی ہے۔ But the total road is absolutely non-travelable۔ اس سڑک پر سفر کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جناب سپیکر! وزیر C&W نے آپ کی موجودگی میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اس بجٹ میں اس سڑک کے لئے پیسے مختص کئے جائیں گے۔ ایوان میں جو یقین دہانی کرائی جائے وہ misleading نہیں ہونی چاہئے۔ معزز وزیر صاحب بتائیں کہ کیا اس سڑک کے لئے موجودہ بجٹ میں کوئی پیسے مختص کئے گئے ہیں اگر اس سڑک کے لئے پیسے مختص نہیں کئے گئے تو پھر ہاؤس کے اندر miscommitment کیوں کی گئی تھی؟

جناب سپیکر: سردار آصف نکئی! اس کو دیکھ لیں۔ یہ ویسے بھی آپ کے ضلع کی سڑک ہے۔ وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ملک محمد احمد خان صاحب سے عرض کروں گا کہ میں نے ایوان میں کوئی commitment نہیں کی تھی بلکہ میں نے کہا تھا کہ کوشش کروں گا۔ جناب والا! commitment اور کوشش میں فرق ہوتا ہے۔ آپ بے شک ریکارڈنگ نکلوا کر سن لیں۔ یہ سڑک آپ کے دور میں بنائی گئی تھی اس کے بعد دس سال تک پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی ہے یعنی ملک صاحب کی اپنی حکومت رہی ہے تو انہوں نے اس سڑک پر اپنے دور حکومت میں ایک روپیہ خرچ نہیں کیا۔ ان سے پوچھیں کہ دس سال تک یہ حکومت میں تھے تو انہوں نے اس سڑک کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، وہ وقت تو گزر گیا۔ یہ سڑک آپ کے اپنے ضلع کی ہے، آپ خود ہی وزیر C&W ہیں اور اس کے باوجود یہ سڑک نہ بن سکے تو پھر یہ بات مناسب نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ یہ سڑک ضرور بنے گی اور اسی سال بنے گی۔

جناب سپیکر: سردار آصف نکئی صاحب! آپ یہ سڑک بنوادیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی): جناب سپیکر! انشاء اللہ یہ سڑک بنے گی۔
 ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ commitment دے رہے ہیں یا کوشش
 کرنے کا کہہ رہے ہیں؟
 جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میرا خیال ہے کہ سردار آصف نکی اب یہ سڑک بنوادیں
 گے۔ ان سے commitment بھی کروالیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 کو take up کرتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی
 amendment ہے۔ ہماری صحافی برادری اس حوالے سے بڑی upset رہی ہے۔ ہم اس
 Amendment Bill کے ذریعے ایک چھوٹے سے نکتہ کو exclude کر رہے ہیں۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for leave of the Assembly.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

“That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.”

Now, the question is:

“That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.”

(The motion was carried unanimously and the leave was granted.)

MR SPEAKER: Mr Sajid Ahmed Khan may introduce the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 has been introduced. Mr Sajid Ahmed Khan may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.”

Now, the question is:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.”

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021

MR SPEAKER: Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for consideration of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 1, The Preamble and The Long Title
of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may
move the motion for passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

“That the Provincial Assembly of the Punjab
Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Provincial Assembly of the Punjab
Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed.”

Now, the question is:

“That the Provincial Assembly of the Punjab
Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed.”

(The motion was carried unanimously.)

(The Bill is passed unanimously.)

(Applause!)

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 26-جولائی 2021 بوقت
دوپہر 00-2 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 26- جولائی 2021

(یوم الاثنین، 15- ذوالحجہ 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: چوتھیاں اجلاس

جلد 34: شمارہ 4

189

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26- جولائی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موثر گاڑیاں 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موثر گاڑیاں 2021 ایوان میں پیش کریں گے

191

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 26- جولائی 2021

(یوم الاثنین، 15- ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 34 منٹ پر زیر

صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالصُّحٰی ۱ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۲ مَا وَدَّ عَکَ رَبُّکَ وَمَا قُلٰی ۳
وَلَا فِخْرَۃٌ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاَوْۤلٰی ۴ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۵
اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاَوْۤی ۶ وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَهَدٰی ۷
وَوَجَدَکَ عَابِلًا فَاَعْنٰی ۸ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تُقْرَبْ ۹ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۱۱

سورۃ الضحٰی۔ آیت (1 تا 11)

آفتاب کی روشنی کی قسم ۱ اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے ۲ اے نبی ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہی ہوا ۳ آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے ۴ اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے ۵ بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی، یتیم دی ۶ اور تمہیں راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا ۷ اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا ۸ تو تم بھی یتیم پرستم نہ کرنا ۹ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا ۱۰ اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا ۱۱

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بختِ سیاہ جب درِ عالی پہ رکھ دیا
سورج انہوں نے دستِ سواہی پہ رکھ دیا
آنکھیں بکھیر آیا ہوں روضے کے ہر طرف
لیکن خیال روضے کی جالی پہ رکھ دیا
مانگے تھے میں نے آپ سے رحمت کے چند پھول
سارا چمن دُعاؤں کی ڈالی پہ رکھ دیا
لکھنے چلا جو نعت تو میرے حضور نے
لفظوں کا ڈھیر ذہن کی تھالی پہ رکھ دیا
آہنگِ نو میں مظفر نہ کیوں کہے
کھلتا شعور خشک خیالی پہ رکھ دیا

تعزیت

راجن پور بس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ راجن پور میں ایک بس حادثہ کے دوران کافی لوگوں کی اموات ہوئی ہیں تو اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کی ارواح کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر راجن پور میں بس کے حادثہ کے دوران جاں بحق ہونے والوں کی ارواح کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلق سوالات ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال نمبر 1683 of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جناب منان خان: شکریہ، جناب سپیکر! سوال نمبر 2650 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں پیش امام اور علماء کرام کی نیشنل ایکشن پلان

کے تحت رجسٹریشن سے متعلق تفصیلات

*2650: جناب منان خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگر ہاں تو گوجرانوالہ ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم فرمائیں؟

(ب) گزشتہ تین برس میں گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ہذا مدارس و مساجد کی رجسٹریشن سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت کرتا ہے جبکہ مدارس و مساجد کے امام و علماء کرام کی رجسٹریشن دفتر ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے اس لئے محکمہ ہذا اس حوالے سے رپورٹ دینے سے قاصر ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں گزشتہ تین برس میں محکمہ ہذا میں 58 مدارس اور 425 مساجد کی رجسٹریشن سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت ہوئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	مدرسہ	مسجد
1	گوجرانوالہ	9	37
2	گجرات	18	149
3	سیالکوٹ	8	96
4	حافظ آباد	11	25
5	منڈی بہاؤ الدین	5	29
6	نارووال	7	89
	میزان ڈویژن گوجرانوالہ	58	425

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کی رجسٹریشن کی گئی ہے، اگر ہاں تو گوجرانوالہ ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم کی جائے؟ اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ ہذا مدارس و مساجد کی رجسٹریشن سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت کرتا ہے جبکہ مدارس و مساجد کے امام و علماء

کرام کی رجسٹریشن دفتر لہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے اس لئے محکمہ لہذا اس حوالے سے رپورٹ دینے سے قاصر ہے۔ اگر علماء کی کوئی رجسٹریشن نہیں کرتا تو اس کا ریکارڈ کہاں ہوتا ہے کیونکہ جب وہ مذہبی انتہا پسندی اور نفرت انگیز گفتگو کرتے ہیں جس سے اکثر لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو ایسی صورت میں ان کو کیسے manage کیا جاسکتا ہے لہذا میرا خیال ہے کہ ان کی رجسٹریشن بڑی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، اس سوال کا جواب درست دیا گیا ہے کہ ان کی رجسٹریشن پولیس نہیں کرتی۔ اگر اسی سوال کے جز (ب) کو دیکھا جائے تو اس میں درج ہے کہ یہ رجسٹریشن انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے لیکن پھر بھی معزز ممبر کی تسلی کے لئے ہم نے figures دیئے ہیں کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں 12646 مساجد کی رجسٹریشن کی گئی ہے، 1977 مدارس کی رجسٹریشن کی گئی ہے، 811 امام بارگاہوں کی رجسٹریشن کی گئی ہے اور 617 درباروں کی رجسٹریشن کی گئی ہے لیکن اس جواب کا تعلق پولیس کے ساتھ نہ ہے۔ محکمہ انڈسٹریز 1860 کے رجسٹریشن آف سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ان کی رجسٹریشن کرتا ہے۔ یہ سوال بنیادی طور پر محکمہ انڈسٹریز سے متعلق تھا لیکن اس کے باوجود میں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: Sorry راجہ صاحب! میں صحیح طور پر آپ کا جواب سُن نہیں پایا اس لئے دوبارہ بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ جواب درست طور پر دیا گیا ہے کہ محکمہ پولیس ان کی رجسٹریشن نہیں کرتا بلکہ محکمہ انڈسٹریز 1860 کے رجسٹریشن آف سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ان کی رجسٹریشن کرتا ہے لیکن اس کے باوجود جو رجسٹریشن ان کے محکمہ نے کی ہے اس کی تفصیل بھی میں نے معزز ممبر کو دے دی ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اس میں ان کا جو concern تھا نا کہ کئی دفعہ پتا نہیں ہوتا اور وہ انجانے میں بیٹھ کر کہیں آگ لگانے والی گفتگو نہ کر دیں تو ان کا مقصد یہ تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جاتی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ اگر رجسٹریشن کی جاتی ہے تو محکمہ انڈسٹریز والے ہمارے دیہی حلقوں میں رجسٹریشن کے لئے نہیں جاتے اس لئے جو محکمہ ان کی رجسٹریشن کرتا ہے تو وہ ہمیں بتا دے کہ ان کی رجسٹریشن کہاں ہوتی ہے، ان کا ریکارڈ تو حکومت کے پاس ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہمارے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے اور اسی ریکارڈ کی بنیاد پر میں نے یہ عرض کیا ہے کہ انہی کے سوال سے متعلقہ گورنوالہ ڈویژن میں 12646 مساجد کی رجسٹریشن محکمہ انڈسٹریز نے کی ہے، 1977 مدارس کی بھی رجسٹریشن کی ہے، 811 امام بارگاہوں کی بھی رجسٹریشن ہوئی ہے اور 617 درباروں کی بھی رجسٹریشن کی گئی ہے۔ اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور حکومت کے پاس اس کا پورا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب سپیکر: منان صاحب! ہوتا یہ ہے اور ہم نے جو دیکھا ہے کہ جو بھی کوئی اس طرح کا hate material استعمال کرتا ہے تو تین چار مختلف جگہیں ہیں جن میں سپیشل برانچ والے بھی اس کو ریکارڈ کرتے ہیں اور انٹیلی جینس ایجنسیاں بھی اس کو ریکارڈ کرتی ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ پتہ نہ چلے کہ کیا ہو رہا ہے۔ راجہ صاحب! اس میں ایک چیز missing ہے اور محرک کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کوئی واضح قانون ہونا چاہئے کیونکہ مدرسوں کا ایک وفاق المدارس بنا ہوا ہے اور ایک سسٹم چل رہا ہے۔ ان کی رجسٹریشن کوئی اتنی آسان نہیں ہے بہر حال اسے دیکھ لیں تاکہ اس میں مزید بہتری لائی جاسکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ محکمہ انڈسٹریز کا باقاعدہ ایک معیار ہے اور questionnaire ہے، وہ فارم fill کر کے دیتے ہیں تو پھر اس کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ جو آپ فرما رہے ہیں تو اس مدرسے کی رجسٹریشن نہیں کی جاتی جو وفاق المدارس سے منظور شدہ نہ ہو تو یہ باقاعدہ منظور شدہ مدارس ہیں اور انہی کی رجسٹریشن کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرے حلقے میں کافی سارے ایسے مدرسے موجود ہیں، پچھلے دنوں جب کوئی معاملات چل رہے تھے تو protest کے لئے بھی وہ سارے بچوں سمیت نکلتے ہیں۔ مساجد میں بھی امام خود ہی لوگ رکھتے ہیں لیکن کسی کا کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا اور صرف گاؤں والوں کو ہی ان کا پتا ہوتا ہے تو اگر ان کا کوئی proper سسٹم بن جائے۔ جیسے تمام ممالک کے اندر ہوتا ہے کہ جتنی بھی مساجد ہیں وہاں ان کا ریکارڈ ہوتا ہے۔ انہوں نے مساجد کی رجسٹریشن تو کی ہے لیکن امام مسجد کی رجسٹریشن نہیں ہے جس نے وہاں پر بولنا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، وہاں دیہات کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہوتی ہے اگر وہ دیکھتی ہے کہ صحیح کام نہیں ہو رہا ہے یا اس امام کو کچھ نہیں آتا تو وہ اس امام کو تبدیل کر دیتی ہے۔ اس کو لوکل سطح پر دیکھنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور گاؤں والے اس کو دیکھتے ہیں کہ کیا یہ بندہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ خود ہی اس کو تبدیل کر دیتے ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں میں اس سے agree کر رہا ہوں لیکن میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ضلع نارووال کی رپورٹ منگوا لیں کہ ہمارے اس ضلع میں کتنے امام کا ریکارڈ موجود ہے اگر محکمہ انڈسٹریز کے پاس اس کا ریکارڈ ہے تو وہاں سے رپورٹ منگوا لیں اور تب تک کے لئے اس سوال کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے ریکارڈ دیا ہوا ہے جتنا ہے وہ آگیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ضلع نارووال میں 7 مدرسوں اور 89 مساجد کی رجسٹریشن کی گئی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں امام مسجد اور مدرسوں کے علماء حضرات کی بات کر رہا ہوں۔
 جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے اس کا جواب آگیا ہے اگلا سوال لے لیں وہ بھی آپ کا ہی ہے۔
 جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2651 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب سائونڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015
 کے تحت ماہانہ عملدرآمد رپورٹ سے متعلق تفصیلات

* 2651: جناب منان خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
 (الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب سائونڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 کے قانون کے
 تحت ضلعی پولیس آفیسر نے ماہانہ عملدرآمد کی رپورٹ جمع کروائی ہے اگر ہاں تو گزشتہ
 تین سالوں میں ایسی کتنی رپورٹس جمع کروائی گئیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں اور
 رپورٹ پیش کی جائے؟
 (ب) لاؤڈ سپیکر کالائسنس کون جاری کرتا ہے اور اس کا کیا طریق کار ہے تفصیلات بتائی جائیں؟
 (ج) گزشتہ تین برس میں سائونڈ سسٹم ایکٹ کے تحت کتنے مقدمات درج کئے گئے اور ان
 کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب سائونڈ سسٹم ریگولیشن
 ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر
 افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

سیالکوٹ:

ضلع سیالکوٹ پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب سائونڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

گجرات:

ضلع گجرات پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب سائونڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

نارووال:

ضلع نارووال پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب سائونڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

منڈی بہاؤ الدین:

ضلع منڈی بہاؤ الدین پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب سائونڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب سائونڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ:

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

سیالکوٹ:

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

گجرات:

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

نارووال:

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

منڈی بہاؤ الدین:

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

البتہ سائونڈ سسٹم کے استعمال کی اجازت ڈپٹی کمشنر ضلع دیتے ہیں۔

حافظ آباد:

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے

گوجرانوالہ: (ج)

ضلع گوجرانوالہ میں گزشتہ تین برسوں میں سائونڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل 699 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 869 ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

سیالکوٹ:

ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ تین برسوں میں سائونڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل 237 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 175 ملزمان کو سزائیں دلوائی گئی ہیں۔

گجرات:

ضلع گجرات میں گزشتہ تین برسوں میں سائونڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل 487 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 529 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا ہے مزید برآں SDPOs / SHOs / صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ سائونڈ سسٹم ایکٹ 2015 کی خلاف ورزی کرنے پر سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

نارووال:

ضلع نارووال میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل 699 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 869 ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

منڈی بہاؤ الدین:

ضلع منڈی بہاؤ الدین میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل 210 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 210 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا ہے مزید برآں SDPOs/SHOs صاحبان کو ہدایات کی گئی ہے کہ ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کی خلاف ورزی کرنے پر سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت 581 مقدمات ساؤنڈ سسٹم کے تحت درج کئے گئے خلاف ورزی پر آلات ساؤنڈ سسٹم کو موقع پر قبضہ میں لیا گیا اور ملوث ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ سوال بھی ایسے ہی ہے، ٹھیک ہے میں اس سوال سے satisfy ہوں اس طرح تو راجہ صاحب کہہ دیں گے کہ اس کی بھی رپورٹ ہے۔ میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بہت بری ہے اور راجہ صاحب کے پاس محکمہ داخلہ ہے۔ میرے حلقہ میں بہت ساری وارداتیں ایسی ہوتی ہیں جو trace نہیں ہوتیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ PP-48 میں جو واردات ہوئی ہے ان کی رپورٹ منگوا لیں تاکہ اس پر کوئی کارروائی ہو جائے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک ہی افسر ایک ہی تحصیل میں بار بار پوسٹنگ کرواتا ہے کیونکہ اس کا interest ہوتا ہے، اس کی لوگوں سے واقفیت ہوتی ہے اور

وہاں اس کے لئے رشوت اکٹھا کرنا آسان ہوتا ہے۔ کیا حکومت نے کوئی معیار بنایا ہے کہ ایک آفیسر بار بار ایک جگہ پر کیوں لگتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ سوال بالکل مختلف ہے۔ جو ان کا سوال زیر بحث ہے یہ public address system سے ہے۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ اگر کوئی لاؤڈ سپیکر کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس پر حکومت کیا کارروائی کرتی ہے؟ ہم نے اس کی ضلع وار کارروائی بتا دی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کتنے کمیسز رجسٹرڈ ہوئے؟ وہ بھی سارا بتا دیا ہے لیکن اب جو موصوف سوال کر رہے ہیں یہ ان کا fresh question ہے۔ یہ نیا سوال لے آئیں میں ان کو ساری تفصیل فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ہاں یہ ان کا fresh question ہی ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1559 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی-185 میں تھانہ جات و نفری سے متعلقہ تفصیلات

*1559: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-185 اوکاڑہ میں کل کتنے تھانہ جات ہیں، نام، پتہ علاقہ وار فراہم کریں ہر

تھانہ میں کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ کس حالت کی ہیں؟

(ب) ایک تھانہ کی حدود میں تقریباً کتنے چکوک ہیں ایک تھانہ کی حدود میں کتنی آبادی موجود

ہے، تھانہ وار تفصیل بیان کریں؟

(ج) ہر تھانہ میں نفری کی تعداد عہدہ وار فراہم کریں مذکورہ حلقہ کی ٹوٹل نفری کی تفصیل

فراہم کریں؟

- (د) تھانہ وار گاڑیوں کی تعداد کتنی ہے ہر تھانہ جات کی گاڑیوں کی تفصیل الگ الگ بیان کریں۔ 2018 سے لے کر اب تک مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کیا ہے، حکومت ان اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
- (ه) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت آبادی کے تناسب کے حساب سے مذکورہ تھانہ جات میں نفری پوری کرنے اور اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) پی پی۔ 185 اوکاڑہ کی حدود میں 04 تھانہ جات (بصیر پور، منڈی احمد آباد، حجرہ شاہ مقیم اور چورستہ میاں خان) ہیں ہر تھانہ میں 02 عدد سرکاری گاڑیاں ہیں جن کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) تھانہ بصیر پور کی حدود میں 74 چکوک، تھانہ منڈی احمد آباد میں 86 چکوک، تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں 100 اور تھانہ چورستہ میاں خان کی حدود میں 46 چکوک شامل ہیں۔

(ج) تھانہ بصیر پور میں نفری کی کل تعداد 58 ہے جن میں ایک انسپٹر، 02 سب انسپٹر، 02 اسسٹنٹ سب انسپٹر، 05 ہیڈ کانسیبل، 45 کانسیبل اور 02 لیڈی کانسیبل تعینات ہیں۔ تھانہ منڈی احمد آباد میں نفری کی کل تعداد 44 ہے جن میں ایک انسپٹر، 02 سب انسپٹر، 04 اسسٹنٹ سب انسپٹر، 04 ہیڈ کانسیبل، 31 کانسیبل، 02 لیڈی کانسیبل تعینات ہیں۔ تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں نفری کی کل تعداد 73 ہے جن میں 2 انسپٹر، 02 سب انسپٹر، 09 اسسٹنٹ سب انسپٹر، 02 ہیڈ کانسیبل، 55 کانسیبل اور 03 لیڈی کانسیبل تعینات ہیں۔

تھانہ چورستہ میاں خاں میں نفری کی کل تعداد 43 ہے جن میں ایک انسپٹر، 01 سب انسپٹر، 03 اسسٹنٹ سب انسپٹر، 04 ہیڈ کانسیبل، 31 کانسیبل اور 03 لیڈی کانسیبل تعینات ہیں۔

- (د) ہر تھانہ میں دو عدد گاڑیاں ہیں جن میں ایک موبائل 1 اور دوسری موبائل 2 ہے۔ ان تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد 529 ہے۔ مقامی پولیس ان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے سرگرم عمل ہے اور تمام وسائل بروئے کار لارہی ہے۔
- (ه) آبادی کے تناسب کے حساب سے تھانہ جات میں نفری تعینات کی گئی ہے۔ مزید وقتاً فوقتاً حکومت پنجاب کی جانب سے منظور کردہ بھرتی کی جاتی ہے اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے مقامی پولیس ان کے مسکن ہائے پر ریڈ کر رہی ہے اور اس حوالہ سے ہفتہ وار میٹنگ بھی منعقد کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال سے پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ رولز آف پروسیجر اور چیز کی ruling کے مطابق سوال کا جواب کتنے عرصے میں آنا چاہئے؟

جناب سپیکر: چیمپھر صاحب! آپ کسی specific question کا پوچھیں آپ کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! میں نے یہ generally پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ تو ہر سوال کی مختلف تاریخ ہوتی ہے۔

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! یہ سوال 2019 کو جمع کروایا گیا تھا اور اس کا جواب 2021 میں آرہا ہے۔

جناب سپیکر: اگر سوال pending میں چلے آ رہے ہوں تو پھر اس طرح ہو جاتا ہے۔

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! یہ سوال pending میں نہیں ہے بلکہ first time ایجنڈے پر آیا ہے۔ کیا منسٹر صاحب اس کی کوئی معقول وجہ بتا سکتے ہیں؟ یہ صرف میرے سوال کی بات نہیں ہے بلکہ یہ روٹین ہے کہ 6 مہینے، 8 مہینے اور 10 مہینے کے بعد ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سوال کا جواب آرہا ہے۔ اس میں clear cut rules ہیں کہ تاخیر کی کوئی معقول وجہ ہونی چاہئے اور آپ کی ruling بھی ہے کہ تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کا تعلق ڈیپارٹمنٹ اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے ساتھ ہے جب ہمیں سوال convey ہوتا ہے اس کے بعد ہم جواب دیتے ہیں اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ کم سے کم وقت میں اس کا جواب دے دیا جائے۔ محرک کا concern تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ کیا جواب آیا یا نہیں؟ آج questions take up ہوئے ہیں اور آج ان کے سوال کا جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر: چھپھر صاحب! جواب تو آگیا ہے اب آپ اس میں سے ضمنی سوال کریں۔
چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! اگر ڈیپارٹمنٹ اس روٹین سے جواب بھیجے گا تو اس tenure میں صرف تین مرتبہ جواب آئیں گے باقی جوابات نہیں آسکتے۔
جناب سپیکر: چلیں، اس وقت جو سسٹم چل رہا ہے اس کے مطابق چلیں باقی اس کو دیکھتے ہیں۔
آپ اس میں سے سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ایک تھانے کی حدود میں کتنی آبادی ہے؟ انہوں نے آبادی کا نہیں بتایا آدھے سوال کا جواب دے دیا اور آدھے کا جواب نہیں دیا۔ اگر راجہ صاحب کے پاس آبادی کی تعداد ہے تو مجھے بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب اسمبلی ایک ایسا فورم ہے کہ جہاں میں سمجھتا ہوں کہ سوال اس قسم کا کیا جانا چاہئے کہ جس کا مقصد صحیح معنوں میں معلومات لینا ہو۔ اگر ایک معزز رکن اپنے حلقے سے متعلق یہ پوچھنا شروع کر دے کہ میرے حلقے میں کتنے تھانے ہیں؟ یہ تو ان کو پہلے سے ہی معلوم ہے کہ کتنے تھانے ہیں۔ اسی طرح اگر پوچھا جائے کہ کتنے چلوک ہیں؟ وہ بھی ان کو معلوم ہے یہ وہاں سے الیکشن لڑتے ہیں کیا انہیں اس کا علم

نہیں ہے؟ یہ اس میں سے جو سوال کرنا چاہتے ہیں وہ کریں میں اس کا جواب دوں گا۔ اب یہ پوچھنا کہ فلاں چک کی آبادی کتنی ہے؟ اس کا لاء اینڈ آرڈر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے۔ چھپھر صاحب! یہ بتائیں کہ کیا آپ نے یہاں کسی کا امتحان لینا ہے؟ سوال کرنے کا جو مقصد ہے اسی حوالے سے بات ہونی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ یہ دیکھیں کہ اس سوال کا مقصد کیا ہے۔ اگر آپ یہاں کھڑے ہو کر یہ پوچھنا شروع کر دیں کہ فلاں سن میں یہ واقعہ ہوا تھا تو اس میں کیا کیا ہوا تھا؟ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! کیا مجھے بولنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اس لئے کیا ہے کہ انہوں نے میرے سوال کے اسی جز کے آخر میں یہ کہا ہے کہ آبادی کے تناسب سے سٹاف کی تقرری کی ہوئی ہے۔ اگر آبادی کا تناسب میرے سوال کے جواب میں ہو گا ہی نہیں تو میں پھر ضمنی سوال کیسے کروں گا؟

جناب سپیکر: چھپھر صاحب! یہ بتائیں کہ کیا آپ کسی ایک چک کا پوچھ رہے ہیں یا ضلع کا پوچھ رہے ہیں؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: میں ضلع کا پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ پورے ضلع کا پوچھیں گے تو اس کا مقصد کیا ہے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! ہر ضلع کی آبادی مختلف ہے، ہر چک کی آبادی مختلف ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میں تو ڈسٹرکٹ اوکازہ کے متعلق ہی پوچھوں گا۔

میرا سوال یہ تھا کہ اگر جڑہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت آبادی کے تناسب کے

حساب سے مذکورہ تھانہ جات میں نفری پورا کرنے اور اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: بس اتنا ہی رہنے دیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم نے اس کے جواب میں یہ عرض کیا ہے کہ آبادی کے تناسب کے حساب سے تھانہ جات میں نفری تعینات کی جاتی ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ آبادی کے تناسب سے دنیا بھر میں مختلف ممالک میں مختلف figures آتے ہیں۔ انگلینڈ میں figures اور آئیں گے، انڈیا میں اور آئیں گے، بنگلہ دیش میں اور آئیں گے، سری لنکا میں اور آئیں گے اور امریکہ میں اور آئیں گے۔ ہر ضلع کے علیحدہ علیحدہ figures ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنے وسائل کو دیکھنا ہوتا ہے جیسے جیسے ہمیں وسائل میسر آتے ہیں ہم بھرتیاں کرتے ہیں، نفری بڑھاتے ہیں اور پھر وہاں تعداد بھی بڑھادی جاتی ہے۔ ان کے سوال کا دوسرا جز ہے کہ اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ ہر مہینے آئی جی صاحب میٹنگ کرتے ہیں اور رپورٹ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ کی سطح پر بھی باقاعدہ review کیا جاتا ہے کہ ایک ضلع میں کتنے اشتہاری ہیں اور ان میں سے کتنے گرفتار ہوئے ہیں؟ اگر کسی ضلع میں اشتہاریوں کی تعداد بڑھتی ہے تو اس پولیس افسر سے باقاعدہ باز پرس کی جاتی ہے اور باقاعدہ اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے campaign چلائی جاتی ہے۔ ہم نے اسی طرح اس ضلع میں بھی باقاعدہ ایک campaign چلائی، اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے اقدامات کئے اور ہم نے اشتہاری گرفتار بھی کئے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال نمبر 1686 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 1728 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا سوال نمبر 1864 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولنے لگے۔

محترمہ عزیزہ فاطمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1986 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجومتہ لاہور روڈ تا دیپالپور روڈ پر ٹریفک پولیس کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات
*1986: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گجومتہ لاہور روڈ تا دیپالپور روڈ کی لمبائی کتنے کلو میٹر ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر ٹریفک پولیس کی ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹریفک پولیس کی غیر موجودگی کی وجہ سے اکثر اس روڈ پر ٹریفک جام رہتی ہے اور ٹریفک کا دباؤ مزید بڑھ جاتا ہے؟
- (د) مذکورہ روڈ پر یکم جولائی 2018 سے اب تک کتنے ایکسیڈنٹ ہوئے اور کتنے لوگ مذکورہ روڈ پر جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟
- (ه) کیا حکومت مذکورہ روڈ پر ٹریفک پولیس کی ڈیوٹیاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) CTO, Lahore

سینئر ٹریفک آفیسر، صدر ڈویژن لاہور سے رپورٹ طلب کی گئی جس کے مطابق سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی حدود گجومتہ سے لیبائی تک ہے جس کی لمبائی 17 کلو میٹر ہے۔ جبکہ لیبائی سے آگے دیپالپور روڈ تک روڈ سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی حدود میں نہ آتا ہے۔

DPO, Kasur

ضلع قصور کی حدود مصطفیٰ آباد باؤنڈری سے قصور فیروز پور روڈ اور قصور سے راجوال دیپالپور روڈ واقع ہے۔ مصطفیٰ آباد سے قصور تک فیروز پور روڈ کی لمبائی (18) کلو میٹر ہے اور دیپالپور روڈ کی لمبائی قصور سے راجوال باؤنڈری تک (60) کلو میٹر ہے۔ قصور ضلع کی حدود میں فیروز پور روڈ اور دیپالپور روڈ کی کل لمبائی (78) کلو میٹر ہے۔

(ب) CTO, Lahore

درست نہ ہے۔ گجومتہ سے لالیانی تک سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی طرف سے تین شفٹوں میں (24 گھنٹے) 18 ٹریفک افسران و ملازمین جن میں سے 12 پوائنٹ ڈیوٹی، 4 پٹرولنگ آفیسرز اور 2 سیکٹر انچارج ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور ہمہ وقت ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھتے ہیں۔

DPO, Kasur

مذکورہ دونوں روڈ ہائے پر اڈا مصطفیٰ آباد، سٹی ایریا قصور، اڈا کھڈیاں خاص اور الہ آباد پوائنٹ ہائے پر ٹریفک ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جبکہ باقی روڈ پر PHP کی ڈیوٹی ہوتی ہے جو کہ اس تمام ایریا میں پٹرولنگ ڈیوٹی کرتے ہیں۔

(ج) CTO, Lahore

متذکرہ روڈ پر سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی ڈیوٹی موجود ہوتی ہے جس کو گاہے بگاہے افسران کی طرف سے چیک کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ اس روڈ پر ٹریفک کالوڈ ہوتا ہے اور نہ ہی ٹریفک جام ہوتی ہے۔ البتہ کبھی کسی احتجاج / ریلی کی صورت میں ٹریفک کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے جس کو ٹریفک سٹاف احسن طریقے سے کلیئر کر دیتے ہیں۔

DPO, Kasur

ضلع قصور کی حدود میں فیروز پور روڈ اور دیپالپور روڈ پر جن جن پوائنٹ ہائے پر ٹریفک پولیس کی نفری تعینات ہے وہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقہ سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ٹریفک کی روانی کو متاثر نہیں ہونے دیتے۔

(د) CTO, Lahore

مذکورہ روڈ پر یکم جولائی 2018 سے آج تک ٹوٹل 33 ایکسیڈنٹ رونما ہوئے جن میں 35 لوگ اپنی جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ گجومتہ تاللیانی تک کا علاقہ جو 17 کلو میٹر پر مبنی ہے جس کی آبادی کم و بیش 5 لاکھ نفوس پر مبنی ہے۔ جبکہ اس علاقہ میں pedestrian برج کی تعداد صرف 3 ہے اور ایک برج سے دوسرے برج کا فاصلہ تقریباً 4 سے 5 کلو میٹر بنتا ہے۔ مقامی آبادی کے لوگ اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر جلدی

اور آسانی کی خاطر pedestrian برج کی بجائے روڈ سے کراسنگ کی کوشش کرتے ہیں جو کہ لاہور قصور روڈ سنگل فری ہے جس کی وجہ سے گاڑیوں کی سپیڈ تیز ہوتی ہے اور حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ پرانا کاہنہ کے پاس روڈ نسبتاً کم چوڑا ہے جو حادثات کا سبب بنتا ہے اس کو کھلا کر نا اشد ضروری ہے۔ مزید یہ کہ گجومتہ تاللیانی سڑک کے درمیان divider پر وقفے وقفے سے لوہے کے جنگلے لگے ہوئے ہیں جن کو لوکل ایریا کے لوگوں نے کراسنگ کے لئے اپنی سہولت کی خاطر جگہ جگہ سے توڑا ہوا ہے اور وہاں سے اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈال کر سڑک کراس کرتے ہیں اور آئے روز حادثات کی نذر ہو جاتے ہیں۔

DPO, Kasur

یکم جولائی 2018 تا یکم جولائی 2019 کل (13) مہلک حادثات رونما ہوئے ہیں اور ان میں (15) اشخاص ہلاک ہوئے۔ تمام حادثات (PHP) پٹرولنگ ہائی وے پولیس کے زیر کنٹرول علاقہ میں رونما ہوئے ہیں۔

CTO, Lahore (۵)

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ متذکرہ روڈ گجومتہ سے للیانی تک سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی طرف سے تین شفٹوں میں (24 گھنٹے) 18 ٹریفک افسران و ملازمین جن میں سے 12 پوائنٹ ڈیوٹی، 4 پٹرولنگ آفیسرز اور 2 سیکٹر انچارج ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور ہم وقت ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھتے ہیں۔ جبکہ للیانی سے آگے دیپالپور روڈ تک کا علاقہ سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی حدود میں نہ آتا ہے جس وجہ سے وہاں سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی جانب سے ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی ہے۔

DPO, Kasur

دستیاب نفری کے حساب سے ضلع قصور میں واقع فیروز پور روڈ، دیپالپور روڈ پر جن اہم پوائنٹ ہائے پر ڈیوٹی لگانا اشد ضروری ہے وہاں پر ٹریفک پولیس کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ لیکن اگر حکومت وقت کی طرف سے منظور شدہ نفری کے مطابق مزید نفری اور ٹرانسپورٹ مہیا کر دی جائے تو اس میں اور زیادہ بہتری لائی جاسکتی ہے۔ اس طرح

حکومت وقت کی طرف سے PHP کو مزید نفری اور ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے تو ان کی ڈیوٹی میں بھی بہتری آسکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال کی جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک پولیس کی غیر موجودگی کی وجہ سے اکثر اس روڈ پر ٹریفک جام رہتی ہے تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ یہاں پر ٹریفک پولیس ہمیشہ موجود رہتی ہے لیکن میں خود یہاں سے کئی بار دیپالپور تک جاتی ہوں، ٹریفک پولیس کا وہاں پر کوئی نظام نہیں ہے اور بے تحاشہ accidents ہوتے ہیں ان accidents کی کوئی رپورٹ نہیں ہوتی اور وہاں پر کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ پوری سڑک پر وہاں کھڈے ہی کھڈے ہیں اور وہاں پر ٹریفک جام رہتی ہے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ سوال اور جواب لکھنے کی حد تک نہیں ہونے چاہئیں، میرا خیال ہے کہ اب کام کرنے کا وقت آگیا ہے تو کام کرنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں دیکھیں جو آپ نے کہا ہے اس میں تو لکھا ہے کہ اس کی لمبائی 17 کلو میٹر ہے جبکہ لیانی سے آگے دیپالپور روڈ تک ٹریفک پولیس لاہور کی حدود میں نہیں آتا جس کی وجہ سے سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی جانب سے ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! انہوں نے آگے لکھا ہے کہ مصطفیٰ آباد باؤنڈری سے قصور فیروز پور روڈ اور قصور سے راجوال دیپالپور روڈ کی لمبائی 18 کلو میٹر، قصور سے دیپالپور روڈ کی لمبائی 60 کلو میٹر ہے اور قصور ضلع کی حدود میں فیروز پور روڈ اور دیپالپور روڈ کی لمبائی کل 78 کلو میٹر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لمبائی 18 کلو میٹر لکھی ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! نہیں، آگے بھی لکھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، 60 کلو میٹر۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: لیکن جو ہمارا سوال ہے وہ یہ ہے کہ اس پر پولیس تعینات ہے یا نہیں؟ وہاں پر کوئی بھی ٹریفک وارڈن تعینات نہیں ہے اگر وہ لاہور کی حدود میں نہیں آتی تو جو متعلقہ ادھر کے تھانے ہیں جو بھی چھوٹے چھوٹے وہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ چھوٹے چھوٹے تھانوں میں ٹریفک کا کوئی نظام نہیں ہوتا، وہاں پر locally نظام ہوتا ہے اور ان کے پاس تو اتنی نفری نہیں ہے۔ راجہ صاحب! آپ بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے CTO سے ایک رپورٹ مانگی تھی انہوں نے باقاعدہ یہ بتایا ہے کہ یہاں پر تین شفتوں میں نفری لگائی جاتی ہے جس میں 18 ٹریفک افسران اور ملازمین 12 پوائنٹس پر ڈیوٹی دیتے ہیں۔ جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ جہاں پر ایریا سٹی لاہور کے ماتحت آتا ہے وہاں پر باقاعدہ ڈیوٹی لگتی ہے لیکن جب رورل ایریا میں جاتے ہیں تو وہاں پر تھوڑی problem آتی ہے کیونکہ رورل ایریا جن میں سے ٹریفک پاس کر رہی ہوتی ہے وہاں پر CTO کی طرف سے ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی بلکہ مقامی پولیس کی طرف سے ڈیوٹی لگائی جاتی ہے لیکن اس میں، میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ سڑک ٹوٹی ہوئی یہ تو ہم سے متعلقہ نہیں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، راجہ صاحب! اگر وہ موٹر وے کے ماتحت آتا ہے تو موٹر وے پولیس علیحدہ ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، یہ جی ٹی روڈ کی بات کر رہی ہیں لیکن باقاعدہ پولیس کی ڈیوٹی ہوتی ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ کم ہوتی ہے لیکن ڈیوٹی موجود ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب تو میرے خیال میں جی ٹی روڈ پر بھی پولیس تعینات کی گئی ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! وہ ہائی وے پولیس ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب ادھر ہائی وے پولیس تعینات ہو گئی ہے۔ محترمہ! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اب اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہذا اس سوال نمبر 3051 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔
 جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 3135 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد تھانہ فیکٹری ایریا میں یکم جنوری 2019 سے

اب تک اندراج مقدمات سے متعلق تفصیلات

- *3135: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کتنے مقدمہ جات کن کن جرائم کے تحت درج ہوئے ہیں؟
- (ب) کتنے مقدمہ جات کے چالان مکمل ہو کر عدالت میں بھیج دیئے گئے ہیں کتنے مقدمہ جات کے چالان مکمل نہیں ہوئے؟
- (ج) اس تھانہ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز کتنی نفری کی کمی ہے؟
- (د) اس کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے اس کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی اس کی بلڈنگ کب تک تعمیر ہوگی؟
- (ه) اس تھانہ کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں ان کی حالت کیسی ہے مزید اس تھانہ کو کس کس چیز کی ضرورت ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

- (الف) تھانہ ہذا میں یکم جنوری سال 2019 سے آج تک کل 996 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن کی تفصیل ہیڈ وار درج ذیل ہے۔ قتل (6) اقدام قتل (5) ضرر (14) زنا (9) اغواء (14) ڈکیتی (Nil) راہزنی (53) ویکل چوری (43) مویشی چوری (2) سرقہ عام (45) دیگر جرائم (805)

(ب) تھانہ ہذا میں جنوری 2019 سے آج تک 996 مقدمات درج ہوئے جن میں سے کل 882 مقدمات کے چالان ابھی جمع کروانا ہیں۔

(ج) تھانہ ہذا میں کل 71 ملازمین تعینات ہیں جن میں گریڈ 14 کے SI/5 گریڈ 11 کے ASI/10 گریڈ 9 کے HC/7 اور گریڈ 7 کے FC/49 تعینات ہیں جبکہ تھانہ ہذا میں ذیل ملازمین کی کمی ہے۔ گریڈ 16 کے IP/1، گریڈ 14 کے SI/3 گریڈ 11 کے ASI/1 گریڈ 9 کے HC/3 گریڈ 7 کے FC/40 کی کمی ہے۔

(د) بلڈنگ کی حالت نہایت خستہ اور بوسیدہ ہے۔ دیواریں کافی جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

1- سال 2018-19 کے فنڈ -/299470 روپے تھانہ فیکٹری ایریا کی تعمیر و مرمت پر خرچ کئے گئے ہیں۔

2- سال 2019-20 کے فنڈ -/800000 لاکھ روپے تھانہ فیکٹری ایریا کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

(ه) تھانہ فیکٹری ایریا میں 2 گاڑیاں گشت موجود ہیں جن کی حالت خستہ اور فریم ٹوٹے ہوئے ہیں جن کے ماڈل FSD-2002/3917 اور FSH-2004/9148 ہیں۔ مزید برآں تھانہ میں 2 نئی گاڑیاں اور 10 موٹر سائیکلوں کی ضرورت ہے تاکہ گشت کے نظام میں تیزی آسکے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جزی (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ تھانہ ہذا میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کل 996 مقدمات درج ہوئے ہیں تو اس میں یہاں پر ڈکیتی کے مقدمات nil بتائے گئے ہیں جبکہ میرے نالج کے مطابق وہاں پر ڈکیتی کے مقدمات بھی درج ہوئے ہیں اور ہوتا یہ ہے جو بتانے والی بات ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ ڈکیتی ہوتی ہے ان کو مجبور کیا جاتا ہے کہ آپ چوری کا پرچہ درج کروائیں پھر ہم آپ کا پرچہ درج کریں گے تو اس کے لئے لاء منسٹر صاحب نے کیا کیا ہے؟۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اسی میں آگے لکھا ہے کہ راہزنی تو راہزنی کیا ہے؟ یہ راہزنی بھی ڈکیتی ہوتی ہے۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

Roadside robbery

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وہ roadside پر ہوتی ہے، میں ان کی بات کر رہا ہوں کہ 2009 میں وہاں آئرن مارکیٹ میں ایک دن میں پانچ ڈکیتیاں اکٹھی ہوئی تھیں اور اس میں ایک بندہ بھی زخمی ہوا تھا کیونکہ میرے پاس اس حوالے سے specific information ہے اور میں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں۔ تو بات یہ ہے کہ جو ڈکیتی کے مقدمات ہیں پولیس ان کو درج کرنے سے کیوں قاصر رہتی ہے میرا صرف یہ ضمنی سوال ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز رکن کا فرمانا درست نہیں ہے۔ ڈکیتی کا باقاعدہ پرچہ درج کیا جاتا ہے اور بڑی سختی کے ساتھ باز پرس کی جاتی ہے۔ اگر اس کو چوری میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو بڑی سختی کے ساتھ اس کی باز پرس کی جاتی ہے باقاعدہ جہاں پر ڈکیتی ہوتی ہے وہاں پر ڈکیتی کا پرچہ درج کیا جاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس میں میری صرف یہ گزارش ہے کہ میں ایک دو نہیں بلکہ 25، 30، 50 آدمی فیصل آباد سے بٹھا کر لاء منسٹر صاحب کے کمرے میں لے آتا ہوں، ان کے ساتھ ڈکیتیاں ہوئی ہیں اور ان کے جو مقدمات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس طرح کریں کہ آپ جو سمجھتے ہیں کہ یہ genuine لوگ ہیں تو آپ لاء منسٹر صاحب کے notice میں لائیں اور اس پر کوئی ایکشن ہو گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے میں لے آتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بالکل لائیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا جو اگلا ضمنی سوال ہے تو یہ تھانہ فیکٹری ایریا کی specific بات ہو رہی ہے تو اس میں جو آپ نے کمی نفری بتائی ہے وہ صرف یہاں پر 40 کانٹیل کی کمی بتائی گئی ہے اور تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد کا بڑا اہم ترین تھانہ ہے۔ میں پچھلے تین سال سے اس تھانے کے حوالے سے آواز اٹھا رہا ہوں کہ آپ مہربانی کریں کہ جو لوگ یہاں سے ٹرانسفر کئے گئے ہیں یا تو ان کی جگہ پر جو اسامیاں ہیں وہ پر کر دیں اور اگر نہیں تو فیصل آباد کے لئے نئی بھرتی کے آرڈر کریں۔ میں یہ صرف فیکٹری ایریا تھانے کی specific بات کر رہا ہوں لیکن پورے فیصل آباد کے اندر کوئی بھی ایسا تھانہ نہیں ہے جس میں کوئی 50 سے 60 لوگوں کی نفری کی کمی نہ ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ویسے یہ کمی تو پرانی چلی آرہی ہے مجھے خود اچھی طرح یاد ہے۔ یہ تو انہوں نے آکر بھرتی کھولی ہے اور testing agency کو دی ہے اب ضلعوں میں بھرتی شروع ہو گئی ہے اس کو کوئی 6 سے 8 ماہ ہوئے ہیں اس گورنمنٹ نے ہی بھرتی شروع کی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بتاتا ہوں کیونکہ ہم دس سال تک اپوزیشن میں دیکھتے رہے ہیں یہ کمی تو پرانی چلی آرہی ہے۔ Unfortunately اس وقت بھرتی پر ban لگا ہوا تھا اس زمانے میں کیا ہوا تھا یہ تو آپ جانتے ہیں تو اس کی پر اب تھوڑا ٹائم لگے گا لیکن روز اشتہار آرہے ہیں، ضلعوں میں یہ اشتہار آرہے ہیں کچھ بھرتی ہوئی ہے، کچھ ہو رہی ہے اور ابھی بھی ہو رہی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری صرف یہی گزارش ہے اور میں آپ کی تمام باتوں سے agree کرتا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ میں تو اپنے شہر کی بات کروں گا کہ فیصل آباد کے اندر کرائم کاریٹ اُس وقت کیا تھا اور آج کیا ہے؟

جناب سپیکر: بالکل میں آپ کی بات سے 100 فیصد agree کرتا ہوں۔ دیکھیں کہ جتنی آبادی بڑھی اور ہمارے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو کمیاں ہیں وہ unfortunately نہیں پوری کی گئیں یہی تو اصل رونارہا ہے۔ دیکھیں بلکہ انہوں نے سوائے پنجاب کے باقی ساری جگہ پر کافی حد تک کمی کو پورا کیا ہے کیونکہ خیبر پختونخوا میں وہ ایف سی سے بھی کام لے رہے ہیں اور سندھ میں دوسری فورسز بھی ہیں، ایف سی بھی ہے تو پنجاب کے پاس ایف سی ہے نہ اور کوئی فورس ہے صرف

انہی کے اوپر تکلیف تھا پولیس نفری کی کمی تو بہت ہے آپ کی اس بات میں کوئی doubt نہیں ہے لیکن انہوں نے آکر یہ کام کم از کم شروع تو کیا ہے بھرتیاں ہو رہی ہیں اور فیصل آباد میں جو آبادی کا تناسب ہے۔ میری تو یہ سوچ ہے کہ جو فیصل آباد کی آبادی کا تناسب ہے جس تیزی سے آبادی بڑھ رہی ہے اور جتنی آبادی ہو چکی ہے وہاں تو بھرتی کا maximum زور ہونا چاہئے اور آپ کے سوال کا یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی وجہ سے وہاں فیصل آباد کا کوٹا بڑھ جائے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ فیصل آباد کے لئے ہمیں بہت ساری نفری کی ضرورت ہے اور یہ جو figures دیئے گئے ہیں یہ جو نفری کی کمی بتائی گئی ہے یہ پچھلے 12 سال سے یہی بتایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں 12 سال سے تو ان کی حکومت نہیں تھی۔ جی، راجہ صاحب! کیا اسی طرح کی صورت حال نہیں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں آگے ان کا گاڑیوں کے متعلق سوال بھی تھا تو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک طویل عرصہ، کئی سالوں کے بعد پہلی بار موجودہ حکومت نے آکر پولیس کو گاڑیاں دی ہیں۔ جناب سپیکر: آپ کی یہ بات صحیح ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انہوں نے تو اپنی حکومت میں کئی سالوں سے پولیس کو گاڑیاں ہی نہیں دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ نے بات شروع کر دی ہے اور آپ میرے ہم نام ہیں تو خدا کے لئے جو پٹرولنگ پوسٹوں کو گاڑیاں میں اپنی حکومت میں دے گیا تھا وہی گاڑیاں آج تک چل رہی ہیں اس موجودہ حکومت نے آکر نئی گاڑیاں دی ہیں۔ آپ نے یہ کبھی چیک کیا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بالکل۔ اب ٹریڈری پنچز سے معزز ممبران میری بات تو سن لیں بعد میں ڈیسک بجالیں۔

جناب سپیکر: وہ اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ آپ کا فائدہ سوچ رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ نئے نئے کابینہ میں گئے ہیں شاید اس لئے ڈیسک بجا رہے ہیں۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ بات یہ ہے کہ فیصل آباد کے اندر کسی بھی پٹرولنگ پوسٹ کو کوئی گاڑی نہیں دی گئی۔ تھانوں کو گاڑیاں دی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اب گاڑیاں لی گئی ہیں موجودہ گورنمنٹ کا یہ جو بجٹ آیا ہے یہ budget release ہو گیا ہے تو انہوں نے گاڑیاں لے لی ہیں۔ جی، راجہ صاحب ایسے ہی ہے؟ کیونکہ میں اس لئے follow کر رہا تھا کہ خدا کے لئے پٹرولنگ پوسٹوں والوں کو گاڑیاں دیں تاکہ چوری ڈکیتیوں میں کمی ہو جائے۔ اب پہلے آپ بتائیں کہ میں جو 300 پٹرولنگ پوسٹیں بنانے کے لئے چھوڑ گیا تھا وہ آپ نے 12 سال میں کیوں نہیں بنائیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر وہ پٹرولنگ پوسٹیں وہاں پر بن جاتیں جو جگہیں میں نے pinpoint کی ہوئی تھیں تو یہ چھوٹو گینگ نہیں پیدا ہوتا تھا اور آپ کی اُن سے لڑائی اُس وقت کے آئی جی کے ساتھ چھوٹو گینگ کی منتیں کرتے ہوئے ختم نہیں ہونی تھی اور پھر آپ کو Army بلانا پڑی۔ آپ نے اپنے دور میں چھوٹو گینگ کو مارنے کے لئے Army بلائی تھی؟ یہ اس لئے ہوا کہ اُس وقت انہوں نے permanent bunkers بنا لئے تھے اگر وہاں پٹرولنگ ہوتی رہتی تو permanent bunkers نہیں بننے تھے۔ پٹرولنگ پوسٹوں کا idea ہی یہ تھا اُس کی تو unfortunately spirit ہی ختم کر دی گئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پٹرولنگ پوسٹوں کے لئے ناصر ف گاڑیاں دی گئی ہیں بلکہ اس موجودہ بجٹ میں تقریباً 97 کے قریب نئی پٹرولنگ پوسٹیں بنانے کے لئے بھی رقم رکھی گئی ہے۔ جناب سپیکر: یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔ جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! میں آپ کے سوال پر خوش ہوں۔ یہ ہمیں بڑا فائدہ ہو گیا ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ ہمیشہ ہی ہمارے سوال پر خوش ہوتے ہیں اس میں کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بات یہ ہے کہ بالکل آپ نے جو پٹرولنگ پوسٹیں بنائی

تھیں وہ ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں آپ کا ریسکیو 1122 والا اور پٹرولنگ پوسٹوں والا جو منصوبہ تھا اُس کو جس طرح آگے بڑھانا چاہئے تھا اُس میں کچھ رکاوٹیں آئی ہیں لیکن اُس کے باوجود فیصل آباد میں تانڈلیا نوالہ کی جو چیک پوسٹ ہے وہ ہمارے دور میں بنائی گئی، سمندری روڈ والی چیک پوسٹ بنائی گئی اُس کے علاوہ جو جہانگیر کو سڑک جاتی تھی وہاں کام مکمل ہونے والا رہتا تھا وہ ہم نے مکمل کیا۔ ایسی بات نہیں ہے کہ ہم نے ان پر کام نہیں کیا لیکن جس طرح آپ چاہتے تھے یہ بات ضرور ہے میں آپ کی بات سے agree کرتا اگر اس کو بڑھاتے تو ضرور ڈکیتیوں پر کنٹرول ہو سکتا تھا لیکن آج دیر آئے درست آئے۔ میری گزارش صرف اتنی سی ہے کہ فیصل آباد کے لئے راجہ صاحب on the floor of the House کوئی commitment دیں کیونکہ نفری کی کمی 40 لوگوں کی ایک تھانے کی نہیں ہے میرے خیال میں ہر تھانے کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: وہ راجہ صاحب کو بھی پتا ہے وہ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے آپ کی بات بالکل صحیح ہے کیوں راجہ صاحب بھرتی تو شروع ہو گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بھرتی شروع ہے کمی بھی دور ہو جائے گی لیکن immediately جیسے آپ نے فرمایا کہ ان کے سوال کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ انشاء اللہ جو کمی ہے اُس کو دور کرنے کی immediately کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس میں بہتری آجائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چلیں تین سال پہلے تو ہماری حکومت تھی۔ اب میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں یہ سال 2019 میں 2 لاکھ 99 ہزار 4 سو 70 روپے تھانہ فیکٹری ایریا کی تعمیر و مرمت پر خرچ کئے گئے ہیں اُس سے پیچھے جو جزد (د) میں لکھا جا رہا ہے بلڈنگ کی حالت نہایت خستہ اور بوسیدہ ہے دیواریں کافی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ ہم تو بُرے سہی لیکن اچھے لوگوں نے جو 2 لاکھ 99 ہزار 4 سو 70 روپے لگا دیئے ہیں یہ کہیں بھول کر تو نہیں لگا دیئے گئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں یہ جو figures ہم نے دیئے ہیں ایک سال 19-2018 کے ہیں اور ایک سال 20-2019 کے ہیں لیکن میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ unlike past government موجودہ حکومت نے اور موجودہ آئی جی پنجاب نے موجودہ سال کو تھانوں کی تعمیر اور مرمت کا سال قرار دیا ہے اس سال ہم کوئی رقم افسران کے دفاتر یا رہائشوں پر خرچ نہیں کریں گے بلکہ تھانوں کی تعمیر و ترقی پر خرچ کر رہے ہیں۔ یہ سال declare ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! دیکھیں انہیں آئے تین سال ہوئے ہیں ماشاء اللہ یہاں دس دس سال حکومتیں رہی ہیں تو یہ کریڈٹ دیں کہ انہوں نے آتے ہی شروع تو کر دیا ہے نیت تو طاہر ہو گئی ہے کہ کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! دس دس سال بالکل ہماری حکومتیں رہی ہیں لیکن یہ بات میں آپ کو ضرور باور کروانا چاہتا ہوں کہ اُس ٹائم کے crime rate ریٹ اور آج کے crime rate اگر حساب لگائیں تو آپ کانوں کو ہاتھ لگائیں گے آپ بھی اپنے حلقے میں جاتے ہیں اور جو صورت حال اب پورے پنجاب کی law and order کے حوالے سے ہو چکی ہے ایک ماں اپنے بچے کا انتظار کرتی ہے کہ میرا بچہ خیر خیریت سے گھر میں آجائے تو پنجاب کی حالت یہ ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب چودھری اختر علی کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جو معزز ممبر crime rate میں اضافہ کی بات کر رہے ہیں اس کی بھی ایک بنیادی وجہ ہے۔ اُس زمانے میں پولیس افسران ان حکمرانوں سے ڈرتے ہوئے پرچے درج نہیں کرتے تھے آج کل FIRs کی فری رجسٹریشن ہے آپ کسی بھی فرنٹ ڈیسک پر چلے جائیں FIR درج ہو جاتی ہے اس لئے کہ ہم ان کو professionally کام کرنے کا موقع دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا کوئی سوال رہتا ہے؟ آپ اپنا سوال نمبر پڑھیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3136 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں تھانہ جات، چوکیوں کی تعداد اور

تعینات نفری سے متعلقہ تفصیلات

*3136: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی چوکیاں اور تھانہ جات ہیں؟
- (ب) ان میں کتنی نفری تعینات ہے اور کتنی نفری کم ہے کم نفری کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟
- (ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں یہ گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں کتنی گاڑیاں ناکارہ ہیں؟
- (د) ان تھانہ جات میں جرائم کی ریشو سال 2019 کی بتائیں؟
- (ه) ان تھانہ جات میں کس کس چیز کی ضرورت ہے؟
- (و) ان تھانہ جات میں قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں یکم جنوری 2019 سے آج تک کی تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (ز) اگر ان تھانہ جات میں جرائم کی ریشو تسلی بخش نہ ہے تو اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

- (الف) فیصل آباد سٹی ایریا کی حدود میں واقع تھانہ جات کی تعداد 18 ہے۔
- فیصل آباد دیہاتی ایریا کی حدود میں واقع تھانہ جات کی تعداد 24 ہے۔
- ضلع فیصل آباد کے کل تھانہ جات کی تعداد 42 ہے۔

فیصل آباد سٹی ایریا کی حدود میں واقع پولیس پوسٹ / چیک پوسٹ کی تعداد

پولیس پوسٹ	چیک پوسٹ	کل
01	21	22

فیصل آباد دیہاتی ایریا کی حدود میں واقع پوسٹ / چیک پوسٹ کی تعداد:

پولیس پوسٹ	چیک پوسٹ	کل
04	16	20

فیصل آباد ضلع میں پولیس پوسٹ / چیک پوسٹ کی کل تعداد:

پولیس پوسٹ	چیک پوسٹ	کل
05	37	42

(ب)

متنوع نفعی					تعمینات نفعی				
FC	HC	ASI	SI	IP	FC	HC	ASI	IP	FC
3060	441	347	229	60	2408	379	348	145	13
کی نفعی معمرہ									
HC	ASI	SI	SI	IP	HC	ASI	SI	SI	IP
(BPS)	(BPS)	(BPS)	(BPS)	(BPS)	(BPS)	(BPS)	(BPS)	(BPS)	(BPS)
09	11	14	14	16	652	62	01	84	47

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تھانہ جات میں جرائم کی ریشو سال 2019 درج ذیل ہے:-

نام تھانہ	فیصد	مقدمات
ریل بازار	3	472
سول لائن	6	1133
کوٹوالی	3	569
گلبرگ	5	962
جھنگ بازار	6	1004

غلام محمد آباد	10	1746
رضا آباد	5	957
دومن	0	81
پیپلز کالونی	6	1136
مدینہ ٹاؤن	8	1484
سرگودھا روڈ	8	1423
منصورہ آباد	5	921
نشاط آباد	5	902
ملت ٹاؤن	6	1166
بٹالہ کالونی	8	1367
ڈی ٹائپ کالونی	4	784
فیکٹری ایریا	6	1013
سمن آباد	5	890

(ہ) فیصل آباد شہر میں تھانہ جات میں درج ذیل اشیاء ہائے کی ضرورت ہے:-

سامان انٹی رائٹ

1	ہائٹ سک	2	ہیلٹ	3	جیکٹ	4	چھن
5	آرم گاڑ	6	تھائی گاڑ	7	بلسٹیف جیکٹ	8	گاڑ

سامان فرنیچر

1	دفتری فرنیچر کرسیاں	2	دفتری میز	3	دفتری الماری

سامان الیکٹرونکس

1	کمپیوٹر	2	پرینٹر	3	سکینر	4	واٹرڈ پرنٹر

(و) سال 2019 میں شہری حدود میں قتل کے مقدمات کی تھانہ وائز تفصیل درج ذیل ہے:-

نام تھانہ	مقدمات قتل
ریل بازار	-

3	سول لائن
1	کوٹوالی
3	گلبرگ
8	چھنگ بازار
11	غلام محمد آباد
3	رضا آباد
-	وومن
4	پینلز کالونی
4	مدینہ ٹاؤن
7	سرگودھا روڈ
3	منصورہ آباد
13	نشاط آباد
10	ملت ٹاؤن
3	بٹالہ کالونی
6	ڈی ٹائپ کالونی
5	فیکٹری ایریا
3	سمن آباد

(ز) اس بابت تھانہ میں کرائم کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے ضلع پولیس نے کرائم کنٹرول کرنے کے لئے جامع پلاننگ کی ہے جس کے تحت جن علاقوں میں زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں ان کے پن پوائنٹ نکال کر گشت کے نظام کو موثر کیا گیا ہے اس کے علاوہ ڈولفن فورس اور QRF کی ٹیمیں تشکیل دے کر گشت کے نظام کو موثر کیا گیا ہے تاکہ جرائم کی شرح میں کمی کی جاسکے موثر گشت کے نظام سے دیگر جرائم اور سٹریٹ کرائم میں کمی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے آپ نے ابھی کہا کہ پٹرولنگ پوسٹیں اگر پنجاب کے اندر بڑھادی جاتیں تو چلیں ہم نے تو نہیں بڑھائیں اب تین سال کے اندر آپ نے کیا کیا ہے؟ میں یہاں پر ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں کہ جو آپ نے جواب میں لکھا ہے پولیس پوسٹ 1، چیک پوسٹیں 21 ہیں اور یہ کل 22 ہیں یہ 22 پوسٹیں کب سے قائم ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کی date میرے پاس نہیں ہے لیکن ظاہری بات ہے کہ یہ پچھلے کافی عرصے سے چل رہی ہوں گی۔ اب معزز ممبر یہ سوال کرتے کہ اس کی تاریخ بتائی جائے کہ کب قائم ہوئی ہے اس کے بعد یہ تھانے کا پوچھیں گے کہ تھانہ کب سے قائم ہوا ہے یہ تو پہلے سے چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جی، طاہر پرویز صاحب آپ کے سارے سوال ہو گئے ہیں اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس سوال نمبر 3221 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3438 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رجیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن سنٹرز کی تعداد اور

بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3438: سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع رجیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن کے کتنے سنٹرز کہاں کہاں پر قائم ہیں؟
- (ب) ان سنٹرز کی عمارت کتنے رقبے پر محیط ہے اور ان میں رہائش پذیر بچوں کی تعداد کیا ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ان بچوں سے مشقت لی جاتی ہے اور ان کو بروقت کھانا بھی نہیں دیا جاتا ان کی صحت کے حوالے سے کوئی خاص انتظامات بھی نہ ہیں اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کا ایک ہی سنٹر ہے جو کہ منٹھار روڈ چک نمبر 112P ٹبہ علی پور واقع ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان 48 کنال پر بنایا گیا ہے اس وقت اس میں 40 بچے رہائش پذیر ہیں۔

(ج) انسٹیٹیوٹ میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ یہاں بچوں کو گھریلو طرز پر کھانا دیا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے انسٹیٹیوٹ بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل ہے۔ بچوں سے مشقت کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔

بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی کی سفارشات پر خوراک مہیا کی جا رہی ہے اور ان سفارشات کی روشنی میں بچوں کی جسمانی ضروریات کو مد نظر رکھ کر مینو بنایا جاتا ہے۔

بچوں کی صحت کے لئے میڈیکل سیکشن موجود ہے جہاں پر ڈسپنسر 24 گھنٹے موجود ہوتا ہے جو بچوں کو قریبی ہسپتال سے روزانہ کی بنیاد پر علاج معالجہ کے لئے لے کر جاتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہاں ان بچوں کو تعلیم، صحت کے ہمراہ جسمانی نشوونما کے لئے مناسب خوراک کا بندوبست کیا گیا ہے اور ان کی جسمانی نشوونما کے لئے صحت مندانہ سرگرمیوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے مثال کے طور پر دسمبر 2018 میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں مقیم بچوں کے لئے سپورٹس گالا کا اہتمام کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے معزز منسٹر صاحب سے ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن سنٹر کے حوالے سے سوال پوچھا تھا لیکن بد قسمتی سے ایسے لگتا ہے کہ جس ضلع

رحیم یار خان سے ہم تعلق رکھتے ہیں اور جس ضلع رحیم یار خان کی اس august House میں بات کی جاتی ہے یا ڈیپارٹمنٹس جن سوالات کے جوابات جمع کرواتے ہیں وہ کوئی دو مختلف علاقے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن سنٹر کہاں کہاں پر قائم ہیں؟ اس کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کا ایک ہی سنٹر قائم ہے جو کہ منٹھار روڈ چک نمبر 112P ٹیبلہ علی پور میں واقع ہے جو کہ 48 کنال پر بنایا گیا ہے اور اس وقت اس میں 40 بچے رہائش پذیر ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اسی طرح کا same question میں نے لیبر منسٹر صاحب سے بھی پوچھا تھا اور آپ نے بھی اس پر تشویش اور ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید ہمارے علاقے کے statistics لاہور پہنچتے پہنچتے تبدیل ہو جاتے ہیں اور ادھر کی شاید ان کو جان کاری پوری نہیں ملتی۔ میں نے کچھ روز قبل وہاں کا وزٹ کیا وہاں ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کا بہت بُرا حال ہے لیکن بقول ان کے 48 کنال جگہ پر 40 بچے رہائش پذیر ہیں اور یہ کون بچے ہیں، یہ بچے بے آسراء، مفلس، نادار، یتیم، لاوارث اور malnutrition ہیں جن کے سر پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میرا اس سوال کو اٹھانے کا مقصد تنقید کرنا نہیں تھا بلکہ میرا سوال کرنے کا مقصد یہ تھا اس حوالے سے کوئی بہتری آئے۔ ضلع رحیم یار خان 6 ایم این ایز اور 13 ایم پی ایز پر مشتمل ایک ضلع ہے، اگر اس کے بنیادی مسائل کو حکومت وقت ترجیح نہیں دے گی تو کون دے گا؟ Despite the fact ان کو maximum mandate South Punjab سے ملا ہے۔ میرا سوال کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہاں پر ایک چائلڈ پروٹیکشن سنٹر ہے جس میں 40 بچے ہیں اور وہ اس areas کی demands meet نہیں کر رہا۔ میرے خیال میں ہر تحصیل جیسا کہ تحصیل خان پور، لیاقت پور، رحیم یار خان اور صادق آباد کم از کم پندرہ پندرہ لاکھ آبادی پر مشتمل ایک تحصیل ہے، اگر پنجاب میں اس سے بڑے بڑے اضلاع ہیں ان سے زیادہ آبادی کی ہماری تحصیلیں ہیں تو وہاں کم از کم ایک چائلڈ پروٹیکشن سنٹر قائم ہونا چاہئے۔ میری آپ کے توسط سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں نے بہت اہم نکتہ اٹھایا ہے اس پر موجودہ حکومت توجہ دے جو کہ need of the hour ہے تو اس حوالے سے تحصیل لیول پر چائلڈ پروٹیکشن سنٹر قائم کئے جائیں۔

شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابھی تک یہ initiative آپ کی پالیسی کے تحت چل رہا ہے۔ پہلے فیز میں ہر ضلع میں ایک چائلڈ پروٹیکشن سنٹر قائم ہونا تھا اور اسی سکیم کے تحت یہاں پر چائلڈ پروٹیکشن سنٹر قائم ہوا جو کہ آج بھی چل رہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بچے بے سہارا ہیں۔ اس کے پیچھے آپ کی ایک سوچ تھی کہ جو بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے ہیں ان کو وہاں سے اٹھا کر کسی ایسی چھت کے نیچے لایا جائے جہاں پر ان کو کھانا بھی دیا جائے اور ان کی مستقبل کے حوالے سے تربیت بھی کی جائے لہذا اسی پالیسی کے تحت باقاعدہ یہ سسٹم چل رہا ہے اور بچوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کو کھانا بھی دیا جا رہا ہے۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں آپ خود اس بات کے شاہد ہیں جیسا کہ ابھی معزز ممبر یہ فرما رہے تھے کہ بچے malnutrition کا شکار ہیں تو یہ بات قطعی طور پر درست نہیں ہے۔ یہ وہ menu ہے جو کہ آپ کے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا گیا تھا اور باقاعدہ nutritionist کے پینل نے اس کو تشکیل دیا تھا اور آج تک اسی پر عمل درآمد ہو رہا ہے اگر کہیں سے یہ شکایت ملتی ہے کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا تو ہم اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں بہتر ہے کہ آپ چائلڈ پروٹیکشن بیورو والوں سے کہیں کہ وہاں ایک special inspection رکھ لیں اور جو کمی ہے اس کو دور کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے اور باقاعدہ معزز رکن کو اپنے ساتھ رکھ کر ہماری ٹیم وزٹ کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بہتر یہ ہے کہ جب آپ ان اداروں کا وزٹ کرنے جائیں تو سید عثمان محمود صاحب کو ساتھ لے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم بالکل معزز رکن سے coordinate کر لیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود! کیا یہ ٹھیک ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کیونکہ میری بات کا مقصد بھی یہی تھا کہ issue address ہو اور حل ہو۔ میں بالکل لاء منسٹر صاحب کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ یہ 40 children are well fed اور ان کے menu میں کوئی کمی نہیں ہے جب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو گیا تو سہولیات کا کوئی issue نہیں تھا۔ مگر جب میں نے دیکھا کہ 50 لاکھ کے ضلع میں ٹوٹل بچے جو ان کی کفالت میں ہیں ان کی تعداد صرف 40 ہے تو میں یہ چاہ رہا ہوں کہ چلیں جب تک تحصیل لیول پر چائلڈ پروٹیکشن بیورو نہیں بنایا جاتا اس وقت تک باقی تحصیلات کے بچوں کو بھی یہاں پر cater کر دیا جائے کیونکہ 48 کنال جگہ بڑی وسیع جگہ ہوتی ہے۔ لاء منسٹر صاحب چائلڈ پروٹیکشن بیورو والوں کو یہ ہدایت دیں کہ جس طرح باقی ساتھ والی تحصیلیں ہیں ان کے بچوں کو بھی یہاں رہنے کی سہولت دے دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اگر far flung areas میں inspection ہوتی رہے تو یہ ٹھیک چلتے رہتے ہیں تو آپ اس طرح کریں کہ جب آپ وہاں پر جائیں تو معزز ممبر کو بھی اپنی ٹیم میں شامل کر لیں اور باقی بھی چیک کر لیں تاکہ جو کوئی کمی ہے وہ پوری ہو جائے کیونکہ مقصد تو یہ ہے کہ ادارہ چلنا چاہئے۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ صبا صادق: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سید عثمان صاحب نے ابھی جو بات کی ہے اور اس کے جواب میں لاء منسٹر صاحب نے اس حوالے سے details بتائی ہیں۔ میں بھی چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ادارے کی head رہ چکی ہوں اور یہ بہت نیکی کا کام آپ نے شروع کیا تھا اس کو آگے لے کر چلنے میں ہماری حکومت نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ ضلع رحیم یار خان کا سنٹر بھی ہمارے دور میں بنا تھا اور میں نے جب اس ادارے سے resign کیا اس وقت اس ادارے میں 40 بچے تھے۔ میری لاء منسٹر صاحب سے درخواست ہوگی کہ ضلع رحیم یار خان اور اس کی surrounding بہت بڑا علاقہ ہے اور یہاں پر بہت بڑی آبادی میں بچے بے آسرا اور بے سہارا ہیں۔ ہم نے اس حوالے سے

ایک سکیم بنائی تھی اس کو میں نے approve بھی کروایا تھا اور چیف منسٹر صاحب نے graciously مجھے اس میں سپورٹ کیا تھا کہ ہر تحصیل اور ہر ضلع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس بننے تھے اور اس کے لئے زمین بھی allocate ہو چکی تھی تو میں درخواست کروں گی کیونکہ لاء منسٹر صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اگر یہ اس کو follow up کر لیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے جو ادارے موجود ہیں ان کو تو ٹھیک کر لیں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! تاکہ ہر ضلع میں یہ یونٹس قائم ہو جائیں۔

جناب سپیکر: اب ہم سید عثمان محمود کا دوسرا سوال لیتے ہیں اور اس کے بعد ہمارا Question Hour ختم ہو جائے گا۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: میرا سوال نمبر 3451 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان کے تھانوں میں سرکاری گاڑیوں کا نجی استعمال سے متعلقہ تفصیلات

* 3451: سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان کے 32 تھانوں میں جرائم کی روک تھام کے لئے 100 گاڑیاں فراہم کی گئیں تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تھانوں کے ایس ایچ اوز نے ان گاڑیوں کی سرکاری نمبر پلیٹس اتار کر جعلی نمبر پلیٹس لگا کر گھریلو کاموں کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاڑیوں کے غلط استعمال کی وجہ سے 15 پرکال کرنے کے باوجود بھی ریسپانس ٹائم بہتر نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جرائم کی روک تھام کے لئے گاڑیوں کا غلط استعمال روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

- (الف) ضلع ملتان کے 32 تھانوں میں جرائم کی روک تھام کے لئے 55 گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔
- (ب) ضلع ملتان کے تھانہ جات میں موجود سرکاری گاڑیوں پر سرکاری نمبر پلیٹس لگی ہوئی ہیں۔ ضلع ہذا میں کسی بھی تھانہ کے SHO نے سرکاری گاڑی کی نمبر پلیٹ اتار کر جعلی نمبر پلیٹ لگائی ہے اور نہ ہی سرکاری گاڑی کو گھریلو کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
- ضلع ملتان میں تمام تھانہ جات کی پٹرولنگ کرنے والی تمام گاڑیوں پر ٹریکر لگائے گئے ہیں گاڑیوں کی لوکیشن چیک کرنے کے لئے کنٹرول روم بنایا گیا ہے جہاں سے ان کی لوکیشن کو چیک کیا جاتا ہے۔
- (ج) ضلع ملتان میں جرائم کی روک تھام کے لئے سرکاری گاڑیوں پر موثر گشت کی جاتی ہے اور کسی بھی وقوعہ کی 15 پر اطلاع ملنے پر انڈر ریسپانس ٹائم موقعہ پر پہنچا جاتا ہے جس کی وجہ سے ضلع ملتان میں جرائم میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ ضلع ہذا میں عوام کی جان و مال کی حفاظت و انسداد جرائم کے لئے گشت سسٹم کو نہایت موثر کیا گیا ہے۔ تاہم جملہ SHOs صاحبان کو وقتاً فوقتاً ہدایات کی جاتی ہیں کہ سرکاری گاڑیوں کو ہمہ وقت تیار رکھیں تاکہ کسی بھی ناگہانی صورتحال میں موقعہ پر پہنچ کر حالات کو کنٹرول کیا جاسکے۔
- (د) ضلع ملتان میں سرکاری گاڑیوں کو موثر گشت کے ذریعے جرائم کی روک تھام کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ضلع ہذا میں عوام کی جان و مال کی حفاظت و انسداد جرائم کے لئے گشت سسٹم کو نہایت موثر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

SYED USMAN MAHMOOD: Thank you. Mr Speaker! I am satisfied.

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی، داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوان، کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کی بلڈنگ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1683: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال کی عمارت زیر تعمیر ہے یہ کب سے زیر تعمیر ہے اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اس پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں بقایا فنڈنگ کب تک کردی جائے گی اور کب آپریشنل ہو جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ہذا کی عمارت سرکاری اراضی پر واقع ہے اور کیا محکمہ کی ملکیتی ہے آگاہ کریں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو بتائیں کہ سال 18-2017 میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی کیا کارکردگی رہی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹی ٹیوٹ کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ یہ عمارت 28.05.2015 سے زیر تعمیر ہے اس عمارت کا تخمینہ لاگت 108.794 ملین روپے ہے۔ اس عمارت پر اب تک 121.150 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ اور اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 میں 05 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کو ریلیز کرنے کا حکم جاری ہے۔ اس سکیم کا PC-IV فارم زیر عمل ہے جو کہ ضابطہ کی کارروائی کے بعد فٹکشنل کردی جائے گی۔

(ب) یہ تھانہ نہیں ہے، البتہ یہ درست ہے کہ ادارہ ہذا کی عمارت سرکاری اراضی پر واقع ہے، جو گورنمنٹ سرٹیفائیڈ سکول ساہیوال (محکمہ جیل خانہ جات) سے مورخہ 20.02.2013 کو حاصل کی گئی۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، نومولود بچوں کو سڑکوں، ہسپتالوں، چوراہوں سے اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور پاکستان

عالمی معاہدہ برائے تحفظ اطفال کا پابند ہے اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے۔ بے آسرا، نادار، مفلس اور بے سہارا عدم توجہی کا شکار بچوں کو مروجہ قانون کے مطابق تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ 18-2017 میں 6159 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلمپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے مشکل حالات کا شکار بچوں کے لئے سرگرم عمل ہے اور دوران سال 18-2017، 3297 ہیلمپ لائنز پر کام کیا۔ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس نے Neglected Children Act & Punjab Destitute 2004 کے تحت 171000 جرم نامہ کیا اور بچوں کے حقوق پامال کرنے والے اور بچوں کے ساتھ جنسی، جسمانی تشدد اور مختلف جرائم میں ملوث افراد کے خلاف 19 FIRs درج کروائی گئیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولیات بھی Neglected Children Act 2004 & Punjab Destitute کے تحت مہیا کر رہا ہے۔ دوران سال 18-2017، 2865 نادار مفلس اور غریب بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن سکولز میں رجسٹرڈ کیا گیا اور 4972 بچوں کو ابتدائی صحت کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے چائلڈ سائیکالوجسٹ نے 3835 بچوں کے ابتدائی انٹرویو کئے اور بچوں کے 2524 انفرادی کونسلنگ سیشن لئے اور 889 بچوں کے اجتماعی کونسلنگ سیشن لئے۔

مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے فیملی ٹریسنگ سیکشن نے پنجاب بھر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے 3761 بچوں کو ان کے خاندانوں کے حوالے کیا۔ صوبہ سندھ کے 51 بچوں کو، صوبہ خیبر پختونخواہ کے 189 بچوں کو، صوبہ بلوچستان کے 6 بچوں کو اسلام آباد کے 25 بچوں کو، آزاد کشمیر کے 9 بچوں کو اور افغانستان کے 15 بچوں کو ان کے خاندانوں کو بذریعہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس حوالے کیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گداگری کے خاتمے کے لئے بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جنسی اور

جسمانی تشدد اور دیگر جرائم کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ چائلڈ ہیلمپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے بچوں کی مدد کے لئے کام کر رہی ہے۔

ضلع ساہیوال میں تھانہ جات اور پولیس چوکیوں سے متعلق تفصیلات

*1686: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنے تھانہ جات پولیس اور چوکیاں کہاں کہاں قائم ہیں؟
- (ب) کس کس تھانہ / چوکی کی عمارت سرکاری ملکیتی ہے اور کس کی کرایہ پر ہے اور کون کونسی بلڈنگز تھانہ جات کے ناجائز قبضہ میں ہے؟
- (ج) تھانہ جات / چوکیوں کے لئے زمین کرایہ پر کس ایگریمنٹ اور کتنے عرصہ کے لئے حاصل کی گئی نیز کرایہ پر عمارت لینے کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟
- (د) حلقہ پی پی-198 ساہیوال کا علاقہ حد کس کس تھانہ میں ہے؟
- (ه) ضلع ساہیوال کے ان تھانہ جات / چوکیوں کی سال 2016-17 اور 2017-18 میں تزئین و آرائش پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور ان مالی سالوں میں ساہیوال پولیس کو کتنا بجٹ دیا گیا کتنے اخراجات کس کس مد میں ہوئے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) ضلع ہذا میں اس وقت 17 تھانے اور 6 چوکیاں ہیں۔
- تفصیل چوکیاں: (1) چوکی گیمبر تھانہ یوسف والا۔ (2) چوکی بائی پاس تھانہ غلہ منڈی۔
- (3) چوکی کوٹ خادم علی شاہ تھانہ فرید ٹاؤن۔ (4) چوکی شریں والا تھانہ ڈیرہ رحیم۔ (5) چوکی محمد پور تھانہ بہادر شاہ۔ (6) چوکی ہڑپہ اسٹیشن تھانہ ہڑپہ۔
- (ب) تھانہ سٹی ساہیوال، فتح شیر، سول لائن، فرید ٹاؤن، بہادر شاہ، نور شاہ، یوسف والا، ڈیرہ رحیم، ہڑپہ، سٹی چیچہ وطنی، صدر چیچہ وطنی، کسووال، غازی آباد، اکانوالہ، اور شٹاہوٹ کی عمارت سرکاری ملکیتی ہے۔

چوکی بائی پاس سرکاری عمارت میں ہے۔ جبکہ تھانہ کبیر، اکانوالہ، غلہ منڈی اور چوکی شریں والا، چوکی گیمبر اور چوکی کوٹ خادم علی شاہ کرایہ کی عمارت میں کام کر رہے ہیں۔ ضلع ہذا میں کوئی بلڈنگ تھانہ کے ناجائز قبضہ میں نہ ہے۔

(ج) تھانہ جات / چوکیوں کے کرایہ کا ایگریمنٹ ایک سال 1.07.2018 تا 30.06.2019

ہے سرکاری اراضی نہ ہونے کی وجہ سے عمارت متذکرہ بالا کرایہ پر لی جاتی ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔ 198 میں تھانہ فتح شیر، غلہ منڈی، فرید ٹاؤن، یوسف والا، کبیر ڈیرہ رحیم اور بہادر شاہ کا علاقہ شامل ہے۔

(ه) ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں اس دورانیہ میں فرنٹ ڈیسک بنائے گئے جن کی تزئین اور آرائش کی گئی۔ اس حوالے سے سال 17-2016 میں -/10558000 روپے اور سال 18-2017 میں -/2500000 روپے خرچ ہوئے۔

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے منصوبہ کی لاگت و دیگر تفصیلات

*1728: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کا منصوبہ کل کتنی لاگت کا تھا اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) سیف سٹی پراجیکٹ میں کتنے کیمرے لگائے اور کیمرے لگانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جو کیمرے لگائے گئے ہیں ان میں زیادہ خراب ہیں ان کو کب تک ٹھیک کروادیا جائے گا؟

(د) اس پراجیکٹ پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت مع تجربہ سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیڈیو اتھارٹی کے تحت بننے والے PPIC3 پراجیکٹ کی کل تخمینہ لاگت

14.52 ارب روپے تھی۔ جو کہ ڈالر کی قیمت بڑھنے کام کے دائرہ کار میں اضافہ اور

بعد از حکومتی منظوری میں سیف سٹی پراجیکٹ کے منصوبے کی شمولیت کے بعد

17.52 ارب روپے ہو چکی ہے۔ جو کہ PPIC3 کی تعمیر و تکمیل، اخراجات اور ملازمین کی تنخواہوں پر استعمال کئے گئے۔

(ب) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے زیر انتظام تاحال لاہور شہر میں 7678 اور قصور میں (کل 8150) یہ طرز کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے جانے والے کیمروں اور دیگر تنصیبات کی خریداری کے لئے مختلف قومی اور بین الاقوامی اخبارات میں اشتہار بربطابق پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 شائع ہوئے۔ اور بعد از تکمیل قانونی قواعد و ضوابط سے کم بولی دینے والی کمپنی ہو اے (M/S Ltd. Pvt Technologies Huawei) کے ساتھ معاہدہ کیا گیا۔

(ج) نہیں یہ بات درست نہ ہے پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے زیر انتظام کیمرہ جات میں سے تقریباً 70 فیصد کیمرہ جات درست حالت میں کام کر رہے ہیں جبکہ باقی تقریباً 30 فیصد تکنیکی وجوہات اور کنٹریکٹر کے کام نہ کرنے کی وجہ سے خراب ہیں حکومتی سطح پر کنٹریکٹر (ہواوے کمپنی) سے مذکرات جاری ہیں علاوہ ازیں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کے بنیاد پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔

(د) سیف سٹی پراجیکٹ میں کل 890 اہلکاران و افسران اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت مع تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں ممنوعہ اور غیر ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس

جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1864: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اگست 2018 کے بعد ممنوعہ اور غیر ممنوعہ بور کے اسلحہ کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) ممنوعہ میں کس کس قسم کے اسلحہ کے لئے لائسنس جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ہر شہری کو اپنی حفاظت کے لئے غیر ممنوعہ بور کا اسلحہ لائسنس شناختی کارڈ کی طرز اور طریق کار کی طرح پر جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس صوبائی حکومت جاری نہیں کرتی یہ اتھارٹی وفاقی حکومت کے پاس ہے۔ غیر ممنوعہ بور کے کل 1623 لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس صوبائی حکومت جاری نہیں کرتی یہ اتھارٹی وفاقی حکومت کے پاس ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے 2013 سے غیر ممنوعہ بور کے لائسنس پر پنجاب میں BAN لگایا ہوا ہے تاہم صرف پارلیمنٹیرین، آرمی آفیشلز، سینئر وکلاء، بزنس مین اور سرکاری افسران کو حفاظت کے لئے اسلحہ لائسنس کی اجازت دی جاتی ہے جس کے لئے ان کے محکمے کی اجازت سے درخواست بھیجی جاتی ہے اور ان تمام درخواستوں کو حکومت پنجاب کی قائم کردہ کمیٹی مکمل جانچ پڑتال کرنے کے بعد منظور یا نامنظور کرتی ہے اور پھر شناختی کارڈ کی طرز کا لائسنس نادر اسے جاری کیا جاتا ہے۔

پنجاب پولیس کے کل بجٹ کی مختلف ونگز میں تقسیم سے متعلق تفصیلات

* 3051: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے ٹوٹل بجٹ کا کتنے فیصد حصہ پنجاب پولیس کے لئے مختص کیا جاتا ہے؟

(ب) پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے مختص کل بجٹ کا کتنے فیصد سیلری (متنخواہ) کے زمرے میں جاتا ہے؟

(ج) کتنے فیصد انوسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ اور کتنے فیصد Operation ڈیپارٹمنٹ کو دیا جاتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اس سال صوبہ بھر کے ٹوٹل بجٹ کا 5% پنجاب پولیس کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

(ب) اس سال پنجاب پولیس کے کل بجٹ کا 84.47% فیصد سیلری کے زمرے میں دیا گیا ہے۔

(ج) انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ کو A03953-Cost of Investigation کی مد میں اس سال 289.9 ملین دیا گیا ہے۔ جو کہ کل بجٹ کا 0.24 فیصد ہے۔
علاوہ ازیں محکمہ ہذا کو A03-Operating Expenditure کی مد میں اس سال 11.49 ملین دیا گیا ہے جو کہ کل بجٹ کا 9.98% ہے جو کہ محکمہ ہذا میں تمام فارمیشن کو یکساں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جس میں انویسٹی گیشن و آپریشن کے محکمے بھی شامل ہیں۔

لاہور: تھانہ غالب مارکیٹ میں عملہ کی تعداد اور منشیات فروشی و بھتہ

خوری میں ملوث اہلکاران سے متعلق تفصیلات

* 3221: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے ان کی تفصیل عہدہ، گریڈ اور نام بتائیں؟

(ب) کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد سے یہاں پر تعینات ہیں؟

(ج) ان ملازمین میں کس کس کے خلاف کہاں کہاں پر انکوائریاں زیر کارروائی ہیں؟

(د) کتنے ملازمین جرائم میں یا منشیات فروشی میں ملوث ہیں؟

(ه) کتنے ملازمین بھتہ خوری میں ملوث ہیں؟

(و) کتنے ملازمین غیر اخلاقی سرگرمیاں میں ملوث پائے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پولیس اسٹیشن غالب مارکیٹ لاہور۔

IP/SHO	SI	ASI	HC	FC	Lady Con	DC
1	3	7	8	39	1	2

چوکی غالب مارکیٹ لاہور۔

IP/SHO	SI	ASI	HC	FC	Lady Con	DC
Nil	1	Nil	1	1	Nil	2

تھانہ غالب مارکیٹ لاہور اور چوکی غالب مارکیٹ مطابق نفری تعینات نام و نمبر ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں کوئی بھی ملازم عرصہ تین سال زائد یہاں تعینات نہ ہے

(ج) نثار احمد SI تھانہ غالب مارکیٹ کے خلاف ایک انکوائری DSP گارڈن ٹاؤن لاہور کے پاس زیر سماعت ہے۔ بصورت دیگر کسی بھی ملازم کے خلاف انکوائری نہ ہو رہی ہے۔

(د) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمین کسی بھی جرائم یا منشیات فروشی میں ملوث نہ ہیں۔

(ه) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمین کسی بھی بھتہ خوری میں ملوث نہ ہیں۔

(و) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمین کسی بھی غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہیں۔

رحیم یار خان: شہر میں ٹریفک سگنل کی تنصیب اور ای چالان

کے منصوبوں کی شروعات سے متعلق تفصیلات

* 3453: جناب ممتاز علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان شہر کی کس کس روڈ پر کس کس مقام پر ٹریفک سگنل نصب کئے گئے ہیں؟
(ب) رحیم یار خان شہر کی ٹریفک کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ کی طرف سے شہر کی حدود میں کتنے ٹریفک اہلکار متعین ہیں؟

(ج) کیا حکومت رحیم یار خان میں ای چالان شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات اور اس میں حائل رکاوٹوں سے متعلق آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) رحیم یار خان میں درج ذیل 05 مقامات پر ٹریفک سگنل نصب کئے گئے ہیں۔

1۔ شاہی روڈ بمقام پل نہر کنارہ اڈہ خان پور۔

2۔ شاہی روڈ بمقام اڈہ خان پور۔

3- شاہی روڈ بمقام ڈی سی آفس چوک۔

4- شہباز پور روڈ بمقام نہر کنارہ لیورپل۔

5- شاہی روڈ بمقام سٹی پل۔

(ب) ضلع لہذا میں ٹریفک سٹاف کے کل 143 ملازمان تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے جو ہمہ وقت شہریوں کو ٹریفک کے حوالے سے درپیش مسائل کے حل اور عوام الناس کی خدمت کے لئے کوشاں ہیں۔ ضلع رحیم یار خان میں کل تعینات ٹریفک سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

DT0=01 STWs=01 TWs=10

JTWs=15 STAs=20 TAs=96

رحیم یار خان شہر میں تعینات ٹریفک سٹاف

D=01 STWs=01 TWs=08

JTWs=13 STAs=15 TAs=69

صادق آباد شہر میں تعینات ٹریفک سٹاف

JTWs=01 STAs=01 TAs=06

خان پور شہر میں تعینات ٹریفک سٹاف

TW=01 JTW=01 STA=03 TAs=16

لیاقت پور شہر میں تعینات ٹریفک سٹاف

TW=01 STA=01 TA=05

(ج) ای چالان سسٹم کی تنصیب کے لئے کافی بجٹ کی ضرورت ہے۔ ای چالان سسٹم مختلف شہروں میں مرحلہ وار نصب کیا جا رہا ہے۔ مستقبل میں رحیم یار خان میں بھی یہ سسٹم جاری کیا جائے گا۔ جس کے لئے فی الوقت کوئی حتمی میعاد مقرر نہ کی جاسکتی ہے۔

قصور میں جنوری 2018 سے ستمبر 2019 تک عورتوں، بچوں

سے زیادتی اور قتل کے اندراج مقدمات سے متعلق تفصیلات

* 3461: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور میں یکم جنوری 2018 سے ستمبر 2019 تک بچیوں، بچوں اور عورتوں کے ساتھ زیادتی اور ان کے قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمہ جات کے کتنے نامزد مجرموں میں اب تک کتنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں اور ناقص تفتیش کی بنا پر رہا ہوئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع قصور میں جنوری 2018 سے ستمبر 2019 تک زناء کے کل 130 مقدمات، بد فعلی کے 138 مقدمات جبکہ زنا / بد فعلی مع قتل کے 08 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) ان مقدمات میں کل 298 ملزمان نامزد ہوئے۔ 272 ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھیجا گیا ہے جن میں کئی ملزمان کو سزا ہو چکی ہے، جبکہ بقیہ مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔ کوئی بھی ملزم ناقص تفتیش پر رہا نہ ہوا ہے۔ ضلع پولیس اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے تمام تر مقدمات میں ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کرتی ہے۔ اور خاص طور پر بچیوں اور عورتوں کے ساتھ زنا اور قتل جبکہ بچوں کیساتھ بد فعلی اور قتل کے مقدمات میں حتی الوسع کوشش کرتے ہوئے ملزمان کو بروقت گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھیجا جا رہا ہے۔

رحیم یار خان: پولیس کے ضلعی دفاتر میں تعینات افسران و اہلکاران

کے نام، عہدہ جات اور عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3478: جناب ممتاز علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پولیس کے ضلعی دفاتر میں تعینات افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ جات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پولیس کے ضلعی دفاتر میں موجود اکثر افسران و اہلکاران کے خلاف محکمانہ انکوائریز اور عدالتوں میں کیسز چل رہے ہیں؟

(ج) حکومت مذکورہ دفاتر میں اچھی شہرت اور ایماندارانہ ساکھ کے حامل افسران و اہلکاران کے تقرر میں کس قدر سنجیدہ ہے نیز اس کے لئے کیا معیار اور طریق کار طے کیا ہوا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلعی دفتر پولیس میں تعینات کسی بھی پولیس ملازم کے خلاف نہ تو کوئی مقدمہ درج ہے اور نہ ہی کوئی انکوائری چل رہی ہے۔
- (ج) دفاتر پولیس میں تعیناتی سے قبل پولیس ملازمین کے سابقہ ریکارڈ کا ملاحظہ کیا جاتا ہے اور اچھے حکمانہ ریکارڈ کے حامل ملازمین کو ہی دفاتر پولیس میں تعینات کیا جاتا ہے۔

ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*3533: محترمہ رخصانہ کوثر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

2013 سے ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس پر پابندی ہے کیا یہ پابندی ختم کرنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس صوبائی حکومت جاری نہیں کرتی یہ اتھارٹی وفاقی حکومت کے پاس ہے۔

لاہور: بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*3628: محترمہ کنول پروین چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی و ہراسگی کے رپورٹڈ کیسز کی تعداد جنوری 2019 سے تاحال کتنی ہے؟

(ب) شہر لاہور میں خواتین کے ساتھ زیادتی اور قتل کے واقعات کے جنوری 2018 سے نومبر 2019 تک رپورٹڈ کیسز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کتنے کیسز کے مجرمان کے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے اور کتنے کیسز میں سزا ہوئی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) لاہور شہر میں بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی و ہراسگی کے رپورٹڈ کیسز کی تعداد 210 ہے۔

(ب) شہر لاہور میں خواتین کے ساتھ زیادتی اور قتل کے واقعات کے جنوری 2018 سے نومبر 2019 تک رپورٹڈ کیسز کی تعداد 1070 ہے۔

(ج) 8 کیسز میں صلح کی بنیاد پر ملزمان بری ہوئے۔ 99 مقدمات میں میرٹ پر اخراج رپورٹ مرتب کی گئی، 6 مقدمات عدم پتہ ہوئے، 10 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ جبکہ بقیہ مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالت میں بھجوائے گئے ہیں جو کہ عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

لاہور: گوپے رائے ٹھوکر نیازیگ میں منشیات فروشوں کی

موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*3668: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ گوپے رائے نزد ٹھوکر نیازیگ لاہور میں منشیات آسانی سے میسر ہیں اس بابت متعلقہ ادارہ / پولیس کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

اس سلسلہ میں SHO چوہنگ سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے مطابق رپورٹ تحریر ہے کہ سال 2019 میں تھانہ چوہنگ منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے 59 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں جبکہ سال 2020 کے ماہ جنوری میں 08 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ مزید منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے۔

صوبہ میں مرد و خواتین پولیس کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*3695: محترمہ طحیانون: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں پولیس فورس کی تعداد کتنی ہے اور پولیس فورس میں خواتین کی تعداد کتنے فیصد ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

مطلوبہ تفصیل حسب ذیل ہے۔

1	پنجاب پولیس کی ٹوٹل منظور شدہ نفری	188071
2	پنجاب پولیس میں منظور شدہ باوردی نفری	172583
3	تعیینات خواتین کی تعداد	4254
4	خواتین کی فیصد تعداد	2.26 فیصد

لاہور: تھانہ گوالمنڈی کی عمارت کی تکمیل سے متعلق تفصیلات

*3733: محترمہ فرحت فاروق: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ گوالمنڈی کی عمارت 5 سال سے زیر تعمیر ہونے کی وجہ سے تھانہ موچی دروازہ میں شفٹ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے پولیس کا گوالمنڈی کے علاقہ میں گشت نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ گوالمنڈی کی حدود میں اس بناء پر کرائم خاص کر ڈکیتی، سٹریٹ کرائم اور drug آڈکشن کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس تھانہ کی عمارت جلد از جلد مکمل کرنے اور اس علاقہ میں بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:

تھانہ گوالمنڈی کی عمارت 05 سال سے زیر تعمیر ہے اور تھانہ گوالمنڈی تھانہ موچی گیٹ میں شفٹ ہے جو کہ تھانہ ہذا کی حدود کے ساتھ ہی واقع ہے جس کی وجہ سے گشت و کار سرکار میں خاص دشواری نہ ہے۔

برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس سٹی آپریشنز لاہور:

جی ہاں، یہ درست ہے کہ تھانہ گوالمنڈی کی عمارت 05 سال سے زیر تعمیر ہے اور تھانہ گوالمنڈی تھانہ موچی گیٹ میں شفٹ ہے مگر تھانہ گوالمنڈی تھانہ موچی گیٹ کی حدود کے ساتھ ہی واقع ہے، جس کی وجہ سے گشت و کار سرکار میں کوئی خاص دشواری پیش نہ آرہی ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:

تھانہ گوالمنڈی میں انسداد کرائم کے لئے ہاٹ سپاٹ پر موثر پٹرولنگ پلان، پر عمل جاری ہے مزید سال رواں میں انسداد منشیات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 25 مقدمات درج کر کے ملزمان کو گرفتار کرنے ان کو حوالات جوڈیشل بھیج دیا گیا ہے اور مزید SHO و انچارج انویسٹی گیشن کو منشیات کے خلاف کارروائی کرنے کے بارے بریف کیا ہے۔

برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس سٹی آپریشنز لاہور:

جی نہیں، یہ درست نہ ہے۔ بلکہ تھانہ گوالمنڈی میں انسداد کرائم کے ہاٹ سپاٹ پر موثر پٹرولنگ پلان پر عمل جاری ہے۔ سال رواں میں انسداد منشیات کے لئے 25 مقدمات درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھیج دیا گیا ہے۔ آئندہ بھی انسداد منشیات کے لئے متعلقہ ایس ایچ او کو بریف کیا گیا ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:

تھانہ گوالمنڈی کی عمارت مکمل ہو چکی ہے جلد ہی تھانہ گوالمنڈی کی نئی تعمیر شدہ بلڈنگ میں شفٹ ہو جائے گا۔

برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس سٹی آپریشنز لاہور:
تھانہ گوالمنڈی کی نئی عمارت مکمل ہو چکی ہے جلد ہی تھانہ گوالمنڈی اپنی نئی تعمیر شدہ
عمارت میں شفٹ ہو جائے گا۔

کوٹ مومن اور ارد گرد دیہات میں منشیات فروشی سے متعلقہ تفصیلات

*3758: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ مومن اور اس کے آس پاس کے دیہات میں منشیات کھلے عام
فروخت ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نوجوان نسل کو تیزی سے منشیات جیسی لعنت کا عادی بنایا جا رہا ہے۔

(ج) کیا حکومت منشیات کے اڈے ختم کرنے اور اس میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی
کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈی ایس پی لیگل برائے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

درست نہ ہے۔ تھانہ کوٹ مومن میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی بڑی تیزی
سے جاری ہے۔ تھانہ کوٹ مومن میں سال 2020 میں 23 مقدمات منشیات کے درج
رجسٹر کر کے ملزمان کو جوڈیشل بھیج دیا جا چکا ہے۔ مزید برآں منشیات کی فروخت کرنے
والوں کے خلاف زیادہ سے زیادہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں منشیات فروخت
کرنے والوں کی کڑی نگرانی جاری ہے۔

(ب) ڈی ایس پی لیگل برائے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

درست نہ ہے۔ علاقہ تھانہ کوٹ مومن اور اس کے گرد و نواح میں سگریٹ پان وغیرہ کی
دکانوں کی کڑی نگرانی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ سکول و کالجز میں طلباء و طالبات کو منشیات
کے بارے میں آگاہی مہم چلائی گئی ہے تاکہ نوجوان نسل کو اس لعنت سے بچایا جاسکے۔

AIIG مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:

نوجوان نسل کو منشیات جیسی لعنت کا عادی بنانے سے روکنے کے لئے محکمہ پولیس کے تمام یونٹس قانونی کارروائیاں عمل میں لا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ملوث ملزمان کے خلاف مقدمات کے اندراج، ملزمان کی گرفتاری کے علاوہ خصوصی آگہی مہم بشمول تعلیمی اداروں میں سیمینار اور سوشل میڈیا کے ذریعے مثبت نتائج حاصل کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔

(ج) AIIG مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:

حکومت پنجاب کی ہدایت پر محکمہ پولیس منشیات کے اڈوں اور ان میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لا رہا ہے۔ سال 2019 میں منشیات کے کل 48736 مقدمات درج کر کے ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن کے قبضہ سے 807.36 کلوہیر وٹن، 930.45 کلوافیون، 18813.61 کلوچرس اور 920278 لیٹر شراب برآمد ہوئی۔

ماہ جنوری و فروری سال 2020 میں منشیات کے کل 10350 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن کے قبضہ سے 187.98 کلوہیر وٹن، 381.22 کلوافیون، 4665.66 کلوچرس اور 156448 لیٹر شراب برآمد ہوئی۔

ضلع جھنگ اور گردونواح میں منشیات فروشی کے دھندہ

کو روکنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3765: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ اور اس کے گردونواح میں چرس، شراب، ہیر وٹن اور آئس

نشہ کا مکروہ و گھناؤنا دھندہ سرعام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مکروہ و گھناؤنے دھندے کو متعلقہ ادارے روکنے میں بری

طرح ناکام ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقوں میں منشیات فروشوں کے

خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع پولیس منشیات جیسے مکروہ وگھٹاؤ نے دھندہ کے تدارک / خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ ضلع ہذا میں سال 2020 میں اب تک منشیات کے 660 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ اور 11.913 کلو گرام ہیروئن، 317.623 کلو گرام چرس، 27.646 کلو گرام افیون، 2.230 کلو گرام بھنگ، 13 کلو گرام پوسٹ، 10344 لیٹر شراب اور 28 چالو بھٹی شراب برآمد کی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں منشیات جیسے مکروہ دھندہ کرنے والوں کے خلاف آہنی ہاتھوں سے نمٹا جا رہا ہے اور اس مکروہ دھندہ کا قلع قمع کیا جا رہا ہے۔ ضلع ہذا میں سال 2020 میں منشیات کے 660 مقدمات درج کئے گئے ہیں اور 701 ملزمان کو گرفتار کر کے بند جیل کروایا گیا ہے۔

(ج) منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور سال 2020 میں اب تک 701 ملزمان کو گرفتار کر کے بند جیل کروایا گیا ہے۔ مزید برآں کڑی نگرانی جاری ہے۔ سردست کوئی نیٹ ورک موجود نہ ہے۔

سال 1990 میں بھرتی ہونے والے ASIs کی ترقیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3769: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1990 میں بھرتی ہونے والے A.S.I کو ابھی تک بطور انسپٹر ترقی نہیں دی گئی جبکہ 1993 میں PPSC کے ذریعے بھرتی ہونے والے اے ایس آئیز کو بطور انسپٹر ترقی مل چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس رولز باب 13 کے قاعدہ 14 کے تحت ASI کی ترقی

بطور S.I تین سال بعد ہونی چاہئے اور S.I کی ترقی بطور انسپٹر پانچ سال بعد ہونی چاہئے؟

(ج) کیا حکومت اس قاعدہ پر عمل کرتے ہوئے 1990 میں بھرتی ہونے والے ASI کو بھی

ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب پولیس کے ASIs کی پرموشن سٹینڈنگ آرڈر 17/2010 میں وضع کردہ مطلوبہ معیار، متعلقہ ضلع / ریجن نے بنائی گئی سینارٹی اور اگلے رینک میں سیٹوں کی موجودگی کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمانہ پرموشن بورڈ کی سفارشات کی روشنی میں دی جاتی ہے۔

(ب) پولیس رولز باب 13 کے تحت ASIs تین (03) سال اور SI پانچ (05) سال بعد ترقی کے لئے زیر غور آسکتے ہیں لیکن یہ مندرجہ بالا نکتہ جز (الف) میں بیان کردہ شرائط سے مشروط ہیں۔

(ج) پنجاب پولیس کے تمام ریجنل پولیس افسران ASIs کی ترقی درج بالا نکتہ جز (الف) میں بیان کی گئی شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے کر رہے ہیں۔

صوبہ میں محکمہ پولیس کے ملازمین کو ٹائم سکیل پر موشن دینے سے متعلقہ تفصیلات
*3770: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے مراسلہ مورخہ 26 جولائی 2019 کے تحت ایسے گورنمنٹ سرونٹس جن کو ایک ہی سکیل میں دس سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے اور بوجہ کمی و یکسانی ترقی نہ پاسکے ہیں انہیں ٹائم سکیل پر موشن بغرض تنخواہ / پنشن دی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان احکامات پر تمام محکمہ جات میں عمل درآمد ہو رہا ہے اور آئی جی پنجاب پولیس کے کلیئر یکل سٹاف بھی اس سے مستفید ہو رہے ہیں مگر SI، ASI اور انسپکٹر صاحبان کو یہ سہولت فراہم نہیں کی جا رہی؟

(ج) کیا حکومت / پنجاب پولیس کے اعلیٰ انتظامی آفیسر ان ملازمین SI، ASI اور انسپکٹر کو بھی ٹائم سکیل پر موشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے مراسلہ مورخہ 20- جولائی 2019 کے تحت ایسے گورنمنٹ ملازمین (سکیل 16 اور زائد) جن کو ایک ہی سکیل میں دس سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے اور اگلے سکیل میں بوجہ کمی و یکسانی ترقی نہ پاسکے ہیں انہیں ٹائم سکیل پر موشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

سکے ہیں انہیں ٹائم سکیل پر موشن بغرض تنخواہ / بینشن دی جائے مگر بعد ازاں توضیحی مراسلہ مورخہ 20 دسمبر 2019 میں ٹائم سکیل پر موشن کے الفاظ کو ٹائم سکیل پر سنل اپ گریڈیشن سے بدل دیا گیا اور یہ وضاحت کی گئی کہ صرف ان گورنمنٹ ملازمین کو ٹائم سکیل پر سنل اپ گریڈیشن دی جائے گی جہاں اگلے سکیل میں دس فیصد یا اس سے کم ویکنسیاں ہوں۔

(ب) پنجاب پولیس کے کلریکل سٹاف میں صرف اسسٹنٹ ڈائریکٹر صاحبان کو ٹائم سکیل پر سنل اپ گریڈیشن دی گئی ہے، کیونکہ ان کی منظور شدہ پوسٹس 56 ہیں اور اگلے درجے میں ڈپٹی ڈائریکٹر کی صرف 01 منظور شدہ پوسٹ ہے اس کے علاوہ باقی کلریکل سٹاف کو ٹائم پر سنل اپ گریڈیشن نہیں دی گئی ہے۔ SI، ASI اور انسپکٹر صاحبان کی منظور شدہ پوسٹس اور ان کی اگلے درجے میں ترقی کے تناسب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام پوسٹس	منظور شدہ پوسٹس	اگلے رینک میں منظور شدہ پوسٹس	فیصد
ASI	13252	(SI)8772	66.19
SI	8772	(IP)3667	41.80
IP	3667	(DSP)786	21.43

(ج) محکمہ خزانہ کی پالیسی کے مطابق جہاں پر 10 فی صد یا اس سے کم ویکنسیاں ہوں ٹائم سکیل پر موشن دی جائے گی جبکہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر، سب انسپکٹر اور انسپکٹر کے اگلے عہدہ میں پر موشن کے لئے 10 فی صد سے زیادہ ویکنسیاں ہیں

سیف سٹی پراجیکٹ سے متعلق تفصیلات

*3778: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سیف سٹی پروگرام کے تحت کتنے کیمرے لگائے گئے ہیں جس مذکورہ

پراجیکٹ کب شروع کیا گیا اور نومبر 2019 تک اس پر کتنے اخراجات آئے؟

(ب) مذکورہ پراجیکٹ میں سپیڈ کنٹرول کو کورتج کرنے والے کتنے کیمرے کہاں کہاں نصب ہیں کیا مذکورہ کیمرے رات کو بھی فنکشنل ہوتے ہیں؟

(ج) ان تمام کیمبرہ جات سے اب تک جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے کتنا استفادہ کیا گیا ہے مذکورہ سیف سٹی پراجیکٹ پر کتنے اہلکاران / افسران کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اس وقت لاہور سیف سٹی پراجیکٹ میں کتنے کیمبرہ جات فنکشنل ہیں اور کتنے خراب ہیں تفصیل فراہم کریں؟

(ه) کیا حکومت سیف سٹی پراجیکٹ کو مزید فعال بنانے اور خراب شدہ کیمبرہ جات کی درستی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے زیر انتظام تاحال لاہور شہر میں جدید طرز کے 7678 کیمبرہ جات نصب کئے گئے ہیں۔ یہ منصوبہ 2015 میں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس کے تحت شروع کیا گیا اور 2019 تک اس پر تقریباً 17.720 ملین تک اخراجات آئے ہیں۔

(ب) مذکورہ پراجیکٹ میں سپیڈ کنٹرول کو کوریج کرنے والے 160 کیمبرے لاہور کے داخلی اور خارجی راستوں اور تمام اہم شاہراہوں پر نصب ہیں یہ کیمبرے رات کو بھی فنکشنل ہوتے ہیں

(ج) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب شدہ جدید کیمبروں کی مدد سے اب تک تقریباً اکیس ہزار مقدمات میں شہادت فراہم کی جا چکی ہے اس سے واضح طور پر جرائم کو کنٹرول کرنے میں مدد ملی ہے بقایا تفصیلات پنجاب پولیس سے لی جاسکتی ہیں۔ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے اہلکاران / افسران کی تفصیلات پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی سروس ریگولیشن 2016 سے ان کے نام، عہدہ وار حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(د) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے زیر انتظام تاحال لاہور شہر میں 7678 جدید طرز کے کیمبرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور ان میں سے تقریباً 70 فیصد کیمبرہ جات درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ہ) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کے بنا پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔ مزید امید ہے کہ موجودہ حکومت اس طرح کے جدید پراجیکٹس کی معاونت و سرپرستی کرتی رہے گی۔

صوبہ میں پٹرولنگ پوسٹوں اور اس فورس کے لئے

گاڑیوں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*3816: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں اس وقت کل کتنی پٹرولنگ پوسٹیں ہیں تمام پٹرولنگ پوسٹوں پر گاڑیوں کی تعداد کیا ہے اور کون سے ماڈل اور کس حالت کی ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ جب سے پٹرولنگ پولیس فورس بنائی گئی ہے اس کے بعد آج تک کوئی نئی گاڑی خرید نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے مذکورہ فورس ناکارہ ہو کر رہ گئی ہے؟
- (ج) جب سے مذکورہ فورس کا قیام عمل میں آیا ہے تو اس وقت کون کون سے کیڑر کے اہلکاران / افسران بھرتی کئے گئے تھے اور ان کی پر موشن کا طریق کار کیا بنایا گیا تھا؟
- (د) کیا حکومت مذکورہ فورس کے لئے نئی گاڑیاں خریدنے اور صوبہ کے تمام شہروں میں نئی پٹرولنگ پوسٹیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں کل 356 پٹرولنگ پوسٹس آپریشنل ہیں۔ اس وقت پٹرولنگ پولیس کے پاس کل گاڑیوں کی تعداد 500 ہے جن میں سے 376 گاڑیاں (356 ٹویو ٹاچک اپ اور 20 ٹوہ ٹرک) پٹرولنگ پوسٹس پر جبکہ 107 گاڑیاں دفاتر اور ایڈمن ڈیوٹی کے لئے استعمال ہو رہی ہیں جبکہ بقیہ 17 گاڑیاں کمینیکل خرابی کے باعث آف روڈ ہیں۔ تمام گاڑیوں کے ماڈل حسب ذیل ہیں۔

ماڈل، 2004 221

ماڈل، 2007/08 233

ماڈل، 2011 04(20)یونٹاپک اپ اور 20 یونٹاٹرک)

ماڈل، 2015 06

کل تعداد 500

گاڑیاں اپنی مقررہ مدت اور مانج سے زائد چل چکی ہیں جس کی وجہ سے ان کی حالت خستہ ہو چکی ہے اس کے باوجود گاڑیوں کو قابل استعمال حالت میں رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ تمام گاڑیوں کے طے کردہ سفر کی تفصیل ذیل ہے۔

گاڑیوں کی تعداد طے کردہ فاصلہ

220 10 لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں

129 08 لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں

70 05 لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں

50 04 لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں

31 03 لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں

(ب) پٹرولنگ پولیس فورس کا قیام 2004 میں عمل میں آیا تھا۔ اس وقت تمام آپریشنل پوسٹوں کے لئے نئی گاڑیاں خرید کی گئیں اس کے بعد سال 2007-08 میں نئی آپریشنل ہونے والے پوسٹوں کے لئے گاڑیاں خرید کی گئیں۔ اس کے باوجود پٹرولنگ پولیس محدود دستیاب وسائل کے ساتھ سڑکوں پر جرائم کنٹرول کرنے اور عوام الناس کی مدد کرنے کے لئے بہترین خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

(ج) 2004 میں پنجاب ہائی وے پٹرول کے قیام کے بعد سے محکمہ میں کانسٹیبل اور ڈرائیور کانسٹیبل کے رینک میں بھرتی کی گئی جو کہ 2010، 2005، 2004 اور 2017 میں ہوئی۔ محکمہ ترقیوں کا عمل پولیس رولز و مروجہ قوانین کے تحت 2007 میں شروع ہوا جبکہ 2012 میں پنجاب ہائی وے پٹرول کے رولز منظور ہونے کے بعد محکمہ میں پروموشن کے طریق کار کو باضابطہ طور پر وضع کیا گیا پنجاب ہائی وے پٹرول کی بھرتی کردہ 500 کانسٹیبلان کو اب تک ASI کے عہدہ تک ترقی دی جا چکی ہے۔

(د) اس وقت آپریشنل پٹرولنگ پوسٹوں کی تعداد 356 ہے جبکہ منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد 522 ہے مزید 97 پٹرولنگ پوسٹوں کی تعمیر کے لئے زمین پولیس ڈیپارٹمنٹ کے نام ہو چکی ہے جن کی تعمیر کے لئے تخمینہ لاگت سالانہ ترقیاتی پروگرام 2020-21 میں بحوالہ لیٹر نمبر HQ/B.Co/1831 مورخہ 29 جنوری 2020 ارسال کیا جا چکا ہے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیالکوٹ: چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں ملازمین اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3878: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سیالکوٹ میں ملازمین اور موجود بچوں کی تعداد کیا ہے؟
(ج) اس بیورو کی جو عمارت زیر تعمیر ہے وہ کب تک مکمل ہو جائے گی؟
وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سیالکوٹ میں 53 بچے رہائش پذیر ہیں اور ملازمین کی تفصیل ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سیالکوٹ کی کوئی عمارت زیر تعمیر نہ ہے۔

صوبہ میں سرکاری کالجوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں منشیات

کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4004: محترمہ شعوانہ بشیر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری کالجوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں منشیات کا استعمال تیزی سے پھیل رہا ہے جس سے نوجوان نسل بری طرح متاثر ہو رہی ہے؟
(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت نے سرکاری کالجوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں منشیات فروشوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے اگر ہاں تو کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور سزا دی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) منشیات فروشی کے تناظر میں سکول، کالج ہائے اور یونیورسٹیوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے ان تمام اداروں کی بطور خاص بذریعہ خفیہ پولیس نگرانی بھی کی جا رہی ہے اور کسی قسم کی شکایت پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل لائی جاتی ہے۔ بیشتر مقامات پر سماج دشمن عناصر (منشیات فروش) کی موجودگی کی خفیہ اطلاع یا نشاندہی پر فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) منشیات جیسے عفریت پر قابو پانے کے لئے پولیس ٹھوس اقدامات کر رہی ہے منشیات فروشوں اور ایسے مقامات جہاں پر منشیات فروشی کا مکروہ دھندہ ہو رہا ہے کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات بھی جاری کی جا چکی ہیں کہ اس جرم پر قابو پانے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائیں۔

(ج) منشیات کے مقدمات میں پنجاب پولیس زیر و ٹالرنس (Zero Tolerance) کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے منشیات فروشوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لا رہی ہے۔ سال 2019 اور 2020 میں منشیات فروشوں کے خلاف کل 122477 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 153906 افراد گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے جن سے بھاری مقدار میں منشیات برآمد ہوئی۔ بذریعہ خفیہ نگرانی سرکاری کالجوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں ملوث 494 ملزمان کی نشاندہی ہوئی جن میں سے 419 کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ کل 369 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 380 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے جن کے قبضہ سے 10 کلوہیر وٹن، 363 کلوچرس، 1772 گرام آئس جبکہ 2582 لٹر شراب قبضہ میں لی گئی۔

ضلع گوجرانوالہ: تھانہ کوٹ لدھا میں درج مقدمہ نمبر 14/329 میں

ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*4019: جناب عبدالرؤف مغل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ کوٹ لدھا ضلع گوجرانوالہ میں مقدمہ نمبر 14/329 کب درج ہوا تھا؟

(ب) اس میں نامزد ملزمان کے نام و پتاجات بتائیں؟

(ج) کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے مفروریا اشتہاری ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس مقدمہ کا مین ملزم جس کے پاس کلاشکوف تھی گرفتار نہیں ہوا ہے

جبکہ یہ ملزم اسی علاقہ میں آزاد گھوم پھر رہا ہے اور مدعی مقدمہ کو دھمکیاں دے رہا ہے؟

(ه) کیا حکومت اس مقدمہ کے تمام ملزمان گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں

تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) مقدمہ نمبر 14/329 بجرم 302/34 ت پ تھانہ کوٹ لدھا مورخہ

13.11.2014 کو درج رجسٹر ہوا۔

(ب) نامزد ملزمان:

i- محمد شہباز عرف سائیں ولد میاں خاں قوم سیکھوساکن نوکھر (PO)

ii- عاطف عرف عاٹو ولد محمد شفیع قوم سیکھوساکن نوکھر (گرفتار حوالات جوڈیشل)

iii- بشارت عرف گوگا ولد محمد اعظم قوم سیکھوساکن نوکھر ڈیرہ مراد (گرفتار جوڈیشل)

(ج) عاطف عرف عاٹو ولد محمد شفیع قوم سیکھوساکن نوکھر (سزا عمر قید) ii بشارت عرف گوگا

ولد محمد اعظم قوم سیکھوساکن نوکھر ڈیرہ مراد (سزا عمر قید) جبکہ محمد شہباز عرف سائیں

ولد میاں خاں قوم سیکھوساکن نوکھر تاحال PO ہے۔

(د) محمد شہباز عرف سائیں ولد میاں خاں قوم سیکھوساکن نوکھر تاحال PO ہے، ترک

سکونت کر چکا ہے روپوش ہے۔

(۵) مجرم اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں جس کی گرفتاری کے لئے ریڈ کئے جا رہے ہیں۔ مجرم اشتہاری کی ٹریول ہسٹری اور فیملی ہسٹری حاصل کرنے کا تحرک کیا جا چکا ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد مجرم اشتہاری کی گرفتاری کو یقینی بنایا جائے گا اور مقدمہ ہذا کو اصل حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

چونیاں میں بچوں سے زیادتی اور قتل کی تحقیقات میں 34 کروڑ روپے

خرچ کرنے سے متعلق تفصیلات

*4078: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چونیاں میں بچوں سے زیادتی اور قتل کرنے کے چار واقعات کی تحقیقات پر پولیس نے 34 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں؟
- (ب) یہ رقم کن کن کاموں، مدوں اور ٹیسٹوں پر خرچ ہوئی ہے؟
- (ج) اس شہر اور اس کے گرد و نواح کے کتنے افراد کے کون کون سے ٹیسٹ کروائے گئے؟
- (د) کتنی رقم ڈی این اے ٹیسٹ پر خرچ ہوئی اور یہ رقم کس طرح کس کو ادا کی گئی کتنے افراد کا DNA ٹیسٹ کیا گیا؟
- (۵) یہ رقم کس کس آفیسر کی اجازت سے خرچ کی گئی اور کہاں کہاں سے حاصل ہوئی تھی کیا اس خرچ میں کلیریکل سٹاف سے بھی مدد حاصل کی گئی تو ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:

یہ غلط ہے کہ پولیس نے چونیاں میں بچوں سے زیادتی اور قتل کرنے کے 04 واقعات کی تحقیقات پر 34 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں جبکہ ان 04 واقعات کی تحقیقات کی مد میں کل رقم 35 لاکھ 65 ہزار اور 57 روپے خرچ کی ہے۔ چونیاں میں بچوں سے زیادتی کے 04 واقعات ہوئے جن میں 4 مقدمات نمبری 19/222 مورخہ 10.06.2019 مجرم 363/367/377/302/201 ت پ ATA /7 تھانہ سٹی چونیاں ، 317/19 مورخہ 15.08.2019 مجرم 363/367/377/302/201 ت پ

تھانہ سٹی چونیاں، 328/19، مورخہ 18.08.2019 بجرم 363/367/377/302/201 ت پ ATA 7/ تھانہ سٹی چونیاں، 369/19، مورخہ 16.09.2019 بجرم 363/367/377/302/201 ت پ ATA 7/ تھانہ سٹی چونیاں درج ہوئے اس کے بعد پولیس نے اپنا کیپ DSP چونیاں کے دفتر لگایا اور DSP چونیاں کا دفتر کیپ آفس ڈکلیئر ہوا اور کار سرکار کے سلسلہ میں جو پولیس اور مختلف ایجنسیوں نے اتنے دن شب روز کام کیا جو کہ اس کارروائی کے دوران فیول کی مد میں رقم مبلغ -/1965057 روپے سیٹھنری اور دیگر اخراجات کی مد میں رقم مبلغ -/1600000 کے استعمال کا بوجھ برداشت کرنا پڑا۔

(ب) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:

تفصیلی جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:

PFSA کی ٹیم نے DSP چونیاں کے آفس میں اپنا کیپ لگایا اور کل 1534 افراد کے DNA حاصل کئے۔

ڈائریکٹر (ایڈمن اینڈ فنانس) پنجاب فرائزک سائنس ایجنسی، لاہور۔

چونیاں میں چار بچوں سے جنسی زیادتی اور قتل کے الزام میں پولیس نے سولہ سوانچاس (1649) افراد کو شامل تفتیش کرتے ہوئے DNA ٹیسٹ کی درخواست کی۔ ان افراد کا DNA ٹیسٹ بذریعہ شارٹ ٹینڈ نم رپیٹ (STR) پروفائلنگ سے کیا گیا۔ جس میں پی سی آر اور کیپلری الیکٹروفوریسز (Capillary Electrophoresis) کی ٹیکنالوجی استعمال کی۔ مزید یہ کہ ریفرنس سیمپلز کے علاوہ مقتول بچوں کی ہڈیوں اور کپڑوں وغیرہ سے DNA پروفائل بنا کر ان کے والدین سے ڈی این اے Match بھی کیا گیا، لہذا اس طرح کل 1800 نمونوں کا DNA کیا گیا تھا۔

(د) DNA ٹیسٹوں پر جتنی بھی رقم خرچ ہوئی اس کے بارے میں PFSA لیبارٹری ہی بہتر

بتا سکتی ہے ان 1734 افراد کے DNA ٹیسٹوں پر کتنا خرچہ آیا ہے اور محکمہ پولیس نے

DNA کے ٹیسٹوں کی مد میں PFSA لیبارٹری کو کوئی رقم نہ دی ہے

ڈائریکٹر (ایڈمن اینڈ فنانس) پنجاب فرائزک سائنس ایجنسی، لاہور:

DNA ٹیسٹ پر ریجنٹس اور کیمیکلز کی مد میں مبلغ 100 ملین روپے کے اخراجات ہوئے۔ ان اخراجات کی منظوری صوبائی کابینہ کی سب کمیٹی برائے امن وامان نے 18 اکتوبر 2019 کو منعقدہ اجلاس میں دی، جس کی سربراہی صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور کی تھی۔ چونیاں میں قتل اور دہشت گردی کے ان چار مقدمات میں کل اٹھارہ سو (1800) نمونوں کا DNA ٹیسٹ کیا گیا۔

(ہ) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:

تفصیلی جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

ڈائریکٹر (ایڈمن اینڈ فنانس) پنجاب فرائزک سائنس ایجنسی، لاہور:

100 ملین کی رقم حکومت پنجاب کے فنانس ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی منظوری سے ڈائریکٹر جنرل پنجاب فرائزک سائنس ایجنسی کے سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹ SDA237 میں منتقل ہوئی۔ اس رقم سے محض DNA ٹیسٹ میں استعمال ہونے والے کیمیکلز / Kits پیپر اروز کے مطابق درآمد کئے گئے۔ اس رقم سے کسی کلیئر یکل سٹاف یا آفیسر کو کوئی ادائیگی نہیں کی گئی۔

فیصل آباد میں پتنگ بازی کی کھلم کھلا خلاف ورزی سے متعلقہ تفصیلات

*4197: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پتنگ بازی کی ممانعت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں مورخہ 10 جنوری 2020 بروز جمعہ پتنگ بازی کھلم کھلا ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ نے پابندی کے ہوتے ہوئے کسی قسم کے کوئی اقدامات نہ اٹھائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کوئی مقدمہ درج ہوا اور نہ ہی گرفتاری عمل میں آئی اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں۔

(ب) فیصل آباد میں پتنگ بازی پر سختی سے ممانعت ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف وسیع پیمانے پر کریک ڈاؤن کیا گیا جس کے تحت پتنگ بازی کرنے والوں کے خلاف سال 2020 میں اب تک کل 1978 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

(ج) پتنگ بازی کرنے والوں کے خلاف ضلعی پولیس نے سال 2020 میں کل 1978 مقدمات درج کئے جن میں 1986 ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے جوڈیشل بھجوا دیا جا چکا ہے جن کے قبضہ سے 695138 پتنگ اور 62812 چرخیاں برآمد کی گئیں۔

(د) ضلع فیصل آباد میں پتنگ بازی کرنے والوں کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے سال 2020 میں کل 1978 مقدمات درج کئے جن میں 1986 ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے جوڈیشل بھجوا دیا جا چکا ہے جن کے قبضہ سے 695138 پتنگ اور 62812 چرخیاں برآمد کی گئیں۔

جہلم: سکولز اور کالجز کے طلبہ SMK کا پیپر ز بطور منشیات

استعمال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4258: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم میں SMK PAPERS کی فروخت سرعام جاری ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا ضلع کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء SMK PAPERS کو منشیات کے لئے استعمال کر رہے ہیں اگر ہاں تو حکومت نے اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) SMK PAPERS کی خرید و فروخت میں ملوث افراد کے خلاف اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات بیان کی جائیں؟
- (د) اس گھناؤنے کاروبار کی روک تھام کے لئے حکومت اور متعلقہ اداروں کی طرف سے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع ہذا میں SMK پیپر کوئی خرید و فروخت نہ ہو رہی ہے تاہم اس بابت کوئی شکایت موصول نہ ہو رہی ہے۔

(ب) ضلع ہذا کے سکولوں اور کالجوں کی طرف سے کسی بھی طالب علم کے خلاف SMK PAPERS کے استعمال کے متعلق کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ نیز SHO ضلع ہذا کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے وہ اپنے علاقہ تھانہ میں موجود سکولوں اور کالج کی انتظامیہ کے ساتھ باہمی روابط رکھیں اور شکایت موصول ہونے پر بمطابق ضابطہ کار روائی عمل میں لائیں۔

(ج) ضلع ہذا میں SMK PAPERS کی خرید و فروخت کی بابت کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے تاہم کڑی نگرانی جاری ہے

(د) ضلع ہذا میں تھانہ جات کی سطح پر سپیشل سکواڈ تشکیل دیئے گئے ہیں جن کو یہ ٹاسک دیا گیا ہے کہ وہ اپنے علاقہ تھانہ کی کڑی نگرانی رکھیں اور اس گھنٹانے کا روبرو میں ملوث ملزمان کے خلاف بمطابق ضابطہ کار روائی عمل میں لائیں۔

سال 2019 میں اشتہاری اور عدالتی مفروروں کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*4366: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

2019 میں کتنے اشتہاری اور عدالتی مفرور گرفتار کئے گئے ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

سال 2019 میں گرفتار شدہ اشتہاری اور عدالتی مفروروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

گرفتار شدہ اشتہاری = 86965

گرفتار شدہ عدالتی مفرور = 36131

لاہور: حضرت داتا گنج بخش کے دربار کے مین گیٹ کی دکانوں

پر نشہ آور ٹیکوں کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*4436: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا دربار ہسپتال لاہور کے مین گیٹ کے ساتھ کباڑیوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں ان دکانوں پر نشہ آور اشیاء خاص کر نشہ آور ٹیکے فروخت کئے جاتے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک دکاندار یہ نشہ آور ٹیکے سرعام نشنیوں کو لگاتا ہے پولیس کو اس کے خلاف اہلیاں علاقہ نے درخواستیں دی ہیں مگر ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی؟
- (ج) کیا حکومت ایسے تمام افراد جو کہ اس علاقہ میں یہ کاروبار کر رہے ہیں ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:

مطابق رپورٹ SDPO داتا دربار ہسپتال لاہور کے مین گیٹ کے ساتھ کباڑیوں کی دکانیں بنی ہیں کو چیک کیا گیا ہے اور میڈیکل سٹور کو محکمہ ہیلتھ کی ٹیم کے ساتھ چیک کیا گیا ہے کوئی بھی نشہ آور مواد برآمد نہ ہوا ہے۔

نائب ناظم اعلیٰ آپریشنز لاہور:

جی ہاں، یہ درست ہے کہ داتا دربار ہسپتال لاہور کے مین گیٹ کے ساتھ کباڑیوں کی دکانیں ہیں مگر ان دکانوں کو چیک کیا گیا ہے اور میڈیکل سٹور کو محکمہ ہیلتھ کی ٹیم کے ساتھ چیک کیا گیا ہے۔ دوران چیمکنگ کوئی بھی نشہ آور مواد برآمد نہ ہوا ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:

ایک دکاندار کا سرعام نشنیوں کو ٹیکے لگانے والی بات حقیقت پر مبنی نہ ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی اطلاع ہے۔

نائب ناظم اعلیٰ آپریشنز لاہور:

جی نہیں، ایک دکاندار کے سرعام نشیوں کو ٹیکے لگانے والی بات حقیقت پر مبنی نہ ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی اطلاع ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:

داتا دربار کے گرد و نواح میں مکمل چیکنگ کی گئی ہے نشہ آور ٹیکے فروخت نہ ہو رہے ہیں مزید علاقہ تھانہ داتا دربار میں انسداد منشیات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے سال رواں میں 53 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملزمان کو گرفتار حوالات جوڈیشل بھجوا دیا گیا ہے مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔

نائب ناظم اعلیٰ آپریشنز لاہور:

داتا دربار ہسپتال کے گرد و نواح میں مکمل چیکنگ کی گئی ہے کوئی نشہ آور ٹیکے فروخت نہ ہو رہے ہیں مزید علاقہ تھانہ داتا دربار میں انسداد منشیات کے لئے کارروائی کرتے ہوئے سال رواں 53 مقدمات درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوا دیا گیا ہے۔ مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس یکم جنوری تا 15 جنوری 2019 سے مفروز،

اشتہاری اور عدالتی مفزوروں کو گرفتار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

613: جناب محمد ارشد چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس نے یکم جنوری 2019 تا 15 مارچ 2019 تک صوبہ بھر میں کتنے اشتہاری اور عدالتی مفزور گرفتار کئے اور اب تک گرفتار کئے گئے اشتہاریوں اور عدالتی مفزوروں کے مقدمات کا کیا Status ہے نیز ان میں سے کس کو کس کس مقدمہ میں کیا کیا سزائیں ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں جرائم کی سرکوبی کے لئے جدید ٹیکنالوجی اور اصلاحات بروئے کار لائے جانے کے باوجود حکومت قتل، اقدام قتل، اغوا، اغوا برائے تاوان، چوری، ڈکیتی، راہزنی، سٹریٹ کرائمز اور دیگر سنگین نوعیت کے جرائم میں نامزد ملزمان کو

تاحال گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دیئے جانے میں ناکام ہے جس کی وجہ سے صوبہ میں خوف و ہراس پایا جا رہا ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف، ب)

رجن	اشتہادی مجرمان کی پکیری A	اشتہادی مجرمان کی پکیری B	عدالتی مفردان A	عدالتی مفردان B	دیگر مجرمان
لاہور	0	0	0	0	288
گوجرانوالہ	11	30	0	01	859
فیصل آباد	02	10	0	04	0
سرگودھا	01	04	0	02	522
ملتان	0	0	0	0	1410
راولپنڈی	0	01	0	01	0
بہاولپور	14	171	0	0	0
ڈیرہ غازی خان	0	0	0	0	415
نوشہرہ	28	216	0	08	3494

چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے تحت گھروں سے بھاگے یا گمشدہ بچوں

کو والدین کے سپرد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

628: محترمہ مسرت جمشید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گمشدہ یا گھروں سے بھاگے بچوں

کو ان کے والدین کے سپرد کیا جاتا ہے؟

(ب) مذکورہ بیورو میں کس قسم کے بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہے نیز کتنی عمر تک کے بچوں کو وہاں پر

رکھا جاتا ہے اور کتنی عمر تک بچے ادارے کے پاس رہ سکتے ہیں؟

(ج) جنسی تشدد کے کتنے بچے بیورو کے پاس ہیں؟

(د) کیا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی عدالتیں بھی موجود ہیں اگر ہاں تو کتنی اور ان میں

اب تک کتنے کیس رجسٹر ہوئے ہیں اور ان میں سے کتنے کیسوں کا فیصلہ ہوا ہے، تفصیل

سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) مذکورہ ادارے کے قیام سے اب تک کتنے بچوں کو ان کے والدین کے سپرد کیا گیا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مختلف ذرائع سے حفاظت میں لئے گئے گمشدہ اور گھروں سے بھاگے بچوں کو بذریعہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹ والدین یا لواحقین کے حوالے کیا جاتا ہے مزید برآں جن گمشدہ اور گھروں سے بھاگے بچوں کے والدین یا لواحقین نہیں ملتے ان کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔

(ب) Neglected Children Act, 2004 & The Punjab Destitute K-3 (تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی) کے تحت بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے۔ ایک دن سے لے کر پندرہ سال کے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے مزید برآں جن بچوں کے لواحقین یا والدین نہیں ہوتے ان کو اٹھارہ سال تک چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ معاشرے کا کارآمد شہری بنایا جاسکے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بورو کے پاس اس وقت جنسی تشدد کے چار بچے موجود ہیں جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے ہیں۔

(د) چائلڈ پروٹیکشن کورٹ ایک سپیشل عدالت ہے جو لاہور ہائی کورٹ سے Notified ہے۔ لاہور میں باقاعدہ طور پر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ قائم ہے جہاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بطور پریزائیڈنگ آفیسر تعینات ہیں جبکہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ایڈیشنل سیشن جج (ASJ-I) کے پاس بطور پریزائیڈنگ آفیسر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے اختیارات ہیں (تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ بتاریخ 30 جون 2021 تک چائلڈ پروٹیکشن کورٹس میں 68293 کیسز رجسٹرڈ ہوئے جن میں سے 67272 کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

(ہ) ادارے کے قیام سے لے کر بتاریخ 30 جون 2021 تک 68293 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا گیا اور متعلقہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس پنجاب کی ہدایت پر 67272 بچوں کو

ان کے لواحقین یا والدین کے سپرد کیا گیا۔ ان بچوں میں گھر سے بھاگے ہوئے، بھکاری، تشدد، نشے کا شکار، لاوارث بچے شامل ہیں۔ ان میں سندھ کے 51 بچے، خیبر پختونخواہ کے 189 بچے، بلوچستان کے 6 بچے، اسلام آباد کے 25 بچے، آزاد کشمیر کے 09 بچے اور افغانستان کے 15 بچے بھی شامل ہیں۔

لاہور: پولیس اسٹیشنز میں سب انسپکٹر کو بطور انچارج تعینات

کرنے سے متعلقہ تفصیلات

687: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور پولیس اسٹیشنز میں کسی سب انسپکٹر کو تھانے کا انچارج نہیں لگایا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے علاوہ باقی شہروں میں سب انسپکٹر پولیس اسٹیشن پر بطور انچارج تعینات ہیں؟

(ج) لاہور میں سب انسپکٹر کو انچارج تعینات نہ کرنے کی وجہ کیا ہے کیا حکومت باقی اضلاع کی طرح لاہور میں بھی سب انسپکٹر کو پولیس اسٹیشن کا انچارج تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈویژن ہذا کے تھانہ اچھرہ میں سب انسپکٹر بطور انچارج تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) لاہور کے کافی تھانہ جات میں سب انسپکٹر کو بطور انچارج تعینات کیا جا چکا ہے۔

صوبہ پنجاب میں سکیورٹی اداروں کی تعداد اور سالانہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

717: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت کتنے سکیورٹی ادارے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں

اور سالانہ ان اداروں پر کتنا بجٹ خرچ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا ان اداروں کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ جاری ہوتی ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال سکیورٹی اداروں کے بجٹ میں اضافہ کرتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) صوبہ میں اس وقت دیگر اداروں کے ساتھ ساتھ پنجاب پولیس قانون کے نفاذ اور امن وامان کے لئے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ اور پنجاب پولیس کا سالانہ بجٹ مالی سال 2019-20 کے لئے 115 بلین روپے ہے جس میں سے 84 فیصد صرف تنخواہوں کی مد میں ہے۔

(ب) -----

(ج) فنانس ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت لاہور ڈویژن میں گزشتہ چار برس

میں رجسٹرڈ کیسز سے متعلقہ تفصیلات

723: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت لاہور ڈویژن میں گزشتہ چار برس میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف لاہور ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی اور کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور

سال	سائڈ سٹم	حاصل قتل	کرائے دہان	وال پانک	اسلحہ	کل مقدمات	کئے افراد کو سزا ہوئی
2016	91	46	642	-	907	1686	1439
2017	92	07	559	-	1141	1799	1537
2018	143	-	447	02	1215	1807	1622
2019	114	-	297	-	681	1092	893
میزان	440	53	1945	02	3944	6384	12328

سپرٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

(الف) برائے رپورٹ SDPOs اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور، ڈویژن ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 4913 مقدمات درج کئے گئے۔

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت 6502 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی 65 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

پنجاب سائونڈ سسٹم	کراچی داری ایکٹ	پنجاب سیوریج ورائٹل	اسلحہ	وال چانگ
516 مقدمات درج	2841 مقدمات درج	233 مقدمات درج	4449 مقدمات درج	25 مقدمات درج
690 ملزمان گرفتار	5546 ملزمان گرفتار	245 ملزمان گرفتار	4443 ملزمان گرفتار	14 ملزمان گرفتار

سپرٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

(الف) ڈویژن ہذا میں مورخہ 09.01.2015 تا 20.08.2019 تک نیشنل ایکشن پلان کے تحت 3560 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں ہیڈوائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت درج شدہ کل 3560 مقدمات میں 5272 ملزمان گرفتار کئے گئے ان درج شدہ مقدمات میں اب تک 78 مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

برائے رپورٹ SDPOs ماڈل ٹاؤن ڈویژن نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار برس میں رجسٹرڈ کیسز سے متعلق تفصیلات کی بابت پڑتال ریکارڈ کرنے پر ڈویژن ہذا میں گزشتہ چار سال کے دوران نیشنل ایکشن پلان کے تحت 5292 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں اور 6545 ملزمان گرفتار ہوئے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت سال 2015 تا 20.08.2019 تک سائونڈ سسٹم کے 541، کراچی داری کے 7677، پنجاب سیوریج ورائٹل کے 14، اسلحہ کے 5599 اور وال چانگ کے 14 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھیج دیا گیا ہے مزید کارروائی جاری ہے۔

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہونے والے 566 مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مزید تمام SDPOs صاحبان کو نیشنل ایکشن پلان پر مکمل عملدرآمد کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

ضلع نارووال یکم اگست 2018 سے جون 2019 میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

755: جناب منان خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یکم اگست 2018 سے 15 جون 2019 ضلع نارووال میں چوری اور ڈکیتی کی کتنی واردات ہوئی ہیں کس کس تھانہ میں FIR درج ہوئی ہیں ان کی FIR نمبر مع تھانہ جات بتائیں؟
- (ب) کتنی وارداتوں کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور ان سے کیا کیا برآمدگی کی گئی ہے؟
- (ج) کتنے ملزمان گرفتار نہیں ہوئے اور کتنے ملزمان مفروز ہیں مفروز ملزمان کے نام اور پتہ جات بتائیں؟
- (د) مفروز ملزمان کب تک گرفتار ہو جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) ضلع ہذا میں یکم اگست 2018 سے 15 جون 2019 تک کل چوری اور ڈکیتی کے 312 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ تفصیل FIR نمبر مع تھانہ جات تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع ہذا میں کل 394 ملزمان گرفتار ہوئے اور ان سے رقم مبلغ 1054521 روپے برآمد ہوئے۔
- (ج) ضلع ہذا کے کل 12 ملزمان گرفتار نہ ہوئے ہیں اور مفروز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ملزمان کی جلد از جلد گرفتاری کا تحریک کیا جا رہا ہے۔

صوبہ میں انسداد دہشت گردی کی کورٹس میں مزید بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

834: محترمہ سلیٹی سعدیہ تیمور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت محکمہ داخلہ کے تحت اینٹی ٹیر رازم کورٹ میں مزید بھرتیاں کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو یہ بھرتیاں کب تک کی جائیں گی اور ان سے خزانہ پر کتنا بوجھ پڑے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

کل دس انسداد دہشت گردی عدالتیں پنجاب کے تمام ڈویژن میں کام کر رہی ہیں اس سے قبل چھ انسداد دہشت گردی کی عدالتیں ختم کر دی گئی ہیں۔ تاریخ 18.09.2020 اور اسکے جملہ جن کی تعداد 56 ہے کو GAD&S کے سرپلس پول میں رکھا گیا ہے۔ اس محکمے کے حکم کے مطابق مورخہ 06.01.2021 ساتھ ہی دو انسداد دہشت گردی کی عدالتیں ختم کر دی گئی ہیں اور ان کے عملے کو بھی GAD&S کے سرپلس پول میں شامل کروانے کے لئے سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کرنے کے لئے مجاز اتھارٹی کو بھیج دی گئی ہے۔

مندرجہ بالا کی روشنی میں سرپلس پول کے عملے کے ہوتے ہوئے انسداد دہشت گردی کی نئی بھرتی کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

صوبہ پنجاب کے تھانوں میں خواتین ڈیسک کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

838: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے کتنے تھانوں میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) تھانوں میں قائم ہونے والے خواتین ڈیسک میں کتنی خواتین اہلکار تعینات کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا صوبہ بھر کے تمام پولیس اسٹیشن میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:

ضلع ہذا کے 20 تھانوں میں خواتین کی مدد لئے ہیلپ ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ میں تمام تھانہ میں خواتین ڈیسک قائم ہیں۔

ضلع سیالکوٹ:

ضلع سیالکوٹ کے تھانہ جات میں خواتین کی مدد کے لئے لیڈیز پولیس اہلکار بطور نائب

مقرر تعینات کی گئی ہیں

ضلع گجرات:

ضلع گجرات کے تمام 23 تھانہ جات میں خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

ضلع نارووال:

ضلع نارووال کے 04 تھانہ جات میں خواتین ڈیسک قائم کئے ہیں جن میں 04 خواتین

اہلکار تعینات کی گئی ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤ الدین:

ضلع منڈی بہاؤ الدین کے تمام تھانوں میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم

کئے گئے ہیں۔

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں کل 10 تھانہ جات ہیں جن میں 05 تھانہ جات میں خواتین کے لئے

ہیلپ ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں خواتین کی معاونت کے لئے لیڈیز پولیس تعینات ہیں

جہاں پر درخواست دہندہ خواتین کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

ضلع اٹک:

ضلع ہذا میں کل 14 تھانہ جات ہیں جن میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم ہیں۔

ضلع جہلم:

ضلع ہذا میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم ہیں۔

ضلع چکوال:

ضلع ہذا میں کل 11 تھانہ جات موجود ہیں جن میں خواتین کی مدد کے لئے ڈیسک قائم ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

ضلع ہذا کے جملہ 27 تھانہ جات میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:

ضلع ہذا میں کل 42 تھانہ جات ہیں تمام تھانوں میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ:

ضلع ہذا میں کل 11 تھانے ہیں۔ تمام تھانوں میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک

قائم کئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جھنگ:

ضلع ہذا میں کل 14 تھانہ جات ہیں۔ جملہ تھانہ جات ضلع ہذا میں دو من ہیلپ ڈیسک قائم ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چنیوٹ:

ضلع ہذا کے ہر تھانہ میں خواتین کی مدد کے لئے ہیلپ ڈیسک قائم کیا گیا ہے۔

ریجن پولیس آفیسر ملتان:

ملتان ریجن کے کل 79 تھانہ جات میں خواتین ڈیسک بنائے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ہذا میں 17 تھانہ جات ہیں اور ہر ایک تھانہ میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین

ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:

ضلع ہذا میں 20 تھانوں میں قائم ہونے والے خواتین ڈیسک میں 27 لیڈی پولیس

تعینات ہیں

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ میں 30 تھانہ جات میں کل 9 لیڈی سب انسپکٹر، 4 لیڈی اسسٹنٹ سب

انسپکٹر اور 52 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔

ضلع سیالکوٹ:

ضلع سیالکوٹ میں خواتین کی مدد کے لئے صدر دفتر اور DSO/SDOP دفاتر میں خواتین ڈیسک قائم ہیں۔ جبکہ تھانہ جات میں لیڈرز پولیس بطور نائب محرر تعینات کی گئی ہیں۔

ضلع گجرات:

ضلع گجرات میں خواتین ڈیسک میں 23 خواتین اہلکار تعینات ہیں۔

ضلع نارووال:

ضلع نارووال کے 04 تھانہ جات میں خواتین ڈیسک پر 04 خواتین اہلکار تعینات کی گئی ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤ الدین:

ضلع منڈی بہاؤ الدین کے ہر تھانہ میں خواتین ڈیسک پر خواتین کی مدد کے لئے خواتین اہلکار تعینات کی گئیں ہیں۔

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد کے ہر تھانہ میں خواتین اہلکار تعینات ہیں۔

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں خواتین ڈیسک میں 01 لیڈی کانسٹیبل تعینات کی گئی ہے علاوہ ازیں حسب ضرورت پولیس اسٹیشن وومن راولپنڈی سے بھی لیڈرز سٹاف 24 گھنٹے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ضلع اٹک:

ضلع ہذا کے تھانہ جات میں خواتین اہلکار خواتین ڈیسک میں تعینات ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا کے تھانہ جات میں خواتین اہلکار خواتین ڈیسک میں تعینات ہیں۔

ضلع چکوال:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں خواتین اہلکار خواتین ڈیسک میں تعینات ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں کم از کم ایک لیڈی کانسٹیبل تعینات ہے، جبکہ ضلع ہذا کے ہر سرکل میں ایک اپر سبارڈی نیٹ تعینات ہے اس وقت 27 تھانہ جات میں کل 39 لیڈی کانسٹیبلز تعینات ہیں۔

سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں 2/2 خواتین پولیس اہلکار ہر تھانہ میں تعینات ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ:

ضلع ہذا کے شہری تھانہ جات میں 2/2 اہلکار جبکہ دیہاتی تھانہ جات میں 1/1 خاتون اہلکار تعینات کی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ:

ضلع ہذا کے جملہ تھانہ جات کے دو من ہیپ ڈیسک پر 2/2 خواتین اہلکار تعینات ہیں۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چنیوٹ۔

ضلع ہذا میں قائم شدہ 9 تھانوں میں کل 17 خواتین اہلکار خواتین ہیپ ڈیسک پر تعینات ہیں۔

ریجن پولیس آفیسر ملتان:

ملتان ریجن کے ضلع ملتان میں 32 تھانہ جات میں 21 تھانہ جات میں خواتین کی مدد کے لئے ہر خواتین ڈیسک پر ایک خاتون اہلکار تعینات ہے جبکہ بوجہ کمی فی میل سٹاف بقیہ ڈیسک پر عارضی طور پر میل اہلکار تعینات کئے گئے ہیں جبکہ ضلع وہاڑی میں 19 تھانہ جات میں شفٹ وائز کل 34 خواتین اہلکار، ضلع خانیوال کے 18 تھانہ جات اور ضلع لودھراں کے 10 تھانہ جات میں ہر خواتین ڈیسک پر 1/1 خاتون اہلکار ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں 34 لیڈی پولیس اہلکار تعینات ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے علیحدہ واش روم موجود ہیں۔

(ج)

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

ضلع سیالکوٹ:

ضلع گوجرانوالہ میں تمام پولیس اسٹیشن میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

ضلع گجرات:

ضلع گجرات کے تمام 23 تھانہ جات میں خواتین کے لئے الگ واش روم موجود ہیں۔

ضلع نارووال:

ضلع نارووال کے تمام پولیس اسٹیشنز میں خواتین کے لئے الگ واش روم موجود ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤ الدین:

ضلع منڈی بہاؤ الدین میں ہر پولیس اسٹیشن میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہے۔

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد کے تمام تھانہ جات میں واش روم موجود ہیں۔

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے الگ واش روم موجود ہیں۔

ضلع اٹک:

تمام تھانوں میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

ضلع جہلم:

تمام تھانوں میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

ضلع چکوال:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں خواتین کے لئے واش روم موجود ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

ضلع ہذا کے ہر تھانہ میں خواتین کے 02 واش روم موجود ہیں۔

سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے علیحدہ واش روم موجود ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ:
ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے علیحدہ واش روم موجود ہیں۔
ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جھنگ:
ضلع ہذا کے ماڈل تھانوں میں لیڈیز کے لئے الگ واش روم موجود ہیں۔
ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چنیوٹ:
ضلع ہذا کے تمام تھانوں میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہے۔
ریجن پولیس آفیسر ملتان:
ملتان ریجن کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔
ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:
ضلع بھر کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے علیحدہ واش روم بنائے گئے ہیں۔

لاہور: سال 2018 تا ستمبر 2019 تک بچوں اور بچیوں سے

زیادتی اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

- 859: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ضلع لاہور میں 2018 سے ستمبر 2019 تک کتنے بچے اور بچیوں کے ساتھ زیادتی کے کیسز درج ہوئے؟
- (ب) متذکرہ عرصہ کے دوران کن کن افراد کے خلاف یہ مقدمات درج کئے گئے نیز کتنے افراد کو دوران تفتیش جرم ثابت ہونے پر سزائیں ہوئیں؟
- (ج) متذکرہ عرصہ کے دوران کتنے افراد کو جرم ثابت نہ ہونے پر رہا کر دیا گیا کتنے افراد کو کتنی کتنی سزائیں اور کتنا جرمانہ ہوا الگ الگ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس سول لائسنس ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس سول لائسنس ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
- تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سپرٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔
 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔
 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: اپریل 2019 سے تاحال تھانہ ساندہ میں اغواء کے

اندراج مقدمات سے متعلق تفصیلات

898: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
 (الف) مورخہ 15 اپریل 2019 سے اب تک تھانہ ساندہ میں اغواء کی دفعہ 365 کے کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے تفصیل بیان فرمائیں۔
 (ب) پولیس نے ان کیسز میں اب تک کیا کارروائی کی ہے، کتنے ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کئے تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے۔
 وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):
 (الف) مورخہ 15 اپریل 2019 سے لے کر اب تک تھانہ ساندہ میں اغواء کئے متعلق دفعہ 365 کے 09 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب)

کل مقدمات	09؛
گرفتار ملزمان	05 :
نامکمل چالان	01

خارج: 06

مغوی برآمد: 07

زیر تفتیش: 02

قصور شہر میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک اندراج مقدمات اور ان

کے چالانوں سے متعلقہ تفصیلات

931: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور شہر میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک کتنے مقدمات کن کن جرائم کے درج ہوئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قصور شہر میں جرائم کے واقعات کی تعداد صوبہ بھر کے برابر ہے قصور شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کی وارداتوں کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) قصور شہر میں اس وقت کتنے تھانے ہیں ان میں نفری کی تعداد کیا ہے اور یہ کس کس جگہ واقع ہیں ان تھانوں کی بلڈنگ اپنی ہیں یا کرایہ پر لی گئی ہیں ان تھانوں میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک کتنے مقدمات کے چالان ہوئے کتنے عدالت کو بھیجے گئے اور کون کون سے مقدمات ہیں جن کے چالان مکمل نہیں ہوئے؟

(د) حکومت کی طرف سے قصور شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز حکومت قصور شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کے پیش نظر مزید تھانے بنانے اور نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ ضلع قصور کے تھانہ جات میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک قتل 26، اندھا قتل 09، ذکیٹی رابری معہ قتل 04، اقدام قتل 46، ضرر 146، اغواء 156، زنا 56، ایکسیڈنٹ 42، ذکیٹی 15، رابری 178، کار چھیننا 02، موٹر سائیکل چھیننا 49، دیگر وہیکل چھیننا 02، سرقت موٹر کار 8، سرقت موٹر سائیکل 80، سرقت

دیگر وہیکل 8، 382 کے 6، نقب زنی 67، سر قہ مویشی 74، سر قہ تار 6، سر قہ عام 189، 411، 4 کے، اسلحہ 28، قمار بازی 367، منشیات 498، متفرق 1357 اس طرح کل 3423، مقدمات درج رجسٹر ہوئے

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ شہر قصور میں جرائم کے واقعات کی تعداد صوبہ بھر کے برابر ہے بلکہ ماہ اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک صرف کل مقدمات کی تعداد 3423 ہے۔

(ج) ضلع قصور میں کل چار سرکل ہیں اور سرکل میں 5/5 تھانے ہیں اس طرح ضلع قصور میں کل 20 تھانہ جات ہیں تمام بلڈنگ تھانوں کی اپنی ہیں کوئی بھی بلڈنگ کرایہ پر نہ ہے جن میں نفری کی تعداد کانسیٹیل 469، ہیڈ کنسیٹیل 112، 88، ASI-112، سب انسپکٹر 69، انسپکٹر 19، ہیں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک کے تمام مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالت مجاز میں بھجوائے جاپکے ہیں کوئی بھی مقدمہ ستمبر 2019 تک زیر تفتیش نہ ہے۔

(د) جرائم کی روک تھام کے لئے سٹی قصور میں سیف سٹی پراجیکٹ کام کر رہا ہے اور CCTV کیمروں کی مدد سے علاقہ کی نگرانی کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ ضلع بھر کے تھانہ جات کی طرف سے ناکہ جات اور گشت کے نظام کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر ڈکائے آپریشن جاری ہے۔ اور مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھی جارہی ہے مخبری کے نظام کو بہتر کیا گیا ہے۔ عوام کے ساتھ مل کر جرائم کی پیشگیری کی جارہی ہے۔ مجرمان کو کیفر کردار پر پہنچایا جاتا ہے۔ جرائم پیشہ عناصر کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور عوام کے جان مال کے تحفظ کے لئے ہر طرح کے اقدامات کئے گئے ہیں۔

لاہور: سی سی پی او آفس کے ساتھ روڈ کے فٹ پاتھ پر جنگلوں

کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

971: ملک محمد وحید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سی سی پی او آفس لاہور کے ساتھ روڈ پر فٹ پاتھ عام عوام کی گزرگاہ ہے اور متعدد مریض نزدیکی ہسپتال میں پیدل فٹ پاتھ پر دوائی وغیرہ لینے کے لئے جاتے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سی سی پی او آفس والوں نے فٹ پاتھ پر جنگلے اور بیر لگا کر بند کر دیا ہے اور فٹ پاتھ پر قبضہ کر لیا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فٹ پاتھ کی بجائے لوگ سڑک پر چلنے پر مجبور ہیں جو کہ کسی بھی وقت حادثے کا شکار ہو سکتے ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عالیہ نے سڑکوں سے غیر قانونی تجاوزات ختم کرانے کا اعلان کر رکھا ہے مذکورہ محکمہ نے اس حوالے سے کیا اقدامات کئے ہیں؟
- (ه) کیا حکومت مذکورہ فٹ پاتھ سے تجاوزات ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سی سی پی او آفس لاہور کے ساتھ فٹ پاتھ عام عوام کی گزرگاہ ہے، مگر یہ درست نہ ہے کہ وہاں سے نزدیکی ہسپتال میں دوائی وغیرہ لینے کے لئے مریض پیدل جاتے ہیں، نزدیکی ہسپتال (گنگا رام ہسپتال) کے مین گیٹ کے پاس بالمقابل فاطمہ میڈیکل کالج بس سٹاپ موجود ہے۔
- (ب) سی سی پی او آفس کے ساتھ فٹ پاتھ پر کوئی قبضہ نہ کیا گیا ہے بلکہ سی سی پی او آفس کے پاس حساس ادارے کی بلڈنگ موجود ہے۔ دونوں دفاتر کی حفاظت کے لئے سیمنٹ بلاک لگائے گئے ہیں۔ جبکہ سی سی پی او آفس کے پیدل داخلی راستے پیدل گزرنے کے لئے محفوظ راستہ موجود ہے۔
- (ج) یہ درست نہ ہے پیدل گزرنے والے سڑک پر چلنے کے لئے مجبور نہ ہیں بلکہ سڑک کے دونوں اطراف پیدل گزرنے کے لئے راستہ موجود ہے۔ جو لوگ سڑک پر پیدل چلتے ہیں وہ کسی مجبوری کے تحت نہیں بلکہ اپنی مرضی سے گزرتے ہیں۔ جہاں تک

- حادثے کا شکار ہونے کا تعلق ہے تو دفتر کی سیوریٹی پر مامور پولیس اہلکار پیدل گزرنے والوں کو احتیاطی تدابیر اور ہدایات دیتے رہتے ہیں ان کی پوری حفاظت کی جاتی ہے۔
- (د) قبل ازیں عدالت عالیہ کے حکم کی روشنی میں تمام پولیس دفاتر واقع لاہور جن کے سامنے سیوریٹی کے نقطہ نگاہ کی وجہ سے رکاوٹیں تھیں وہ ہٹائی جا چکی ہیں۔ آئندہ بھی اس سلسلہ میں احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہیں۔
- (ه) سر دست ایسی کوئی رکاوٹ نہ ہے، فٹ پاتھ پر عوام الناس کے پیدل گزرنے کے لئے سمنٹ بلاکس کے ساتھ محفوظ راستہ موجود ہے۔ آئندہ بھی لاہور شہر میں جہاں کہیں بھی کوئی ایسا معاملہ ہوا تو اس کا مناسب سدباب کیا جائے گا۔ مزید برآں سڑک کے دوسری طرف بھی فٹ پاتھ موجود ہے اور ہسپتال وغیرہ کی جانب جانے والے حضرات وہی استعمال کرتے ہیں

اوکاڑہ میں ڈکیتی، راہزنی، چوری، قتل اور اغواء کی وارداتوں

کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

- 986: چودھری افتخار حسین چھپچھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) 30 جون 2019 سے 10 جنوری 2020 تک ضلع اوکاڑہ میں ڈکیتی، راہزنی، چوری، قتل اغوا کی کل کتنی وارداتیں ہوئی ہیں تھانہ وار تفصیل مہیا کی جائے؟
- (ب) ان میں سے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے مقدمات درج نہ ہو سکے؟
- (ج) ان مقدمات پر پولیس کی طرف سے کیا پیش رفت ہوئی ہے مکمل تفصیل تھانہ وار بیان فرمائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) اس عرصہ کے دوران تھانہ اے ڈویژن میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی کی 21 چوری کی 35، اغوا کی 07 اور قتل کی ایک واردات ہوئی ہے۔ تھانہ بی ڈویژن میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی، راہزنی کی 08، چوری کی 15 اغواء کی 13 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ کینٹ میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی کی 07

چوری کی 11 اغواء کی 01 اور قتل کی 01 واردات ہوئی ہے۔ تھانہ شاہسور میں ڈکیتی کی 01 واردات، راہزنی کی 05، چوری کی 19 اغواء 01 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ صدر اڈاکاڑہ میں ڈکیتی کی 04 واردات، راہزنی کی 44، چوری کی 44، اغواء 06 اور قتل کی 09 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ راوی میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی 03، چوری 17 اغواء 02 اور قتل کی 03 وارداتیں ہوئی ہیں، تھانہ گوگیرہ میں ڈکیتی کی 02 وارداتیں، راہزنی کی 05، چوری 21، اغواء 02 اور قتل کی 04 وارداتیں ہوئی ہیں، تھانہ چوچک میں ڈکیتی کی 01، واردات، راہزنی کی 05، چوری 25، اغواء 02 اور قتل کی 03 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ سٹی رینالہ میں ڈکیتی کی 01 واردات، راہزنی 15، چوری 30 اغواء 02 اور قتل کی 04 وارداتیں ہوئی ہیں، تھانہ صدر رینالہ میں ڈکیتی کی 02 وارداتیں، راہزنی 05، چوری 16 اغواء 03 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ شیرگرھ میں ڈکیتی کی 05 وارداتیں، راہزنی 05 چوری 16 اغواء 01 اور قتل کی 01 واردات ہوئی ہے۔ تھانہ سٹی دیپالپور میں ڈکیتی کی 03 وارداتیں، راہزنی 21، چوری 89 اغواء 17 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ صدر دیپالپور میں ڈکیتی کی 07 وارداتیں، راہزنی کی 12، چوری 57 اغواء 19، اور قتل کی 05 وارداتیں ہوئی ہیں۔ حجرہ شاہ مقیم میں ڈکیتی کی 05 وارداتیں، راہزنی 14 چوری 53 اغواء 06 اور قتل کی 06 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ بصیرپور میں ڈکیتی کی 02، وارداتیں راہزنی کی 08 چوری 26 اغواء 03 اور قتل کی 02 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ حویلی لکھامیں ڈکیتی کی 01، راہزنی 10 چوری 44 اغواء 08 اور قتل کی 05 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ منڈی احمد آباد میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی 03 چوری 17 اغواء 01 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ چورستہ میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی 03 چوری 12 اور قتل کی 03 وارداتیں ہوئی ہیں۔

(ب) 959 وارداتیں ہوئیں اور 959 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ج) تفصیلاً رپورٹ ہمراہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع نارووال اور سیالکوٹ میں 2018 تا جنوری 2019 تک سنگین جرائم کی ہونے والی وارداتوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1015: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال اور ضلع سیالکوٹ میں یکم اگست 2018 سے جنوری 2020 تک قتل، اغواء، ڈکیتی اور راہزنی کی کتنی وارداتیں ہوئیں تھانہ وائز الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ مقدمات میں جو ملزمان تھانوں اور عدالتوں کے اشتہاری ہیں اب تک ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے نیز جو ملزمان عرصہ تقریباً 15 سال سے اشتہاری ہیں اور بیرون ملک فرار ہیں ان کے خلاف حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) جو ملزمان تھانوں اور عدالتوں کے اشتہاری ہیں ان میں سے کن کن ملزمان کی جائیدادیں ضبط کی گئی ہیں اور بقیہ ملزمان کی جائیدادیں ضبط کرنے کے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اشتہاری ملزمان کے نام ولدیت اور ان کی جائیدادوں کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں یکم اگست 2018 سے جنوری 2020 تک قتل، اغواء، ڈکیتی، اور راہزنی کی ہونے والی وارداتوں پر جو مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں ان کی الگ الگ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ جات اور عدالتوں میں کل مجرمان اشتہاری سنگین مقدمات اس عرصہ میں 341 ہیں جن میں سے 236 مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کیا گیا اور بقیہ 105 مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ممکنہ کاوش جاری ہے۔ جبکہ عرصہ تقریباً 15 سال سے اشتہاری مجرمان جو بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں کل 60 ہیں جن میں سے 06 مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ جاری کروائے گئے 03 مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ انڈرپراسس ہیں، جبکہ 51 مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ کا تحرک کیا گیا ہے۔ بیرون ملک تمام مجرمان اشتہاریوں بیرون ملک کے نام PNIL میں درج کروائے جا چکے ہیں۔

جو مجرمان تھانوں اور عدالتوں کے اشتہاری ہیں اس عرصہ میں 510 ہیں، محکمہ مال کی رپورٹ کے مطابق 372 مجرمان اشتہاریوں کے نام جائیداد نہ ہے جبکہ 12 مجرمان اشتہاریوں کی جائیداد ہونے کی صورت میں 10 مجرمان اشتہاریوں کی جائیداد کی قرقی کروائی جا چکی ہے۔ جبکہ 119 مجرمان اشتہاریوں کی جائیداد کی قرقی کا تحرک جاری ہے۔ نام و پتا اشتہاری مجرمان معہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب و بچیلنس کمیٹی ایکٹ 2016 کے تحت تحصیل اور یونین کونسل کی

سطح پر قائم کمیٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1036: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب و بچیلنس کمیٹی ایکٹ 2016 کے تحت یونین کونسل اور تحصیل سطح پر کتنی کمیٹیاں قائم کی گئیں؟

(ب) پنجاب و بچیلنس کمیٹی ایکٹ 2016 کے تحت یونین کونسل اور تحصیل سطح پر قائم کمیٹیوں کی کارکردگی کیا ہے اس بارے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب و بچیلنس کمیٹی ایکٹ 2016 کے تحت یونین کونسل اور تحصیل سطح پر کمیٹیاں قائم کی گئیں ان کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	تحصیل سطح کی تعداد	یونین کونسل سطح کمیٹیوں کی تعداد
1	ڈیرہ غازی خان	-	-
2	مظفر گڑھ	04	90
3	لیہ	03	41
4	راجن پور	-	-
کل میزان		07	134

(ب) ضلع مظفر گڑھ میں مذکورہ کمیٹیاں بمطابق ہدایات اپنی فرائض سرانجام دیتی تھیں۔ جبکہ ضلع لیہ میں یہ کمیٹیاں نان فنکشنل رہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔

جناب عبدالرحمن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب عبدالرحمن خان! آپ تشریف رکھیں میں نے سندھو صاحب کو پوائنٹ آف آرڈر دے دیا ہے۔

تھانہ علی پور چٹھہ میں معزز ممبران جناب عادل بخش چٹھہ

اور جناب بلال تارڑ کو جس بے جا میں رکھا جاتا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کل شام کو ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک ہمارے دو محترم ایم پی اے صاحبان عادل بخش چٹھہ صاحب اور بلال تارڑ صاحب کو ساڑھے چار گھنٹے تھانہ علی پور چٹھہ میں جس بے جا میں رکھا گیا حالانکہ انہوں نے اپنا تعارف بھی کروایا تھا۔ اس کے علاوہ بیرسٹر عطاء تارڑ صاحب پر پرچہ بھی دیا گیا۔ پولیس نے ان دونوں ممبران کو جس بے جا میں رکھا۔ یہ سلسلہ بہت پرانا ہے تین چار دن پہلے میری خوش قسمتی ہے کہ میں ٹی وی پر آپ کا انٹرویو سن رہا تھا تو آپ فرما رہے تھے کہ اس وقت جو بھی اقتدار میں تھے انہوں نے آپ کے بزرگوں پر 114 پرچے دیئے تھے تو اس سلسلے کو ختم ہونا چاہئے۔ آپ دیکھیں کہ وہ ہمارے معزز ممبران ہیں جو کہ اڑھائی، تین تین لاکھ ووٹ لے کر ایوان میں آئے ہیں اور ان کو جس بے جا میں رکھا گیا ہے تو ہم اس چیز کی پُر زور مذمت کرتے ہیں اور میں لاء منسٹر صاحب سے request کروں گا۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ٹھیک ہے آپ کا point of view آگیا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! آپ دیکھ لیں یہ عطاء تارڑ صاحب کا مسئلہ ہے اور وہاں۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر لیتا ہوں لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن کو تھوڑا سا ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس بات کا بھی اعتراف کرنا چاہئے تھا کہ جو سلوک وہاں تھانے کے عملے کے ساتھ کیا گیا ہے کہ ان کی وردیاں تک پھاڑ دی گئی ہیں۔ یہ معمول بن گیا ہے کہ ان کو جہاں کہیں بھی تھوڑی سی تکلیف ہوتی ہے یہ تھانوں پر حملہ شروع کر دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس روش کو ختم کرنا چاہئے اور یہ روئے قطعی طور پر قابل برداشت نہیں ہے چاہے کوئی ایم این اے یا ایم پی اے ہو ہمیں ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے اور ہمیں ذمہ دارانہ روئے اختیار کرنا چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر انہوں نے وردیاں پھاڑی ہیں تو ان کو انہوں نے چھوڑا کیوں ہے ان پر پرچہ دیتے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جو لوگ اس میں ملوث تھے ہم نے ان پر پرچہ دیا ہے۔ میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ اس رویے کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ذرا ایک منٹ بیٹھیں، اس کا کوئی طریق کار بناتے ہیں، آپ اسے ہاؤس میں لے آئیں تو پھر میں بھی راجہ صاحب سے request کروں گا اور بیٹھ کر تھوڑا ٹھنڈے دل سے دیکھ لیں گے کہ اصل میں یہ کیا مسئلہ ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، ٹھیک ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالرحمن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: Order in the House. Please sit down. جی ملک صاحب!

جناب صہیب احمد ملک: شکریہ، جناب سپیکر! میرے حلقے میں سینی ٹیشن کا ایک مسئلہ ہے جس کے لئے میں نے چھ ماہ پہلے سوال جمع کرایا تھا لیکن ابھی تک اس کا جواب وہیں پر ہی پھنسا ہوا ہے۔ جناب سپیکر: نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے فائدے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اب سوال نہیں ہو سکتا۔

جناب عبدالرحمن خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنی سیٹ پر جائیں، یہ آپ کی سیٹ نہیں ہے، آپ صرف اپنی سیٹ سے بول سکتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ زینب النساء: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ پہلے کورم پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے باہر تشریف لے جانے لگے)

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! اپوزیشن والے ایوان سے باہر جارہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ جاسکتے ہیں، تمہارا اپنے بندے پورے کرو۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں کورم دیکھنا میرا کام ہے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب عبدالرحمن خان: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: کیا آپ نے کورم کے رولز پڑھے ہیں؟ اس طرح ہر بندہ اٹھ کر بات نہیں کر سکتا

please sit down کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 29- جولائی 2021 دوپہر

1.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات 29- جولائی 2021

(یوم انجیس، 18- ذوالحجہ 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوتھیاں اجلاس

جلد 34: شمارہ 5

291

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29- جولائی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

(الف) غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل 27 جولائی 2021 کی بجائے زیر قاعدہ (2) (27)

حصہ اوّل

مسودہ قانون

1. The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN:
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICHto move that leave be granted to introduce the University of
South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.MR SAJID AHMED KHAN:
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICHto introduce the University of South Asia, Lahore
(Amendment) Bill 2021.

292

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 13 جون 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

- 1- شیخ علاؤ الدین: معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنی پر اور ملکی کرنی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنی پر 3% سے 4% دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

(ب) سرکاری کارروائی

INTRODUCTION OF BILL

The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021

A MINISTER to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021

293

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعرات، 29- جولائی 2021

(یوم الخمیس، 18- ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلالہ اور میں شام 4 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالمجید نور نے پیش کیا۔

عوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُمَّ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ مُهَيَّاءُ
بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي
التَّوْبَةِ شَرِيعَةً مَثَلُهُمْ فِي الْإِخْلَاقِ كَذَرَأْسِ أَخْرَجَ شَطَطَهُ
فَأَنزَلَ فَاسْتَعْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُقُوطِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِيَغِيبَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

سورہ الفتح آیت نمبر 29

محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل، اے دیکھنے والے تو ان کو دیکھتا ہے کہ اللہ کے آگے جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ کثرتِ سجد کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے بچی اوصافِ قوراء میں ہیں اور بچی اوصافِ انجیل میں ہیں۔ وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے پہلے زمین سے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنے سنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور گلی کھیتی والوں کو خوش کرتی ہے تاکہ ان سے کافروں کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ نے گناہوں کی بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے 0

وما علینا الا البلاغ 0

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ ﷺ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ ﷺ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ ﷺ سے ہے
گناہگار ہوں آقا ﷺ بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ ﷺ سے ہے
میں اس یقین سے زندہ ہوں آپ ﷺ میرے ہیں
میری حیات کا دار و مدار آپ ﷺ سے ہے

MR SAEED AKBAR KHAN: Mr. Speaker! I am on Point of Order.

تعزیت

جناب سپیکر: ہمارے صوبائی وزیر ڈاکٹر اختر ملک صاحب کے بھائی کی وفات ہوئی ہے لہذا اُن کے لئے دعائے مغفرت کروالی جائے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میاں عرفان عقیل دولتانہ صاحب کی نانی جان وفات پاگئی ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کروائی جائے۔

وزیر توانائی جناب اختر ملک کے بھائی اور معزز ممبر میاں عرفان دولتانہ

کی نانی جان کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جی، عرفان دولتانہ صاحب کی نانی جان اور اختر ملک صاحب کے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر وزیر توانائی جناب محمد اختر کے بھائی اور میاں عرفان عقیل دولتانہ

کی نانی جان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب امین اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، ذرا سب ممبران تشریف رکھیں۔ نوانی صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی تھی۔ جی، نوانی صاحب!

معزز ممبر نذیر احمد چوہان کے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونا

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ آج میں بہت ہی افسوس ناک واقعہ پر اس اسمبلی میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے نہایت ہی معزز ممبر نذیر چوہان کو دو

دن پہلے گرفتار کیا گیا ہے جس کا قصور صرف یہ ہے کہ اُس نے سرکاری عہدہ پر بیٹھے ایک غیر سیاسی آدمی سے پوچھا ہے کہ آپ مسلمان ہو یا قادیانی ہو۔ کیا یہ جرم ہے کہ سرکاری عہدہ پر بیٹھے کسی آدمی سے پوچھا جائے کہ آپ مسلمان ہو یا مرزئی ہو؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا کیونکہ آپ نے اپنی سیٹ کے اوپر خاتم النبیین کی آیت تحریر کروائی ہے۔ یہ آیت اس لئے تحریر کروائی ہے کیونکہ ہاؤس کے جتنے بھی مسلمان ممبران یا امیدوار ہیں اُن کا یہ یقین اور ایمان ہے کہ نبی پاک ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں اور ہم اس بات پر مہر توڑ سکتے ہیں لیکن اس کو کہیں آگے پیچھے نہیں ہونے دیں گے۔ کوئی بھی آدمی جو اس بات پر یقین نہیں کرتا وہ مسلمانوں کے ایمان اور اسلام کے مطابق مسلمان نہیں ہے۔

جناب سپیکر! شہزاد اکبر صاحب نے خود مدعی بن کر نذیر چوہان کے خلاف FIR درج کروائی ہے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ اس نے ایک دن بھی اس بات کا انکار نہیں کیا کہ میں مرزئی نہیں بلکہ مسلمان ہوں۔ وہ انکار بھی نہیں کرتا اور اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں مانتا لیکن اُلٹا FIR درج کروادی۔ اس سے بڑھ کر ایک اور ظلم یہ کہ ایک ہی وقوعہ کی FIR پہلے تھانہ میں درج ہوتی ہے پھر ایف آئی اے میں بھی درج کروادی جاتی ہے۔ آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ ایف آئی اے Ministry of Interior کے ماتحت ہے اور وہ خود اس Ministry کا انچارج ہے۔ شہزاد اکبر کو تسلی نہیں ہوئی کہ شاید پنجاب گورنمنٹ میں وہ سزا نہ ملے جو وہ خود چاہتا تھا اس لئے ظلم کی بات یہ ہے کہ جس دن نذیر چوہان کی bail ہوتی ہے اسی دن جیل کے سامنے سے ایف آئی اے کی طرف سے اٹھالیا جاتا ہے۔ شہزاد اکبر خود اُن کو ٹیلی فون کرتا ہے کہ اس کو ساری رات کھڑا رکھا جائے، تشدد کیا جائے، کھانا نہ دیا جائے اور کسی کو بھی اس سے ملنے نہ دیا جائے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ کوئی دہشت گرد ہے یا کوئی ڈکیت ہے؟ اُس کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ رسالتِ مآب کا عاشق ہے اور اُن کے عشق میں اس نے کسی عہدیدار سے پوچھا ہے کہ آپ کے متعلق یہ مشہور ہے کہ آپ مسلمان نہیں بلکہ مرزئی ہیں۔ اس ہاؤس میں بیٹھے کسی بھی ممبر کو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ جو آدمی جو بھی عقیدہ رکھے وہ باختیار ہے اور ہمارا کوئی حق نہیں بنتا کہ ہم کسی کے عقیدے کو چیلنج کریں لیکن جب کوئی آدمی کسی بھی عہدے پر آتا ہے تو وہ پبلک پراپرٹی ہوتا ہے اور اُس سے question کیا جاسکتا ہے۔ اگر سوال کیا گیا ہے تو اسی بات کا

کیا گیا ہے کہ کیا ہمارے نبی پاک ﷺ پر آپ کا یقین ہے کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور یہی بات نذیر چوہان کے لئے قابل سزا بنادی گئی۔

جناب سپیکر! مزید یہ کہ آج نذیر چوہان پر تیسرا پرچہ بھی درج کر دیا گیا ہے کہ کشمیر کے پولنگ سٹیشن پر جا کر اُس نے مداخلت کی ہے اس لئے میں FIR دلانے والوں پر قربان جاؤں۔ اگر کسی سیاسی شخص کے علاقہ میں پولنگ سٹیشن ہوتا ہے تو ہر سیاسی آدمی وہاں جاتا ہے لیکن اُس نے کیا مداخلت کرنی ہے اور کتنے ووٹ تھے جہاں پر اُس نے مداخلت کی ہے۔ یہ تمام واقعات ہیں جس کی سزا وہ بھگت رہا ہے اور اب وہ اس بات کی سزا بھگت رہا ہے کہ وہ خاتم النبیین پر یقین رکھتا ہے حالانکہ اس بات پر ہم سب کا ایمان ہے۔ اگر ایک آدمی سے نذیر چوہان نے پوچھا ہے تو اُس نے اس بات کی تائید کی ہے اور نہ ہی تصدیق کی ہے بلکہ اُلٹا اس کے ساتھ ظلم یہ ہوا کہ FIR پر FIR درج کروادی گئی۔ شہزاد اکبر کو یہ خدشہ تھا کہ جو میں چاہتا ہوں کہ اُس پر تشدد ہو یا اس کے ساتھ کارروائی ہو شاید پنجاب حکومت ایسا نہ کرے اس لئے اُس نے اُس کو اٹھوایا FIA میں لے گیا۔ یہ افسوسناک بات ہے کہ آج اس کو ساری رات کھڑا رکھا گیا، اس کے ساتھ تشدد ہوا اور اس کو کھانا نہیں دیا گیا۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کے آفس سے پروڈکشن آرڈر جاری ہوئے ہیں۔ اس ہاؤس کا custodian چودھری پرویز الہی ہے جو چودھری ظہور الہی شہید کے خاندان سے ہے اور اُس کا بیٹا ہے جو ہمیشہ حق سچ کی بات کے لئے کھڑا رہا۔ آپ کو انہوں نے تربیت دی اس لئے اُن کی تربیت کا یہ اثر ہے کہ آپ ہمیشہ حق بات پر کھڑے ہوتے ہیں۔ میں نے یہاں آکر پورے ہاؤس میں دیکھا تو مجھے نذیر چوہان نظر نہیں آیا لہذا میں آپ سے یہ request کرتا ہوں کہ آیا آپ کے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد ہو گیا، اگر نہیں ہوا تو اس کے آگے میں آپ کے سامنے کوئی بات نہیں رکھ سکتا کیونکہ یہ بات ایسی ہے کہ اگر آپ کے پروڈکشن آرڈر پر عمل نہیں ہوتا تو پھر جو ہم جنگ لڑ رہے ہیں وہ ہماری نہیں رہی بلکہ اس اسمبلی کے ساتھ جنگ ہے۔ باقی معاملات بھی آپ کے سامنے ہیں لہذا میری آپ سے یہی request ہے کہ آپ چونکہ پروڈکشن آرڈر کا اختیار رکھتے ہیں جبکہ ہم صرف نشانہ ہی کر سکتے ہیں جو ہم نے کر دی ہے۔ بہت مہربانی

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب سپیکر: جی، کیا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اسی حوالے سے ہے؟
 جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں نے یہی بات کرنی ہے۔
 جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

معزز ممبر کے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونے تک

اجلاس ملتوی کرنے کا مطالبہ

جناب محمد اشرف رسول: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! جو بات میرے معزز دوست نوانی صاحب نے کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں اور جو انہوں نے Production Order کی بات کی ہے وہ تو آپ کے اختیار میں ہے لیکن میرا ایمان ہے کہ جو کمیٹی قادیانیوں کو اقلیت بنانے کے لئے بنائی گئی تھی اس میں آپ کے آباؤ اجداد بھی شامل تھے۔ اس کمیٹی میں واحد ممبر آپ کے تایا جان تھے باقی سب اس کمیٹی میں مولانا تھے مفتی محمود نورانی صاحب تھے اور اس کمیٹی نے ان کو اقلیت قرار دیا تھا۔ پچھلے اجلاس میں آپ اس ہاؤس میں موجود نہیں تھے اس ہاؤس کو چیئرمین صاحب chair کر رہے تھے اس دن بھی یہی بات ہوئی تھی کہ جو سرکاری ملازم اور سیاستدان ہوتا ہے وہ public property ہوتا ہے اور اس سے پوچھا جاسکتا ہے کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ آپ اس کو واضح کریں اور آپ نے ایک دفعہ اقلیت کمیشن میں قادیانیوں کو شامل نہ کرنے کی بات کی تھی اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ آپ جیسے شریف آدمی کے خلاف بھی نیب نے کیس کھول دیا تھا اور اس وقت بھی اسمبلی ریکارڈ پر ہے کہ میں نے کہا تھا کہ شہزاد اکبر نے یہ کیس کھلوا یا ہے۔ شہزاد اکبر ایک ایسا بے لگام گھوڑا بن چکا ہے کہ اب آپ کا اور اس پارلیمنٹ کا فرض ہے کہ اس کو لگام ڈالے اور اس سے بڑھ کر نذیر چوہان کا جو cause ہے وہ ہر مسلمان کا cause ہے کیونکہ ہر مسلمان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور جو مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتا ہے اسے اس لڑائی میں اکٹھے ہو کر لڑنا چاہئے اور آپ یہ اجلاس اس وقت تک

pending کر دیں جب تک Production Order پر عملدرآمد نہ ہو جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی اور شکریہ۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہاں ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوئی ہے۔ میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ سے پوچھا ہے تو یہ issue جب ہمارے سامنے آیا تھا اور اطلاع آئی تھی تو میں نے فوری طور پر کہہ دیا تھا کہ immediately Production Order issue کر دیں۔ ہم نے کل ہی Production Order issue کر دیئے تھے۔ اب 4 بج کر 45 منٹ ہوئے ہیں تو اب تک نذیر چوہان صاحب کو کیوں پیش نہیں کیا گیا؟ کیا یہ Parliament کے ساتھ لڑائی چاہتے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

میرا as a Custodian of the House کا یہ فرض ہے کہ جب ہمارے ممبران کا privilege breach ہو تو ساری Parliament ایک ساتھ کھڑی ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Parliament کے ایک ایک ممبر کا یہ فرض بنتا ہے، خدا نخواستہ کل یہاں بیٹھے ہوئے کسی بھی ایک ممبر کے ساتھ ایسا حادثہ ہو سکتا ہے اور کسی کا کسی بھی جگہ پر دماغ خراب ہو سکتا ہے۔ کیا وہ جو مرضی ہو کر لے گا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے یہ Privileges Act پاس کرایا ہے جس کی باقاعدہ ہمیں آئین اجازت دیتا ہے، جس کی ہمیں اٹھارہویں ترمیم اجازت دیتی ہے اور اس کے تحت bureaucrats عمل نہیں کرے گا، ہم اس کو سزا دے سکتے ہیں۔ یہ غلط فہمی میں نہ رہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر کسی bureaucrat کو سینٹ یا قومی اسمبلی والے بلاتے ہیں تو ان کی ایک سانس اوپر اور ایک سانس نیچے ہوتی ہے اس لئے کہ ان کے پاس قانون ہے۔ ان کو اُدھر حاضر ہونا پڑتا ہے۔ یہاں یہ سُقم تھا جس کو آپ لوگوں نے پاس کیا ہے پارلیمنٹ کے تقدس کے لئے اور ممبرز کے privilege کے لئے یہ Act آپ نے پاس کیا ہے جو کہ unanimous پاس ہوا ہے (نعرہ ہائے تحسین)

اس ایکٹ میں لکھا ہوا ہے کہ جو hindrance پیدا کرے گا جو اسمبلی کی proceedings کو روکے گا، جو کسی ممبر کا جائز privilege ہے اس کو violate کرے گا اس کو سزا دی جاسکتی ہے تو اس

لئے میں ان کو warn کر رہا ہوں کہ جو خواہ مخواہ ایسا کر رہے ہیں۔ یہ پارلیمنٹ مذاق ہے، آئین کے اندر یہ لکھا ہے کہ ساری Cabinet پارلیمنٹ کو جواب دہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان کی کیا حیثیت ہے جو باقی دو تین بیورو کریٹس ہیں جو اٹھ کے کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم یہ ایکٹ ختم کر دیں گے، یہ پنجاب کی پارلیمنٹ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

انشاء اللہ ہم یہ نہیں ہونے دیں گے۔ میں یہ حکومت کو بھی بتا رہا ہوں کہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس کے اوپر implement کر انیں، چاہے کچھ ہو جائے اس پر implement کر انیں اور میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ جب تک جناب نذیر احمد چوہان کے Production Order کی بات نہیں مانیں گے روز اجلاس ہو گا، روز یہ بات ہو گی اس بات کو مذاق نہ سمجھیے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ کوئی طریق کار ہے؟ چھوٹی سی بات ہو جائے تو باقی سب کے privileges ہیں، ان کے rights بھی ہیں اور ان کا سارا کچھ ہے۔ جو یہ نمائندے ہیں جو لاکھوں ووٹ لے کر آتے ہیں تو ان کا کوئی right نہیں ہے؟ ان کا کوئی privilege نہیں ہے، ان کا privilege breach کرنے والا جو مرضی کرتا رہے۔ یہ ممبر ان کہاں جائیں؟ یہاں تو یہ حال ہو گیا تھا، پتا نہیں کہ ادھر Privilege Committee کے چیئرمین بیٹھے ہیں یا نہیں ہیں وہ کسی ایس پی کو بلاتے تھے تو وہ ان کے کہنے پر آتا نہیں تھا، کسی اور کو بلاتے تھے تو وہ آتا ہی نہیں تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ میری یہ بات note کر لیں کہ روز باقاعدہ اجلاس ہو گا اور روز چوہان صاحب کے متعلق بات ہو گی۔ یہ جو ایکٹ ہے Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and Rule 79 A of the Assembly Privileges Act 1972 کے تحت 28 جولائی کو تمام متعلقہ اتھارٹیز کو Production Orders پہنچا دیے گئے۔ یہ letter مجھے اسمبلی سیکرٹریٹ نے ابھی دیا ہے۔ بار بار ان کو کہا گیا کہ بھائی آپ چوہان صاحب کو پیش کریں، انہیں پیش کریں اور ابھی تک انہوں نے نذیر چوہان کو اسمبلی میں پیش نہیں کیا جو کہ نہایت ہی قابل افسوس ہے لہذا میں اجلاس بروز جمعہ المبارک 30 جولائی 2021 دو بجے تک کے لئے ملتوی کر رہا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعۃ المبارک، 30- جولائی 2021

(یوم الجمع، 19- ذوالحجہ 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 6

303

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30- جولائی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر و آرنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

نوٹ: درج بالا مسودہ قانون کی نقول مورخہ 26- جولائی 2021 اور 29- جولائی 2021 کو پہلے ہی میاں کی جا چکی ہیں۔

305

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 30- جولائی 2021

(یوم الجمع، 19- ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 15 منٹ پر زیر

صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ①
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ
وَأَنْفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ② يَغْفِرُ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنَ
طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ③ وَأُخْرَى
مُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ④ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ ⑤

سورۃ الصف- آیت (10 تا 13)

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے بچا دے o (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے o وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باعنائے جنت، جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے o اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح (من) قریب (ہوگی) اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنا دو o

وَأَعْلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی
 مجھ کو عشقِ نبی اس قدر مل گیا
 اُن کا دیوانہ ہوں اُن کا مجذوب ہوں
 کیا یہ کم ہے کہ میں اُن سے منسوب ہوں
 سرحدِ حشر تک جاؤں گا بے دھڑک
 مجھ کو اتنا تو زادِ سفر مل گیا
 جب سے مجھ پر ہوا مصطفیٰ کا کرم
 بن گیا دل مظفر چراغِ حرم
 زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی
 میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

پروڈکشن آرڈر پر عمل درآمد نہ ہونے پر جناب سپیکر کا اجلاس ملتوی کرنا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے خیال میں ہم نے جو Production Order جاری کئے تھے مجھے لگ نہیں رہا کہ آج اس پر ابھی تک کوئی عمل درآمد ہوا ہے۔ کیوں جی، اس طرح ہے؟
معزز ممبران: جی، Production Order پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

جناب سپیکر: ہم نے جو طے کیا تھا اس کے مطابق اجلاس مورخہ 2۔ اگست بروز سوموار بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 2- اگست 2021

(یوم الاثنین، 22- ذوالحجہ 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: چوتھیاں اجلاس

جلد 34: شمارہ 7

311

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2- اگست 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

نوٹ: درج بالا مسودہ قانون کی نقول مورخہ 26- جولائی 2021 اور 29- جولائی 2021 کو پہلے ہی میاں کی جا چکی ہیں۔

313

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوتیسواں اجلاس

سوموار، 2- اگست 2021

(یوم الاثنین، 22- ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 37 منٹ پر زیر

صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

إِنَّ فِي ذَلِكَ

لَعِبْرَةً لِّمَنِ يَخْتَشِي ۝۳۶۝ أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا ۝۳۷۝
رَفَعَ سَمُكَهَا فَسَوَّاهَا ۝۳۸۝ وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ۝۳۹۝
وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا ۝۴۰۝ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ۝۴۱۝
وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۝۴۲۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝۴۳۝

سورہ النزلعت آیات 26 تا 33

جو شخص اللہ سے ڈر رکھتا ہے اس کے لئے اس قصے میں عبرت ہے ۝ پہلا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اللہ نے اس کو بنایا ۝ اس کی چھت کو اونچا کیا پھر اسے برابر کر دیا ۝ اور اسی نے رات تاریک بنائی اور دن کو دھوپ نکالی ۝ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا ۝ اسی نے زمین میں سے اس کا پانی نکالا اور چارہ آگایا ۝ اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا ۝ یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لئے ہے ۝
وما علینا الا البلاغ ۝

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عبدالرؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرے دل میں ہے یاد محمد ﷺ میرے ہونٹوں پہ ذکر مدینہ
 تاجدار حرم کے کرم سے آگیا زندگی کا قرینہ
 میں غلام غلامان احمد ﷺ، میں سگِ آستانے محمد ﷺ
 قابلِ فخر ہے موت میری قابلِ رشک ہے میرا جینا
 ہر خطا پر میری چشم پوشی، ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
 مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں مہربان تاجدار مدینہ
 مجھ کو طوفان کی موجوں کا کیا غم وہ گزر جائے گا رخ بدل کر
 ناخدا ہیں میرے جب محمد ﷺ، کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ
 دل شکستہ ہے میرا تو کیا غم اس میں رہتے ہیں شاہِ دو عالم
 جب سے مہمان ہوئے ہیں وہ دل میں دل میرا بن گیا ہے مدینہ

تعزیت

معزز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی خوشدامن اور

جناب عارف نظامی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہمارے لاء منسٹر راجہ بشارت صاحب کی خوشدامن کا انتقال ہوا ہے ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب عارف نظامی صاحب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔
جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے دونوں مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔
(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب محترمہ خدیجہ عمر مجلس خصوصی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر! آپ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون نمبر 49، 50 اور 51 بابت سال 2021 کی

رپورٹوں کا پیش کیا جانا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں بل نمبر 49، 50 اور 51 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔
(رپورٹیں پیش ہوئیں)

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

کوٹ لکھپت جیل میں مقید معزز پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال جناب نذیر احمد چوہان کی جانب سے جناب سپیکر کو اس سال کئے گئے خط کا پڑھا جانا

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ پچھلے دو اڑھائی ماہ سے ایک controversy پورے پاکستان کے اندر پاکستان کے عوام دیکھ رہے تھے۔ ہمارے ایک معزز ممبر نذیر چوہان نے ہماری ہی پارٹی کے انتہائی ذمہ دار اور معزز معاون خصوصی شہزاد اکبر کے حوالے سے کچھ باتیں کی تھیں جو میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر قانوناً اور شرعاً اس کا کوئی موقع اور مناسبت نہیں بنتی تھی۔ اس کے بعد پھر ایک عجیب و غریب ماحول بنا کہ شہزاد اکبر صاحب کی طرف سے ان کے خلاف FIR درج ہوئی۔ وہ گرفتار ہوئے اور پرسوں رات جب وہ کوٹ لکھپت جیل میں پہنچے تو ان کو تھوڑی سی دل کی تکلیف ہوئی اور ہائی بلڈ پریشر ہوا۔ مجھے جیسے ہی پتا چلا تو میں نے اس پر اعلیٰ قیادت سے رابطہ کر کے تھوڑا سا کردار ادا کیا۔ میں نے شہزاد اکبر اور نذیر چوہان کے درمیان پُل بن کر رابطہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً ساری باتیں ہم نے sort out کر لی ہیں۔ آپ نے اس معاملہ پر بڑا solid قسم کا stand لیا تھا جو میں سمجھتا ہوں کہ being a Speaker آپ کی شخصیت کی بھی manifestation اور requirement تھی کہ آپ کا کسی بھی معزز ممبر کے Order کے حوالے سے stand لینا بنتا تھا۔ آپ نے اپنی شخصیت اور اپنے عہدے کا حق ادا کرتے ہوئے پچھلے چار پانچ دن سے stand لیا۔ اس پر نذیر چوہان صاحب نے آپ کو ایک خط لکھا ہے۔ میں ان کے behalf پر یہ خط آپ کے، پورے ایوان اور عوام کے سامنے پڑھ رہا ہوں۔

جناب نذیر احمد چوہان صاحب نے یہ خط لکھا ہے کہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

"نہایت عزت مآب پنجاب اسمبلی کی شان، جان، مان اور آن سپیکر پنجاب اسمبلی

چودھری پرویز الہی صاحب!

میں آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح آپ نے پنجاب

اسمبلی کے ایک ممبر کے لئے تاریخی stand لیا اور آنے والے تمام اسمبلی سپیکرز

کے لئے یہ stand سونے کے الفاظ سے رقم ہو گا۔ آپ جب وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو اس وقت بھی آپ اسی طرح اپنے تمام ایم۔ پی۔ ایز اور منسٹرز کا خیال رکھتے تھے۔ عزت مآب سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الہی صاحب! پچھلے دنوں میرا مرزا شہزاد اکبر جو وزیراعظم کے معاون خصوصی ہیں ان سے تنازعہ چل رہا تھا جس پر مرزا شہزاد اکبر نے اپنے ٹویٹر پر یہ واضح طور پر کہا کہ میں مسلمان ہوں اور میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر یقین رکھتا ہوں۔ مرزا شہزاد اکبر سے میری ٹیلیفون پر بھی بات ہو گئی ہے۔ میرا ان سے یہی مطالبہ تھا اور میں نے یہ کہا تھا کہ اس کے بعد میں ان سے معذرت بھی کروں گا (وہ ان سے معذرت اپنے سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر بھی کر چکے ہیں) ہماری اعلیٰ قیادت کے کہنے پر ہماری آپس میں صلح ہو گئی ہے اور اس میں جناب فیاض الحسن چوہان نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ میں ان کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں۔

عزت مآب سپیکر صاحب میں اس وقت پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال میں زیر علاج ہوں اور پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ اس خط کے ذریعے آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ براہ مہربانی آپ اپنا اجلاس جاری رکھیں۔ میں جلد صحت یاب ہو کر پنجاب اسمبلی کو join کروں گا۔ میری تمام ممبران سے گزارش ہے کہ میری صحت کے لئے دعا کریں۔ میں آخر میں ایک دفعہ پھر آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

جناب سپیکر! یہ ان کا خط ہے۔ میں ذاتی طور پر اور ان کے behalf پر بھی آپ کا شکریہ گزار ہوں کہ آپ نے انتہائی positive اور effective کردار ادا کیا ہے۔ بہت شکریہ جناب محمد اشرف رسول: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد اشرف رسول پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سپیکر کی جانب سے جاری پروڈکشن آرڈر پر عمل درآمد نہ کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کا موقع دیا ہے۔ دو اشخاص کے درمیان جو معاملہ تھا وہ solve ہو گیا ہے لیکن یہاں پر پارلیمنٹ کی عزت کا question ہے کیونکہ آپ نے جو پروڈکشن آرڈر جاری کیا تھا وہ اس پارلیمنٹ کی supremacy، آئین اور قانون کی رُو سے امانت ہے۔ ہمارا وہ point وہیں پر کھڑا ہے کیونکہ اُن دونوں افراد کی ذاتی لڑائی اور الزامات کا معاملہ تھا، اُن کی صلح ہو گئی لہذا وہ جانیں اور اُن کا کام جس سے ہمارا کوئی عمل دخل نہیں ہے لیکن پروڈکشن آرڈر جاری ہونے کے بعد یہاں معزز ممبر کو پیش نہیں کیا گیا اس حوالے سے میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اس معاملے کو اٹھایا جائے۔ اس معاملے میں آپ نے جس طرح پہلے مردِ حق کا کردار ادا کیا تھا اس کو جاری رکھنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کے پروڈکشن آرڈر کو اہمیت نہیں دی گئی تو یہ آپ کی نہیں بلکہ پوری پارلیمنٹ کا منہ کالا کیا گیا ہے اور اس میں پہلا نمبر میرا ہے۔ اس مسئلے میں جن افسران نے نذیر چوہان کو یہاں پر باضابطہ پیش نہیں کیا وہ یہاں آکر معافی مانگیں جبکہ معافی دینا نہ دینا آپ کا استحقاق ہے۔ میں دو دفعہ استحقاق کی رُو سے اسمبلی سے معطل ہو چکا ہوں، اگر ایک دفعہ مزید معطل ہو جاؤں تو میرا ریکارڈ بن جائے گا لیکن میں ہونا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے رولز اور قوانین کے بارے میں آگاہی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگر ان افسران نے یہاں پر آکر معافی نہیں مانگی تو چند دن بعد میں نے بھی جیل یا تراز جانا ہے لہذا آپ میرے لئے پروڈکشن آرڈر جاری نہ کرنا۔ اس بات پر کچھ ممبران ان شاء اللہ کہہ رہے ہیں لیکن وہ آئین بھی کہیں کیونکہ it's part of life جس شخص نے اپنی سیاست شای قلعہ سے کی ہو اس کو جیل کچھ نہیں کہتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ ریکارڈ پر کہہ رہا ہوں کہ اگر FIA والے آپ سے معافی نہ مانگیں تو خدا کے لئے میرا پروڈکشن آرڈر جاری نہ کیجئے گا کیونکہ آپ کی بے عزتی نہیں بلکہ ہم سب ممبران، پارلیمنٹ، آئین، رولز اور قانون کی عزت کا سوال ہے۔ میں اپنے پروڈکشن آرڈر کے لئے سب ممبران کی بے عزتی کروانا قبول نہیں کروں گا اس لئے گزارش ہے کہ آپ please اس پر action

لیں کیونکہ ہم ہر قدم پر اس مسئلے میں آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور ساتھ موجود ہیں۔ جہاں آئین، قانون کی حکمرانی اور civil supremacy کی بات ہوگی وہاں پر ہماری جان بھی حاضر ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے میں فیاض الحسن چوہان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں کہ نہایت ہی بروقت ان کو اطلاع مل گئی۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان کو اطلاع مل گئی تھی حالانکہ نذیر چوہان صاحب جو ڈیشل ہو گئے تھے۔ محکمہ جیل فیاض الحسن چوہان صاحب کا محکمہ ہے اس لئے اللہ کا شکر ہے کہ کسی نے وہاں سے ان کو اطلاع کر دی اور یہ بروقت پہنچ گئے۔ جو حالات وہاں بنے اس میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ دیکھیں، زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن وہاں سے جو اطلاعات آرہی تھیں کہ Touch and go والا مسئلہ ہو گیا ہے۔ یہ بھی اللہ کا خاص کرم ہے کہ عین اُس موقع پر پہنچ کر چوہان صاحب نے جو کردار ادا کیا وہ قابل تحسین ہے۔ مجھے یہ بھی پتا ہے کہ انہوں نے باقاعدہ stand لیا کہ یہ میرا محکمہ ہے لہذا میں کسی کو ادھر دخل نہیں دینے دوں گا۔ الحمد للہ ان کی اس کاوش پر سارا ہاؤس تعریف کرتا ہے اور خراج تحسین بھی پیش کرتا ہے کیونکہ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو اس طرح دلیری کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں اس لئے اس کا فائدہ ہو گیا۔ سب سے پہلے ہمیں اور پورے ہاؤس کو اُس کی جان عزیز تھی کیونکہ وہ ہمارے معزز ممبر تھے۔ اب انہوں نے خود کہا ہے اور مجھے direct letter بھی آیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں خود ہاؤس کے اندر آ کر بات کروں گا لیکن یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔ انشاء اللہ یہ معاملہ amicably settle ہو گیا ہے لیکن legally and constitutionally جن سرکاری ملازمین کی طرف سے اس ہاؤس کا تقدس humiliate کیا گیا ہے اُن کا ضرور محاسبہ ہو گا۔ یہ میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ آپ سب کو پتا ہے کہ میں ذاتی طور پر کسی کو کچھ بھی نہیں کہتا اور میری خواہش ہوتی ہے کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے لیکن یہ معاملہ میری ذات یا کسی دوسرے کی ذات کا نہیں بلکہ اس ہاؤس کی dignity کا معاملہ ہے اس لئے ہم سب ممبران اس ہاؤس کا تقدس پامال نہیں ہونے دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ اُن ملازمین کو بھگتنا پڑے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے اور ایسا چلتا رہے گا۔ میں ایک دفعہ پھر آپ سب کا اور اپوزیشن کا بھی مشکور ہوں کیونکہ پورے ہاؤس نے بڑا stand لیا ہے۔ میں چوہان صاحب کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب مظفر علی شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب بات ہو گئی ہے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز ایوان میں متفقہ منظور ہونے والے مسودہ قانون میں

بیورو کریسی کی جانب سے دخل اندازی

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! اس اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک Bill جو Privileges of the Members کے متعلق ہے وہ منظور کیا ہے لیکن بیورو کریسی نے صریحاً اور جان بوجھ کر ان rules کو violate کیا ہے۔ ان rules کے مطابق اگر کوئی بھی Government functionary پارلیمنٹ یا ممبران کے کام میں دخل اندازی کرتا ہے اور اُس کو اس کا privilege نہیں دیتا they can be brought in the Privilege Committee لہذا میری یہ استدعا ہے کہ اس پر کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ ہمارا Privilege Act ہے اور خاص طور پر ہم نے unanimously وہ bill پاس کیا ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کے ممبران نے متفقہ طور پر میڈیا کے حوالے سے ایک شیق کو نکال دیا ہے کیونکہ اُن کا role ایسا ہے لیکن اس حوالے سے ہم کمیٹی بھی بنا رہے ہیں۔ جب وہ bill گورنر صاحب کے پاس گیا تو لا محالہ بیورو کریسی نے کام دکھایا اور غلط guide کیا اس لئے انہوں نے وہ bill اسمبلی کو واپس بھیج دیا ہے۔ وہ bill اسمبلی کے پاس آ گیا ہے لہذا اب آپ سب نے کل حاضر رہنا ہے اور بھرپور شدت اور زور سے پاس کرنا ہے تاکہ اُس کی آوازیں دُور تک جائیں۔ جب یہ دوبارہ پاس ہو کر جائے گا تو پھر ہمیں گورنر

صاحب کو بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہم خود notify کریں گے اور اُس کا Gazette Notification ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمیں پتا چلا ہے کہ ایک آدھ بیورو کریٹ ہے جس کو زیادہ شوق چڑھا ہوا ہے وہ بھی سامنے آجائے گا۔ اوّل تو اُن کو سمجھ جانا چاہئے کہ اس طرح کی حرکت برداشت نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ پارلیمنٹ ہے۔ اُن کے گریڈ اوپر نیچے آتے جاتے رہتے ہیں، کسی کا گریڈ 22 یا 21 ہو گیا اور میں نے دیکھا ہے کہ کئی افسران گریڈ 22 سے پھر 21 میں آجاتے ہیں لیکن ہماری اسمبلی گریڈوں والی نہیں ہے۔ ہم انشاء اللہ اس bill کو کل لے کر آئیں گے۔ چونکہ یہ bill پرائیویٹ ممبر زڈے پر تھا اس لئے کل اس bill کو رکھا ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق سوالات ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب سپیکر کی رولنگ کے باوجود وقفہ سوالات میں سیکرٹری خوراک کا حاضر نہ ہونا جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ایوان کی بالادستی کے لئے آپ کا کردار رہا ہے اور آپ پانچ دفعہ یہ ruling بھی دے چکے ہیں کہ کسی بھی محکمہ کے سوالات ہوں گے تب محکمہ کا سیکرٹری آئے گا۔ آج سیکرٹری فوڈ نہیں آئے اس حوالے سے آپ جانیں اور آپ کی ruling جانے لیکن میرا بطور نگران یہ فرض بتاتا تھا کہ میں نشانہ ہی کروں۔

جناب سپیکر: کیا پارلیمانی سیکرٹری آئے ہیں؟

معزز ممبران: پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو آئے ہیں۔

جناب سپیکر: اینہاں بے چاریاں دی کئے سننی اے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے محکمہ کے سیکرٹری صاحب کیوں نہیں آئے کیا آپ سیکرٹری کو پہچانتے ہیں؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ان سے سیکرٹری صاحب کا نام پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: چلو خیر ہے۔ ہم نے ان کا امتحان تو نہیں لینا۔ یہ کوئی تک نہیں بتا کہ محکمہ کا ایڈیشنل سیکرٹری آئے اور سیکرٹری نہ آئے۔ اس حوالے سے میری پہلے بھی ruling موجود ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں لیکن ان کے آنے کا فائدہ تب ہو جب پالیسی کو اصل میں بگاڑنے والے یا ٹھیک کرنے والے خود یہاں آئیں۔ وہ خود آئے ہی نہیں اور بے چارے ایڈیشنل سیکرٹری کا اس سے کیا لینا دینا ہے کیونکہ وہ note کرے گا اور جا کر بتا دے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ unfortunately پارلیمنٹ کو serious نہیں لیا گیا لہذا یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے منسٹر صاحب کہاں ہیں؟ آپ جب سوال تیار کر رہے تھے تو اس وقت سیکرٹری صاحب نے آپ کو کوئی ٹائم دیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! ٹائم دیا تھا۔

جناب سپیکر: سیکرٹری آیا ہے اور نہ وزیر موجود ہے۔ اگر منسٹر نہیں ہے اور پارلیمانی سیکرٹری آگئے ہیں تو ایک ہی بات ہے لیکن سیکرٹری نہیں آیا۔ اس بارے میں already میری ruling موجود ہے لیکن یہ سب کرنے کا فائدہ ہی نہیں ہے۔ یہ کیا ڈرامہ ہے اور ہم کیوں سوالات رکھتے ہیں کہ یہاں سیکرٹری آتے ہی نہیں ہیں؟ سندھو صاحب کا یہ point بالکل valid ہے لہذا اس بناء پر میں اب اجلاس کل بروز منگل دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی کر رہا ہوں اور ہم کل دیکھیں گے کہ اس پر عملدرآمد کیسے نہیں ہوتا۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 3-اگست 2021

(یوم التلاش، 23- ذوالحجہ 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شماره 8

325

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3-اگست 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر و آرنوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اول

مسودات قانون

1. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021
(Bill No. 55 of 2021)

MRS AJID AHMED KHAN:

to move that the message of the Governor in respect of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as passed by the Assembly on 13-7-2021 be taken into consideration at once.

MRS AJID AHMED KHAN:

to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.
to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 as originally passed by the Assembly be passed again.

326

2. The Qarshi University (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 49 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Qarshi University (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the Qarshi University (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the Qarshi University (Amendment) Bill 2021, be passed.

3. The Aspire University Lahore Bill 2021 (Bill No. 51 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Aspire University Lahore Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed.

4. The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 (Bill No. 50 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.

MR SAJID AHMED KHAN: to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, be passed.

327

5. The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: to move that leave be granted to introduce the University of
MR MUHAMMAD ABDULLAH South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.
WARRAICH

MR SAJID AHMED KHAN: to introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment)
MR MUHAMMAD ABDULLAH Bill 2021.
WARRAICH

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 27 جولائی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

- 1- شیخ علاؤ الدین: معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) کے لئے (Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

329

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل، 3- اگست 2021

(یوم الثلاثاء، 23- ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں شام 4 بج کر 15 منٹ پر زیر

صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۖ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ سَاطِئَةً
مَّرْضِيَةً ۖ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۖ وَادْخُلِي جَنَّاتٍ ۖ

سورہ الفجر آیات 27 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح (27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو

میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)۔

وما علینا الا البلاغ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

چلے نہ ایمان اک قدم بھی اگر تیرا ہمسفر نہ ٹھہرے
ترا حوالہ دیا نہ جائے تو زندگی معتبر نہ ٹھہرے
لبوں پہ ایک نستعین ہے اور اس حقیقت پہ بھی یقین ہے
اگر ترے واسطے سے مانگوں کوئی دعا بے ثمر نہ ٹھہرے
حقیقتِ بندگی کی راہیں مدینہ طیبہ سے گزریں
طے نہ اُس شخص کو خدا بھی جو تیری دہلیز پر نہ ٹھہرے
دکھا دو جلوہ بغور اس کو، بلا لو اک بار اور اس کو
کہیں مظفر بھی شاخ پر سُکھ جانے والا ثمر نہ ٹھہرے

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ گیلری میں ایک شخص کھڑا ہو کر سکرین شارٹ لے رہا ہے ادھر سے کوئی جائے وہ جا کر اس کا سکرین شارٹ لے۔ وہاں دو تین افراد بھیجیں وہ باہر نہ نکل سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات کا مؤخر کیا جانا

آج ہاؤس کی اجازت سے ہم وقفہ سوالات کو pending کر کے پرائیویٹ بزنس کو take up کرتے ہیں۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ممبران کا جو privilege ہے اور جو amendment آج آپ کے سامنے ہے اس کو دراصل گورنر صاحب نے ہی یہاں بھیجا ہے کہ اس میں ایک نکتہ ایسا ہے جس سے صحافیوں کا privilege breach ہوتا ہے لہذا آپ اس کو amend کر دیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ ممبران کی مہربانی سے Privilege Act intact ہے، گورنر صاحب نے اس پر دستخط کر کے بھیج دیا ہے اور ہم نے اس کا gazette notification بھی کر دیا ہے۔ Privilege Act اس وقت لاگو ہے، کوئی غلط فہمی میں نہ رہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ صرف ایک amendment ہے جس پر اتنے زیادہ ڈرامے ہو رہے ہیں۔ ہمیں گورنر کی طرف سے آیا تھا کہ اس میں میڈیا کا issue ہے لہذا اس کو دیکھ لیں۔ پھر ہم نے اس کو بیٹھ کر دیکھا، میڈیا کو بلایا اور اس پر consult issue کیا۔ اس مینٹنگ میں لاء منسٹر صاحب بھی موجود تھے ان کی بات صحیح تھی اس لئے ہم نے اس کو amend کیا۔ صرف ایک شق ہے جس کی وجہ سے گورنر نے ہمیں دوبارہ بھیجا ہے۔ جب ہم اسے پاس کر دیں گے تو پھر یہ گورنر کے پاس جائے گا اور اب دس دن بعد ہم خود ہی اس کا gazette notification کریں گے کیونکہ یہ ہمارے rules اور Act میں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب ہم اس بل کی طرف آتے ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

“That the message of the Governor in respect of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as passed by the Assembly on 13-7-2021 be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the message of the Governor in respect of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as passed by the Assembly on 13-7-2021 be taken into consideration at once.”

Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for reconsideration of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as originally passed by the

Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.

Now, the question is:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Since the motion for the reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

Now, the question is:

“That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again, unanimously.)

Applause!

جناب سپیکر: میں اس میں تھوڑی سی مزید وضاحت کر دوں۔ یہاں جتنے بھی ممبران تشریف فرما ہیں وہ سارے ہی میرے لئے قابل احترام ہیں۔ ایک دو بیورو کریٹس نے خواہ مخواہ بات کا ہنگامہ بنایا تھا اور انہوں نے کسی کو بھی سمجھ نہیں لگنے دی کہ اصل Bill کیا ہے، مسئلہ کیا ہے اور ان کی اپنی تکلیف کیا ہے؟ تکلیف یہ نہیں ہے کیوں کہ آپ ممبران نے فیصلہ کیا ہے اور پارلیمنٹ قانون بناتی ہے، اس میں سارے قوانین آپ نے بنائے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ریکسپو 1122 ہم نے اتنا اچھا ادارہ بنایا وہ dysfunctional ہو گیا تھا اور بیورو کریسی اس کو آگے چلنے نہیں دے رہی تھی۔ as an independent ہم چاہ رہے تھے کہ یہ محکمہ بن جائے گا، ان کے چنگل سے نکلے گا اور جہاں جہاں help چاہئے ہوتی ہے وہ نہیں پہنچ رہی ہے، اُس کی quality خراب ہو رہی ہے، لوگ چھوڑ کر جا رہے ہیں، اُن کی اتنی ٹریننگ کے اوپر حکومت کے پیسے لگے ہیں وہ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اُس حوالے سے جب ہم ان کے ساتھ بیٹھے تو اُس میں اپوزیشن کے بھی دوست تھے گورنمنٹ سے بھی دوست تھے وہ بھی خود حیران تھے کہ ان کو تکلیف کیا ہے کہ ایک اتنا اچھا ادارہ بنایا ہے جس کو United Nation نے بڑے انعامات دیئے ہیں تو ہمارے اپنے ملک کا یہ حال ہے تو پھر اس ادارے کا کیا بنے گا

؟ یہ کہہ رہے تھے کہ ہم نے اُس کو نہیں ہونے دینا یہ ریکورڈ 1122 کا کام، جس کا سارے پنجاب کے غریب لوگوں کی بھلائی کا کام تھا بہتری کا کام تھا، آج الحمد للہ یہ سارا آپ کے ہاتھوں ہوا ہے، تو میں ان کو کہہ رہا تھا کہ اس اجر میں سارے شامل ہو جاؤ لیکن اُن کی قسمت میں نہیں تھا تو وہ سب سے پہلی hurdle اس Bill کی وجہ سے remove ہوئی۔ دوسرا اُس کے بعد یہ کوئی طریق کار ہے کہ بیٹھے بیٹھائے کسی کا کان مروڑ دو، ہر ایک ممبر کا right ہے، ڈی سی کسی ممبر کا کان مروڑ دے، کسی کے گھر کے اندر پولیس داخل ہو جائے، تو جو اسمبلی کی اپنی privilege committee ہے اُس کے بارے میں آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ privilege committee کے چیئرمین نے مجھے لکھ کر بھیجا ہے کہ میری اپنی privilege breach ہو گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے ”شیم شیم“ کی نعرہ بازی)

privilege committee کے چیئرمین کا لیٹر میں آپ ممبران کو circulate کروں گا، آپ حیران رہ جائیں گے، میں نے انہیں کہا کہ آپ کو کیا ہوا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ایک تو میں جب کسی کو بلاتا ہوں تو آتا کوئی نہیں، دوسرا جو آتا ہے وہ مجھے آنکھیں نکالتا ہے۔ یہ آپ کا state of affair چل رہا تھا۔ میں نے پتہ کیا senate کے چیئرمین سے بات کی وہاں سے اُن کے رولز منگوائے۔ میں نے پتہ کیا اور نیشنل اسمبلی کے رولز منگوائے انہوں نے کہا کہ یہاں تو بیورو کریٹ ایسے آتے ہیں کہ اڑتے آتے ہیں کیوں کہ انہوں نے آئین کے تحت ایکٹ پاس کیا ہوا تھا تو میں نے کہا کہ نکالیں ہمارا ایکٹ کدھر ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ آئین کہتا ہے، یہ آپ کا right ہے اور اگر آئین نے کہا ہے کہ ہر صوبہ اس کو سامنے رکھ کر اپنا ایکٹ بنائے تو ہم نے وہ آئینی کام کیا ہے، ایکٹ بنایا اور ایکٹ نے وہ اختیارات آپ کو دے دیئے۔ دو تین دفعہ ادھر ایک واقعہ ہوا کہ پولیس والوں نے گوجرانوالہ میں کسی ایم پی اے کے گھر جا کر اُدھم مچایا اُن کی والدہ بیمار تھی اُس کو آکسیجن لگی ہوئی تھی ان کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں تھا کوئی روکنے والا ہی نہیں تھا یہ حادثہ یہاں بیٹھے ہوئے کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ فیاض الحسن چوہان صاحب کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اگر یہ نہ پہنچتے تو وہ جو دوسرے چوہان صاحب ہیں اُن کو تو اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی دی ہے تو یہ واقعات کسی کے ساتھ بھی ہو سکتے ہیں۔ آپ دوسروں کے لئے قانون سازی کر کے اُن کے لئے سہولتیں سارے پنجاب میں provide کرنے والے ہیں تو جہاں آپ کی اپنی privilege کا یہ حال ہو کہ آپ پر تلوار لٹک رہی

ہو، آپ کے اوپر یہ ہو کہ یہ ڈی سی میرے گھر والوں کو پکڑ لے گا، یا پولیس کوئی تھانیدار ہمارے گھر بھیج دے گی تو پھر ہمیں یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیا فائدہ یہاں بیٹھنے کا؟ آپ دیکھنا اب ان کی جرات نہیں ہوگی دو تین مثالیں ہم نے بنانی ہیں یہ یاد کریں گے کسی ایم پی اے سے بات کرتے وقت۔ کسی ایم این اے سے یہ اس طرح سے نہیں بولتے ان کو پتا ہے کہ ان کی privilege committee بڑی فعال ہے وہ فوراً حاضر کر لے گی اور فوراً اس کے اوپر ایکشن ہو جائے گا۔

اب میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص کرم نوازی ہے کہ ہم سب نے اور آپ نے ہمت کر کے ایک ایسا کام کیا ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو یاد رکھیں گیں۔ یہ جو ہورہا تھا وہ آپ اپنی گورننس ٹھیک کریں، حکومت اپنی گورننس کیوں نہیں ٹھیک کرتی؟ اس کی کیا وجہ ہے آپ اپنا کام کریں پارلیمنٹ میں جو آپ کے بل آئے ہیں ان کو دیر نہیں لگی ہے۔ راجہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کی مہربانی ہے کبھی میں ان کو request کر لیتا تھا کہ یہ سب کے مفاد میں ہے اس میں یہ ہے، مہربانی کریں اور نئی نئی حکومت ہے، چلیں اب مہربانی ہے اس طرح کر کے ہم نے تین سال نکالے ہیں ان کے لئے منتیں کرتے رہے ہیں۔ ہم جن کے لئے منتیں کرتے رہے ہیں اُسے ہی بھانڈے بھرنے لگے ہوئے ہیں۔ اب یہ نہیں ہو گا اب دو سال رہ گئے ہیں اب یہ deliver کر کے دکھائیں گے۔ اب ان کو ہاؤس کے اندر جواب دہ ہونا ہو گا۔ آئین کے تحت، قانون کے تحت تمام cabinet ہاؤس کو جوابدہ ہے، ایک بیور کریٹ اٹھتا ہے کہتا ہے کہ میں تو کسی کو جوابدہ نہیں ہوں کیوں بھائی آپ نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کسی کام کا، ایک اٹھتا ہے کہ دیکھیں میں یہ کر رہا ہوں، میں وہ کر رہا ہوں، کوئی جا کر کان میں یہ کہہ دیتا، کوئی وہ کہہ دیتا ہے۔ نہ کوئی عقل نہ کوئی سمجھ اس طرح حکومتیں چلتی ہیں۔ اب حکومت کو بھی کام کرنا ہو گا، ہم نے اپنا کام شروع کر دیا ہے، اب حکومت کام کر کے دکھائے، ایم پی ایز کو deliver کر کے دکھائے اب منتوں سے کام نہیں چلنا۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! تیری دلیری نوں سلام۔

جناب سپیکر: جی، اب سید حسن مرتضیٰ بات کریں گے اُس کے بعد خلیل طاہر سندھو بات کریں گے اور سید عثمان محمود بھی اپوزیشن کی طرف سے بات کرنا چاہ رہے ہیں وہ بھی بات کریں گے۔

جناب مسیح اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج ایس سارے ہاؤس نوں مبارکباد دینداواں بلکہ میں پنجاب پورے نوں جیہڑا اک عرصے توں کسے اک طبقے دے رحم و کرم تے سی میں اج اُس پورے پنجاب دے 12 کروڑ عوام نوں مبارکباد دینداواں کہ تہاڈے representative جیہڑے میں اس صوبے دی بہتری لئی کم دا آغاز کر رہے نیں۔

جناب سپیکر! تہاڈی گلاں سن کے بڑی خوشی ہوئی کہ چلو دیر آیا درست آیا اور تسیں اوہ حقائق وی بیان کیتے جیہڑے اسیں ایہتھے کھڑے ہو کہ اکثر گزارش کرنے آں کہ political engineering ہوندی اے، کن مروڑے جاندے نیں، بانہواں مروڑیاں جاندیاں نیں، فنڈز روک کے تے لوکاں دیاں سیاسی وفاداریاں تبدیل کیتیاں جاندیاں نیں، ضمیراں دی خرید و فروخت ہوندی اے اور میں پہلے وی عرض کر چکیاواں کہ اس ہاؤس دے اندر چاہے کوئی divide دی اُس سائنڈ تے بیٹھا، چاہے کوئی divide دی ایس سائنڈ تے بیٹھا اے، اوہ اپنی اپنی عوام نوں، اپنیاں لوکاں نوں جوابدہ ہے۔ ایس ملک دے اندر ہر اوہ کم جیہڑا کسے بیوروکریٹ دی مرضی ہوندی اے اوہ پارلیمنٹ توں کرواند اے اور فیرو تھے بہہ کے اونہاں دامذاق تے اونہاں دی تفحیک وی کرواند اے۔ اونہاں تے اپنی supremacy، بالادستی تے رعب جمان دی خاطر ساڈیاں زبانان وی استعمال کردا اے، ساڈے ہتھ وی استعمال کردا اے اور ساری blame game ساڈے کھاتے پادیندا اے تے خود اوہ بالکل پاک دامن صاف ستھرا اپنے گھر بیٹھا اے۔ ایہتھے اگے سارے منسٹرز بیٹھے نیں اک single penny اینہاں دے sign نال نئی نکدی۔ ہر فائل بیوروکریٹ دی مرضی نال چلدی اے۔ ہر allocation بیوروکریٹ دے رحم و کرم تے ہوندی اے لیکن نیب واکس وزیر تے بن دا اے تے چور وزیر ہوند اے۔ میں ایہتھے بجٹ سیشن وچ گل کیتی کہ تسی جیہڑا ضمنی بجٹ تیرہ، چودہ ارب روپے دے رہے او تسی مراعات یافتہ طبقے نوں مزید مراعات یافتہ کر رہے او۔ بد قسمتی نال میں تیجے یا چوتھے دن مراعات یافتہ طبقے کول چلا گیا اوہ مینوں آکھدا ایہہ کہ یار تو تے اوہ ہی نئی جیہڑا بڑیاں پنجابی وچ ودھ ودھ کے گلاں کرداں ایں۔ میں آکھیاں ہاں جی میں اوہ ہی آں تے فیرو اس آکھیا کہ ایہہ پیسے نومبر تک آون گے۔ اوہ پیسے اک شہید نوں ملنے سن لیکن

اوپنہ اوہ پیسے نئی دتے۔ میں کسے نوں blame نئی کر ریا نہ ہی میں ایہہ کہہ ریاں آں کہ ایہہ سب کج حکومت کردی اے۔ اسی وی اوہ بیورو کر لیتی تے اوہ افسر شاہی دے خوشامد وچ قصیدے پڑھ رہے ہونے آں۔ اج اسمبلی دے اتنا خوف و ہراس اے کیونکہ ہر ڈپٹی کمشنر آپدے ایم پی اے نوں فون کر رہی اسی کہ اج تھی اسمبلی نئی جانا، بھئی کیوں؟ ایہہ فون حکومتی ایم پی ایز نوں کیتے جارہے سن سانوں فون کرن دی کسے نوں جرات نئی۔ میں اج وی تہاڈے چیمبر وچ بیہہ کے کہہ ریاں۔ اگر میری کوئی وڈیو آوے کہ جناب میں بالکل ٹھیک آں تے تہاڈی بڑی مہربانی کہ میں بیماری دی وجہ توں نئی آریا کوئی گل نئی مینوں produce نہ کرن تھی کج نہ کرنا تے اوہ وڈیو زبردستی بنی ہوئی جے۔ ساڈی پنجاب اسمبلی اک ڈپٹی ڈائریکٹر دے حوالے کردتی گئی اے۔ اک ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے کسی وی ایم پی اے نوں چک کے تشدد کر سکدا اے۔ کسی وی ایم پی اے نوں لٹر مار سکدا اے۔ اسی جیٹرا ایکٹ پاس کر رہے آں تے اوہ دے نال کسے شخصیت نوں مضبوط نئی کر رہے، اسی کوئی سپیکر پنجاب اسمبلی نوں اختیارات نئی دے رہے، اسی کسی بزدل دے ہتھ مضبوط نئی کر رہے، اسی کسی حمزہ شہباز دے ہتھ مضبوط نئی کر رہے بلکہ اسی پنجاب اسمبلی دی proceedings نوں بچان لئی اوہناں دی عملداری لئی civil supremacy لئی عام آدمی دے اقتدار دے لئی سارا کج کر رہے آں۔ ساڈی جاناں وی محفوظ نئی جے تے کی میں ایہہ بچھ سکدا آں کہ اک ایس پی دے کچھے سیکورٹی دا پولیس ڈالہ کیوں ہوند اے؟ اوس ایس پی نے کیہڑے چراغ بالی مارے نیں، اوہنے کیہڑے ڈاکو پھڑے نیں تے اوہنے ہن تک کئے دہشت گرد مارے نیں، کیا ایہتھے موجود public representative and tax payer نوں security provide کرنا حکومت دی ذمہ داری نئی؟ میں لاء منسٹر صاحب نوں آکھیا کہ مینوں وی سیکورٹی دی ضرورت اے۔ میرے remote areas نیں تے اوہناں وچ میں راتاں نوں travel کرناں لیکن میرے لئی کوئی سیکورٹی نئی لیکن اوس ایس پی دے کچھے ڈالہ چلنا بہت ضروری اے کیوں ضروری اے کیوں ایس پی اپنا تحفظ نئی کر سکدا؟ کسے شرم دی گل اے کہ ساڈے آئی جی آفس دی سائیڈ تے بکتر بند گڈیاں وچ گشت ہو ریا اے تے ویہہ ویہہ فٹ دیاں فصیلاں قائم نیں تے ناکے لگے ہوئے نیں۔ Bomb proof gate نیں۔ یار! جے تھی اپنا تحفظ نئی کر سکدے تے تہاں ساڈیاں جاناں کتھوں بچانیاں نیں۔ عوام نوں تھی تحفظ کتھوں فراہم کرنا اے؟ تھی تے خود غیر محفوظ او۔ جب تک ایس ملک دے وچ

civil supremacy اور پارلیمنٹ دی بالادستی نوں تسلیم نئی کیتا جاوے گا ایس ملک دے وچ نہ امن قائم ہو سکدا اے تے نہ ہی ایہہ ملک ترقی کر سکدا اے۔ میں بجٹ سیشن وچ آکھیا سی۔ میں تہاڈے توں وی ایہہ توقع کرنا آں کہ تسی اوہ حکم وی کرواؤ ruling دی دپوگے کہ میرے اثاثے وی منگواؤ تے میں پورے ایوان نوں آکھاں گا کہ اپنے اپنے asserts لے کے آؤں۔ تے سر ذرا نوکری لگن توں پہلاں تے نوکری لگن توں بعد بیورو کریسی دے اثاثے وی چیک کروا کر تسی ایہہ کم کروں گے تے ایس ملک دا قرضہ وی لہہ جانا ہے تے تہاں اصل چور داوی پتہ لگ جانا ہے۔ سب پھڑے جان گے۔ ایہہ جیٹھرا صرف سیاستدان لئی نیب نوں چھڈیا ہو یا اے اینڈرگ وی فر تھوڑا ایدھر ہووے گا لیکن اوہ وی سانوں ہی کرنا پوے گا۔ میں تے حیران آں وفاق دے نمائندے توں کہ کوئی بل ساڈا نظر ثانی لئی جاندا اے تے اوہ واپس آجاندا اے تے آب پاک دا بل جاندا اے تے اوہوں منشاں وچ پاس کر لیندا اے۔ اوہندے تے sign کر کے ٹور دیندا اے۔ گورنر صاحب ساڈے لئی انتہائی قابل احترام نیں۔ ساڈے صوبے دے اندر اور وفاق دے نمائندے نیں۔ اونہاں نوں ایہہ وی پتا ہونا چائی دا اے کہ ایس صوبے داسب توں وڈا عوامی ایوان جیٹھرا اے اوہ اک فیصلہ کر کے پیا بھیجدا اے تے میں صرف چند مٹھی بھر بیورو کریٹس نوں خوش کرن لئی ایہہ سب کج کر دے پئے نیں تاکہ اوہ جو ابدہ نہ ہوون۔ ریاست مدینہ دی گل کرن والے ایہہ گل وی سمجھن کہ حضرت علیؓ تے دیوا بھجا دیندے سن کہ بیت المال دے خرچے نال دیوانی بالنا۔ تسی اینہاں دا حال دیکھو کہ ایہہ اسلام آباد گئے ہوندے نیں تے انہاں دے اے سی چلدے پئے ہوندے نیں۔ اسی صرف اونہاں نوں جو ابدہ بنان لئی بل پیش کیتا سی قطعاً میں کوئی ساری عمر ایہتے نئی رہنا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ شاہ صاحب! ہمارے یہاں پر جو تمام ممبران تشریف فرما ہیں آپ نے ایک کام کرنا ہے کہ اگر کوئی ڈپٹی کمشنر یا کسی کی بھی فون کال آئے تو آپ نے اس کی کال ریکارڈ کر لینی ہے تاکہ پھر ہم وہ کال اس پورے ہاؤس کو سنائیں اور سب کو پتا چلے کہ یہ کر کیا رہے ہیں اور پھر ہم اس کے بعد یہ بھی پتا کریں کہ یہ کس طرح تعینات ہوا ہے؟ دوسرا گورنر صاحب کے پاس جو ایشو پہنچا تھا وہ تو صرف ایک ایکٹ کے حوالے سے تھا اس کے علاوہ ان کا کوئی بھی role نہیں ہے۔ وہ مسئلہ صحافیوں کا تھا اور صحافیوں نے اس مسئلے کے حوالے سے آپ اور باقی سب ممبران سے بھی بات کی اور پھر ہم

نے already اس چیز کو amend کر کے بھیجا تھا۔ اب کم از کم اس بل کو دیکھنا تو چاہئے تھا کہ لیکن unfortunately ایسا نہیں ہوا لیکن اب تو خیر یہ بل پاس ہو جائے گا۔ میری تمام ممبران سے یہ گزارش ہوگی کہ انشاء اللہ آئندہ کے لئے آپ کا Privilege Act Bill intact ہے اور اس کا gazette notification ہو چکا ہے۔ اگر اس طرح کا کوئی واقعہ ثبوت کے ساتھ آتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کمیٹی اس کو take up کرے گی پھر انشاء اللہ we will bring them to task۔ ایک ایسا عمل شروع ہو جائے گا تو پھر اس کا فائدہ ہو گا شاید کچھ دنوں کے لئے تکلیف محسوس کریں لیکن اگر اس میں اصلاح کا پہلو لیں اور کام کرنا شروع کر دیں کیونکہ آپ نے کسی ممبران کے فنڈز روک لئے یا کسی کا کچھ اور کام روک دیا تو یہ کیا طریقہ ہے؟ جب ہماری اسمبلی بجٹ پاس کرتی ہے اور اس میں approvals بھی ہو جاتی ہیں لیکن اس کے بعد جب ممبران کے حلقوں کے لئے فنڈز دے دیئے جاتے ہیں اور آپ یہ کرتے ہیں کہ اس ممبر کا فنڈ روک لو اور اس ممبر کو فنڈ دے دو کیوں روک لو؟ آپ لوگوں کو مسئلہ کیا ہے تو اب یہ کام نہیں ہونا؟ جو کوئی اس طرح کام کو روکے گا وہ پھر ادھر ہی آئے گا یہ اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ نعرہ ہائے تحسین)

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اس بات کو ذرا مختصر کریں۔ جی، خان صاحب!

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بڑے مختصر وقت میں ایک دو گزارشات کرنی چاہتا ہوں۔ آپ کی طرف سے، چیز کی طرف سے جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے میرا خیال ہے کہ اس کے بعد کہنے کو بہت کم رہ گیا ہے۔ حزب اقتدار یا حزب اختلاف دونوں sides کی طرف سے آپ کے خیالات کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ اور سید حسن مرتضیٰ صاحب کی طرف سے بیورو کریسی کے اس Bill کے حوالے سے جو تحفظات ہیں ان کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ میں بیورو کریسی کے ان تحفظات کو شرارت اور مزاحمت کہوں گا۔ انہوں نے اس Bill کے حوالے سے جو مزاحمت کی ہے وہ ہمیں سمجھ آتی ہے اور آپ نے اسے بالکل ٹھیک طریقے سے بیان کیا ہے۔ اگر یہ بات یہیں تک رہتی تو کوئی بات نہیں تھی کیونکہ اس ہاؤس کے بہت سارے ایسے فیصلے ہوتے ہیں کہ جن پر

بیوروکریسی کے تحفظات ہوتے ہیں لیکن کام چلتا رہتا ہے۔ اب اس میں خرابی یہ آئی ہے کہ بیوروکریسی کی مزاحمت پر وفاق کے نمائندے نے اس Bill کو واپس بھیجا ہے اور یہ ایک نئی بات ہوئی ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ان کا یہ آئینی حق ہے لیکن مختلف اسمبلیوں کی جو تاریخ رہی ہے اس میں ایسے واقعات شاذ و ناظر اور بڑے sensitive issues پر ہوتے ہیں۔ میں کہوں گا کہ گورنر پنجاب نے بیوروکریسی کے influence میں آکر ایسا کیا ہے کیونکہ انہوں نے جو بات اپنی observation میں کہی ہے وہ یہی بات آپ کے آفس کے ساتھ coordinate کر کے بھی convey کر سکتے تھے لیکن انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ وہ اسمبلی کے منظور کئے ہوئے اس قانون کو oppose کریں اور اس Bill کو واپس بھیجیں۔

جناب سپیکر! میں تقریباً ایک یا ڈیڑھ سال پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس اسمبلی کا قائد ایوان ایک ہے اور اس کو ایک ہی رہنا چاہئے۔ وہ سردار عثمان بزدار کی شکل میں ہو، میاں محمد شہباز شریف یا چودھری پرویز الہی کی شکل میں ہو لیکن اس ایوان کا قائد ایک ہی رہنا چاہئے اگر آپ قوت کے مراکز مختلف بنائیں گے، خصوصاً ایسے لوگوں کو لے کر آئیں گے جو کہ سیاست کے اندر بہت ambitious ہوتے ہیں، ان کے goals واضح ہوتے ہیں اور وہ پارٹیوں کے اندر اپنی ambitious منازل بھی رکھتے ہیں تو پھر حالات مختلف ہوں گے۔

جناب سپیکر! ڈیڑھ سال پہلے جب “The Punjab Aab-E-Pak Authority Bill” اسمبلی میں آیا تو میں نے کہا تھا کہ یہ آپ ابتدا کر رہے ہیں۔ اس صوبے کا Chief Executive یعنی وزیر اعلیٰ اس ہاؤس میں جواب دہ ہے۔ ابھی آپ نے منسٹرز کی جواب دہی کی ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اگر گورنر پنجاب ہمارے انتظامی محکمہ جات میں مداخلت کریں گے تو پھر کیا ہو گا؟ پچھلی مرتبہ ایک چیز ابہام میں رہ گئی تھی۔ آج میں “The Punjab Aab-E-Pak Authority” کے حوالے سے ان کی Website سے نکال کر ایک کاغذ لایا ہوں۔ پچھلی مرتبہ حکومتی benches کی طرف سے یہ تردید آئی تھی کہ “The Punjab Aab-E-Pak Authority” سے گورنر صاحب کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے آج ان کی Website سے یہ download کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے کاغذ لہرا کر دکھایا)

جناب سپیکر! میں نے یہ اس لئے download کیا ہے کہ پنجاب کے اندر قوت کا ایک ہی مرکز رہنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! کافی بات ہو گئی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ آئینی طور پر گورنر کو ہاؤس میں discuss نہیں کیا جاسکتا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ہم ہاؤس میں گورنر صاحب کی ذات کو discuss نہیں کر سکتے اور یہی تو میرا اعتراض ہے۔ جب آپ -E-Punjab Aab-The“
Pak Authority کے اوپر گورنر صاحب کی تصویر لگائیں گے تو پھر اعتراض اٹھے گا۔ میرا یہی تو اعتراض ہے کہ rules مجھے کہتے ہیں کہ گورنر صاحب کو ہاؤس میں discuss نہ کریں۔ کیوں نہ کریں؟ کیونکہ ان کا Executive Authority میں کوئی role نہیں ہے۔ میں یہی تو کہہ رہا ہوں اور میں نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ یہ کام نہ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، بات ہو گئی ہے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اب ہم next Bill take up کر رہے ہیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Qarshi University (Amendment) Bill 2021. Ms Khadija Umar or any other mover may move the motion for suspension of rules.

MS KHADIJA UMAR: Mr Speaker, I move:

“That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Qarshi University (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Qarshi University (Amendment) Bill 2021.”

Now, the question is:

“That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Qarshi University (Amendment) Bill 2021.”

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (ترمیم) قرشی یونیورسٹی 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Qarshi University (Amendment) Bill 2021. Ms Khadija Umar may move the motion for consideration of the Bill.

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr. Speaker! May I talk on this bill?

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جو Bills اس وقت زیر غور لائے جا رہے ہیں یہ مجلس قائمہ کے پاس گئے تھے اور

مجلس قائمہ میں ان Bills کے حوالے سے concerned departments نے اپنی کچھ observations دی تھیں جن کا یہاں پر بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! وہ observations آگے آرہی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف اتنی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ان دونوں Bills میں validation کی clauses شامل کی گئی ہیں۔ ایک Bill میں 2005 سے لے کر آج تک کے لئے validation کی کلاز شامل کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! جب وہ stages آئے گی تو اس کو دیکھ لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس زیر غور bill میں بھی validation کی clause شامل ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ validation clauses پر غور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی اپنی حکومت کی ایسی تین مثالیں موجود ہیں یعنی validation clauses کے حوالے سے آپ کی اپنی حکومت کی مثالیں موجود ہیں۔ آپ وہ بھی دیکھ لیں۔ آپ کی اپنی حکومت نے validation کی clauses منظور کی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! Government Act کی validation ایک الگ چیز ہے لیکن ایک پرائیویٹ یونیورسٹی نے سال 2005 سے لے کر آج تک جو کچھ کیا ہے اگر ہم اس کو validate کر دیں گے تو یہ مناسب نہیں ہوگا۔ اسی طرح دوسرے bill میں سال 2011 سے لے کر آج تک کے لئے validation کی کلاز شامل کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ صاحب! دیکھیں، یہ تو مجھ اور آپ سے پہلے کی بات ہے۔ اُس وقت انہوں نے کچھ ڈگریاں بھی award کی ہوئی ہیں۔ یہی تو مصیبت ہے کہ جب اس کی منظوری دی جا رہی تھی تو اُس وقت اس چیز کو نہیں دیکھا گیا۔ بہر حال اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ ابھی آگے جب یہ مرحلہ آئے گا تو پھر اس کو دیکھ لیں گے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

MS KHADIJA UMAR: Mr Speaker, I move:

“That the Qarshi University (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Qarshi University (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Qarshi University (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr. Speaker! I want to point out few facts about this bill.

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پرائیویٹ سیکٹر کی یونیورسٹیوں کے حوالے سے bills زیر غور لائے جا رہے ہیں۔ یہ بالکل اسمبلی کا right and privilege ہے۔ ہم قطعاً اس کو oppose نہیں کرتے لیکن discuss کرنے والی یہ چیز ہے کہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا ایک bill already in place ہے جس کا overwhelming effect ہے اور یہ موجودہ bills جو کہ اس وقت زیر غور ہیں یہ اس کے ساتھ anomalies create کرتے ہیں۔ اس

حوالے سے ہم نے Special Committee میں بھی بات کی تھی۔ اگر یہ point زیر بحث ہے تو اس حوالے سے یہاں پروٹنگ ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب یاسر ہمایوں صاحب! یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا bill الگ ہے۔ میں آپ کو ایک بات یاد کروادوں کہ پچھلے دنوں آپ نے ایک bill پاس کروایا تھا۔۔

(اذان عصر)

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بتاؤں کہ Private Member's Day پر کورم point out نہیں ہوتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ وزیر ہائر ایجوکیشن، راجہ یاسر ہمایوں صاحب! یہ bill مجلس قائمہ کے پاس آیا تھا اور آپ وہاں پر موجود تھے۔ کمیٹی میں اس bill کی ایک ایک clause discuss کرنے کے بعد منظور کی گئی ہے۔ یہ سارے اعتراضات آپ نے Standing Committee میں اٹھائے تھے اور وہاں پر یہ clear ہوئے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میری ایک درخواست آپ سن لیں۔ فیصلہ تو آپ نے ہی کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! مرزا محمد جاوید صاحب کی طرف سے کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا آپ پہلے گنتی کروالیں اور کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ رہنے دیں۔ Private Member's Day پر کوئی کورم point out نہیں ہو سکتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میری ایک مختصر سی درخواست ہے۔ یہ obviously Private Member Bill ہے اور تمام معزز ممبران تب ہی ووٹنگ کرتے ہیں

جب وہ bill کو دیکھ اور پڑھ لیں۔ ہم نے جو amendments تجویز کی تھیں کیا وہ اس bill میں add ہو چکی ہیں؟ یہ bill تو کسی نے دیکھا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر وہ amendments add نہیں ہوئیں تو ہو جائیں گی۔

CLAUSES 2 TO 9

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That the Clauses 2 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umar may move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMAR: Mr Speaker, I move:

“That the Qarshi University (Amendment) Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Qarshi University (Amendment) Bill 2021,
be passed.”

Now, the question is:

“That the Qarshi University (Amendment) Bill 2021,
be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 6- اگست 2021 بوقت صبح 00-9 تک کے
لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعۃ المبارک، 6-اگست 2021

(یوم الجمعہ، 26- ذوالحجہ 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 9

351

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6- اگست 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات اور مانی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر و آرنوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

نوٹ: درج بالا مسودہ قانون کی نقول مورخہ 26 جولائی 2021 اور 29 جولائی 2021 کو پہلے ہی میڈیا کی جا چکی ہیں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

ستر ہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 6- اگست 2021

(یوم الجمع، 26- ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 10 بجے زیر صدارت

جناب چیئر مین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُفِّرُ بُونٌ ﴿٣٧﴾ وَأَنْتُمْ تَنْزِعُونَهُ أَمْ كُنِ مِنَ الْغَارِثُونَ ﴿٣٨﴾
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطًا مَّا تَفَكَّرْتُمْ تَفْكَهُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا
لَنَعْلَمُومُونَ ﴿٤٠﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٤١﴾ أَفَرَأَيْتُمْ الْمَاءَ
الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٤٢﴾ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ
الْمُنزِلُونَ ﴿٤٣﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ آجًا مَّا فَلُوكَ تَشْكُرُونَ ﴿٤٤﴾
أَفَرَأَيْتُمْ الْكِبَارَ الَّتِي تُزْرُونَ ﴿٤٥﴾ أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ بَعْضَهُنَّ مِنْ
بَعْضِ الْمُنْشَأُونَ ﴿٤٦﴾ لَعَنَ جَعَلْنَاهَا نَذْرًا لِمَنْ كَذَّبَ وَمِنَ الْهَافِينَ ﴿٤٧﴾
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٤٨﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ
الْجُحُومِ ﴿٤٩﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَحْمِلُون عَظِيمٌ ﴿٥٠﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ
كَرِيمٌ ﴿٥١﴾ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ﴿٥٢﴾

سورة الواقعة، آيات نمبر 63 تا 78

ہولاد کیمکو تو جو کہ قہر ہے وہ (63) کو کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں (64) اگر ہم اچھا ہیں تو اسے چھوڑنا کر دوں اور قہر میں بیٹا نہ رہا (65) کہائے) ہم تو فسق
تاجان میں پھنس گئے (66) بلکہ ہم ہیں ہی بے نصیب (67) ہولاد کیمکو تو جو چاہیے تھے (68) کیا تم اس کو بیل سے بیل کیا ہے یا پہل کرتے ہیں (69) اگر ہم
چاہیں تو ہم اسے کھادی کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے (70) ہولاد کیمکو تو جو کہ قہر دشت سے نکلتا ہے وہ (71) کیا تم اس کو دشت کو کیندا کیا ہے یا پہل پیدا کرتے
ہیں (72) ہم نے اسے دیلائے اور مسافروں کے رہنے کو بنایا ہے (73) تو تم اپنے رہو اگر بزرگ کی تہام کی تسبیح (74) میں تاجان کی منزلوں کی قسم (75) اور اگر تم
سمجھو تو بڑی قسم ہے (76) کہ یہ بڑے رہتے کا قرآن ہے (77) (آخر کتاب محفوظ ہے) (لکھا ہوا ہے) (78)

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہؓ کے لال اے محبوب سبحانی
 سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
 سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
 سلام اُس پر بروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
 سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
 سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
 سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
 سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقری کی

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ طحیانون کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2892 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ طحیانون کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2895 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2813 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ طحیانون کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2896 کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3516 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3517 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3571 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3837 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3903 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 4155 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ طحیانون: جناب چیئر مین! میں تھوڑا سا late ہو گئی جس کی وجہ سے میرا سوال dispose of ہو گیا تھا لہذا مجھے سوال کو take up کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ طحیانون: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 2896 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا، ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں قائم کردہ فیش فارم آر سینک سے پاک پانی

کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*2896: محترمہ طحیانون: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انسانوں میں آر سینک کے انکشاف کی وجہ خوراک اور آلودہ پانی ہے؟

(ب) سر دست حکومت نے کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں جو اس امر کو یقینی بنا سکیں

صوبہ بھر میں قائم کردہ فیش فارم آر سینک سے پاک پانی کو استعمال کریں کیونکہ صوبہ

میں زیر زمین گراؤنڈ پانی میں آر سینک کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ سوال محکمہ ہذا سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) حکومت نے محکمہ میں کوالٹی کنٹرول لیب قائم کی ہے جس میں اب تک ٹیسٹ کئے گئے نمونوں

میں سے کسی میں بھی آر سینک کی مقدار مقررہ حد (Permissible limit) سے زیادہ نہ ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ طحیانون: جناب چیئر مین! میرا جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کیونکہ پہلے بھی

جب آر سینک کے بارے میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ

Fisheries Department کا پراجیکٹ ہے ان سے پوچھا جائے تو اس حوالے سے

Fisheries Department جواب دے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئر مین! یہ کون

سے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال ہے؟

جناب چیئر مین: منسٹر صاحب! یہ سوال نمبر 2896 ہے جس میں آر سینک کے بارے میں پوچھا گیا

ہے اور یہ Fisheries Department کا سوال ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئر مین! یہ ڈیپارٹمنٹ میرے پاس نہیں ہے بلکہ سید مصصام بخاری صاحب کے پاس ہے۔
 جناب چیئر مین: اگلا سوال نمبر 2901 بھی Fisheries Department سے متعلق ہے اور میرے خیال میں Minister for Fisheries موجود نہیں ہیں۔ لہذا محکمہ فشریز سے متعلقہ محترمہ طحیانوں کے سوال نمبر 2896 اور 2901 کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب چیئر مین: جی، جناب طاہر خلیل سندھو!

معزز وزیر کو ایوان میں حاضر رہنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ I don't know what are these mysterious ministries and why the ministers are not taking the business of this Honorable House serious. Although there are rulings of you as well as Honorable Mr Speaker and Mr Deputy Speaker. میرے خیال میں آپ اس حوالے سے کوئی stern action لیں یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ممبران بڑی محنت سے سوال جمع کرواتے ہیں اور بعد میں پھر وہ کہتے ہیں کہ سیکرٹریٹ میں ہمارے سوال نہیں آئے اور یہ نہیں ہوا اور وہ نہیں ہوا۔ جب منسٹر صاحبان اس طرح کی دلچسپی لیں گے تو پھر اسی طرح ہو گا۔ آج صرف ہمارے جناب سبطین خان بیٹھے ہیں وہ بھی شاید آج ان کی تاریخ نہیں اس لئے ہاؤس میں آئے بیٹھے ہیں۔ This is not the way کہ یہاں پر منسٹر صاحبان نہ آئیں اور مجھے خوشی ہے کہ سبطین خان صاحب ہمیشہ باقاعدگی سے ہاؤس میں تشریف لاتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔ دوسرا میرا ایک اور پوائنٹ آف آرڈر ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ I will be grateful to you.

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

صادق آباد میں اقلیتوں کی عبادت گاہوں اور گھروں کے تحفظ کے لئے فوری اقدام کرنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ 4 - اگست کو میں نے IG Punjab

Police, DPO Rahim Yar Khan, Asad Zafar and other concerned authorities کو telephonically بتایا اور message بھی ریکارڈ کروایا کہ صادق آباد جو کہ ضلع رحیم یار خان کی تحصیل ہے وہاں پر ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہندو برادری جو کہ ہمارے ملک کی اقلیتی برادری ہے اور وہ ہمیشہ یہاں پاکستان میں ہمارے ساتھ رہی ہے۔ نریندر مودی کو بے شک ہم جس مرضی گندے سے گندے الفاظ سے مخاطب کریں وہ اس کے لئے کم ہوں گے کیونکہ وہ وہاں مسلمانوں، مسیحی برادری اور اقلیتوں پر ظلم کر رہا ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس کی repercussions یہاں پر آئیں۔ میں نے اس واقعہ کے حوالے سے ان تمام authorities سے بات کی لیکن وہاں پر پُر سوں 4- اگست کو یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور آج سپریم کورٹ نے بھی اس حوالے سے نوٹس لے لیا ہے اور مجھے، آئی جی صاحب اور تمام باقی اتھارٹیز کو بھی بلایا ہے کہ انہوں نے وہاں مندر میں بت نہیں بلکہ مجسموں کو کچھ شریںڈوں نے توڑ دیا ہے اور مندر بھی توڑ دیئے ہیں اور لوگوں کے گھروں کو بھی جلانے کی کوشش کی ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ ہمارے میڈیا نے کیوں اس پر total black out کیا ہے لیکن جب آج سپریم کورٹ نے اس پر suo motu action لیا ہے تو اس پر ہمیں اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ حالات وہاں پر بہت زیادہ خراب ہیں۔ اگر کسی نے کوئی گناہ کیا ہے تو ٹھیک ہے متعلقہ اتھارٹیز بروقت اس کے خلاف کارروائی کر کے اس کو جو بھی اس کی سزا بنتی ہے وہ اسے دیں ہم کبھی بھی اس کی مخالفت نہیں کریں گے لیکن this is not the way کہ ہم اپنے دشمن ملک کو موقع دیں کیونکہ آپ دیکھیں کہ وہاں کامیڈیا جس لیول پر ہمارے خلاف پراپیگنڈا کر رہا ہے تو I have all the clips ان کامیڈیا ہمارے خلاف زہر اگل رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ بھارت میں کورونا وائرس کے زیادہ کیسز ہیں لیکن ہمیں red list میں رکھا گیا ہے اور بھارت کو نکال دیا گیا ہے تو اس حوالے سے dual policy چل رہی ہے۔ اس حوالے سے میں جو گزارش کرنا چاہتا

ہوں کہ تحصیل صادق آباد میں بھونگ ایک جگہ ہے وہاں ہندوؤں کی مندر میں مورتیاں یا جو بھی کوئی چیز تھی اس کو توڑ دیا گیا ہے ہر کوئی اپنے مذہب کے لحاظ سے عبادت کرتا ہے۔ We have least concern کہ ہم اس میں دخل دیں لیکن ہر چیز وہاں توڑ دینا اور ان کے گھروں پر حملہ کرنا یہ بہت بڑی زیادتی ہے تو میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس پر ہمیں بات کرنے کا ہاؤس میں بھی موقع دیا جائے اور میں نے اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب کو بھی آگاہ کیا تھا آج شاید ان کو بھی سپریم کورٹ نے طلب کیا ہے یا نہیں لیکن آئی جی صاحب اور باقی لوگوں کو طلب کیا گیا ہے۔ میری آپ سے humble submission ہوگی کہ پاکستان کی 99 فیصد سے زیادہ آبادی نے ہمیشہ ہی religious minorities کا خیال رکھا ہے تو کسی کی بھی بمطابق ان کے کوئی بھی مقدس چیز کو توڑنا گرانا اور حملہ کرنا یہ بہت افسوس ناک واقعہ ہے تو میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے یا تو بحث رکھی جائے یا پھر جو بھی آپ حکم دیں گے ہم اس پر عمل کریں گے۔ شکریہ۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: اس پر بات کر لیتے ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ سندھو صاحب نے جو بات کی ہے میں اسے آگے بڑھانا چاہتی ہوں کہ یہ بہت افسوس ناک واقعہ ہے۔ یہ بات تو بالکل ہمارے آئین کے بھی خلاف ہوئی ہے، ہمارے قائد کے vision میں تھا کہ پاکستان تمام minorities کا اتنا ہی ملک ہے جتنا آپ کا ہے اور انہیں اتنی ہی آزادی ہے جتنی آپ کو، وہ اپنی worship کے سب areas میں جا کر آرام اور اطمینان سے عبادت کر سکتے ہیں لیکن یہ جو Ganesh Temple میں واقعہ ہوا ہے ہم سب اسے condemn کرتے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ اگر آپ ایوان کی کارروائی معطل کر کے اس میں ایک قرارداد شامل کر لیں کہ جن لوگوں نے یہ اقدام کیا ہے ان کے خلاف دہشت گردی کے مقدمے ہونے چاہئیں۔ ہمارے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے already اس کا notice لے لیا ہے، سپریم کورٹ نے بھی اس کا notice لے لیا ہے اور پنجاب کا یہ سارا ایوان اس معاملے میں اکٹھا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: محترمہ عظمیٰ کاردار! ٹھیک ہے آپ اس پر قرارداد لے آئیں تو اسے take up کر لیتے ہیں۔ اب اگلا سوال۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئر مین! ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا گنتی کرائی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئر مین: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(15 منٹ وقفہ کے بعد جناب چیئر مین 45-10 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 9- اگست 2021 بوقت دوپہر 1:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کورم کی نشاندہی پر اجلاس ملتوی ہونے کی بناء پر بقیہ سوالات کو dispose of کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں شجر کاری مہم اور سفیدہ کے درخت کی کاشت کے لئے

زمین کے انتخاب سے متعلقہ تفصیلات

*2892: محترمہ طحیانون: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت وسیع پیمانے پر شجرکاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیا اس کا آغاز کر دیا گیا ہے تو کہاں شروع کیا گیا ہے؟

(ب) کیا ایسا کوئی پروگرام پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP Mode) کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سفیدے (Eucalypts) جیسے درخت ایسے علاقوں میں لگائے جا رہے ہیں جہاں پانی کی کمی ہے یا ان کی پلانٹیشن کسی بھی لحاظ سے فائدہ مند ہو؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! حکومت وسیع پیمانے پر شجرکاری کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت

پنجاب نے وفاقی حکومت کی معاونت سے Ten Billion Tree Tsunami

Program کا آغاز یکم جولائی 2019 سے کر دیا ہے۔ جس میں صوبہ بھر میں وسیع

پیمانے پر شجرکاری کی جائے گی۔ اس پروگرام کا آغاز صوبہ بھر میں قدرتی جنگلات،

جھاڑی دار جنگلات، دریائی بیلاجات، نہری ذخیرہ جات، سڑکات و انہار پر شجرکاری کے

ذریعے کر دیا گیا ہے اور کسانوں کی معاونت سے زرعی زمینوں پر شجرکاری کی جا رہی

ہے۔ اس کے علاوہ مسلح افواج کو بھی شجرکاری کے پروگرام میں معاونت و پودہ جات

فراہم کئے جائیں گے۔

(ب) ایسا کوئی پروگرام پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP Mode) کے ذریعے شروع نہیں کیا جا رہا ہے۔

(ج) سفیدہ کے درخت عام طور پر ایسے علاقوں میں نہیں لگائے جا رہے جہاں پانی کی کمی ہے۔

یہ عمومی تاثر جدید تحقیق کی روشنی میں درست نہ ہے کہ سفیدہ کا درخت بہت زیادہ پانی

استعمال کرتا ہے۔ جہاں تک سفیدہ کی پلانٹیشن کے فوائد کا تعلق ہے تو سفیدہ تیزی سے

بڑھنے والا درخت ہے جس سے لکڑی، بالن و دیگر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ صوبہ بھر

میں سفیدہ کی لکڑی بہت سے کاموں مثلاً فرنیچر، پیکنگ انڈسٹری، تعمیراتی صنعت،

کانوں وغیرہ اور جلانے کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں زمیندار

سفیدہ کی شجرکاری سے اپنی زمینوں سے اضافی آمدن حاصل کر رہے ہیں۔

صوبہ میں فٹ فارمز کی مچھلی کی خوراک سے متعلقہ تفصیلات

*2895: محترمہ طحیاء نون: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے تعاون سے بہت سے فٹ فارمز قائم کئے گئے ہیں؟
(ب) کیا محکمہ ماہی پروری ان فٹ فارمز کے قیام کے ساتھ ساتھ فٹ فارمز کو فٹ کو دی جانے والی خوراک اور خوراک کا پراسیس کرنا بھی سکھایا ہے جو انسانی صحت کے لئے صحت بخش ہے؟

(ج) اس وقت صوبہ بھر میں سب سے زیادہ کون سی (فیڈ) خوراک استعمال کی جاتی ہے؟
وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں!
(ب) زیادہ تر مچھلی فارمز میں semi intensive کلچر کیا جاتا ہے اور فارمز کو تکنیکی ہدایات میں تالاب کی قدرتی خوراک بڑھانے اور اضافی خوراک استعمال کرنے کے طریقے بھی بتائے جاتے ہیں۔
(ج) اس وقت چوکر، رائس پالش، میز گلوٹن، سویا بین میل، فٹ میل کے اجزاء اضافی خوراک کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ مارکیٹ میں تیرنے والی کمرشل فیڈ بھی مہیا ہے۔

صوبہ میں مچھلی فارمنگ کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*2813: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شرمپ فارمنگ، کیج فٹ کلچر اور ٹراؤٹ فٹ فارمنگ سے متعلقہ اب تک حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ان تین منصوبوں سے مچھلی پال حضرات کو کیا فائدہ ہو گا اور ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی؟

(ج) حکومت نے ان تین منصوبوں کے علاوہ بھی کوئی اور منصوبہ شروع کیا گیا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) شرمپ فارمنگ اور کیج کلچر کے لئے حکومت پنجاب وزیراعظم کے زرعی ایمر جنسی پروگرام کے تحت میگا پراجیکٹ شروع کر رہی ہے جس میں کھارے اور نمکین پانی میں شرمپ فارمنگ (جھینگا) کی پیداوار بڑھانے کے لئے 2500 ایکڑ پر فارمنگ کے لئے سبسڈی دی جا رہی ہے۔ شرمپ فارمنگ پراجیکٹ میں شرمپ کی فیڈ اور سیڈ پر پہلے سال 75% اور دوسرے سال 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔

کیج فش کلچر پراجیکٹ میں مختلف چھوٹے ڈیمز اور ہیڈ ورکس پر پورے پنجاب میں 5000 کیج (Cages) لگائے جائیں گے ان Cages پر حکومت پنجاب 80 فیصد سبسڈی دے گی باقی کے تمام اخراجات فارمرز خود برداشت کریں گے۔

(ب) 1- شرمپ فارمنگ کے منصوبے پر پانچ سالوں میں 1250 ملین خرچ کئے جائیں گے اور اندازاً 3000 میٹرک ٹن اضافی جھینگا پیدا ہو گا۔

2- کیج فش کلچر پراجیکٹ سے اندازاً 2362 میٹرک ٹن اضافی مچھلی پیدا ہو گی اس منصوبے پر پانچ سالوں میں 1200 ملین خرچ کئے جائیں گے۔

(ج) اس کے علاوہ مچھلی کی سیڈ اور مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ ماہی پروری حکومت پنجاب اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام درج ذیل نئے منصوبے شروع کر رہا ہے۔

1- پنجاب کی قابل کاشت مچھلیوں کی جینیاتی بہتری

2- لاہور میں بچہ مچھلی کی ہجیری اور ریسرچ کی سہولیات کا قیام

3- پنجاب میں پانچ ہجیریوں کی مچھلی کے بیجوں کی پیداواری گنجائش میں اضافہ

جس پر تین سالوں میں 694 ملین روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اور اس سے

3.2 ملین فش سیڈ اور 1050 میٹرک ٹن اضافی مچھلی پیدا ہو گی۔

صوبہ میں ٹن بلین ٹری لگانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3516: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات پنجاب نے Ten Billion Tree سونامی پروگرام پر عمل کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) Ten Billion Tree سونامی پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ٹن بلین ٹری سونامی پروگرام کے لئے حکومت کتنے فنڈز فراہم کرے گی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ کی طرف سے پراجیکٹ ہذا کو ECNEC سے منظور کروا کر اس پر عملدرآمد کیا

جا رہا ہے۔ پراجیکٹ ہذا کے ذریعے صوبہ بھر میں چار سال کے دوران 466 ملین

پودا جات لگائے جائیں گے۔ اس سال 2019-20 کے دوران صوبہ بھر میں 126 ملین

پودا جات لگائے جانے کا منصوبہ ہے۔ جس میں سے 55 ملین پودا جات نجی زمینوں پر

لگائے جائیں گے۔ اس ضمن میں حکومت کسانوں کو ارزاس نرخوں (2 روپے فی پودا اور

50 پیسے فی قلم) پر پودا جات فراہم کرے گی۔ مزید برآں محکمہ نے سال 2020 کی

شجرکاری کے لئے نرسریوں میں پودے اگانے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ جس سے

تقریباً 82.4 ملین پودا جات حاصل ہوں گے۔

(ب) پراجیکٹ 4 سال میں مکمل کیا جائے گا جو کہ سال 2019-20 سے شروع ہو چکا ہے۔

آئندہ چار سالوں میں مختلف جنگلات و نجی زمینوں پر 466 ملین پودا جات لگائے جائیں

گے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Sr. No.	Intervention	Total No. of Plants
1.	Road Side	335000
2.	Canal Side	40285680

3.	Riverine/ Bela Forests	18709262
4.	Irrigated Plantations	52720184
5.	Dry Afforestation	60969800
6.	Guzara	16323580
7.	Bio Engineering Works	88300
8.	Provision of plants to Farmers and Armed forces.	239999505
9.	Private Lands	12100000
10.	Range Lands	24811000
11.	Water harvesting Devices	123000

Total 466465311

دوران سال 2019-20 میں مختلف جنگلات و نجی زمینوں پر 126 ملین پودہ جات لگائے جائیں گے
جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sr. No.	Interventions	No. of plants(2019-20)
1.	Road Side	95500
2.	Canal Side	13222540
3.	Riverine/ Bela Forests	5745806
4.	Irrigated Plantations	13698168
5.	Dry Afforestation	12230500
6.	Guzara	12912150
7.	Provision of plants to Farmers and Armed forces.	59999550
8.	Private Lands	1512500
9.	Range Lands	7132350
Total	126549064	

(ج) پراجیکٹ ہذا پر کل اخراجات کا تخمینہ 26.357 بلین روپے ہے جس میں سے حکومت پنجاب 13187.629 بلین روپے اور 13169.753 بلین روپے وفاقی حکومت مہیا کرے گی۔ سالانہ تقسیم درج ذیل ہے۔

Financial Year	Federal Share	Provincial Share	Total cost (Million)
2016-19	405.094	488.859	893.953
2019-20	2480.640	2414.748	4895.388
2020-21	3419.138	3419.138	6838.276
2021-22	4003.401	4003.402	8006.803
2022-23	2861.481	2861.480	5722.961
Total Cost	13169.754	13187.627	26357.381

تیتزر کے شکار کے لئے تحصیلوں میں طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3517: محترمہ سلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تیتزر کے شکار کے لئے تحصیلوں کو کھولنے کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) پنجاب کی کن تحصیلوں میں تیتزر کا شکار ہوتا ہے؟

(ج) کیا شکار سیزن سے قبل تیتزر کی تحصیلوں میں موجودگی کے بارے کوئی سروے کروایا جاتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) تیتزر کے شکار کے لئے تحصیلوں کو مرحلہ وار (Rotational Basis) بنیاد پر کھولا جاتا ہے۔

(ب) پنجاب کے ضلع بہاولپور، رحیم یار خان اور راجن پور کے علاوہ صوبہ کے تمام اضلاع کی تحصیلوں کو مرحلہ وار تیتزر کے شکار کے لئے کھولا جاتا ہے۔

(ج) شکار سیزن سے قبل تیتزر کے شکار کے لئے کھولی جانے والی تحصیلوں کے متعلقہ افسران اپنے عملہ کے ہمراہ تیتزر کا سروے کرتے ہیں اور صدر دفتر کو رپورٹ ارسال کرتے ہیں۔

صوبہ میں جنگلی حیات کے سرکاری اور غیر سرکاری بریڈنگ فارم سے متعلقہ تفصیلات
*3568: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے کل کتنے بریڈنگ فارم ہیں ان میں کتنے پرائیویٹ
اور کتنے سرکاری ہیں یہ بریڈنگ فارم کہاں کہاں موجود ہیں ان بریڈنگ فارم میں کون
سے جانوروں کی بریڈنگ کی جاتی ہے؟

(ب) کیا جانوروں کی بریڈنگ کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے ان بریڈنگ فارم کے لئے مالی سال
2009-10 سے 2019-20 تک کتنا بجٹ رکھا گیا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے تحفظ و افزائش نسل کے لئے محکمہ کے زیر انتظام بریڈنگ
فارمز کی تعداد 03 ہے مزید برآں 03 چٹیا گھر، 01 سفاری زواور 13 وائلڈ لائف
پارکس بھی محکمہ کے زیر انتظام قائم کئے گئے ہیں جبکہ پرائیویٹ سیکٹر میں رجسٹرڈ شدہ
بریڈنگ فارمز کی تعداد 205 ہے جہاں پر جنگلی حیات کی مختلف انواع شیر، چیتا، پاڑہ،
کالا ہرن، چنکارہ، اڑیال، مغلن شیب، سانبر، نیل گائے، فیزنٹس اور موروں وغیرہ کی
افزائش نسل کی جارہی ہے یہ بریڈنگ فارمز درج ذیل مقامات پر قائم ہیں:-

سرکاری بریڈنگ فارمز

- 1۔ جلو وائلڈ لائف بریڈنگ سنٹر جلو لاہور،
- 2۔ وائلڈ لائف بریڈنگ سنٹر گٹ والا فیصل آباد،
- 3۔ وائلڈ لائف بریڈنگ سنٹر پیر ووال خانیوال

پرائیویٹ بریڈنگ فارمز

نمبر شمار	نام ریجن	تعداد فارم
1	لاہور ریجن	38
2	گوجرانوالہ ریجن	18

3	راولپنڈی ریجن	15
4	فیصل آباد ریجن	16
5	ملتان ریجن	23
6	ساہیوال ریجن	30
7	بہاولپور ریجن	37
8	ڈیرہ غازی خان ریجن	09
9	سرگودھا ریجن	10
10	سالٹ رینجر ریجن	09

(ب) ان بریڈنگ فارمز میں جانوروں و پرندوں کی بریڈنگ کا باقاعدہ ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے اور ان بریڈنگ فارمز کے لئے مالی سال

2009-10 تا 2019-20 درج ذیل بجٹ رکھا گیا :-

مالی سال	دائیں لائف بریڈنگ فارم جلولاہور	دائیں لائف بریڈنگ فارم گٹ والا	دائیں لائف بریڈنگ فارم پیر ووال
	فیصل آباد	خانوال	
2009-10	9044100	8296243	5714100
2010-11	14759200	11813475	5679300
2011-12	19012600	12434500	10707800
2012-13	21423400	14398400	12607000
2013-14	26132300	16778300	16852800
2014-15	30338360	18172000	15421500
2015-16	29498500	25863600	6701400
2016-17	29057500	19745500	17602000

صوبہ میں ایکواسنٹر کی تعداد و قیام سے متعلقہ تفصیلات

* 3571: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنے ایکواسنٹر ہیں؟

(ب) کیا حکومت ایکواسنٹر قائم کرنے کے لئے کسی منصوبہ پر کام کر رہی ہے؟

(ج) اگر حکومت اکیوا سنٹر قائم کرنے کے لئے کسی منصوبہ پر غور کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ بھر میں ایک اکیوا کلچر / ریسرچ سنٹر ہے جو کہ مناواں لاہور میں واقع ہے

(ب) جی ہاں! حکومت دو نئے ریسرچ سنٹر کے قیام کے منصوبہ جات پر کام کر رہی ہے۔

(ج) حکومت مندرجہ ذیل دو اکیوا کلچر / ریسرچ سنٹر کے قیام کے منصوبہ جات پر کام کر

رہی ہے۔

(i) Saline Water Aquaculture Research Centre Muzaffargarh.

(ii) Establishment of Tilapia Research Centre at Fisheries Research and Training Institute Manawan, Lahore.

یہ منصوبہ 170.977 ملین روپے کی لاگت سے جون 2021 میں مکمل ہو گا۔

ضلع جھنگ میں محکمہ جنگلات کے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3837: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین تعینات ہیں سکیل وائر تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) 2018-19 سے آج تک محکمہ جنگلات جھنگ میں کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے بھرتی کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا اخبار کا نام اور تاریخ بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ سال میں جو بھرتی کی گئی اس کی میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جھنگ فارسٹ ڈویژن دو اضلاع ضلع جھنگ اور ضلع چنیوٹ پر مشتمل ہے اور کل

ملازمین 155 ہیں جن کی سکیل وائر تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکیل نمبر	کل ملازمین
1	18	01
2	17	02
3	16	04
4	15	01
5	14	02
6	11	21
7	09	104
8	05	02
9	03	04
10	02	13
11	01	01

(ب) سال 2018-19 میں محکمہ جنگلات جھنگ میں دو ملازمین A-17 رول کے تحت بطور جو نیئر کلرک بھرتی کئے گئے تھے جن کے لئے کسی اشتہار کی ضرورت نہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سال 2018-19 کوئی ملازم بھرتی نہ کیا گیا۔

(ج) دو ملازمین A-17 رول کے تحت بطور جو نیئر کلرک بھرتی کئے گئے تھے جن کے لئے نہ تو اخبار میں اشتہار کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی میرٹ لسٹ بنائی جاتی ہے۔

بہاولپور: چڑیا گھر کے رقبہ، جانوروں کی اقسام اور تعینات

ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

* 3903: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چڑیا گھر بہاولپور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اس کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس میں کون کون سے جانور اور پرندے ہیں ان پرندوں اور جانوروں کی اقسام بتائیں؟

(ج) اس چڑیا گھر میں ان جانوروں اور پرندوں کے لئے کیا کیا سہولیات میسر کی گئی ہیں؟

- (د) اس چڑیاگھر میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
- (ه) اس چڑیاگھر میں جانوروں اور پرندوں کی خوراک کا کیا انتظام ہے؟
- (و) کیا یہاں پر وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو کہ Visitor کے لئے ضروری ہیں؟
- (ز) اس میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں ان کا عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) چڑیاگھر بہاولپور 125 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ چڑیاگھر کا بجٹ مالی سال 20-2019 مبلغ چار کروڑ دس لاکھ بیس ہزار روپے ہے۔

(ب) چڑیاگھر بہاولپور میں مختلف اقسام کے شیر، ریچھ، بندر، لنگور، ہرن، نیل گائے، جنگلی بلیاں، بھیڑ، اڑیال، سور، مگر مچھ، سہہ، زبیر اور مغلن شیپ جبکہ پرندوں میں مختلف اقسام کی کونجیں۔ مرغابیاں، مور، فیزنٹ، طوطے، کبوتر، تیتڑ، چکورا اور فاختائیں ہیں، ان جانوروں اور پرندوں کی تفصیل جدول نمبر 1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جانوران و پرندگان کو ان کے پنجرہ جات میں قدرتی ماحول دینے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اس کے علاوہ گھاس / چارہ اور پانی کے لئے ہودیاں بنائی گئی ہیں برڈز ایویری میں تمام پرندگان کو قدرتی ماحول دیا گیا ہے مگر مچھ، بطخوں کے علاوہ شیر، ٹائیگر اور ریچھوں کے موٹس میں تالاب میسر ہیں جبکہ جانوروں کے انکلوژرز میں پتھے اور فیش ایکورییم میں اے سی کی سہولت ہے

(د) چڑیاگھر بہاولپور میں ملازمین کی کل تعداد 40 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) چڑیاگھر میں جانوروں کی خوراک کا مکمل بندوبست ہے۔ جانوروں و پرندوں کو دی جانے والی خوراک جدول نمبر 02 سے متعلقہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) جی ہاں! چڑیاگھر میں سیر کے لئے آنے والے Visitors کے لئے مناسب سہولیات کا بندوبست کیا گیا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سہولت	تعداد
1	الیکٹرک واٹر کولر	06

07	سیرکنندگان کے بیٹھنے کے لئے امبریل پولیٹیز	2
16	باتھ روم	3
02	ویل چیئرز	4
12	بیٹھنے کے لئے گراسی گراؤنڈ،	5
--	سکیورٹی کے وائلڈ لائف واچرز	6
2	مساجد	7
3	پارکنگ سٹینڈز	8
3	کنٹینر سٹالز	9
3	چلڈرن پلے ایریا	10
8	جھولے مختلف اقسام	11

(ز) بہاولپور چڑیا گھر میں درج ذیل اسمیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	نام اسمی مع گریڈ	تعداد
1	کیوریٹر (گریڈ 17)	01
2	ہیڈ ڈرافٹسمین (گریڈ 13)	01
3	کیئر ٹیکر (گریڈ 06)	01
4	حنوط کار (گریڈ 08)	01
5	سٹور کیپر (گریڈ 05)	01
6	بیلدار (گریڈ 01)	07
7	چوکیدار (گریڈ 01)	02
8	ماشینی (گریڈ 01)	02
9	واچر (گریڈ 01)	01
10	گراس کٹر (گریڈ 01)	01

صوبہ میں وائلڈ لائف واچر اور وائلڈ لائف انسپکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات
*4155: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش
بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں وائلڈ لائف واچر، ہیڈ واچر اور وائلڈ لائف انسپکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
(ب) ان خالی اسامیوں کو کب تک پر کر لیا جائے گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) پنجاب میں وائلڈ لائف واچر، ہیڈ واچر اور وائلڈ لائف انسپکٹرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل
درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	عہدہ مع سکیل	تعداد پوسٹ	خالی پوسٹ
1	وائلڈ لائف انسپکٹر (BS-9)	162	62
2	ہیڈ وائلڈ لائف واچر (BS-7)	30	10
3	وائلڈ لائف واچر (BS-5)	928	238
4	ٹوٹل	1120	310

(ب) چونکہ حکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری ملازمت پر Ban ہے Ban ختم ہونے پر خالی
اسامیوں پر بھرتی کر لی جائے گی۔

رحیم یار خان میں سرکاری اور پرائیویٹ فیش فارمز سے متعلقہ تفصیلات

*4375: سید عثمان محمود: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کس کس جگہ پرائیویٹ اور سرکاری فیش فارم ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں ماہی پروری کے فروغ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات
سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کوئی سرکاری کمرشل فش فارم موجود نہ ہے البتہ بچہ مچھلی کی پیداوار اور نرسنگ کے لئے ایک سیڈ ہیچری فٹچ پور کمال تحصیل خان پور اور ایک فش سیڈ نرسنگ یونٹ ظاہر پیر تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان میں ہے۔
ضلع رحیم یار خان میں پرائیویٹ فش فارمز کی تفصیل درج ذیل ہے:
کل تعداد فش فارمز: 200 کل رقبہ فش فارمز: 477 ایکڑ

نمبر شمار	نام تحصیل	تعداد	رقبہ (ایکڑ)
1	رحیم یار خان	49	89.25
2	خان پور	61	221.23
3	صادق آباد	41	68.00
4	لیاقت پور	49	98.50
ٹوٹل:		200	477.00

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع ہذا میں ماہی پروری کے فروغ کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

- # فارم کے ڈیزائن و تعمیر کے لئے بلا معاوضہ فنی معلومات کی فراہمی
- # فارم کے انتظام و انصرام کے لئے بلا معاوضہ فنی معلومات کی فراہمی
- # فارم بنانے کے لئے محکمہ زراعت سے بلڈوزر کی رعائتی نرخوں پر فراہمی
- # زرعی ترقیاتی بینک سے قرضہ کی سہولت
- # مچھلی فارم کے لئے نصب ٹیوب ویل کے لئے واپڈا کی طرف سے زرعی نرخوں پر بجلی کی فراہمی
- # محکمہ ماہی پروری کی جانب سے فش فارمنگ سے منسلک افراد کے لئے مفت تربیتی کورسز کا انعقاد
- # محکمہ ماہی پروری پنجاب کی طرف سے مختلف قابل افزائش مچھلیوں کے پونگ کی سستے نرخوں پر فراہمی

- # فارم کے پانی، مٹی کا تجزیہ اور مچھلی کی بیماری کی تشخیص و علاج کی بلا معاوضہ سہولیات
- # شرمپ / جھینگا فارمنگ کے لئے سیڈ اور فیڈ کی مد میں 75:25 (فارم: گورنمنٹ) کے تناسب سے سبڈی کا پروگرام۔
- # کیچ فش کلچر کے لئے فارمرز کو کیچ کے لئے 80:20 (فارم: گورنمنٹ) کے تناسب سے سبڈی کا پروگرام۔

لاہور میں نرسریوں اور پودوں کی افزائش کے لئے مختص بجٹ سے متعلق تفصیلات

*4453: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور میں محکمہ جنگلات کی نرسریوں میں پودوں کی افزائش میں اضافہ کے لئے مالی سال 2018-19 اور 2019-20 میں کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور اس بجٹ کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

سال 2018-19 اور 2019-20 میں لاہور میں محکمہ جنگلات کو پودوں کی افزائش کے لئے مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ترقیاتی بجٹ	تعداد پودہ جات / قلمات	غیر ترقیاتی بجٹ	تعداد پودہ جات
2018-19	25 لاکھ 8 ہزار	3 لاکھ 13 ہزار 5 سو	1 کروڑ 89 لاکھ 13 ہزار	28 لاکھ 35 ہزار
2019-20	3 کروڑ 17 لاکھ 73 ہزار	47 لاکھ 7 ہزار	1 کروڑ 5 لاکھ 38 ہزار	15 لاکھ 61 ہزار

لاہور: چڑیا گھر کو سفاری پارک میں تبدیل کرنے کی تجویز سے متعلق تفصیلات

*4547: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سفاری رائیونڈ، سفاری جلو پارک اور لاہور چڑیا گھر میں کتنے جانور موجود ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

- (ب) مندرجہ بالا جگہوں پر جانوروں کی مناسب دیکھ بھال اور حفاظت کے لئے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
- (ج) جانوروں کی نایاب نسل محفوظ بنانے کے لئے حکومت کی طرف سے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے؟
- (د) کیا ایسا ممکن ہے کہ لاہور چڑیا گھر کو سفاری پارک میں تبدیل کیا جاسکے تاکہ وہاں موجود جانوروں کو Natural Habitat میسر ہو؟
- وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):
- (الف)

نام پارک، زو	اقسام	تعداد	پرندے	پرندے
سفاری زورائے ونڈ	19	38	190	766
جلووا ملنڈ لائف پارک	13	32	220	818
لاہور چڑیا گھر	49	55	341	757

- (ب) جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے ڈاکٹر اور معاون عملہ موجود ہوتا ہے اور ان کی خوراک و صحت کے معاملہ کی باقاعدہ دیکھ بھال ہوتی ہے۔
- (ج) جانوروں کی نایاب نسل کو محفوظ بنانے کے لئے جانوران و پرندگان کو وائلڈ لائف ایکٹ کے شیڈول III میں رکھا گیا ہے جن کے شکار پر مکمل پابندی ہے۔
- (د) نہیں۔ کیونکہ لاہور چڑیا گھر میں پہلے سے ہی جانوران و پرندگان کو ان کے قدرتی ماحول میں رکھا گیا ہے اور سفاری پارک کے لئے جگہ دستیاب نہ ہے۔

محکمہ جنگلات کے ملازمین کی تعداد اور صوبہ بھر اور کلر کھار جھیل میں شکار

کے لئے اجازت ناموں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4549: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات میں کل کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں گریڈ وائز تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا محکمہ جنگلات کے فیلڈ ورکرز کو وقتاً فوقتاً جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ٹریننگ دی جاتی ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات کی کوئی ہیلپ لائن موجود ہے جہاں سے متعلقہ معلومات کی رسائی ممکن ہو؟

(د) کیا محکمہ جنگلات کا نظام مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے؟

(ه) حکومت نے عموماً صوبہ بھر میں اور خصوصاً کلرکہار جھیل میں جنگلی حیات کے شکار کے

لئے اب تک کتنے افراد کو اجازت نامے جاری کئے ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) محکمہ جنگلات نے جنگلات، آبی حیات اور جنگلی جانوروں کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ جنگلات پنجاب میں درج ذیل اسامیاں ہیں جن پر ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں گریڈ وائز تفصیل حسب ذیل ہے۔

سکیل نمبر تعداد ملازمین

05	20
19	19
67	18
179	17
330	16
74	15
166	14
02	13
29	12
1226	11

06	10
3219	09
35	08
15	07
02	06
126	05
308	04
1759	03 تا 01
7567	کل تعداد

(ب) جی ہاں! عملہ محکمہ جنگلات کو گاہے بگاہے ضرورت کے مطابق فیلڈ سٹاف سے متعلقہ کاموں کی تربیت دی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات کی اپنی ویب سائٹ www.fwf.punjab.gov.pk موجود ہے۔ جس سے متعلقہ معلومات لی جاسکتی ہیں۔

(د) محکمہ جنگلات کا نظام مرحلہ وار کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے اس مقصد کے لئے لاہور میں جی آئی ایس لیب قائم ہے جو ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کر رہی ہے۔

(ه) محکمہ جنگلات سدرن زون ملتان کے متعلق نہ ہے۔

(و) محکمہ جنگلات سدرن زون ملتان کے متعلق نہ ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ جنگلات کا رقبہ اور شجر کاری مہم کے

دوران پودوں کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*4664: سید عثمان محمود: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اس کی تفصیل جگہ وار بتائیں؟

(ب) سال 2017-18 تا حال محکمہ جنگلات نے اس ضلع میں سال وار کتنی رقم شجرکاری مہم پر خرچ کی ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران محکمہ نے شجرکاری مہم کے دوران کس کس درخت کی قلمیں / پودے تقسیم کئے گئے اور کن کن کو فراہم کئے گئے؟

(د) ان سالوں کے دوران محکمہ نے کتنے درخت کس کس جگہ خود لگوائے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ان سالوں کے دوران محکمہ نے شجرکاری مہم کے دوران درج ذیل محکمہ جات کو قلمیں / پودے تقسیم کئے گئے تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام جنگل	نام تحصیل	رقبہ
1	عباسیہ	لیاقت پور	6749
2	عباسیہ ایکسٹینشن ایریا	-	3410
3	قاسم والا	-	5763
4	L1 عباسیہ	-	8400
5	L1 / 1L عباسیہ	رحیم یار خان	5212.5
6	ولہار	صادق آباد	4632
7	لیاقت پور سیل ڈپو	لیاقت پور	11
8	کل رقبہ	-	34177.50

682 کلو میٹر

سڑکات

1935.97 ایونیو میل

انہار

(ب) سال 2017-18 تا حال محکمہ جنگلات نے ضلع میں سال وار جو رقم شجرکاری مہم پر خرچ کی ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال شجرکاری	اخراجات (رقم ملین)
1	2017-18	21.165
2	2018-19	23.958
3	2019-20	124.745

(ج) ان سالوں کے دوران محکمہ شجرکاری مہم کے دوران درج ذیل محکمہ جات کو قلمیں / پودے تقسیم کئے گئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال شجرکاری	قسم پودہ جات	نام ادارہ جات
1	2017-18	شیشم، کیکر، سفیدہ، بکائن، نیم وغیرہ	فارسٹ دفاع سکول و کالج وغیرہ پرائیویٹ
2	2018-19	شیشم، کیکر، سفیدہ، بکائن، نیم وغیرہ	فارسٹ دفاع سکول و کالج وغیرہ پرائیویٹ
3	2019-20	شیشم، کیکر، سفیدہ، بکائن، نیم وغیرہ	فارسٹ دفاع سکول و کالج وغیرہ پرائیویٹ

(د) ان سالوں کے دوران محکمہ نے جو درخت جس جس جگہ خود لگوائے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور: رکھ کوئلہ شہر محمد جنگل کے رقبہ کی تعداد اور

ناجائز قابضین سے متعلق تفصیلات

*4672: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں رکھ کوئلہ شیر محمد جنگل کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنے رقبہ پر فصلیں کاشت کی جا رہی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

- (ج) محکمہ نے مذکورہ جنگل کے کتنے رقبہ کو فروخت کیا ہے اور کتنے رقبہ پر ناجائز قابضین نے کب سے قبضہ کیا ہوا ہے تفصیل بتائی جائے؟
- (د) رکھ کوئلہ شیر محمد جنگل کے رقبہ کو کس کی اجازت سے فروخت کیا گیا ہے نیز اس رقبہ کو فروخت کرنے کے لئے کوئی ٹینڈر جاری کیا گیا ہے تو اس ٹینڈر کی کاپی فراہم کی جائے؟
- (ه) کیا حکومت مذکورہ جنگل کے رقبہ کو غیر قانونی طور پر فروخت کرنے اور ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

- (الف) رکھ کوئلہ شیر محمد جنگل کا رقبہ 12941 ایکڑ ہے۔
- (ب) کوئلہ شیر محمد جنگل کے 1800 ایکڑ رقبہ پر سال 15-2014 میں ترقیاتی سکیم کے بجٹ کے تحت شجر کاری کروائی گئی اور باقی رقبہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے خالی پڑا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی فصلات کاشت نہ ہیں۔
- (ج) مذکورہ جنگل کا کوئی رقبہ فروخت نہ کیا گیا ہے۔ صرف 127 ایکڑ رقبہ باؤنڈری کے ساتھ ناجائز قابضین کی زد میں ہے۔ جس پر انہوں نے کچے کچے مکانات تعمیر کر رکھے ہیں۔ اس بارے میں ناجائز قابضین کے خلاف Damage رپورٹ ہائے اور ایف آئی آرز بھی درج کرائی جا چکی ہیں۔
- (د) رکھ کوئلہ شیر محمد جنگل کا رقبہ فروخت کیا گیا ہے اور نہ ہی ٹینڈر کیا گیا ہے۔
- (ه) محکمہ جنگلات راجن پور رکھ کوئلہ شیر محمد جنگل کا 12556 ایکڑ رقبہ سال 15-2014 اور 16-2015 میں واگزار کروایا گیا تھا اور اب یہ رقبہ محکمہ جنگلات کے پاس ہے اور محکمہ ہذا رقبہ کو فروخت کرنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتا ہے۔

صوبہ میں مچھلیوں کی اقسام نیز نایاب مچھلیوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

*4824: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنی قسم کی مچھلیاں ہیں؟

(ب) کتنی قسم کی مچھلیاں نایاب ہو چکی ہیں؟

(ج) محکمہ ماہی پروری کے پاس کتنے ڈاکٹرز ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) پنجاب کے پانیوں میں ٹوٹل 118 اقسام کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں جن میں 8 غیر ملکی مچھلیاں بھی پائی جاتی ہیں۔

(ب) پنجاب میں ایک مچھلی مہاشیر (Tor putitora) خطرے سے دوچار ہے۔ جبکہ دیگر

6 اقسام کی مچھلیوں کی تعداد کافی حد تک کم ہوئی ہے۔ جن میں ملی (Wallago attu)

فوجی کھگا (Bagarius bagarius)، سول (Channa marulius)، پری

(Chitala chitala)، پالو (Ompok pabda) اور سنگھاڑہ (Sperata)

(sarwari) شامل ہیں۔

(ج) محکمہ کے پاس اس وقت 9 پی ایچ ڈی ڈاکٹرز ہیں۔

صوبہ میں وائلڈ لائف کی افزائش کے لئے 2018 سے

تاحال محکمانہ اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5050: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

وائلڈ لائف کی افزائش کے لئے محکمہ نے 2018 سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں

ان سے کیا بہتری آئی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

1- وائلڈ لائف کی افزائش و بقا کے لئے محکمہ تحفظ جنگلی حیات پنجاب نے بھرپور اقدامات

اٹھائے ہیں جن میں پنجاب وائلڈ لائف ایکٹ مجریہ 2007 میں ترمیم، غیر قانونی شکار کی

حوصلہ شکنی، منظم اور قانونی شکار کے لئے سہولت کاری، بھاری جرمانے

اور سخت سزائوں کا نفاذ شامل ہے۔ ان اقدامات سے قدرتی ماحول میں جنگلی حیات

کی افزائش نسل، تحفظ و بقاء میں واضح بہتری آرہی ہے۔

2- پروٹیکٹڈ ایریا ایکٹ 2020 کا قانون نافذ العمل ہو چکا ہے جس سے جنگلی حیات کی قدرتی ماحول میں بہتر افزائش نسل اور تحفظ و بقا ممکن ہوگی۔

3- وائلڈ لائف چیک پوسٹوں کی بہتری اور سٹاف کی انفرادی صلاحیت بڑھانے سے بھی وائلڈ لائف ایکٹ کے نفاذ میں بہتری آئی ہے اور وائلڈ لائف کی افزائش و بڑھوتری دیکھنے کو ملتی ہے۔ جملہ سٹاف ہمہ وقت جنگلی حیات کے تحفظ و بقا کے لئے بہترین کاوشیں کر رہا ہے۔

4- محکمہ کے زیر انتظام 16 وائلڈ لائف پارکس، 03 چڑیا گھروں اور ایک سفاری زو میں جنگلی حیات کی نایاب اور خطرے سے دوچار انواع جن میں کالا ہرن، چنکارہ، چیتل، نیل گائے، مفلن شپ، فینٹس اور موروں کی افزائش نسل کامیابی سے جاری ہے۔

5- صوبہ بھر کے طول و عرض میں پرائیویٹ سیکٹر میں اب تک 215 پرائیویٹ وائلڈ لائف بریڈنگ فارمز رجسٹرڈ ہو چکے ہیں جو جنگلی حیات کی نادر و نایاب انواع کی افزائش نسل میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

جہلم: محکمہ جنگلات کے رقبہ کی تعداد اور سرکاری درختوں

کی چوری سے متعلقہ تفصیلات

* 5235: رانا منور حسین: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع جہلم میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا کس کس جگہ پر ہے؟
- (ب) کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے؟
- (ج) سال 2018 سے اپریل 2020 تک ضلع جہلم میں سرکاری جنگلات کی نیلامی کی گئی اور درختوں کی چوری کے کتنے واقعات پیش آئے کتنے کیس درج ہوئے اور کن کن ملزمان کو سزا ملی؟
- (د) موجودہ حکومت نے جنگلات میں اضافہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے اور کتنے رقبہ پر نئے درخت لگائے نیز کتنا رقبہ قبضہ مافیہ سے واگزار کروایا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ جنگلات کا رقبہ 105009 ایکڑ ہے جو کہ تحصیل پنڈانخان جہلم اور سوہاؤہ و دینہ میں واقع ہے۔

(ب) 86898 ایکڑ رقبہ پر جنگل ہے اور 18112 ایکڑ رقبہ خالی پڑا ہوا ہے جس پر زیادہ تر رقبہ پتھر لیے پہاڑ ہونے کی وجہ سے خالی ہے

(ج) سال 2018 سے اپریل 2020 تک ضلع جہلم میں سرکاری نیلامی کے تحت 428 درخت نیلام کئے گئے جن سے 3033580 روپے رقم وصول کی گئی ہے سال 2018 سے 2020 تک محکمہ جنگلات جہلم میں لکڑی چوری کے 02 کیس درج ہوئے جن کی مالیت 250000 روپے ہے تاہم نقصان جنگل ہونے کی صورت میں مجرمان کے خلاف مروجہ ایکٹ 1927 ترمیمی 2010 کے تحت Damage رپورٹ ہائے جاری کی گئی ہے اور ان سے جرمانہ وصول کیا گیا ہے جن کی تفصیل درجہ ذیل ہیں:

سال	تعداد کیس	جرمانہ
2018-19	289	2477716
2019-20	378	2213400

(د) موجودہ حکومت نے جنگلات میں اضافہ کے لئے 10 بلین ٹری پروگرام شروع کیا جس کے تحت 914 ایکڑ پر سرکاری جنگل لگائے گئے اور 1506 ایکڑ پر پرائیوٹ رقبہ پر جنگل لگائے گئے اور 16 AvKM روڈ سائیڈ اور 28 AvKM فلڈ بند جہلم پر پودے لگائے اور 193 ایکڑ کنال 6 مرلے رقبہ بجوالہ جنگل سے وگزار کروایا گیا۔

ساہیوال: محکمہ جنگلات کو فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*5376: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ جنگلات کو کتنا بجٹ کس کس مد میں مالی سال 2018-19، 2019-20 اور 2020-21 میں فراہم کیا گیا اور شجرکاری مہم کے لئے کتنا فنڈز فراہم کیا گیا؟

(ب) کیا سفیدے کا درخت بھی لگایا جا رہا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ سفیدے کا درخت زیادہ پانی چاہتا ہے اس کے متبادل کون کون سے درخت اور پھلدار پودے لگانے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع ساہیوال دو فارسٹ ڈویژن ہائے پر مشتمل ہے جس میں ساہیوال فارسٹ ڈویژن اور چیچہ وطنی فارسٹ ڈویژن شامل ہیں۔ ان دونوں فارسٹ ڈویژن ہائے میں سال وار فنڈز کی فراہمی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	نام فارسٹ ڈویژن	تختہ کا بجٹ	غیر ترقیاتی بجٹ	ترقیاتی بجٹ
2018-19	ساہیوال	6770854	4507301	0
	چیچہ وطنی	55405283	40002978	42252142
	ٹوٹل	62176137	44510279	42252142
2019-20	ساہیوال	9709305	2657353	25754399
	چیچہ وطنی	55079660	41124995	77274277
	ٹوٹل	64788965	43782348	103028676
2020-21	ساہیوال	2014842	401000	6500905
	چیچہ وطنی	4994018	779813	22665620
	ٹوٹل	7008860	1180813	29166525

(ب) سفیدے کا درخت ترجیحی بنیادوں پر نہ لگایا جا رہا ہے بلکہ کلر، سیم زدہ زمین اور نامساعد حالات کو مد نظر رکھ کر لگایا جاتا ہے تاہم اس کی کاشت پر کوئی پابندی نہ ہے۔ ساہیوال اور چیچہ وطنی فارسٹ ڈویژن ہائے میں امسال مختلف اقسام کے درخت لگائے گئے ہیں۔ جن میں سایہ دار درخت مثلاً سرس، ارجن، کیکر، نیم، بکائن، سمبل اور پھلدار درختوں میں توت، جامن اور بیری وغیرہ کے شامل ہیں۔

سالٹ رینج میں اڑیال کی سنگچری و Trophy Hunting کے

طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*5382: محترمہ مہوش سلطانی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سالٹ رینج میں اڑیال کی کتنی سنگچری موجود ہیں؟
- (ب) سالٹ رینج میں ٹوٹل کتنے اڑیال موجود ہیں اور ان کی نسل کون کون سی ہیں؟
- (ج) Trophy Hunting اڑیال کا کیا طریق کار ہے؟
- (د) Trophy Hunting کی اجازت دی گئی اور اس سے کتنا فنڈ وصول ہوا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

- (الف) سالٹ رینج پنجاب میں اڑیال و دیگر جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے زیر مجریہ وائلڈ لائف ایکٹ 2007 کی درج ذیل 3 سنگچریز بنائی گئی ہیں۔

نمبر شمار	مقام	ضلع	رقبہ
1	جھمبی سرلاکڑ کھار	چکوال	12180 ایکڑ
2	جلاپور شریف	جہلم	5591 ایکڑ
3	رکھ نڈل	جہلم	17410 ایکڑ

- (ب) سالٹ رینج میں گزشتہ سال اکتوبر، نومبر 2019 میں سروے کیا گیا تھا اور اندازاً اڑیال کی تعداد 02 ہزار کے قریب ہے۔ سالٹ رینج میں پنجاب اڑیال پایا جاتا ہے۔
- (ج) اڑیال ٹرائی ہینٹنگ مروجہ قوانین کے تحت ہر سال وفاقی وزارت موسمیاتی تبدیلی حکومت پاکستان اسلام آباد سے اڑیال سروے کو مد نظر رکھتے ہوئے کوٹا مختص کیا جاتا ہے۔ ٹرائی ہینٹنگ کا دورانیہ یکم دسمبر تا 31 مارچ تک ہوتا ہے، محکمہ تحفظ جنگلی حیات بذریعہ اشتہار قومی اخبارات میں ٹرائی ہینٹنگ کی نیلامی و انعقاد مشتہر کرتا ہے، کامیاب بولی دہندہ بذریعہ آؤٹ فٹرز محکمہ ہذا کے زیر انتظام سی بی اوز کے نمائندگان کی موجودگی میں سپیشل پرمٹ پر درج توارینج کے دوران ٹرائی ہینٹ کروا سکتا ہے۔
- (د) محکمہ ہذا نے 05-2004 سے اڑیال ٹرائی ہینٹنگ کی اجازت دی اور سال 20-2019 تک تقریباً 115 اڑیال ٹرائی ہینٹنگ ہو چکی ہیں۔ جس سے 17 لاکھ 86 ہزار 450 یو ایس ڈالر وصول ہوئے۔

سرگودھا نہروں اور سڑک کے کناروں پر خشک درختوں کی

جگہ نئے درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*5387: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کی انہار اور روڈ کے کناروں پر لاکھوں کی تعداد میں خشک درخت ضائع اور چوری ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان درختوں کی کافی عرصہ سے نیلامی نہ کی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ درختوں کی نیلامی کر کے ریونیو حاصل کرنا اور (گرین پاکستان پروگرام) کے تحت ان کی جگہ نئے درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست نہ ہے۔ مالی سال 19-2018 میں ضلع سرگودھا کی تمام سڑکات جو محکمہ جنگلات کی حدود میں آتی ہیں ان پر خشک، کھڑے گرے پڑے درختان کا نیلام کیا جا چکا ہے۔ نیلام شدہ درختان کی رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائی جا چکی ہے۔ سال 21-2020 کے لئے لسٹ ہائے درختان تیار کی جا رہی ہیں جبکہ ضلع سرگودھا کی حدود میں انہار پر کھڑے، خشک درختان پر گورنمنٹ نے پابندی عائد کر رکھی تھی، اب ان درختان پر عائد پابندی اٹھالی گئی ہے تو انہار پر کھڑے درختان کی لسٹیں تیار کی جا رہی ہیں نیز بہک بیٹ پر تمام خشک کھڑے درختان کو نیلام کیا جا چکا ہے۔ جب کوئی درخت چوری ہو جاتا ہے اس کی محکمہ کارروائی رو بمل لائی جاتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ہر ماہ کی 9 اور 24 تواریخ کو باقاعدہ درختان کی نیلامی کی جاتی ہے۔

(ج) جہاں ترقیاتی کام میں رکاوٹ شدہ درختان کو محکمہ قواعد و ضوابط کے تحت نیلام کر کے ریونیو لیا جاتا ہے وہاں Replanishment cost کی مد میں لی گئی رقم سے نئے درخت لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ سرگودھا فارسٹ ڈویژن میں مختلف سکیموں کے تحت درخت لگائے جا رہے ہیں۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5388: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال و بھیرہ میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور عوام کو صحت مند مچھلی کی فراہمی کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی گئی ہے؟

(ب) محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام سرگودھا میں موجود لیبارٹری کام کرتی ہے اور یہاں اب تک کیا اہم ریسرچ سامنے آئی ہے؟

(ج) اس وقت سب سے زیادہ کون سی (فیڈ) خوراک مچھلی کے لئے استعمال کی جا رہی ہے؟
وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع ہذا میں ماہی پروری کے فروغ کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

- # فارم کے ڈیزائن و تعمیر کے لئے بلا معاوضہ فنی معلومات کی فراہمی
- # فارم کے انتظام و انصرام کے لئے بلا معاوضہ فنی معلومات کی فراہمی
- # فارم بنانے کے لئے محکمہ زراعت سے بلڈوزر کی رعائتی نرخوں پر فراہمی
- # زرعی ترقیاتی بینک اور بینک آف پنجاب کی طرف سے قرضہ کی سہولت
- # مچھلی فارم کے لئے نصب ٹیوب ویل کے لئے واپڈا کی طرف سے زرعی نرخوں پر بجلی کی فراہمی
- # محکمہ ماہی پروری کی جانب سے فش فارمنگ سے منسلک افراد کے لئے مفت تربیتی کورسز کا انعقاد
- # محکمہ ماہی پروری پنجاب کی طرف سے مختلف قابل افزائش مچھلیوں کے پونگ کی سستے نرخوں پر فراہمی

فارم کے پانی، مٹی کا تجزیہ اور مچھلی کی بیماری کی تشخیص و علاج کی بلا معاوضہ سہولیات

شرمپ / جھینگا فارمنگ کے لئے سیڈ اور فیڈ کی مد میں 75:25 (فارم: گورنمنٹ) کے تناسب سے سبڈی کا پروگرام۔

(ب) محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام سرگودھا میں فی الحال کوئی لیبارٹری کام نہیں کر رہی۔ البتہ ضلع سرگودھا میں ایک عدد فش ہیلتھ لیبارٹری کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جس پر کام تیزی سے جاری ہے یہ لیبارٹری 2021-22 میں مکمل ہوگی۔ اس کی بدولت عوام کو صحت مند مچھلی کی فراہمی اور مچھلی کی بیماریوں کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔

(ج) تالابوں میں مچھلی کے لئے قدرتی خوراک پیدا کرنے کے لئے آرگینک کھادوں (گوبر، مرغی کی بیٹھیں) اور غیر نامیاتی کھادوں پوریا، ڈی اے پی وغیرہ کے ساتھ ساتھ اضافی خوراک مثلاً رائس پالش، چوکر، سویا بین، فش میل اور اس کے علاوہ نجی سیکٹر کی تیار کردہ فش فیڈز استعمال کی جا رہی ہیں۔

کونو کارپس نامی پودے کی شجرکاری پر پابندی کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

* 5481: محترمہ ام البنین علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ خوبصورتی کے لئے کونو کارپس نامی پودا لگایا جاتا ہے جو کہ تقریباً ہر جگہ لگایا جا رہا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پودا ماحول دشمن ہے جو دیگر مفید پودوں کے حصہ کا پانی بھی جذب کر لیتا ہے اور واٹر سپلائی و سیوریج سسٹم کے لئے بھی نقصان دہ ہے؟
- (ج) محکمہ جنگلات کی طرف سے کونو کارپس نامی کتنے پودے لگائے جا چکے ہیں اگر یہ پودا نقصان دہ ہے تو اس کی ری پلیمینٹ کی جا رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات تفصیل سے بیان فرمائیں؟
- (د) حکومت کا اس پودے پر کب تک پابندی لگانے کا ارادہ ہے تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

- (الف) جی ہاں! یہ درست ہے! کونو کارپس ایک سدا بہار درخت ہے۔ جس کو باڑ کے طور پر لگایا جاتا ہے۔ نیز اس کو خوبصورتی کے طور پر سڑکات کے کنارے بھی لگایا جاتا ہے۔
- (ب) جی نہیں! قدرت نے کوئی بھی پودا ماحول دشمن نہیں بنایا ہے۔ اس پودے کے بارے میں رائے ہے کہ یہ پانی زیادہ استعمال کرتا ہے درست نہ ہے۔ واٹر سپلائی و سیوریج سسٹم پر نہ صرف کونو کارپس نقصان دہ ہے۔ بلکہ کسی بھی قسم کے دوسرے پودے بھی نقصان دہ ہیں۔
- (ج) سڑکات / نہروں کے کنارے کونو کارپس کے پودے لگائے گئے ہیں۔ یہ ماحول دشمن پودہ نہ ہے۔ لہذا اس کی ریپلیسمنٹ کی کوئی ضرورت نہ ہے۔
- (د) کونو کارپس ماحول دوست، Evergreen پودہ ہے، جو کہ Bird loving بھی ہے۔ اس کے لگانے پر کوئی پابندی نہ لگائی گئی ہے اور نہ ہی کوئی ارادہ ہے۔

خانیوال: پیر ووال جنگل کا رقبہ، ملازمین کی تعداد اور

شجر کاری پر اخراجات سے متعلق تفصیلات

*5486: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پیر ووال جنگل (خانیوال) کا کل رقبہ کتنا تھا اس وقت اس کا کتنا رقبہ ہے؟
- (ب) اس جنگل کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟
- (ج) اس جنگل میں 2018، 2019 اور 2020 میں شجر کاری کے تحت کتنے پودے سال وار لگائے گئے؟
- (د) یہ پودے لگانے کی تقریبات کس کس تاریخ کو منعقد ہوئیں؟
- (ه) کیا جو پودے لگائے گئے ہیں ان کی مناسب دیکھ بھال ہو رہی ہے اور موقعہ / متعلقہ جگہ جنگل میں یہ پودے اس وقت ہیں یا پھر سوکھ چکے ہیں یا سوکھے ہوئے پودوں کی جگہ نئے پودے لگائے گئے ہیں؟

- (و) اس جنگل میں شجر کاری مہم پر ان تین سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی تھی۔
وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):
(الف) پیر ووال جنگل (خانیوال) کا رقبہ پہلے 19299.00 ایکڑ تھا جو کہ اب 7483.00 ایکڑ ہے۔
(ب) پیر ووال جنگل (خانیوال) میں جنگلات کا جو عملہ دیکھ بھال کر رہا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عہدہ	سکیل	تعداد	موجودہ	خالی
SDFO	17	01	01	-
بلاک آفیسر	11	03	02	01
فارسٹ گارڈز	09	13	06	07

- (ج) پیر ووال جنگل (خانیوال) میں شجر کاری کے تحت لگائے گئے پودا جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	مقام	تعداد پودا جات
01	2018	پیر ووال جنگل	633798
02	2019	پیر ووال جنگل	200602
	2020	پیر ووال جنگل	182000

- (د) پودا جات لگانے کی تقریبات مورخہ 2020-07-17 اور 2020-08-09 کو منعقد ہوئیں جس میں بالترتیب 5000 اور 14500 پودا جات لگائے گئے ہیں۔
(ه) لگائے گئے پودا جات درست حالت میں موجود ہیں جنگل کا پانی 06 ماہ ہوتا ہے، دورانِ آمدہ پانی مناسب آبپاشی کی گئی ہے اور پودا جات اب تک درست حالت میں سرسبز موجود کھڑے ہیں۔ جو پودا جات کسی وجہ سے مر جاتے ہیں ان کی جگہ نئے پودے Re-Stock کر دیئے گئے ہیں اور ان کی مناسب نگہداشت جاری ہے۔
(و) تین سالوں میں پیر ووال جنگل میں شجر کاری کے دوران بمطابق رپورٹ و ریکارڈ - / 47924323 روپے رقم خرچ ہوئی۔

صوبہ بھر میں سڑکوں کے کنارے سوختہ درختوں کی نیلامی اور

حاصل آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*5535: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سڑکوں کے کنارے سوختہ درختوں کی نیلامی ہر ماہ باقاعدگی سے ہوتی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو صوبہ بھر میں 2019 میں کتنے سوختہ درختوں کی نیلامی ہوئی اور اس نیلامی سے کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ محکمہ جنگلات پنجاب میں سڑکوں کے کنارے سوختہ درختوں کی نیلامی باقاعدگی سے مقررہ تاریخوں پر کی جا رہی ہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات پنجاب نے سال 2019 میں سوختہ درختان کی نیلامی کی مد میں کل 10 کروڑ 1 لاکھ 11 ہزار روپے کی آمدن حاصل کی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور: محکمہ جنگلات کے رقبہ کی تعداد اور شجر کاری سے متعلقہ تفصیلات

*5551: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنے رقبہ پر جڑی بوٹیاں اُگی ہوئی ہیں؟

(ج) محکمہ ہذا کے تحت اس ضلع میں کہاں کہاں شجر کاری سال 2019-20 میں کی گئی تھی اور مالی سال 2020-21 میں کہاں کہاں شجر کاری کی جائے گی؟

(د) محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین اس ضلع میں عہدہ و گریڈ وائز کام کر رہے ہیں اس ضلع میں محکمہ ہذا کے پاس کون کون سی مشینری اور گاڑیاں ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل سالانہ کی دی جائے اور اس ضلع کا موجودہ مالی سال 2020-21 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع بہاولپور میں جنگلات کا رقبہ درج ذیل ہے۔

1۔ لال سہانز انیشنل پارک فارسٹ	= 162567 ایکڑ 07 کنال 07 مرلہ
2۔ بہاولپور فارسٹ	= 1370.26 ایکڑ
3۔ شانی والہ فارسٹ	= 2979 ایکڑ
4۔ چک کنورہ فارسٹ	= 1255.50 ایکڑ
کل رقبہ	= 168171.76 ایکڑ 07 کنال 07 مرلہ
انہار	= 1644 ایونیو میل
سڑکات	= 296 کلومیٹر

(ب) ضلع بہاولپور میں سرکاری جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام جنگل	پلانٹڈ ایریا	خالی رقبہ جہاں پر جڑی بوٹیاں اگی ہوئی ہیں۔
ضلع بہاولپور	22360.46 ایکڑ	141031.30 ایکڑ 07 کنال 07 مرلہ
		دلہلی رقبہ 4780 ایکڑ
ٹوٹل		145811.30 ایکڑ 07 کنال 07 مرلہ

(ج) ضلع بہاولپور میں سرکاری جنگلات پر شجرکاری کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال 2019-20 میں سرکاری جنگلات پر شجرکاری کی گئی	= 1054 ایکڑ
برلب انہار	= 611 ایونیو میل (کینال سائیڈ پلانٹیشن)
سال 2020-21 میں سرکاری جنگلات پر شجرکاری کی جائے گی	= 1795 ایکڑ
برلب انہار	= 647 ایونیو میل (کینال سائیڈ پلانٹیشن)

(د) ضلع بہاولپور میں ملازمین کی عہدہ، گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ	Sanctioned Post	Effective	Vacant
1	ڈیوٹنل فارسٹ آفیسر	18	02	02	00
2	سب ڈیوٹنل فارسٹ آفیسر	17	02	0	02
3	اسسٹنٹ ڈائریکٹر وائلڈ لائف	17	01	0	01

05	02	07	16	ریجنل فارم آفیسر	4
01	01	02	16	اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک	5
01	01	02	14	شیڈو گرافر	6
01	01	02	11	سینئر کلرک	7
0	08	02	05	جونیئر کلرک	8
06	02	08	04	ٹریکٹر ڈرائیور	9
02	02	04	11	جیپ ڈرائیور	10
07	21	28	09	فارمنٹر	11
22	65	87	05	فارم گارڈ	12
04	08	12	01	ٹیوب ویل آفیسر	13
01	01	02	01	نقشیہ دان	14
0	03	03	01	دائریہ لائف ڈاچ	15
02	11	13	01	ٹائپ کاسٹ	16
01	03	04	01	کمیل مین	17
05	08	13	01	چمکیدار	18
0	01	01	01	گریڈر	19
01	0	01	01	موٹر ویل ڈرائیور	20
05	08	13	01	مالی	21
01	01	02	01	ٹاکس	22
0	04	01	07	دائریہ لائف انجینئر	23
03	02	05	01	جیوٹیکس ٹاکس	24
71	156	228		کل میزبان	

ضلع بہاولپور میں گاڑیوں اور مشینوں کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(i) نام مشین / گاڑی	تعداد	ریمڈرکس
ٹریکٹر	10	ایک ناکارہ اور 09 چالو حالت میں ہیں۔
جیپ نیو ٹا 5457/BRB ماڈل	01	ناکارہ ہے۔
جیپ MNJ/8081 ماڈل 1985	01	چالو حالت میں ہے۔
جیپ RLG/2565 ماڈل 2007	01	ناکارہ ہے۔
Van Mitsubishi BRE/7567	01	چالو حالت میں ہے۔
Toyota Hi Lux Single cabin	01	ناکارہ ہے۔
FDT/2015 ماڈل 2007		
Toyota Hi Lux Single cabin jeep	01	چالو حالت میں ہیں۔
BRF/6162 ماڈل 1996		
واٹر باوزر ماڈل 2018	06	چالو حالت میں ہیں۔

واٹر پمپ ماڈل HP-16 2018 05 چالو حالت میں ہیں۔

لان موور ماڈل 2018 01 چالو حالت میں ہے۔

(ii) ضلع بہاولپور میں اخراجات مرتبی و بیکل سال 20-2019 = 85000.00

(iii) ضلع بہاولپور میں مالی سال 21-2020 کا مدوار بجٹ درج ذیل ہے۔

A03970-66 نان ڈیولپمنٹ 153.998 = ملین

A03970-66 ڈیولپمنٹ 169.237 = ملین

A03970-66 ریبلشمنٹ کاسٹ 31.784 = ملین

لاہور میں بھسین فش ہجیری کے قیام، لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*5559: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے گاؤں بھسین میں فش ہجیری قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ب) یہ فش ہجیری کب مکمل ہوگی اور اس پر کتنی لاگت آئے گی اس فش ہجیری میں سالانہ کتنی مچھلیوں کی پیداوار ہوگی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور کے گاؤں بھسین میں فش ہجیری قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(ب) یہ فش ہجیری 30-جون 2022 تک مکمل ہو جائے گی اور اس پر 226.319 ملین روپے لاگت آئے گی۔ اس فش ہجیری سے سالانہ تقریباً 22 لاکھ بچہ مچھلی حاصل کی جائے گی۔

صوبہ بھر میں خطرناک جانوروں کا بطور پالتو رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

*5668: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی اکثر پرائیویٹ سوسائٹیز اور پرائیویٹ گھروں میں خطرناک اور ناپید جانور جیسے ببر شیر، چیتا اور زرافہ جیسے جانوروں کو پالتو جانوروں کے طور پر رکھا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر لوگ اپنی گاڑیوں میں ایسے خطرناک جانوروں کو لے کر گھومتے ہیں؟

(ج) ایسے خطرناک جانوروں کو ایسی جگہوں پر رکھنا جہاں آس پاس انسان بستے ہیں جرم نہیں ہے اگر ہے تو کون سے Act کے مطابق کون کون سی دفعات عائد کی جاتی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) صوبہ بھر میں ایسی کتنی سوسائٹیز اور لوگوں پر مقدمات درج کئے گئے اور کیا سزا دی گئی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے درحقیقت ایسے جانوروں کی ہاؤسنگ کے لئے نہایت کشادہ جگہ درکار ہوتی ہے تاکہ قدرتی ماحول میں ان کی بہتر نگہداشت اور افزائش نسل ہو سکے۔ گھروں میں محدود جگہ ہونے کی بناء پر ان جانوروں کو نہیں رکھا جاسکتا علاوہ ازیں شیر، چیتا اور زرافہ وغیرہ کو پرائیویٹ سوسائٹیز اور پرائیویٹ وائلڈ لائف بریڈنگ فارمز میں رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے جس کے لئے محکمہ ہذا کی طرف سے تحفظ جنگلی حیات ترمیمی مجریہ 2007ء کی شق 20 کے تحت باقاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے اور بریڈنگ فارمز مالکان کو ایس او پیز کا پابند کیا جاتا ہے تاکہ جانوروں کی بہتر نگہداشت و افزائش نسل ہو سکے۔ محکمہ ہذا کے ماہرین اکثر اوقات ان فارمز کو چیک کرتے ہیں تاکہ ایس او پیز پر عملدرآمد یقینی بنایا جاسکے۔

(ب) عوام الناس میں وائلڈ لائف خصوصاً خطرناک جانوروں کی نمائش پر محکمہ ہذا کی جانب سے سخت پابندی عائد کی گئی ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو۔ سٹاف ہمہ وقت متحرک ہے اور قانون کی خلاف ورزی پر فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) ایسے جانوروں کو انسانی آبادیوں کے آس پاس محفوظ مقامات (بریکنگ سنٹرز) پر زیر مجریہ تحفظ جنگلی حیات 2007ء کے تحت بعد از حصول لائسنس رکھا جاسکتا ہے۔ اگر قانون کی خلاف ورزی ہو تو ایکٹ ہذا کی دفعہ 12 کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) صوبہ پنجاب کے مختلف ریجنز میں حال ہی میں درج کئے گئے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر	تاریخ چالان	مجرمان کے نام	تفصیل نوعیت جرم	تاریخ فیصلہ	جرمانہ پزیرہ عدالت / عھدہ معاوضہ
1	17.6.2019	(i) سنی سجاد ولد بشیر سیک، دفاتی کلاونی، جہڑ پٹوآن، لاہور	غیر قانونی زیر قبضہ تعداد شیر = 02 مقام، R-1/88 جہڑ پٹوآن، لاہور	28.6.2019	تینوں مجرمان کو مجموعی طور پر 15000/- روپے جرمانہ
2	16.10.2019	(ii) عبدالرحمن ولد محمد بشیر، جہڑ پٹوآن، لاہور (iii) علی اکبر ولد مرزا محمود طارق، لاہور	غیر قانونی زیر قبضہ تعداد شیر = 01 مقام، کوٹ عبدالملک لاہور	16.10.2019	15000/- روپے جرمانہ معاوضہ
3	17.8.2020	محمد علی خان ولد کھیل احمد، لالہ زار سنی رانیٹ، لاہور	غیر قانونی زیر قبضہ شیر کا بچہ تعداد = 01 مقام، سوشل میڈیا پورٹائل	17.8.2020	10000/- روپے جرمانہ معاوضہ
4	30.5.2020	عبدالرحمن ولد شاہ محمد، خوشحال کلاونی، ملتان	غیر قانونی زیر قبضہ شیر کے بچے تعداد = 02 مقام، خوشحال کلاونی ملتان	30.6.2020	1,30,000/- روپے جرمانہ معاوضہ

بہاولپور: چڑیا گھر کے لئے مختص فنڈ ز اور جانوروں کی افزائش نسل

کے اہتمام سے متعلقہ تفصیلات

*5815: جناب ممتاز علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور چڑیا گھر کے لئے سال 2020-21 میں کتنے فنڈز رکھے گئے؟

(ب) اس میں کون کون سے جانور موجود ہیں اور کون کون سے جانور کب سے مسنگ ہیں مسنگ کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس میں کون کون سے ایسے جانور ہیں جن کی چڑیا گھر میں افزائش نسل کا اہتمام کیا جاتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) بہاولپور چڑیا گھر کا شمار ایشیاء کے بہترین چڑیا گھروں میں ہوتا ہے جہاں پر انواع و اقسام کی

جنگلی حیات کی افزائش نسل ہو رہی ہے۔ برائے مالی سال 2020-21 چڑیا گھر میں

اخراجات کے لئے درج ذیل فنڈز مختص کئے گئے ہیں:-

غیر ترقیاتی بجٹ - / 3,93,28,000 روپے

ترقیاتی بجٹ - / 4,75,73,000 روپے

(ب) بہاولپور چڑیا گھر میں درج ذیل جانوران / پرندگان موجود ہیں:-

جانوروں کی انواع و تعداد

1- گوشت خور جانور

01	جنگلی بلی	07	شیر
08	رشین بلی	04	ٹائیگر
01	پوما	01	بھیڑیا
01	لکڑ بگڑ	05	کالار بچھ
08	مگر مچھ	01	بھورار بچھ

2- چارہ و سبزہ خور جانور

11	کالا ہرن	12	پاڑہ ہرن
11	چنکارہ	29	چیتل ہرن
06	سامبر	07	نیل گائے
02	زیرا	09	اڑیال
02	سیہہ	04	مغلن شپ
		01	جنگلی سنور

3- پرائیمٹس

01	میون	03	لنگور	04	بندر

4- پرندوں کی انواع و تعداد

مور	139	فیزنٹس	361
حواصل	14	بطخیں	107
طوطے	34	شتر مرغ	02
کوئچ	46	فاختہ	30
گنی فاول	32	چکور	18
تیتیر	12	پیرو	11
کبوتر	52		

چڑیا گھر بہاولپور میں گنجائش کے مطابق 59 انواع کے جانور / پرندے رکھے گئے ہیں مزید برآں اس کے توسیعی منصوبے پر بھی کام جاری ہے بعد از تکمیل منصوبہ مزید جانور / پرندے خریدے جاسکیں گے۔ ہاتھی، بھیڑیا، بن مانس، سفید ٹائیگر مادہ، لکڑ بگڑ، نر، کیٹنگرو، لامہ، نر، میکاؤ، گولڈن فیزنٹ وغیرہ خریداری فہرست میں شامل ہیں

(ج) چڑیا گھر بہاولپور میں تمام جانوروں / پرندوں کی افزائش نسل کا اہتمام سائنسی بنیادوں پر کیا گیا ہے۔

شیر، ٹائیگر، پاڑہ ہرن، کالا ہرن، کالا رچھ، نیل گائے چیتل ہرن، چنکارہ ہرن، مغلن شپ، سامبر، اڑیال، مور، فیزنٹ، طوطے، گنی فاول، مگر مچھ و دیگر آبی انواع میں افزائش نسل سے تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور مزید بہتری کے لئے سٹاف کی ٹریننگ و انتظامی امور میں مہارت کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔

رحیم یار خان میں سال 20-2019 کے دوران جنگلات کے لئے

فنڈز مختص کرنے سے متعلق تفصیلات

*5943: جناب ممتاز علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 20-2019 کے دوران جنگلات کے لئے کتنا ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا؟

(ب) ضلع ہذا میں کس کس مقام، نہر اور روڈ پر شجرکاری مہم کے تحت کتنے اور کون کون سے درخت کہاں لگائے گئے؟

(ج) ضلع ہذا میں کون کون سے پھلدار درخت کہاں لگائے گئے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف)

53710601/-	ٹن بلین ٹی سونامی پروگرام (Province)	1
64955701 /-	ٹن بلین ٹی سونامی پروگرام	2
1059847/-	(Province) GPP Maintenance	3
1957614/-	(Federal) GPP Maintenance	4
4064459/-	Blank Area Maintenance	5
179050 /-	Social Forestry Maintenance	6
125927272 /-	نومل ترقیاتی (ڈویلپمنٹ) بجٹ	
4476285 /-	نومل غیر ترقیاتی (ٹان ڈویلپمنٹ) بجٹ	

(ب) (i)۔ ضلع ہذا میں سال 20-2019 میں سڑکات پر کوئی شجرکاری نہ کی گئی ہے۔

(ii)۔ ضلع ہذا میں جن انہار اور رقبہ جات پر شجرکاری کی گئی ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رحیم یار خان فارسٹ ڈویژن میں پھلدار درخت نہ لگائے گئے ہیں کیونکہ اس مد میں کوئی بجٹ نہ دیا گیا ہے بلکہ محکمہ جنگلات وہ درخت لگاتا ہے جس سے ٹمبر اور بالن حاصل ہوتا ہو۔

شیخوپورہ میں شجرکاری مہم کے دوران درختوں کی تعداد اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*5997: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں ضلع شیخوپورہ میں کتنے رقبہ پر شجرکاری کی گئی، کون کون سے درخت لگائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات آئے؟

- (ب) جو درخت لگائے گئے ہیں ان میں سے کتنے تلف ہو چکے ہیں اور کتنے صحیح ہیں مذکورہ درختوں کی دیکھ بھال کے لئے بھرتی کردہ عملہ کے نام و عہدہ اور ضلع کی تفصیل بیان کی جائے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ درختوں کو پانی اور مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے بے شمار پودہ جات سوکھ چکے ہیں؟
- (د) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں مزید شجرکاری کرنے اور نئے ملازمین بھرتی کر کے مذکورہ درختوں کی دیکھ بھال کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

- (الف) مالی سال 2018-19 میں ضلع شیخوپورہ میں کوئی شجرکاری نہ کی گئی ہے۔ تاہم سال 2019-20 میں 374 ایونیو میل رقبہ پر انہار کے کنارے شجرکاری کی گئی ہے جس میں پودا جات از قسم سفیدہ، کیکر، ششم، ارجن اور توت وغیرہ کے درخت لگائے گئے ہیں۔ مذکورہ شجرکاری پر 20.72 ملین روپے کے اخراجات ہوئے ہیں۔
- (ب) نئی شجرکاری میں 15 - 20 فیصد پودا جات کی تبدیلی (Restocking) کا تخمینہ رکھا جاتا ہے تاہم مذکورہ تلف شدہ پودا جات کی جگہ نئے پودے لگادیئے گئے ہیں۔ شجرکاری کے لئے کوئی سرکاری عملہ بھرتی نہ کیا گیا ہے بلکہ پہلے سے موجود عملہ کی مدد سے شجرکاری کے کام کو مکمل کیا جا رہا ہے۔
- (ج) درختوں کو بروقت پانی اور مناسب خوراک دی جاتی ہے۔ اور اگر کسی جگہ سے کوئی پودہ سوکھ جائے تو اس کی جگہ نئے پودے لگادیئے جاتے ہیں۔
- (د) مالی سال 2020-21 میں ضلع شیخوپورہ میں 100 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ جس کے لئے نئے ملازمین بھرتی کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

وائٹڈ لائف پارک مری کے قیام، جانوروں کی تعداد اور ان کی خوراک

کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6225: جناب رمیش سنگھ اروڑا: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) وائلڈ لائف پارک مری میں کتنے جانور موجود ہیں؟
- (ب) وائلڈ لائف پارک مری کب وجود میں آیا اور وہاں پر کتنے پنجرے جانوروں کے لئے بنائے گئے؟
- (ج) روزانہ کی بنیاد پر کتنا خرچ جانوروں کی خوراک پر آتا ہے؟
- (د) کیا وہاں پر جانوروں کی صفائی کا خیال رکھا جاتا ہے اگر ہاں تو کیسے؟
- (ه) اس وائلڈ لائف پارک میں کتنے مستقل اور عارضی ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

- (الف) وائلڈ لائف پارک بانسہرہ گلی مری میں 12 جانور اور 49 پرندے موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تعداد	پرندے	تعداد	جانور
25	مختلف انواع کے مور	01	یاک
23	مختلف انواع کے فیئر ٹنس	01	سائبرین ٹائیگر
01	گنی فاول	03	بھیڑیا
		02	کالار پچھ
		05	ریڈ ڈیئر

- (ب) وائلڈ لائف پارک بانسہرہ گلی مری 92-1986 میں مکمل کیا گیا اس میں بنائے گئے انکلوژرز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

07	1- انکلوژرز برائے جانوران
01	2- شیر گھر
01	3- بندر گھر
01	4- برڈز ایوری

- (ج) وائلڈ لائف پارک بانسہ گلی مری میں موجود جانوران اور پرندگان کی خوراک پر روزانہ تقریباً 19 ہزار روپے خرچ آتا ہے۔
- (د) وائلڈ لائف پارک بانسہ گلی میں جانوران / پرندگان کے پنجرہ جات کی صفائی پر اینیمیل کیپر اور خاکروب مامور ہیں اور یہ روزانہ کی بنیاد پر صفائی کو یقینی بنایا جاتا ہے تاکہ سیر و تفریح کے لئے آنے والے جانوروں کو قدرتی ماحول میں دیکھ کر محظوظ ہو سکیں۔
- (ه) وائلڈ لائف پارک بانسہ گلی مری درج ذیل کل 13 ملازمین کام کر رہے ہیں جو تمام مستقل ہیں اور کوئی بھی عارضی ملازم نہ ہے۔
- واجہرز 06 • اینیمیل کیپر 03 • چوکیدار 02 • خاکروب 02

پوٹھوہار ریجن میں زیتون کی کاشت سے متعلقہ تفصیلات

*6429: محترمہ مہوش سلطانیہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مائی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پوٹھوہار ریجن میں زیتون کی کتنی اقسام لگائی گئی ہیں؟
- (ب) زیتون کو پروموٹ کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
- (ج) کتنی زمین پر کس کس سال میں زیتون لگایا گیا؟
- (د) کیا Public Private پارٹنرشپ پر زیتون کے باغات لگائے گئے ہیں؟
- وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مائی پروری (جناب محمد سبطین خان):
- (الف) محکمہ جنگلات شمالی زون راولپنڈی کی سرکاری زمینوں میں تاحال زیتون کے پودے نہیں لگائے گئے۔
- (ب) محکمہ جنگلات شمالی زون راولپنڈی کی سرکاری زمینوں میں تاحال زیتون کو پروموٹ کرنے کے لئے کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔
- (ج) محکمہ جنگلات شمالی زون راولپنڈی کی سرکاری زمینوں میں تاحال زیتون کے کوئی پودے نہیں لگائے گئے ہیں۔

(د) اس طرح کی کوئی سکیم محکمہ جنگلات نے نہ شروع کی ہے۔ اور نہ ہی زیر غور ہے۔ زیتون کی کاشت کا کام محکمہ زراعت کرتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ: شہر اور پی پی۔189 میں لگائے گئے پودوں سے متعلقہ تفصیلات

1067: جناب منیب الحق: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نواز شریف بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں 2018 اور 2019 میں کتنے پودے کس کس قسم کے کہاں کہاں لگائے گئے؟

(ب) ان سالوں کے دوران لگائے گئے درختوں کی افزائش کی تعداد کیا رہی ہے؟

(ج) موجودہ سال 2020 میں حکومت اس شہر اور حلقہ میں مزید کہاں کہاں درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) یہ درخت محکمہ کے ملازمین لگائیں گے یا پھر کسی پرائیویٹ اداروں کی خدمات حاصل کی جائیں گی؟

(ه) کیا حکومت اس شہر کی خوبصورتی کے لئے اس کی ہر روڈ پر پودے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے پی پی 189 میں سال 2018 اور 2019 میں لگائے گئے پودوں کی تعداد، قسم اور جگہ مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار سال	جگہ / مقام	تعدادی پودہ جات	قسم
2017-18-1	ٹی ٹی روڈ 23/2L، پک نمبر 24-26 لاہور	7920	ارجن، بک، بکین، السنوئی، سفید
2019-20-2	راجہ RA/LBDC2 RD 0-25/ LR	24990	نکر، سفید، شیشم، سکھ چمن وغیرہ

کل تعداد 32910 پودات

تاہم اوکاڑہ شہر میں شجرکاری محکمہ جنگلات کی ذمہ داری میں نہیں، شہر کے اندر شجرکاری کی ذمہ داری TMA اوکاڑہ کی ہے۔

(ب) سال 18-2017 میں لگائے گئے درختوں کی افزائش کی تعداد 70-75 فیصد اور سال 20-2019 میں لگائے گئے درختوں کی افزائش کی تعداد 90-95 فیصد ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات اوکاڑہ اسمال Ten Billion Tree Tsunami Programme کے تحت مندرجہ ذیل جگہ پر پودے لگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

نمبر شمار جگہ / مقام

1۔ نہر LBDC، جو حصہ شہر کے اندر سے گزرتا ہے وہاں TMA اور PHA ساہیوال کی ذمہ داری ہے باقی RD نہر 188-197 تا RD نہر 227-255 محکمہ جنگلات پودے لگائے گا۔

(د) محکمہ جنگلات اوکاڑہ پودے لگانے کی لئے دیہاڑی دار مزدور طبقہ کی خدمات حاصل کرتی ہے جن کی تمام تر نگرانی افسران و ملازمین کرتے ہیں۔

(ه) محکمہ جنگلات اوکاڑہ کے حلقہ پی پی-189 کی سڑکات و انہار پر فنڈز کی دستیابی کی صورت میں شجرکاری کرے گا۔ حلقہ پی پی-189 اوکاڑہ شہر پر مشتمل ہے۔ جبکہ شہر کے اندر شجرکاری کی ذمہ داری TMA اور PHA ساہیوال کے ذمہ ہے اس سلسلہ میں متعلقہ محکمہ جات سے پوچھا جائے۔

صوبہ میں جنگلات کے فروغ کے لئے حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

1087: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حکومت جنگلات کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
- (ب) شجرکاری کے فروغ کے لئے کون سے منصوبے شروع کئے گئے ہیں اور ان منصوبوں پر عملدرآمد کس طرح کیا جائے گا؟
- (ج) شجرکاری کی اس مہم میں کن افراد کو شامل کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ جنگلات حکومت پنجاب نے ہر تحصیل و ضلع کی سطح پر زسریاں قائم کی ہیں تاکہ عوام کو ان کی ضرورت کے مطابق ماحول دوست علاقائی پودے میسر ہو سکیں۔ علاوہ ازیں محکمہ جنگلات ہر سال موسم بہار / خزاں میں بھرپور شجرکاری مہمات کا آغاز کرتا ہے تاکہ پنجاب کو سرسبز و شاداب بنایا جاسکے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی بالن / نمبر کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے نیز ماحولیاتی آلودگی پر قابو پایا جاسکے۔

(ب) حکومت پنجاب نے 10 بلین ٹری سونامی پروگرام کا آغاز سال 2019 تا 2023 کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت پنجاب بھر میں 4 سالوں میں 46 کروڑ پودے لگائے جائیں گے۔ سال 2019-20 میں 5 کروڑ پودے لگائے جا چکے ہیں اور اس سال 2020-21 موسم برسات میں 3 کروڑ 70 لاکھ پودے لگائے جائیں گے۔ ماہ ستمبر تک 1 کروڑ 47 لاکھ پچاس ہزار پودے لگائے جا چکے ہیں۔ Urban فارسٹری کو فروغ دینے کے لئے محکمہ جنگلات کوشاں ہے۔

(ج) تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگ اس مہم میں شامل ہیں۔ کسانوں کے لئے ماحول دوست علاقائی پودے پنجاب بھر کی زسریوں سے 2 روپے کی رعایتی قیمت پر دستیابی یقینی بنائی گئی ہے۔ افواج پاکستان اور دیگر سرکاری محکمہ جات اور NGO's کو بھی شجرکاری کرنے کے لئے اس منصوبے کے تحت پودوں کی فراہمی یقینی بنائی گئی ہے۔ مسلح افواج، محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم کو پودوں کی فراہمی فری کی جارہی ہے۔

ساہیوال: مختلف بیٹ اور رینج پر شجرکاری مہم کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1130: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نائی والا بیٹ / بلھے والا بلاک LBDC/9L نمبر پر 35 میل، ڈیرہ رحیم پر 15 میل اور بلھے والا بیٹ پر 75 میل شجرکاری کی گئی اس کی تفصیل مع اخراجات بتائیں اس شجرکاری کی موجودہ صورتحال بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یوسف والا ایسٹ پر 210 میل نور شاہ بلاک 105 میل اور عارف والا رینج، پاکپتن رینج، وہاڑی سب ڈویژن اور بورے والا رینج میں بھی شجرکاری کی گئی ان پر کتنے اخراجات ہوئے اس شجرکاری کی موجودہ صورتحال کیسی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ڈپٹی ویجزملازمین کو ماہ مئی اور جون 2020 کی تنخواہوں کی مکمل ادائیگی نہ کی گئی ہے وجہ بیان فرمائیں نیز کب تک ان کو تنخواہ ادا کر دی جائے گی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک شجرکاری مہم صاف و شفاف طریقے سے مکمل ہو جائے گی اور ڈپٹی ویجزملازمین کو مستقل کب تک کیا جائے گا تاکہ ان کی تنخواہوں کے فنڈز کا مسئلہ حل ہو مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست ہے کہ نائی والا ایسٹ (بلھے والا بلاک) میں LBDC9 / L کے کنارے 35 ایونیو میل، ڈیرہ رحیم بیٹ

LBDC کے کنارے 15 ایونیو میل اور بلھے والا ایسٹ LBDC2 / L اور LBDC / 9L کے کنارے 85 ایونیو میل شجرکاری بذریعہ ترقیاتی منصوبہ "اپ سکیلنگ گرین پاکستان / ٹین بلین ٹری سونامی پروگرام" کے تحت کروائی گئی ہے جس پر سال 2019-20 میں مبلغ / -53,83,235 روپے لاگت آئی ہے۔ شجرکاری مکمل ہے اور کامیاب ہے جس کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔

(ب) درست ہے۔ ساہیوال رینج اور عارف والا رینج، پاکپتن رینج، وہاڑی سب ڈویژن اور بورے والا رینج میں سال 2019-20 میں دو مختلف ترقیاتی منصوبہ جات (i) "اپ سکیلنگ گرین پاکستان / ٹین بلین ٹری سونامی پروگرام اور Aforestation on blank Reaches in Irrigated Plantations of Punjab کے تحت شجرکاری کروائی گئی ہے جس پر مبلغ / -11,15,43,855 روپے لاگت آئی ہے۔ اس میں 1929 ایونیو میل انہار کے کنارے جبکہ 480 ایکڑ رقبہ ڈل وریام جنگل (پاک پتن

فارسٹ ریجن اور رکھ جملیر جنگل (بوریوالا فارسٹ ریجن) شامل ہے۔ علاوہ ازیں نرسریز بھی اگائی گئی ہیں۔ شجرکاری مکمل اور کامیاب ہے۔

(ج) جزوی طور پر درست ہے۔ بمطابق قوانین ترقیاتی منصوبہ "اپ سکیلنگ گرین پاکستان پروگرام / ٹن بلین ٹری سونامی پروگرام" کے تحت شجرکاری کے فنڈز صوبائی حکومت نے 40 فیصد اور وفاقی حکومت نے 60 فیصد مہیا کئے تھے۔ کورونا کی وباء کی وجہ سے حکومت نے آخری تین ماہ کے فنڈز مہیا نہ کئے تھے لہذا لیبر کو ادائیگی نہ ہو سکی۔ دوران ماہ ستمبر صوبائی حکومت نے سابقہ فنڈز مہیا کر دیئے ہیں جن کی ادائیگی کی جا رہی ہے جبکہ وفاقی حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز دوران ماہ اکتوبر 2020 موصول ہوئے ہیں جن کی ادائیگی ایک ہفتہ کے اندر اندر مروجہ طریق کار کے مطابق کر دی جائے گی۔

(د) شجرکاری مکمل ہو چکی ہے جبکہ پرورش (tenance) (Main) جاری ہے۔ بمطابق رائج قوانین روزانہ اجرت والی لیبر (Daily wages labour) کو محکمہ جنگلات میں مستقل نہ کیا جاسکتا ہے فنڈز کی دستیابی پر انچارج فارسٹ گارڈ لوکل روزانہ اجرت والی لیبر کے ذریعے کام کرواتا ہے۔ حکومت کی طرف سے دوران فنڈز موصول ہو چکے ہیں جن کی ادائیگی ماہ مروجہ طریق کار کے مطابق کر دی جائے گی۔

صوبہ میں ضلع وائر جنگلات اگانے اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1131: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت صوبہ بھر میں جنگلات کا رقبہ 3.27 فیصد ہے اور پاکستان میں جنگلات کا رقبہ 5.1 فیصد ہے جبکہ بین الاقوامی معیار کے مطابق 25 فیصد ہونا چاہئے وضاحت فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ملک میں جنگلات کا رقبہ بڑھانے کے لئے TEN BILLION TREE TSUNAMI PROGRAM (TBTP) کا آغاز

رواں مالی سال 2019-20 سے 2022-23 تک کر دیا ہے اس پروگرام کے تحت 4 سالوں میں 466.463 ملین پودے لگائے جائیں گے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے 2019-20 اور 2020-21 میں صوبہ بھر میں ضلع وار کتنے جنگلات لگائے اور ان پر کتنے اخراجات آئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست ہے کہ بین الاقوامی معیار کے مطابق 25 فیصد رقبہ پر جنگلات ہونا چاہیے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے Ten Billion Tree Tsunami Programme کا منصوبہ پورے ملک میں شروع کر رکھا ہے جس سے نہ صرف ماحولیاتی آلودگی میں کمی آئے گی بلکہ زیر جنگلات رقبہ میں بھی اضافہ ہوگا۔ اس وقت صوبہ بھر میں جنگلات کا رقبہ 3.27 فیصد ہے اور پاکستان میں جنگلات کا رقبہ 5.1 فیصد ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دوران سال 2020-21 بھی کام جاری ہے۔ جون 2021 میں فائنل فلر زبانی جاسکتی ہیں۔

ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ اور بھلوال کا محکمہ جنگلات کا بجٹ

اور درختوں سے متعلقہ تفصیلات

1132: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال محکمہ جنگلات کو کتنا فنڈ کس کس مد میں مالی سال 2018-19 اور 2019-20 میں فراہم کیا گیا شجر کاری مہم کے لئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اس ضلع میں کس کس مقام، نہر اور روڈ پر شجر کاری مہم کے تحت درخت کون کون سی اقسام کے لگائے گئے؟

- (ج) اس ضلع میں کون کون سے درخت بہتر ہیں جو لگائے جانے چاہئے؟
- (د) کیا سفیدے کا درخت بھی لگایا جا رہا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ یہ زیادہ پانی چاہتا ہے اس کے متبادل کون کون سے درخت لگانے کا ارادہ ہے۔ کیا پھل دار اور پھول دار درخت لگانے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) مالی سال 2018-19 میں تحصیل بھیرہ اور بھلوال کو کوئی فنڈ فراہم نہیں کئے گئے۔ مالی سال 2019-20 میں Ten Billion Tree Tsunami Programme کے تحت - / 23 15563 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں شاہ پور برانچ اور این بی کینال پر Avm. 100 شجر کاری کی گئی اور اس میں پھلائی، کیکر، فراش، سمبل، بکائین، شیشم، سکھ چین، المٹاس، سفیدہ کے پودہ جات لگائے گئے ہیں۔

(ج) ضلع سرگودھا میں درج ذیل پودا جات بہتر ہیں جو لگائے جانے چاہئیں۔

پھلائی، کیکر، فراش، سمبل، بکائین، شیشم، سکھ چین، المٹاس۔

(د) سفیدے کا درخت نہیں لگایا جا رہا۔ صرف ان جگہوں پر لگایا جا رہا ہے جہاں زمین بنجر بے آباد اور کلرا ٹھی ہے۔

پھولدار پودے لگائے گئے ہیں لیکن پھلدار پودے لگانے کا ارادہ نہ ہے کیونکہ عوام الناس کی جانب سے نقصان، حادثہ کا بہت اندیشہ ہے

ویجی لینس سکواڈ کی کارکردگی برائے سال 2019 سے متعلقہ تفصیلات

1157: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ویجی لینس سکواڈ کے کیا فرائض ہیں؟

(ب) ویجی لینس سکواڈ کی کارکردگی 2019 میں کیا رہی ہے اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جنگلی حیات کے تحفظ و بقاء کے لئے دنیا بھر میں مربوط اور ہمہ گیر نظام موجود ہے خصوصاً جنگلی حیات کی تجارت و ٹریڈنگ کے لئے عالمی سطح میں مختلف ادارے کام کر رہے ہیں۔ اس ہمہ گیر نظام کو مزید بہتر اور مضبوط بنانے کے لئے محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب نے سال 2017 میں صوبائی سطح پر ایک سینئر آفیسر (بی ایس 18) کی زیر نگرانی ویجی لینس سکواڈ تشکیل دیا جس کا مقصد صوبہ بھر کے تمام اتر پورٹس پر متعلقہ ریجنل وائلڈ لائف سکواڈ اور کسٹم حکام کے تعاون سے جنگلی حیات کی غیر قانونی امپورٹ / ایکسپورٹ اور سمگلنگ کی روک تھام کو یقینی بنانا ہے۔ تاکہ عالمی سطح پر اس رجحان کی حوصلہ شکنی ہو سکے اور اس میں ملوث افراد کو قانونی گرفت میں لایا جاسکے۔

(ب) برائے سال 2019 ویجی لینس سکواڈ کی کارکردگی میں نمایاں بہتری آئی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر کے اضلاع میں جانوروں اور پرندوں کی افزائش سے متعلقہ تفصیلات

1219: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پنجاب کے کن اضلاع میں مذکورہ جانوروں اور پرندوں کی افزائش کے لئے کتنے فارم کہاں کہاں بنائے گئے ہیں ہر ضلع کی الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب کے زیر انتظام و انصرام جنگلی جانوروں و پرندوں کی افزائش نسل کے لئے صوبہ کے مختلف اضلاع میں بنائے گئے وائلڈ لائف بریڈنگ فارمز / سنٹرز / پارکس اور چڑیا گھروں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر سٹر	نام وائلڈ لائف بریڈنگ فارم / پارک / چڑیا گھر	اہم انواع
1-	ضلع لاہور	شیر، ڈاگ، چیتا، جنگل کیٹ، بھیڑیا، اودھلاؤ، گیدڑ، بچھ، بندر، دریائی گھوڑا، گینڈا، ریڈ ڈنیر، پالہ، نل گائے چکارہ، فیلوڈینر، اڑیاں، مظن شپ، کالا ہرن، سامبر، زہرا، سنور، خرگوش، زرافہ، لامہ، کچھوے، مگرچھ، مور کوئیل، جیر، فاختہ، فیرنٹ،
(i)	لاہور چڑیا گھر	

(ii) سٹاری رو رائے ونڈ راولپور

(iii) دلائل لائف پارک / بڑی ٹنگ سٹریٹ

2- ضلع قصور

(i) دلائل لائف پارک چھانگاٹا

3- ضلع راولپنڈی

(i) دلائل لائف پارک کوئی بھیڑ

(ii) دلائل لائف پارک بانسہ کلی مری

4- ضلع خضاب

(i) دلائل لائف پارک جوہر آباد

5- ضلع بہار

(i) مٹی رو بھکر

6- ضلع فیصل آباد / دلائل لائف پارک / بڑی ٹنگ سٹریٹ والا

7- ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

(i) دلائل لائف پارک بھاگٹ

(ii) دلائل لائف پارک کالیہ

8- ضلع جھنگ

(i) دلائل لائف بڑی ٹنگ سٹریٹ جھنگ

9- ضلع راولکھنہ

(i) دلائل لائف پارک بیٹہ سلیمانگی

10- ضلع خانیوال

(i) دلائل لائف بڑی ٹنگ سٹریٹ روال

11- ضلع بہاولپور

(i) بہاولپور چڑیا گھر

12- ضلع بہاولنگر

دلائل لائف پارک بہاولنگر

13- ضلع چیم بار خان

(i) دلائل لائف پارک رحیم یار خان

14- ضلع ہڈی

(i) دلائل لائف پارک ہڈی

مرغابیاں، طوطے وغیرہ

شیر، ٹانگیر، پھا، رچھ، پاڈہ، جھیل، مٹلن شیپ، چکارہ، فیوڈنر، اڑیاں، ریڈ ڈیئر، زبیر، اڈیکس، اوریکس، سامبر، کالا ہرن، نل گائے، گرچھ، بندر، مور، فیئرٹ پکچر، فہس، کیوٹر، لم ڈھیک، مٹی قائل، فاختہ، مرغابیاں وغیرہ

نل گائے، کالا ہرن، مٹلن شیپ، پاڈہ، جھیل، اڑیاں، سامبر، بندر، رچھ، خرگوش، لہو، مور، فیئرٹ، تیتھ، بئیر، گھ، مرغابیاں، کوئیں، کیوٹر، فاختہ اور طوطے وغیرہ

نل گائے، مٹلن شیپ، پاڈہ، سامبر، بندر، مور، فیئرٹ اور مٹی قائل وغیرہ

شیر، نل گائے، کالا ہرن، جھیل، فیوڈنر، اڑیاں، پاڈہ، ریڈ ڈیئر، مٹلن شیپ، بندر، بھیر، تیتھ، ترک، پکچر اور کیوٹر وغیرہ

ریڈ ڈیئر، پاک، رچھ، ٹانگیر، مور اور فیئرٹ وغیرہ

لاہ، زبیر، اڑیاں، شتر مرغ، مرغابیاں، فیئرٹ اور طوطے وغیرہ

لاہ، جھیل، مٹلن شیپ، چکارہ، زبیر، کالا ہرن، بندر، مرغابی، تیتھ اور پکچر وغیرہ

نل گائے، پاڈہ، کالا ہرن، مٹلن شیپ، بندر، گرچھ، مور، فیئرٹ، تیتھ، کیوٹر اور مٹی قائل وغیرہ

مٹلن شیپ، بندر، مور، فیئرٹ اور کوچ وغیرہ

شیر، رچھ، بندر، نل گائے، کالا ہرن، پاڈہ، جھیل، مٹلن شیپ، لوتھی، مور، فیئرٹ، گھ، مرغابی، کیوٹر، مٹی قائل اور طوطے وغیرہ

کالا ہرن، پاڈہ، مٹلن شیپ، بندر، نل گائے، مور، فیئرٹ، مٹی قائل، کیوٹر اور طوطے وغیرہ

نل گائے، کالا ہرن، پاڈہ، بندر، مور، فیئرٹ، تیتھ، کیوٹر اور طوطے وغیرہ

چکارہ، نل گائے، پاڈہ، کالا ہرن، بندر، مٹلن شیپ، مور، فیئرٹ، گھ اور مرغابیاں وغیرہ

شیر، بھیر، رچھ، بندر، نل گائے، پھا، جنگل کیٹ، سپہ، کالا ہرن، جھیل، پاڈہ، چکارہ، مٹلن شیپ، سامبر، اڑیاں، سکور، گلو بکر، گرچھ، کوئیں، گھ، مرغابیاں، گدھ، مور، فیئرٹ، طوطے، فاختہ، مٹی قائل، کیوٹر اور تیتھ وغیرہ

نل گائے، کالا ہرن، پاڈہ، بندر، لکھور، چکارہ، جھیل، خرگوش، مور، فیئرٹ، طوطے، گھ اور مرغابیاں

نل گائے، کالا ہرن، پاڈہ، بندر، مور، گدھ اور فیئرٹ وغیرہ

شیر، بندر، رچھ، نل گائے، کالا ہرن، پاڈہ، جھیل، چکارہ، فیئرٹ، مور، طوطے، کوئیں، گھ، مرغابیاں وغیرہ

- 15- طلح ڈیرہ غازی خان
(i) ڈیرہ غازی خان چڑیا گھر
شیر، بندر، کالاہرن، پالہ، چٹیل، نیل گائے، مور، فیڑٹس، چکور،
تیر اور طوطے وغیرہ
- 16- طلح لہ
(i) دالٹ لائف پارک فتح پور
پالہ، چٹیل، چنکارہ، بندر، فیڑٹ اور مور وغیرہ

ساہیوال: محکمہ جنگلات کو گزشتہ اور موجودہ سال کا بجٹ نیز سرکاری رقبہ پر

ملازمین کے رہائشی مکانات کی تعمیر سے متعلق تفصیلات

1238: جناب محمد ارشد ملک: جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2019-20 اور 2020-21 میں محکمہ انہار ساہیوال کو کتنا بجٹ جاری کیا گیا اور کس کس مد میں بجٹ کا اجراء ہوا الگ الگ تفصیل سے آگاہ کریں اور سالانہ اخراجات کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) محکمہ انہار ساہیوال کے پاس باغبانی کی دیکھ بھال کے لئے اور دفتری استعمال کے لئے کتنی مشینری اور گاڑیاں موجود ہیں اور ان کی موجودہ حالت کیا ہے محکمہ کو قیمتی پھلدار پودوں کو بیماریوں سے بچانے کے لئے کون سی ادویات اور کھادیں کتنی مقدار میں فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) محکمہ انہار ساہیوال کے ملازمین کے لئے کتنے رقبہ پر سرکاری رہائشی مکانات بنائے گئے ہیں اور انکا ماہانہ کرایہ کتنا ہے اور کن کن ملازمین کو الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام مع عہدہ کی تفصیل فراہم کریں اور کتنے عرصہ سے رہائش پذیر ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

- (الف) محکمہ جنگلات ساہیوال کے متعلقہ نہ ہے۔
- (ب) محکمہ جنگلات ساہیوال کے متعلقہ نہ ہے۔
- (ج) محکمہ جنگلات ساہیوال کے متعلقہ نہ ہے۔

صوبہ میں نہروں، دریاؤں اور سڑکوں پر گزشتہ دو سالوں میں

شجرکاری سے متعلقہ تفصیلات

1277: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی جانب سے نہروں، دریاؤں اور سڑکات پر ملین ٹری شجرکاری کا منصوبہ بنایا گیا تھا سال 2018 تا 30 ستمبر 2020 تک شجرکاری کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) پنجاب کی کون سی انہار پر جنوری سال 2018 تا 30 ستمبر 2020 تک کون کون سے درخت لگائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات آئے مذکورہ درختوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا۔ روزانہ اجرات والے کتنے لوگ اور مستقل کتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) روزانہ کی بنیادوں پر کام کرنے والوں کی روزانہ کی اجرت کیا ہے اور جو لوگ 3 ماہ یا 6 ماہ کی بنیادوں پر کام کرتے ہیں ان کی تنخواہ کیا ہے ایک مالی کے پاس کتنے کلو میٹر قہ ہوتا ہے اور اس نے کتنے درخت لگانے ہوتے ہیں؟

(د) اب تک جو درخت لگائے گئے ہیں ان کی تعداد اور قیمت کی تفصیل بتائیں مذکورہ درختوں میں کتنے درخت مرچکے ہیں۔ مذکورہ درخت کن دریاؤں اور انہار کے کنارے لگائے گئے تھے صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی جانب سے دریاؤں، نہروں اور سڑکات کے کنارے ملین ٹری شجرکاری کا منصوبہ بنایا گیا تھا جس کے تحت 2018 تا ستمبر 2020 تک صوبہ پنجاب میں جو پودہ جات لگائے گئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) (1) سنٹرل زون، لاہور

(i) فیصل آباد سرکل: روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے والوں کی اجرت مبلغ - /

500 روپے یومیہ ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر کام کی نوعیت کے مطابق مزدوروں سے کام کروایا جاتا ہے۔ کوئی بھی ملازم 3 ماہ یا 6 ماہ کی بنیاد پر نہ رکھا گیا۔ کلو میٹر کے حساب سے مالی نہ رکھے جاتے ہیں۔ بلکہ کام کے لحاظ سے روزانہ کی بنیاد پر مزدور رکھے جاتے ہیں۔

(2) لاہور سرکل:

- 1- ضلع اوکاڑہ میں روزانہ کی بنیاد پر مزدوران کو دی جانے والی اجرت فی کس مبلغ -/500 روپے ہے۔ اس کے 3 ماہ یا 6 ماہ کی بنیاد پر کوئی لوگ نہ ہیں۔ مزید Forestry Works روزانہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس میں تعداد متعین نہیں ہوتی کہ کس مزدور نے کتنے پودے لگانے ہوتے ہیں۔ جبکہ پودے لگانے کی تمام تر ذمہ داری انچارج فارسٹ گارڈ اور متعلقہ بلاک آفیسر کی ہوتی ہے۔ جوان مزدوران سے پودے لگواتے ہیں۔
- 2- قصور فارسٹ ڈویژن میں روزانہ کام کرنے والوں کی اجرت -/500 روپے فی یوم ہے اور روزانہ کی بنیاد پر کام ہوتا ہے۔ مزدوروں کو Breakup کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر کام دیا جاتا ہے۔
- 3- شیخوپورہ / ننکانہ صاحب فارسٹ گارڈ ڈویژن میں روزانہ کی بنیاد پر مزدوران کو دی جانے والی اجرت فی کس مبلغ -/500 روپے ہے۔ اس کے 03 ماہ یا 06 ماہ کی بنیاد پر کوئی مزدور نہ ہیں۔ اور Forestry Works روزانہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس میں تعداد متعین نہیں ہوتی کہ کس مزدور نے کتنے پودے لگانے ہوتے ہیں۔ جبکہ پودے لگانے کی تمام تر ذمہ داری انچارج فارسٹ گارڈ اور متعلقہ بلاک آفیسر کی ہوتی ہے جوان مزدوران سے پودے لگواتے ہیں۔
- 4- لاہور فارسٹ گارڈ ڈویژن میں روزانہ کی بنیاد پر مزدوران کو دی جانی والی اجرت فی کس مبلغ -/500 روپے ہے۔ اس کے 3 ماہ یا 6 ماہ کی بنیاد پر کوئی مزدور نہ ہیں۔ مزید Forestry Works روزانہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس میں تعداد متعین نہیں ہوتی کہ کس مزدور نے کتنے پودے لگانے ہوتے ہیں۔ جبکہ پودے لگانے کی تمام تر ذمہ داری انچارج فارسٹ گارڈ اور متعلقہ بلاک آفیسر کی ہوتی ہے جوان مزدوران سے پودے لگواتے ہیں۔

(3) گوجرانوالہ سرکل:

1- گوجرانوالہ فارسٹ گارڈ ڈویژن: گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن میں

روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے والوں کی روزانہ کی اجرت فی کس مبلغ - / 500 روپے یومیہ ادا کی جاتی ہے جو لوگ 3 ماہ یا 6 ماہ کی بنیادوں پر کام کرتے ہیں ان کو تنخواہ کی بجائے روزانہ کی اجرت مبلغ - / 500 روپے یومیہ ادا کی جاتی ہے۔ کسی بھی مزدور کو کلو میٹر کے حساب سے ایریا نہیں دیا جاتا تا کہ کام کی نوعیت کے حساب سے کام کروایا جاتا ہے۔

2- گجرات فارسٹ گارڈ ڈویژن: محکمہ میں قلی / مزدور روزانہ کی

بنیاد پر کام کرتے ہیں ان کی اجرت - / 500 روپے یومیہ ہے۔ مالی / قلی کے پاس کوئی رقبہ نہیں ہوتا۔

3- سیالکوٹ فارسٹ ڈویژن:

روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے والوں کو بحساب - / 500 روپے فی کس فی دن کے حساب سے اجرت دی گئی۔ مزید محکمہ ہذا میں اجرت ماہانہ یا دنوں کے حساب سے نہیں بلکہ کام کی پراگرس کے حساب سے ادا کی جاتی ہے اور ایک مالی کتنی پراگرس دے گا تو اسے 500 روپے ادا کرنے ہیں یہ PC-I سکیم میں درج ہے۔ بمطابق PC-I سکیم 500 روپے اجرت کے لئے ایک مالی نے روزانہ 125 پودا جات لگانے تھے اور پودہ جات لگانے کے بعد 200 پودا جات کو پانی دینا تھا۔

(4) ریجنل مینجمنٹ سرکل:

محکمہ جنگلات، آرائیم سرکل لاہور میں کسی نہر، دریا اور سڑکات پر شجر کاری نہ کی گئی ہے۔ اور نہ ہی ان کی دیکھ بھال کے لئے روزانہ اجرت والے مستقل لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔

(2) شمالی زون، راولپنڈی:

روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے والوں کی روزانہ کی اجرت 500 روپے ہے۔ اور کسی فرد کو 3 ماہ یا 6 ماہ کی بنیاد پر کوئی لوگ کام نہ کر رہے ہیں تمام اجرت دار مزدوروں کو سکیم میں منظور شدہ شرح پر تنخواہ دی جاتی ہے۔ مالی کے چارج میں کوئی رقبہ نہ ہوتا ہے بلکہ فارسٹ گارڈ رقبہ کا انچارج ہوتا ہے اور اسکے چارج میں تقریباً 20 کلو میٹر تا 50 کلو میٹر رقبہ زیر چارج ہوتا ہے۔ اور مزید 833 پودا جات ایک ایونیو میل میں درخت لگانے ہوتے ہیں۔

(3) جنوبی زون، ملتان:

روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے والوں کی روزانہ کی اجرت -/500 روپے فی کس کے حساب سے اجرت دی گئی جو کہ منظور شدہ سکیم کے تحت ہوتے ہیں اور ان کی روزانہ کی اجرت -/500 روپے مقرر ہے۔ عرصہ 3 ماہ یا 6 ماہ کی بنیادوں پر کام کرنے والوں کی تنخواہ بھی -/500 روپے فی کس ہوتی ہے۔ محکمہ جنگلات کے پاس اس کام کے لئے مستقل مالی نہ ہیں بلکہ ایک بیٹ / سیکشن پر ایک فارسٹ گارڈ مستقل بنیادوں پر تعینات ہوتا ہے۔ اور اس کے زیر نگرانی روزانہ کی بنیاد پر لوگ کام کرتے ہیں اور ایک ایونیو میل میں 833 پودہ جات لگائے جاتے ہیں۔

(د) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نوٹ: کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس سوموار 9- اگست 2021 بوقت دوپہر 1:00 بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 9- اگست 2021

(یوم الاثنین، 29- ذوالحجہ 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوتھیاں اجلاس

جلد 34 : شمارہ 10

421

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9- اگست 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خدمات و انتظام عمومی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

نوٹ: درج بالا مسودہ قانون کی نقول مورخہ 26 جولائی 2021 اور 29 جولائی 2021 کو پہلے ہی میاں کی جا چکی ہیں۔

(بی) عام بحث

مواصلات و تعمیرات پر عام بحث

ایک وزیر مواصلات و تعمیرات پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

423

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 9- اگست 2021

(یوم الاثنین، 29- ذوالحجہ 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 1 بج کر 20 منٹ پر زیر

صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٣٨﴾

سورۃ توبہ۔ آیت 128

لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر ﷺ آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے

اور وہ تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے مہربان ہیں

وَمَا عَلَيْنَا الْإِبْلَاحُ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے رسولِ امین خاتم المرسلین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
 اے ازل کے حسین اے ابد کے حسین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ابھی ایک نو منتخب ممبر جناب احسن سلیم نے حلف لینا ہے۔ کیا وہ تشریف لائے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری request ہے کہ باقی بزنس take up کر لیں۔ جب وہ آئیں گے تب حلف لے لیں گے۔
جناب سپیکر: نہیں۔ پہلے حلف ہو گا اُس کے بعد باقی بزنس take up ہو گا۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، ٹھیک ہے۔

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: احسن سلیم صاحب! آپ کو ٹائم پر آنا چاہئے تھا کیونکہ آپ کو پتا بھی تھا کہ ایک بجے اجلاس ہے۔ ہم سب صرف آپ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب آپ اپنی نشست کے سامنے حلف اٹھانے کے لئے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھانے کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کریں۔
(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر اسمبلی جناب احسن سلیم نے حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔
جناب سپیکر: جی، کورم point out ہوا ہے لہذا گنتی کی جائے۔
(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
جی، کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔
(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)
جناب سپیکر: جی، دوبارہ گنتی کی جائے۔
(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے اس لئے 15 منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر 15 منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(15 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر دوبارہ ایک بج کر 45 منٹ پر

کرسٹی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعہ المبارک 13-اگست 2021 صبح 9 بجے تک

کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: مورخہ 11-اگست 2021 کو جناب سپیکر نے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کی تبدیلی مورخہ

13-اگست کی بجائے مورخہ 12-اگست کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ کاپی لف ہے۔

اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کی تبدیلی کا حکم

No.PAP/Legis-1(77)/2021/2595. Dated: 11 August, 2021. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is published for general information:

“ORDER

In exercise of the powers vested in me under rule 25(b) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, I, **PARVEZ ELAHI, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab** hereby order that the next sitting of the 34th Session of Punjab Assembly will now be held on Thursday 12th August 2021 at 01.00 pm in Assembly Chambers, Lahore instead of Friday 13th August 2021 at 09.00 am.

Dated: 11th August 2021

PARVEZ ELAHI
SPEAKER”



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات، 12-اگست 2021

(یوم النہیں، 3-محرم الحرام 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 11

429

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12-اگست 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

(الف) غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل 10-اگست 2021 کی بجائے زیر قاعدہ (27(2)

حصہ اول

(مسودات قانون)

1. The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MRS AJID AHMED KHAN:
MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:to move that leave be granted to introduce
the University of South Asia, Lahore
(Amendment) Bill 2021.MRS AJID AHMED KHAN:
MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:to introduce the University of South Asia,
Lahore (Amendment) Bill 2021.

.....

430

2. The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 (Bill No. 50 of 2021)

MRS AJID AHMED KHAN:
MIAN SHAHAFIMUHAMMAD:
MSKHADI AUMAR:

to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.

MRS AJID AHMED KHAN:
MIAN SHAHAFIMUHAMMAD:
MSKHADI AUMAR:

to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, be passed.

3. The Aspire University Lahore Bill 2021 (Bill No. 51 of 2021)

MRS AJID AHMED KHAN:
MIAN SHAHAFIMUHAMMAD:
MSKHADI AUMAR:

to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.

MRS AJID AHMED KHAN:
MIAN SHAHAFIMUHAMMAD:
MSKHADI AUMAR:

to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاو عامہ سے متعلق)

(مورخہ 3-اگست 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

شیخ علاؤ الدین:
(پیش ہو چکی ہے)

431

(موجودہ قراردادیں)

1. سید حسن مرتضیٰ: ملک بھر کے رہائشیوں کے لئے اناج، سبزی، فروٹ حتیٰ کہ کھانے پینے کی ہر چیز کسان پیدا کرتا ہے اور پاکستان میں موجود ہر صنعت کو خام مال بھی کسان ہی مہیا کرتا ہے لیکن پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے لے کر آج تک کسان نظر انداز ہوتا چلا آ رہا ہے۔ موجودہ حکومت نے اعلان کیا ہوا ہے کہ پنجاب کے ہر کسان کو کسان کارڈ ملے گا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ پنجاب بھر میں کھاد کے جتنے سٹورز ہیں کسان کسی بھی کھاد کے سٹور پر جا کر کسان کارڈ دکھائے اور اپنی ضرورت کے مطابق فلیٹ ریٹ پر کھاد حاصل کرے تب کسان سبڈی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ کسان کو تمام کھادیں فلیٹ ریٹ پر مہیا کی جائیں۔

2. چودھری افتخار حسین: صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کیسز ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں میل اور فی میل اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ جہاں جہاں میل اور فی میل اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جاسکے۔

3. جناب صہیب احمد ملک: تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بھیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بھیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤالدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ ہوتا ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پُر زور سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

432

4. جناب محمد ارشد ملک:

معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP.No. 7122/2017 محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Persons کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کے گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Persons اور خواجہ سرا کے صوبہ دار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد و شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔

5. محترمہ خدیجہ عمر:

اس معزز ایوان کے مشاہدہ میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے اندوہناک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دورائے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نشتے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمہ کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔

(ب) سرکاری کارروائی

INTRODUCTION OF BILL

The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021

A MINISTER to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021

433

CONSIDERATION AND PASSAGE OF BILL

The Namal University, Mianwali Bill 2021 (Bill No. 43 of 2021)

- A MINISTER to move that the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for immediate consideration of the Namal University, Mianwali Bill 2021 as recommended by Standing Committee on Higher Education.
- A MINISTER to move that the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
- A MINISTER to move that the Namal University, Mianwali Bill 2021, be passed.

435

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعرات، 12- اگست 2021

(یوم النہیس، 3- محرم الحرام 1443 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 29 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ
أَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ
اللَّهِ وَفَضْلِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۱﴾

سورۃ العمران آیات نمبر 169 تا 171

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا وہ مرے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور شہید ہو کر ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے احسانات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وَالْعَلِيْنَ اِلَّا الْبَلَاغُ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

محشر میں قُربِ دواہِ محشر ملا مجھے
ایسا پیہروں کا پیہر ملا مجھے
اللہ کو سنانے لگا نعتِ مصطفیٰ
جب سایہ رسول ﷺ کا منبر ملا مجھے
میں وادی حرم تک اُسے ڈھونڈنے گیا
آواز دی تو اپنے ہی اندر ملا مجھے
اک صبح سی ٹھہر گئی میرے وجود میں
جس دن سے اس کا عشق مظفر ملا مجھے

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021 کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں The Namal University, Mianwali Bill (Bill No.43 of 2021) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2677 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے

دور میں بھرتی سے متعلق تفصیلات

*2677: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا، بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے؟

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں؟

(ه) اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات کی تفصیل (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

888 ٹیچنگ ریسرچ اور ایڈمنسٹریشن سٹاف

1655 نان ٹیچنگ سٹاف

2543 ٹوٹل

(ب) کل 2543 افراد بھرتی ہوئے جن میں سے 394 افراد بغیر اشتہار کے بھرتی ہوئے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی اسامیوں پر تقرریاں سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر سنڈیکیٹ کی منظوری سے کی جاتی ہیں جبکہ گریڈ 1 تا 16 تک وائس چانسلر صاحب سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر رکھتے ہیں جس کی تفصیل (Appendix-1) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی ہدایت پر درج ذیل 2 افسران پر مشتمل ایک کمیٹی فروری 2018 میں تشکیل دی تھی۔

1- مسٹر قیصر فاروق، ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن-II محکمہ زراعت (سربراہ کمیٹی)

2۔ ناصر علی خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ،
فیصل آباد

تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) نے ایک کیس میں خلاف ضابطہ
بھرتیوں میں ملوث ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارشات دی تھیں۔
(ہ) اس سلسلہ میں تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) کی رپورٹ برائے تفتیش
(انکوائری) چانسلر صاحب کو بھجوائی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ زرعی
یونیورسٹی فیصل آباد میں سابق وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر
بھرتی کیا گیا تو اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گورنر صاحب کی طرف سے ایک انکوائری کروائی
گئی تھی اور اس انکوائری کی رپورٹ مجھے دے دی گئی ہے اور یہ جو رپورٹ مجھے دی گئی ہے یہ بہت
تفصیلی رپورٹ ہے تو ابھی کم از کم میں یہ جو میرے ہاتھوں میں اتنا بڑا پلندہ پکڑا ہوا ہے یہ read
نہیں کر سکتا۔ اس رپورٹ کو پڑھنے کے لئے مجھے کم از کم دو یا تین دن کا وقت درکار ہے تو میری یہ
گزارش ہوگی کہ آپ اس سوال کو pending فرمادیں بلکہ میرے اس سے related تمام
questions pending فرمادیں تاکہ میں مکمل تیاری کر لوں۔ مجھے یہ رپورٹ ابھی دی گئی ہے
اس کی تیاری کرنے کے لئے مجھے وقت چاہئے ہوگا۔ میری آپ سے گزارش ہوگی کہ مہربانی کر کے
ان سوالات کو pending فرمادیں اور میں انشاء اللہ next time تیاری کے ساتھ حاضر ہوں گا۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! ٹھیک ہے۔ اگلے پانچ سوالات بھی آپ کے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے پہلے تین سوالات کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! ٹھیک ہے آپ کے سوالات نمبر 2678، 2677 اور 2682 کو
pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4356 یہ ایگریکلچر یونیورسٹی کے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال ہے لہذا مجھے اس سوال کو take up کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا سوال نمبر کیا ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4356 ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اسے take up کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4356 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سورج مکھی کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*4356: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2018 اور 2019 میں صوبہ بھر میں کتنے ایکڑ پر سورج مکھی کی پیداوار ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سورج مکھی کے کاشتکاروں کو سبسڈی کے طور پر دی گئی؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران سورج مکھی صوبہ کے کن کن اضلاع میں کاشت ہوئی ضلع وار کتنے

ایکڑ رقبہ پر یہ کاشت ہوا اور کتنے کاشتکاروں نے کاشت کیا تفصیل ضلع وار فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سال 2019-20 میں صوبہ بھر میں سورج مکھی کی پیداوار 190512 ایکڑ پر ہوئی جبکہ

گزشتہ سال 2018-19 میں اس کی پیداوار 173934 ایکڑ پر ہوئی تھی۔

(ب) سورج مکھی کی فصل کے لئے کاشتکاروں کو - / 5000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے

سبسڈی دی جا رہی ہے۔ سال 2018-19 میں 63 ہزار ایکڑ کے لئے 31 کروڑ 50

لاکھ روپے سبسڈی دی گئی جبکہ 2019-20 میں 84 ہزار ایکڑ کے لئے ابھی تک

32 کروڑ 50 لاکھ روپے سبسڈی دی جا چکی ہے جو کہ جاری ہے۔

(ج) جواب دوسالوں کے دوران سورج مکھی کے کاشتہ رقبہ کی ضلع وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ سال 2018 اور 2019 میں صوبہ بھر میں کتنے ایکڑ پر سورج مکھی کی پیداوار ہوئی تھی اور ان سالوں کے دوران کتنی رقم سورج مکھی کے کاشتکاروں کو سبسڈی کے طور پر دی گئی۔ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں سورج مکھی کی پیداوار 90512 (نوے ہزار پانچ سو بارہ) ایکڑ پر ہوئی جبکہ گزشتہ سال 19-2018 میں اس کی پیداوار 73934 (تہتر ہزار نو سو چونتیس) ایکڑ پر ہوئی تھی۔ اب میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر جو سبسڈی دی جا رہی ہے اسے کون طے کرتا ہے اور یہ کن کن لوگوں اور کن کن شہروں میں دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا آپ کے سیکرٹری صاحب آئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی آئے ہوئے تھے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سیکرٹری زراعت موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، منسٹر صاحب کو بتا کر گئے ہوں گے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب ادھر ہی ہیں ابھی گیلری میں پہنچ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! پنجاب بھر میں جو کسان بھی سورج مکھی کاشت کرتا ہے اسے سبسڈی دی جاتی ہے۔ کسان کو سورج مکھی کے بیج پر ایک ہزار روپے سبسڈی دی جاتی ہے اور چار ہزار روپے بعد میں دیئے جاتے ہیں۔ جب فیلڈ میں سورج مکھی کی verification ہوتی ہے کہ وہ کاشت ہوئی ہوئی ہے یعنی کسان کو سورج مکھی کاشت کرنے پر ٹوٹل -/5000 روپے فی ایکڑ پر سبسڈی دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں یہی confirm کرنا چاہ رہا تھا کہ اگر سورج مکھی کاشت کرنے پر کسان کو پانچ ہزار روپے فی ایکڑ سبسڈی دی جاتی ہے تو کیا آپ اس کی distribution ڈویژن وائز کرتے ہیں یا جن جن علاقوں میں کاشت ہوتی ہے انہی کو دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جہاں بھی سورج مکھی کاشت ہوتی ہے اسے یہ سبسڈی دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا اگلا سوال 5730 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا بجٹ، خالی اسامیاں

اور زرعی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*5730: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا مالی سال 2020-21 کا بجٹ مدد وائز کتنا فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اس ادارے میں کون کون سی اسامیاں یہ کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) اس ادارے کی کہاں کہاں زرعی اراضی کتنی کتنی ہے اور اس زرعی اراضی پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئی ہیں؟

(د) اس ادارے نے 2018 سے آج تک کس کس فصل کا نیا بیج دریافت کیا ہے اس بیج کی کامیابی کی شرح کتنے فیصد ہے؟

(ه) اس ادارے کے تحت مزید کون کون سے ادارے چل رہے ہیں ان اداروں کی تفصیل مع بجٹ اور سربراہان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، فیصل آباد کا مالی سال 2020-21 کا مد وائز بجٹ درج ذیل ہے:

کل بجٹ	ٹان سٹری (Operational)	سٹری (Salary)
3,19,88,07,000/- روپے	71,91,12,000/- روپے	2,47,96,95 000/- روپے

(ب) ادارہ ہذا میں گریڈ 1 تا 20 کی 1418 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد اور اس کے ذیلی ادارے پنجاب بھر میں پھیلے ہوئے ہیں جن کے پاس 8438.220 ایکڑ زرعی اراضی موجود ہے جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کدو، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاڈ پیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تل، مونگ پھلی، السی، سویا بین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیپ، سٹیویا، ٹلسی، اجوائن، سونف، اسپنول وغیرہ شامل ہیں جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشادہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جارہی ہے۔ مزید براں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بیگن، ہلدی، میٹھی، بند گو بھی، پھول گو بھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیا کدو، گھیا توری، ٹینڈی، خربوزہ اور تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

(د) ادارہ ہذا نے 2018 سے آج تک مختلف فصلوں اور پھلوں کی 83 اقسام دریافت کی جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) ادارہ ہذا کے تحت 25 ادارے اور 2 سیکشن کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مع بجٹ اور سربراہان (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا مالی سال 2020-21 کا بجٹ مدوار بتایا جائے اس کا جواب تو موجود ہے لیکن جواب کی تفصیل ابھی تک مجھے نہیں دی گئی لہذا منسٹر صاحب اس کی تفصیل بتادیں تو میں ان کا مشکور ہوں گا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے non-salary اور salary budget کا consolidated figure دے دیا گیا ہے اور کل بجٹ بھی بتا دیا گیا ہے۔ اگر فاضل ممبر کہیں گے تو میں انہیں اس کی extra copy بھی دے دوں گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ابھی تک مجھے سوال نمبر 5730 کی تفصیل نہیں دی گئی یہ وہی سوال ہے جو پچھلی بار بھی ایجنڈے پر آیا تھا۔ میں نے اس سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ اس ادارے نے 2018 سے آج تک کس کس فصل کا نیا بیج دریافت کیا ہے اور اس بیج کی کامیابی کی شرح کتنے فی صد ہے۔ پہلے بھی ہاؤس کے اندر اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ discussion ہوئی تھی اور ہم نے سنا تھا کہ اس کے چار شعبوں کو نیلام کر رہے ہیں یا انہیں پرائیویٹ کر رہے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت کا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ یہ ایوب ریسرچ کے چار شعبوں کو پرائیویٹ کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! حکومت کا کسی شعبے کو نیلام کرنے اور نہ ہی privatize کرنے کا کوئی ارادہ ہے البتہ جو چار major crops ہیں پہلے ان کے لئے ایک ادارے میں علیحدہ شعبے بنے ہوئے ہیں اب انہیں مکمل ادارے بنایا جا رہا ہے، انہیں upgrade کیا جا رہا ہے، ان اداروں میں گندم، چاول، مکی اور کماد ہیں۔ شاید یہ misconception ہو کہ کہیں انہیں privatize کیا جا رہا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ انہیں upgrade کر کے independent institutes بنائے جا رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جہاں تک مجھے پتا ہے اس کے مطابق ایوب ریسرچ ایک عالمی شہرت یافتہ ادارہ ہے۔ چونکہ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے اور یہ ادارہ میری constituency میں آتا ہے اس لئے ان لوگوں سے میرا introduction رہتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ چار شعبوں کو ان لوگوں کے سپرد کیا جا رہا ہے جن کی پرائیویٹ سید کمپنیاں ہیں ان میں جمشید اقبال چیمہ صاحب ہیں

ان کے علاوہ اور بھی سیڈ کمپنیز کے مالک ہیں جن کے کہنے پر ایوب ریسرچ کے چار شعبوں کو privatize کیا جا رہا ہے اس حوالے سے لوگوں نے فیصل آباد میں بھی روڈ بلاک کر کے احتجاج کیا اور میرے خیال میں یہ منسٹر صاحب کے notice میں بھی ہو گا۔ جہاں تک منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم privatize نہیں کر رہے تو میرے خیال میں تو یہ بات بالکل different ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ کسی نے rumor اڑائی ہے اور یہ misconception ہے، ایوب ریسرچ کے کچھ employees میرے پاس بھی آئے تھے اور وہ بھی یہی کہہ رہے تھے کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ ادارے privatize کر رہے ہیں میں نے اس وقت انہیں بھی یہی کہی تھی اور آج میں یہ بات on the floor of the House کہہ رہا ہوں حکومت پنجاب کی یہ پالیسی ہے کہ وہ اپنے ریسرچ کے کسی ادارے کو privatize نہیں کر رہی بلکہ ان کی capacity بڑھانے کے لئے انہیں upgrade کیا جا رہا ہے لہذا upgradation اور privatization دو مختلف چیزیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: بہت شکریہ، جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب یہ ensure کرتے ہیں کہ اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ اس سے آگے میرا بات کرنا نہیں بنتا۔ بہت شکریہ، منسٹر صاحب! آپ on the floor of the House یہ commitment دے رہے ہیں کہ کسی قسم کی کوئی privatization نہیں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ آگئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جس طرح پہلے بھی سوال ہوا ہے کہ اداروں کے اندر اکانومی کو درست کرنے کے نام پر بہت سارے نئے تجربات ہوتے ہیں۔ میرے علم میں بھی یہ بات ہے کہ ان چار شعبوں کی privatization کی جا رہی ہے لہذا منسٹر صاحب اس کی تردید فرمادیں کہ یہ ان چار شعبوں کے اندر پرائیویٹ سیکٹر کو داخل نہیں کر رہے اور سیڈ کمپنیز کے حوالے نہیں کر

رہے۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کل بھی زراعت کے حوالے سے بڑے انقلابی خیالات کا اظہار ہو رہا تھا۔ جز الف میں ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا جو ٹوٹل سالانہ بجٹ دیا گیا ہے کہ اس میں non-salary کا 22 فی صد ہے اور 78 فی صد اس ادارے کی salary ہے یعنی اس ادارے کے operational اخراجات کے لئے بجٹ کا صرف 22 فی صد ہے۔ اگر ہم اس non-salary کی مزید division کریں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ اس non-salary میں ریسرچ کا بجٹ کتنے فی صد ہے تو یقیناً وہ کسی بھی صورت میں ٹوٹل بجٹ کا 10 فی صد سے زیادہ نہیں ہے۔ لہذا میرا یہ سوال ہے کہ کیا یہ حکومت پچھلے ستر سالہ ادوار کو بُرا بھلا ہی کہتی رہے گی یا اس نے خود بھی non-salary budget کو enhance کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا ہے؟ مجھے تو نہیں لگ رہا کہ حکومت نے اس میں کوئی اضافہ کیا ہے۔ میرا سوال specific ہے کہ non-salary budget کو اب تک کیوں increase نہیں کیا گیا؟ اس میں ریسرچ کا بجٹ بھی شامل ہے اور salary and non-salary budget کے اندر ایک huge difference ہے تو اس کو دُور کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں پہلے یہ بتا دوں کہ یہ پُرانا سوال ہے یعنی یہ figures اس سال کے نہیں بلکہ پچھلے سال کے ہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ سابقاً اور موجودہ دور میں salary budget کی ratio میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن موجودہ حکومت شعبہ زراعت کو ترقی دینے کے لئے committed ہے لہذا پچھلے سال کی نسبت اس سال زراعت کا development budget double کر دیا گیا ہے۔ اس سال زراعت کے development budget کے لئے 31 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہ development budget زیادہ تر ریسرچ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ آپ اس یونیورسٹی کے حوالے سے بتائیں کہ اس میں ریسرچ کے بجٹ کو کتنا بڑھایا گیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یونیورسٹی کے بارے میں نہیں بلکہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے بارے میں پوچھا ہے۔
 جناب سپیکر: چلیں، اسی کا بتا دیں۔ سمیع اللہ خان صاحب! کیا آپ کا یہی سوال ہے؟
 جناب سمیع اللہ خان: جی، یہی سوال ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! ان کا جو non-salary budget ہے وہ تمام کا تمام ریسرچ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ اس میں جو operational cost ہوتی ہے وہ بھی research projects کو continue کرنے کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔
 جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ریسرچ بجٹ کے actual figures کیا ہیں یعنی آپ نے اس کے ریسرچ بجٹ میں کتنا اضافہ کیا ہے؟ آپ overall کو چھوڑ دیں۔ آپ سے جو سوال پوچھا گیا ہے صرف اس کا جواب دے دیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! شعبہ زراعت میں جو non-development budget دیا جاتا ہے وہ ریسرچ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔
 جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں۔ آپ اس میں salary budget کو علیحدہ کر دیں اور جو کچھ ویسے اخراجات ہوتے ہیں ان کو بھی الگ کر دیں۔ معزز ممبر specific سوال پوچھ رہے ہیں کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ریسرچ کے حوالے سے بجٹ میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟
 وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے اگر معزز رکن اس حوالے سے fresh question دیں گے تو میں اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ fresh question نہیں بنتا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ریسرچ کے مختلف projects ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے project-wise نہیں پوچھا۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ریسرچ کے بجٹ میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟ آپ تنخواہ اور باقی اخراجات کو چھوڑ دیں اور صرف یہ بتادیں کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ریسرچ کے بجٹ میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ جو non-salary budget ہے اس کا 80 فیصد ریسرچ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست point out کیا ہے۔ میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ ریسرچ کے بجٹ میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟ میری اطلاع کے مطابق ریسرچ کے بجٹ میں cut لگایا گیا ہے۔ انہوں نے یہ منصوبہ بندی کی کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے چار شعبہ جات کو بیچ تیار کرنے والی پرائیویٹ کمپنیوں کے حوالے کر دیا جائے اور میری اطلاع کے مطابق انہوں نے ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ریسرچ بجٹ کو کم کیا ہے جو کہ اس صوبے کے ساتھ زیادتی ہے۔ زراعت کے اندر شعبہ ریسرچ کے ساتھ یہ ایک بہت بڑی زیادتی کی جا رہی ہے۔ منسٹر صاحب مجھے یہاں ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے ریسرچ کی مد میں مختص شدہ بجٹ کے figures دیں اور اس کی percentage بتائیں۔ چونکہ روپیہ devalue ہوا ہے اگر آپ کے دور کا بجٹ دیکھا جائے گا تو اُس وقت ڈالر کا ریٹ کچھ اور تھا اور آج ڈالر کا ریٹ زیادہ ہے لہذا موجودہ بجٹ figures میں تو زیادہ ہو گا۔ انہوں نے ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے لئے جو total budget مختص کیا ہے اس کا کتنے فیصد ریسرچ کے لئے رکھا گیا ہے؟ میرا بڑا specific سوال ہے اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ انہوں نے ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے ریسرچ کے بجٹ پر cut لگایا ہے۔ جب ان کے پاس یہ تجویز آئی کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے چار شعبہ جات کو پرائیویٹ کمپنیوں کے حوالے کر دیا جائے تو انہوں نے ریسرچ کے بجٹ میں کمی کر دی ہے۔ میرا بڑا واضح سوال ہے اور اس کا بالکل واضح جواب آنا چاہئے۔ اس کا جواب figures and percentage میں دیا جائے اور مجھے یہ بتایا جائے کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ریسرچ کے بجٹ میں کتنے فیصد اضافہ کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کے پاس ہے تو اس کی percentage بتادیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے total budget کا 80 فیصد ریسرچ پر خرچ ہوتا ہے اور 20 فیصد باقی شعبہ جات پر خرچ کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! منسٹر صاحب آپ کی بات سمجھ گئے ہیں لیکن ان کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ منسٹر صاحب! میری بات سنیں۔ اگر آپ کا بجٹ زیادہ ہوتا تو پھر اس میں پرائیویٹ سیکٹر کو involve کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ seeds پر ریسرچ کے شعبہ جات کو پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ بے شک پرائیویٹ سیکٹر بھی بیجوں پر ریسرچ کے حوالے سے کام کر رہا ہے لیکن وہ ایک علیحدہ issue ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کے سوال کے جواب میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ کسی قسم کی کوئی privatization ہو رہی اور نہ ہی کسی پرائیویٹ ادارے کے ساتھ کوئی ایسا agreement ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، جناب طاہر پرویز!

جناب طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ پنجاب کے کسانوں کی بات ہو رہی ہے۔ ریسرچ کے حوالے سے ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد پنجاب کا سب سے بڑا ادارہ ہے اور یہ اس کی بات ہو رہی ہے۔ ابھی سمیع اللہ خان صاحب نے ایک چیز point out کی ہے۔ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا ایک وفد ان سے ملا ہے اور مجھ سے بھی اس وفد نے ملاقات کی ہے اور یہ سب کچھ اس وفد نے ہمیں بتایا ہے۔ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں گریڈ ایک سے 20 تک کے ملازمین کی تعداد تقریباً 465 ہے اور ان 465 ملازمین نے سڑک بلاک کر کے ضلع کونسل کے اندر احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے صرف ایک دن احتجاج نہیں کیا بلکہ یہ احتجاج مسلسل چلتا رہا اور آج تین ماہ ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک محکمہ کی طرف سے ان ملازمین کو کوئی یقین دہانی نہیں کرائی گئی۔

جناب سپیکر! ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد نے ریسرچ کے بعد گندم کا جو بیج تیار کیا گیا تھا اسی بیج کو پنجاب کے 99 فیصد کسانوں نے کاشت کیا، اس بیج سے استفادہ کیا اور آج حکومت یہ claim کرتی ہے کہ صوبہ پنجاب کے اندر گندم کی bumper crop ہوئی ہے۔ اب اسی منافع بخش ادارے کو نقصان پہنچانے کے لئے اور بیجوں پر ریسرچ کرنے والے شعبہ جات کو پرائیویٹ کمپنیوں کو handover کرنے کے لئے proposals تیار کی جا رہی ہیں۔ منسٹر صاحب بار بار یہ بات کہتے ہیں کہ میں on the floor of the House commitment دے رہا ہوں جبکہ ان کا ماتحت محکمہ اس ادارے کو نقصان پہنچانے کے لئے کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے منسٹر صاحب سے کوئی وقت لے دیں۔ میں ان کی خدمت میں اس وفد کو پیش کر دیتا ہوں۔ یہ ان کے تحفظات سن لیں اور ان کا ازالہ فرمادیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں بار بار on the floor of the House یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایسا کوئی منصوبہ زیر غور ہے اور نہ ہی ہم کسی شعبہ کی privatization کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس وفد نے آپ کو اپنی تجاویز ہی دینی ہیں تو آپ ان سے تجاویز لیں اور ان کی بات سن لیں۔ اگر وہ آپ کو guide کرنے کے لئے تیار ہیں تو ان کو سن لیں۔ تجاویز تو openly لینی چاہئیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں تو ہر وقت تجاویز لینے کے لئے تیار ہوں لیکن جو بات معزز ممبر کر رہے ہیں اس کا تو کوئی وجود ہی نہیں اور یہ حقیقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ جب وہ آپ کو suggestions دیں گے تو اس وقت آپ کہہ دینا کہ آپ کا وجود ہے اور نہ اس بات کا کوئی وجود ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے وجود کو تو deny نہیں کر رہا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: چلیں، اب آگے چلتے ہیں۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 5835 کو disposed of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہذا اس سوال نمبر 5975 کو بھی disposed of کیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہم بقیہ سوالات اور قراردادیں بھی کل تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

آم کی پیداوار کے لئے ڈی جی خان اور بہاولپور ڈویژن میں

تحقیقی ادارہ جات کے قیام سے متعلق تفصیلات

*5835: جناب ممتاز علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب جو کہ پوری دنیا میں آم کی پیداوار کے لحاظ سے مشہور

ہے وہاں آم پر تحقیق کے صرف تین ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آم پر تحقیق کے یہ ادارے ملتان ڈویژن میں کام کر رہے ہیں

جبکہ جنوبی پنجاب کے باقی دونوں ڈویژن میں کوئی ایسا ادارہ نہیں؟

(ج) حکومت آم کی پیداوار میں مزید بہتری کے لئے ڈی جی خان اور بہاولپور ڈویژن میں تحقیقی

ادارہ جات قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب اپنے آم کے منفرد ذائقہ، خوشبو اور مٹھاس کے اعتبار

سے پوری دنیا میں الگ مقام رکھتا ہے۔ اس وقت جنوبی پنجاب میں چار ادارے یعنی

تحقیقاتی ادارہ برائے آم ملتان، میگو ریسرچ سٹیشن شجاع آباد، میگو جرم پلازم یونٹ

خانوال اور ہارٹیکچرل ریسرچ سب ڈی جی خان مکمل طور پر فعال ہیں جہاں تحقیقی

سرگرمیاں جاری ہیں۔

- (ب) آم پر تحقیق کے چار اداروں میں سے تین ادارے ملتان ڈویژن میں واقع ہیں جبکہ ایک ذیلی ادارہ ہارٹیکلچرل ریسرچ سب سٹیشن، ڈی جی خان میں کام کر رہا ہے۔ البتہ جنوبی پنجاب کے آم پیدا کرنے والے دیگر اضلاع بالخصوص مظفر گڑھ، بہاولپور اور رحیم یار خان کے باغبان حضرات بھی ان قائم کردہ اداروں سے مستفید ہو رہے ہیں۔
- (ج) آم پر تحقیق کا ایک ذیلی ادارہ ہارٹیکلچرل ریسرچ سب سٹیشن پہلے ہی ڈی جی خان ڈویژن میں واقع ہے۔ تاہم آم کے تحقیقی اداروں کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے ان ڈویژن میں آم کے تحقیقاتی ادارے بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔

رحیم یار خان کھالہ جات کو پختہ کرنے سے متعلق تفصیلات

*5975: جناب ممتاز علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) مالی سال 2019-20 کے دوران ضلع رحیم یار خان میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالوں کے نمبر اور جس گاؤں کے ہیں ان کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم بتائیں؟
- (ب) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ، گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اور کس کس عہدہ گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟
- (ج) حکومت خالی اسامیاں کب تک پُر کرے گی؟
- (د) مالی سال 2020-21 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے؟
- وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

- (الف) مالی سال 2019-20 کے دوران ضلع رحیم یار خان میں 221 نہری و غیر نہری کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 118 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 12 اسامیاں خالی ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) حکومت نے گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا ہے جبکہ گریڈ ایک سے 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے یہ پابندی جیسے ہی ختم ہوگی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔
- (د) مالی سال 2020-21 میں 133 کھالاجات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

منظر گڑھ: پی پی-278 محکمہ زراعت کے دفاتر، ریسرچ سنٹر

اور ملازمین سے متعلق تفصیلات

- 1313: جناب نیاز حسین خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) پی پی-278 منظر گڑھ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر، ریسرچ سنٹر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان دفاتر اور ریسرچ سنٹر کے مالی سال 2020-21 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟
- (ج) ان دفاتر میں کتنے فیلڈ اسٹنٹ اور زراعت آفیسر کام کر رہے ہیں؟
- (د) ان ملازمین نے کن کن فصلوں کے مشورہ جات کسانوں کو دیئے ہیں؟
- (ه) ان کی کارکردگی کی مکمل تفصیل دی جائے اور ان کی کارکردگی سے کیا حکومت مطمئن ہے؟
- (و) ان علاقہ جات میں کہاں کہاں کس کس فصل کے نمائشی پلاٹ بنائے تھے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی-278 منظر گڑھ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	دفاتر	تعداد ملازمین جو کام کر رہے ہیں
1- توسیع	یونین کونسل سطح پر فیلڈ اسٹنٹ کے 7 دفاتر ہیں	17
2- اصلاح آپہاشی	اسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آپہاشی)، کوٹ ادو	18
3- پیٹ وارنگ	زراعت آفیسر (پیٹ وارنگ) (منظر گڑھ)	04
	میزان	39

اس حلقہ میں کوئی ریسرچ سنٹر نہ ہے۔

(ب) ان دفاتر کے مالی سال 2020-21 کے بجٹ کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	نام دفتر	سیلری بجٹ (روپے)	نان سیلری بجٹ (روپے)	کل بجٹ (روپے)
اصلاح آبپاشی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	58,68,000	40,86,000	99,54,000
زرعت (اصلاح آبپاشی)، کوٹ اورو				

شعبہ توسیع اور پیسٹ وائرنگ کے درج بالا دفاتر میں بجٹ نہیں ہوتا، ملازمین اپنی تنخواہ تحصیل / ضلعی آفس سے وصول کرتے ہیں۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں 1 زراعت آفیسر اور 8 فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔

(د) ان ملازمین نے کاشتکاروں کو گاؤں کی سطح پر تربیتی پروگرام کے تحت کماد، کپاس، گندم، چاول، سورج مکھی، کیڑا چارہ جات، سبزیات اور باغات کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی فراہم کی ہے۔ مزید برآں علاقہ میں کاشت کی جانے والی تمام فصلات، باغات اور سبزیات کے پیسٹ کے متعلق کسانوں کو مشورہ جات دیئے جاتے ہیں۔

(ه) مذکورہ ملازمین موسم ربیع و خریف کی فصلات کے لئے ہر گاؤں میں فارمرز میٹنگ منعقد کرتے ہیں۔

ان میٹنگز میں کاشتکاران کو فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

زمینداران کی فصل کا معائنہ کر کے ان کے مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے اور حل کے لئے تجاویز / سفارشات دی جاتی ہیں۔

کپاس کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی جاتی ہے اور پیسٹ سکاؤٹنگ کی روشنی میں سپرے کروائی جاتی ہے۔

حکومتی منصوبہ جات سے متعلق کاشتکاران کو معلومات فراہم کرتے ہیں تاکہ کاشتکاران سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اعلانات، لٹریچر کی تقسیم اور برجیوں پر لکھائی کے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ مزید برآں موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر سوشل میڈیا کا استعمال بھی کیا جا رہا ہے۔

- # ہفتہ وار پلانٹ کلینک کے ذریعے کاشتکاران کے مسائل حل کئے جاتے ہیں۔
- # مٹی و پانی کا تجزیہ کروانے کے لئے نمونے حاصل کئے جاتے ہیں۔
- # فصلوں کے نمائشی پلاٹس لگا کر کاشتکاران کو عملی تربیت دی جاتی ہے۔
- # سموگ کی آگاہی کے لئے تربیتی پروگرام کرائے گئے۔
- # کسانوں کی سبسڈی کے حصول کے لئے رجسٹریشن کی گئی۔
- # ٹڈی دل کے انسداد کے لئے مختلف موضع جات میں سپرے کروائی گئی۔
- # موسم سرما اور موسم گرما کی سبزیات کے بیج رعایتی قیمت پر فراہم کئے گئے۔
- # فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ: 10-8 فیلڈ زیومیہ (ہفتہ میں 5 دن)
- # باغات، سبزیات، عمومی فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ: 15 فیلڈز (پندرہ روزہ)
- # ضرر رساں عناصر کے متعلق تحقیقاتی کام
- # زرعی ادویات کی کوالٹی کی مانیٹرنگ سٹاف کا کام تسلی بخش ہے تاہم کام کی صلاحیت کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

(و) فصل گندم:

وزیراعظم پاکستان کے زرعی امیر جنسی پروگرام کے تحت گندم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سبسڈی پر 4 نمائشی پلاٹ (موضع ڈبی شاہ، ڈانڈے والا، پتی دایہ چوکھا اور جھنڈیر درجہ شرقی) لگائے گئے ہیں۔

فصل کما:

وزیراعظم پاکستان کے زرعی امیر جنسی پروگرام کے تحت کما کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سبسڈی پر 17 نمائشی پلاٹ (موضع بیٹ انگڑا، ڈانڈے والا، گرمائی شرقی، ویرامبرینڈ، چکمبر، ویرامبرینڈ، گرمائی شرقی، راوییلہ غربی، ہانس، کھوکھر، عیسن والا، پتی غلام علی غربی، ڈوگر کلاسرہ، کلاسرہ، اور ٹھٹھی حسن علی) لگائے گئے ہیں۔

نارووال پی پی۔49 میں محکمہ زراعت کے دفاتر، ریسرچ سنٹر

اور ملازمین سے متعلق تفصیلات

1315: جناب بلال اکبر خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔49 نارووال میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر، ریسرچ سنٹر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر اور ریسرچ سنٹر کے مالی سال 2020-21 کے بجٹ کام کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کتنے Field Assistant اور زراعت آفیسر کام کر رہے ہیں؟

(د) ان ملازمین نے کن کن فصلوں کے مشورہ جات کسانوں کو دیئے ہیں؟

(ه) ان کی کارکردگی کی مکمل تفصیل دی جائے اور کیا ان کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے؟

(و) ان علاقہ جات میں کہاں کہاں کس کس فصل کے نمائشی پلاٹ بنائے تھے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔49 نارووال میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	دفاتر	تعداد ملازمین جو کام کر رہے ہیں
1- توسیع	یونین کونسل سطح پر فیلڈ اسٹنٹ کے 11 دفاتر ہیں	25
2- اصلاح آبپاشی	1. ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آبپاشی) (نارووال)	22
	2. اسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آبپاشی) (نارووال)	
	3. اسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آبپاشی) (ٹکڑ)	
	مکڑھ	
3- پیسٹ وارنٹ	زراعت آفیسر (پیسٹ وارنٹ) (بدولہی)	01
میزان		48

اس حلقہ میں کوئی ریسرچ سنٹر نہ ہے۔

(ب) نارووال پی پی۔49 میں شعبہ اصلاح آبپاشی کے مالی سال 2020-21 کے بجٹ کی مد

وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گرانٹ نمبر	یکری بجٹ (روپے)	نان یکری بجٹ (روپے)	کل میزان (روپے)
1	21018PC	5,895,000	2,242,000	8,137,000
2	22036PC	5,779,000	53,114,000	58,893,000

شعبہ توسیع اور پیسٹ وارتنگ کے درج بالا دفاتر میں بجٹ نہیں ہوتا، ملازمین اپنی تنخواہ تحصیل / ضلعی آفس سے وصول کرتے ہیں۔

- (ج) ان دفاتر میں 1 زراعت آفیسر اور 8 فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔
- (د) ان ملازمین نے کسانوں کو گاؤں کی سطح پر تربیتی پروگرام کے تحت دھان، گندم، چارہ جات، مکئی، سورج مکھی، باجرہ، سبزیات باغات اور دیگر کاشت ہونے والی فصلات کے بارے میں مفید مشورہ جات اور ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی فراہم کی ہے۔ مزید برآں علاقہ میں کاشت کی جانے والی تمام فصلات، باغات اور سبزیات کے پیسٹ کے متعلق کسانوں کو مشورہ جات دیئے جاتے ہیں۔
- (ه) مذکورہ ملازمین موسم ربیع و خریف کی فصلات کے لئے ہر گاؤں میں فارمرز میٹنگ منعقد کرتے ہیں۔

- # ان میٹنگز میں کاشتکاران کو فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔
- # زمینداران کی فصل کا معائنہ کر کے ان کے مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے اور حل کے لئے تجاویز / سفارشات دی جاتی ہیں۔
- # کپاس کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی جاتی ہے اور پیسٹ سکاؤٹنگ کی روشنی میں سپرے کروائی جاتی ہے۔
- # حکومتی منصوبہ جات سے متعلق کاشتکاران کو معلومات فراہم کرتے ہیں تاکہ کاشتکاران سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اعلانات، لٹریچر کی تقسیم اور برجیوں پر لکھائی کے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ مزید برآں موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر سوشل میڈیا کا استعمال بھی کیا جا رہا ہے۔
- # ہفتہ وار پلانٹ کلینک کے ذریعے کاشتکاران کے مسائل حل کئے جاتے ہیں۔
- # مٹی و پانی کا تجزیہ کروانے کے لئے نمونے حاصل کئے جاتے ہیں۔
- # فصلوں کے نمائشی پلاٹس لگا کر کاشتکاران کو عملی تربیت دی جاتی ہے۔

- # سموگ کی آگاہی کے لئے تربیتی پروگرام کرائے گئے۔
- # کسانوں کی سبسڈی کے حصول کے لئے رجسٹریشن کی گئی۔
- # ٹڈی دل کے انسداد کے لئے مختلف موضع جات میں سپرے کروائی گئی۔
- # موسم سرما اور موسم گرما کی سبزیات کے بیج رعایتی قیمت پر فراہم کئے گئے۔
- # فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ۔
- # باغات، سبزیات، عمومی فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ۔
- # ضرور رساں عناصر کے متعلق تحقیقاتی کام۔
- # زرعی ادویات کی کوالٹی کی مانیٹرنگ۔
- سٹاف کا کام تسلی بخش ہے تاہم کام کی صلاحیت کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

(و) فصل گندم: وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمر جنسی پروگرام کے تحت گندم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سبسڈی پر 6 نمائشی پلاٹ (موضع مہمند، کنگ بھیٹی، کھنگوڑا، دھبلی والا، فیروزپور اور نونار) لگائے گئے ہیں۔

پی پی-49 نارووال میں IPM کا ایک پلاٹ ہے جہاں لائٹ ٹریپ بھی انسٹال ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

نام کسان	مکمل پتہ
بشیر احمد	کوٹلی لکھا سنگھ بدوہلی

صوبہ کے زرعی رقبہ کی تعداد سے متعلق تفصیلات

1382: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر کا کل زرعی رقبہ کتنا ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ بڑھتی آبادی کے سبب یہ رقبہ کم ہوتا جا رہا ہے اس بابت تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے زراعت و کاشتکاری کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ پنجاب کا کل زرعی رقبہ 3,10,97,716 (تین کروڑ دس لاکھ ستانوے ہزار سات سو سولہ) ایکڑ ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے سبب زیر کاشت رقبہ کم ہوتا جا رہا ہے کیونکہ آئے دن اس پر نئی نئی ہاؤسنگ سکیمیں، رابطہ سڑکیں، سکولز، کالجز، یونیورسٹیز، ہسپتال، انڈسٹری سے متعلقہ تعمیرات اور موٹرویز وغیرہ بن رہی ہیں۔

(ج) حکومت کی جانب سے زراعت و کاشتکاری کے فروغ کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں:

شعبہ توسیع:

محکمہ زراعت توسیع کاشتکاروں کو جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں تربیت فراہم کرتا ہے تاکہ فصلات، دالوں، سبزیات اور پھلوں کی فی ایکڑ پیداوار کو بڑھایا جائے، علاوہ ازیں دیگر منصوبہ جات کے علاوہ وزیراعظم کے زرعی ایمر جنسی پروگرام کے تحت 34 ارب روپے کے 5 سالہ ترقیاتی منصوبہ جات برائے گندم، کماڈ، چاول اور تیلدار اجناس (سورج مکھی، کینولا اور تل) بھی چلائے جا رہے ہیں جن سے کاشتکاروں کو براہ راست فائدہ پہنچ رہا ہے۔ مزید یہ کہ کاشتکاروں کو مختلف زرعی مداخل، کھادوں، زرعی زہروں اور بیجوں وغیرہ پر بھی سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔ سبسڈی کے حصول کے لئے جدید طریقہ یعنی کسان کارڈ بھی اپنایا جا رہا ہے جس کے تحت رجسٹرڈ کاشتکاروں کو کسی بھی قسم کی سبسڈی / سہولت حاصل کرنے کے لئے کسان کارڈ بنا کر دیئے جا رہے ہیں جس سے سبسڈی کی رقم براہ راست کاشتکار کے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جاتی ہے۔

شعبہ اصلاح آبپاشی:

i۔ پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ عالمی بینک کے تعاون سے جاری یہ منصوبہ سال 2012-13 میں شروع کیا گیا اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو رہے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
185,000 ایکڑ رقبہ پر جدید نظام آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب	کل لاگت کا 60 فیصد
6,375 غیر اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پمپنگ	تعمیراتی سالانہ کی کل لاگت
6,450 جڑی اصلاح شدہ کھالاجات کی اضافی پمپنگ	تعمیراتی سالانہ کی کل لاگت
غیر نہری علاقوں میں 4,475 آبپاش سکیموں کی اصلاح	تعمیراتی سالانہ کی کل لاگت (دولاکھ پچاس ہزار روپے تک)
بارشی پانی کو آبپاشی کے لئے جمع کرنے کے لئے 500 تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد (چھ لاکھ ساٹھ ہزار روپے تک)

ii۔ قومی پروگرام برائے اصلاح کھالاجات (فیزر 2) پنجاب:

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع کیا گیا ہے اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
کاشتکاروں / سہولت مہیا کرنے والوں کو 9,500 لیٹر لینڈ	2 لاکھ 50 ہزار روپے فی پونٹ
لیولر کی فراہمی	تعمیراتی سالانہ کی کل لاگت
2,500 غیر اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پمپنگ	تعمیراتی سالانہ کی کل لاگت
7,500 جڑی اصلاح شدہ کھالاجات کی اضافی پمپنگ	کل لاگت کا 60 فیصد
3,000 آبی تالابوں کی تعمیر	

iii۔ جدید نظام آبپاشی کو فروغ دینے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی:

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع کیا گیا ہے اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت 20,000 ایکڑ پر ڈرپ و سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی کے لئے کاشتکاروں کو 50 فیصد سبسڈی مہیا کی جا رہی ہے۔

iv۔ جلال پور آبپاشی منصوبہ کے تحت کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ:

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع کیا گیا ہے جس سے جہلم اور خوشاب اضلاع کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
1485 ٹنن اصلاح آبپاشاں کی تنظیم و رجسٹریشن	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
485 کھالاجات کی تعمیر و پختگی	4,800 روپے فی ایکڑ
10,000 ایکڑ پر ہمواری زمین بذریعہ لیزر ٹیکنالوجی	کل لاگت کا 80 فیصد
2,000 ایکڑ پر جدید نظام آبپاشی کی تنصیب	کل لاگت کا 80 فیصد
روایتی طریقہ سے ناقابل آبپاش علاقے کو 20 آبی تالابوں	
کی تعمیر اور سولر سے چلنے والے پمپنگ سٹیشنز کی تنصیب	
سے نہری آبپاشی کے نظام کو ترقی دینا	

v- بارانی علاقہ جات کا کمانڈ ایریا بڑھانے کا قومی منصوبہ:

یہ منصوبہ سال 2020-21 میں شروع کیا گیا ہے۔ اس منصوبہ سے اٹک، راولپنڈی، چکوال، جہلم، گجرات، سیالکوٹ، نارووال، خوشاب، میانوالی، بھکر، لیہ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور اضلاع کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
480 آبی تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد
400 آبی تالابوں کے لئے سولر پمپنگ سسٹم کی فراہمی	ایضاً
736 ڈگ ویل کی تعمیر	ایضاً
736 ڈگ ویل کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی	ایضاً
600 کھالاجات کی تعمیر	ایضاً
500 لیزر لینڈ لیولنگ پونٹس کی فراہمی	2 لاکھ 50 ہزار روپے فی پونٹ

vi- پانی کی بہتر استعداد کے لئے جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کا منصوبہ:

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع کیا گیا ہے۔ اس منصوبہ سے پتوکی، اداکارہ، رینالہ خورد، ساہیوال، چیمپ وٹنی، خانیوال، میاں چنوں، جہانیاں اور کبیر والہ کی تحصیلوں کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
زمین کا تجزیہ کرنے کے لئے 18 ریپڈ سائل ٹیسٹنگ کٹس کی فراہمی	کل لاگت
پانی کا بہاؤ معلوم کرنے کے لئے 54 کٹ تھروٹ فلوم کی فراہمی	ایضاً

پانی کا بہاؤ معلوم کرنے کے لئے 36 ڈیجیٹل فلو میٹر کی فراہمی	ایضاً
9 انچ والے 810 پائپ نکوں کی فراہمی	ایضاً
20 انچ والے 180 چیک نکوں کی فراہمی	ایضاً
GSM 18 سائل ماسچر میٹرز کی فراہمی	ایضاً
36 ڈیجیٹل ماسچر میٹرز کی فراہمی	ایضاً

شعبہ فیلڈ:

- 1- موجودہ دور حکومت میں 102690 ایکڑ بنجر اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا جس سے تقریباً 3 ارب روپے زمینداروں کی سالانہ آمدنی میں اضافہ ہوا۔
- 2- زرعی مشینری کی مدد سے 4701 ٹیوب ویل بور کئے گئے جس سے فصلوں کو مزید 7 لاکھ ایکڑ فٹ اضافی پانی مہیا ہوا۔
- 3- صوبہ کے بارانی علاقہ جات میں زمینی و پانی وسائل کے تحفظ کے لئے 804 سے زائد سٹرکچر تعمیر کئے گئے جن میں 89 پانی کے تالاب اور 83 مٹی ڈیم شامل ہیں۔
- 4- زرعی مشینری کی ترویج و ترقی کے تحت 20 نئی زرعی مشین تیار کی گئیں۔ 22 مشینوں کی ٹیسٹنگ کی گئی اور 84 سے زائد زرعی مشینیں فیلڈ میں لے جا کر زمینداروں کی موجودگی میں عملی مظاہرہ کیا گیا۔
- 5- چاول کی باقیات کو جلانے کے عمل سے پیدا ہونے والے سموگ (Smog) کے کنٹرول کے لئے چاول کی کاشت والے 15 اضلاع میں سال 2020-21 میں 135 رائس سٹراشریڈر اور 135 پیپی سیڈر 80 فیصد سبسڈی پر مہیا کئے گئے۔ موجودہ مالی سال میں 357 رائس سٹراشریڈر اور 357 پیپی سیڈر سبسڈی پر مہیا کئے جائیں گے۔
- 6- ڈی جی خان اور قبائلی علاقہ جات میں سکیم کے تحت 137 عدد جیپ ایل ٹریک بنائے گئے جن کی کل لمبائی 457 کلومیٹر بنتی ہے۔ 61 عدد الیکٹریکل رزیسٹیوٹی میٹر سروے کئے گئے اور 6 عدد ڈیوب ویل بور کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پرائیویٹ ممبر بل کے طور پر تین بل ایجنڈا پر آئے تھے جو متعلقہ Standing Committee کے پاس بھی گئے لیکن اس سلسلے میں میری تھوڑی سی گزارش ہے کہ Standing Committee نے Law Department کے point of views کو incorporate نہیں کیا۔ آپ سے میری صرف یہ استدعا ہے کہ حکومت private members, legislation کو encourage کرنا چاہتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ کا بھی ہمیشہ مثالی رہا، آپ نے اس اسمبلی میں private members, legislation کو ہمیشہ ترجیح دی ہے ہم آپ کے اس رویے کی تعریف کرتے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ اگر ان bills پر کام کرنے کے لئے Law Department کو تھوڑا سا وقت دے دیا تو جائے ہم ان bills کو دوبارہ ایوان میں لے آتے ہیں اور میرے خیال میں اس پر کسی کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔

شکریہ

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی وزیر قانون!

MR SPEAKER: Now, we take up the Namal University Bill 2021.

Minister for law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker, I move:

”That the requirements of rule 95 and all other

relevant rules of the Rules of Procedure of the

Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

”That the requirements of the rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education.”

Now, the question is:

”That the requirements of the rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education.”

(The motion was carried.)

مسودہ قانون
(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker, I move:

“That the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Namal University, Mianwali Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 31

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 31 of the Bill are under consideration.

Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That the Clauses 3 to 31 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Schedule Clause 2, Clause 1, The Preamble and
The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

“That the Namal University Mianwali Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Namal University Mianwali Bill 2021,
be passed.”

Now, the question is:

“That the Namal University Mianwali Bill 2021,
be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جناب کی توجہ چاہوں گا تے جناب دی وساطت نال حکومت دی وی توجہ چاہوں گا۔ آئے دن مہنگائی وودھدی جارہی اے اور میرا خیال ہے کہ جون دے بجٹ نوں اے دو تین مہینے نہیں ہوئے تے کوئی پیچ اک ضمنی بجٹ آچکے نیں۔ آئے روز تیل کی قیمتیں وودھنا شاید وفاقی ایشو اے، دوائیاں دیاں قیمتیں وودھنا شاید وفاقی ایشو اے اور اگر ہر شے وفاق دے ذمے اے تو پھر ساڈے ذمے کی اے؟ کیا اسیں صرف Eye's/No's دے چکر دے وچ آں کہ اسیں ایٹھے آکے بل پاس کرنے نیں تے گھر چلے جانا اے۔ کل دوائیاں 50 فیصد مہنگیاں ہو گئیاں نیں۔ عام آدمی روٹی توں تنگ اے، اوہ کس طریقے نال زندگی گزارے، اوہ دوائیاں دے پیسے کتھوں لئے آوے۔ بجلی 28/29 روپے یونٹ ہو گئی اے، گھی دی قیمت 90 روپے وودھ گئی اے۔ اس بجٹ توں بعد قیمتیں وودھن دی دوڑ لگی ہوئی اے تے کوئی Price

Control Committees نہیں اے، کوئی پچھن والا نہیں اے کہ کی ہو ریا ہے؟ "انی پتی پندی اے، کتے پتے کھاندے نیں۔" اوہ مثال ہوئی پتی اے۔ تیس پورے پنجاب دے اندر جا کے وکھ لو، تہاڑے جے دیہات ناں ہوں، جنہاں اپنے وچ 80 فیصد آبادی سائی ہوئی اے اگر اوہ ناں ہوں تے سڑکاں تے قتل و غارت ہوندی پتی ہووے۔ دن دیہاڑے ڈکیتیاں ہو ریاں نیں، چوریاں ہو ریاں نیں اور اہناں دے پچھے ایہہ گل اے کہ لوکاں دی روٹی پوری نیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! اسیں ہاؤس دے اندر ہزار دفعہ گل کر چکے آں، بحث ہو چکی اے، مینوں سمجھ نہیں آؤندی ایہہ پہلی حکومت اے جہڑی بحث وی کرواندی اے تے کوئی نتیجہ نہیں نکلدی۔ اگر ایسے طریقے نال مہنگائی و دھدی گئی تے لوگ سڑکاں تے ہون گے تے تہاڑے کولوں سنبھالے نیں جان گے۔ تہاڑے سرکاری ملازمین نے رشوت دیاں منڈیاں لایاں ہویاں نیں۔ اوہ دے بچیاں دیاں فیسوں پوریاں ہوندىاں نے ناواہناں غریباں دی روٹی پوری ہوندى اے۔ میں سمجھنا آں اس بُرائی دی واحد جڑ اسیں آں جیہڑے اس ہاؤس وچ بیٹھے آں جیہڑے اس معاملے تے گل ای نہیں کر سکدے۔ میں اپوزیشن نوں آکھاں گا کہ ایس دی ذمہ داری ساڈی اے اسیں کیوں نہیں سڑکاں تے نکلدے۔ تیس تے مینار پاکستان بہہ کے پکھیاں جھلدے سو کہ بجلی منگی ہو گئی اے تے لوڈ شیڈنگ ہو گئی اے۔ پنڈاں وچ سولائ سولائ گھنٹے دیاں لوڈ شیڈنگ ہو ریاں نیں پورا پورا دن فیڈرز بند رہندے نے صرف ایس لئی کہ ساڈے کولوں بجلی پوری نئی ہوندى۔ لوڈ منیجمنٹ دے ناں تے لوڈ شیڈنگ کیتی جارہی اے۔ خدا را اے باراں کروڑی آبادی داصوبہ اے ایہنوں اتناattended ناچھڑیا جاوے۔ اتیہے مہنگائی تے گل ہوندى اے نا عوامی بھلائی دی گل ہوندى اے۔ Question Hour وچ دو سوال take up ہوئے نے تے ختم ہو گیا اے۔ 80 فیصد لوک اتیہے کاشتکار بیٹھے آں ساڈا question hour سی تے وزیر صاحب نے دو سوالاں دے جواب دتے تے اسیں اوہ Question Hour ای pending کر دتا اے۔ نمل یونیورسٹیاں جیاں ہور ہزار یونیورسٹیاں بناؤ لیکن عوام لئی وی کج سوچ لو۔ عوام کول روٹی تے علاج دی سہولت نہیں اے۔ اگر ایک دن دے وچ 90 روپے کلو گھیو مہنگا ہوندا اے تے کون ایس دا جواب دے؟ حکومت دے کن اوتے تے جوں تک نہیں رینگ رئی حکومت دا کوئی وزیر اٹھ کے مینوں دے کہ 90 روپے گھیو مہنگا نہیں ہو یا، پٹرول دیاں قیمتاں ہر مہینے دھ ریاں نے کیوں دھ ریاں نیں،

جدوں 70 ڈالر پر بیرل ملدا پیا اے تے ساڈے کول 120 روپے دالیٹر کیوں وکدا پیا اے؟ کوئی جواب دہ نہیں اے کوئی پچھن آلا وی نہیں اے۔ میں جناب نوں عرض کرنا آں جناب ای ایس صوبے دی آخری امید نیں تھی اگر چاہو تے ایہہ ہوسکدا اے۔ کل ای ایس تے debate کروا لو۔ خدا لوکاں نو بولن دا موقع دیو لوکاں دے مسائل سنو۔ اسیں تے ویسے ای اپوزیشن آں پر ساڈے حلقیاں دے وچ جدوں ساڈے ایہہ بھرا جاوے گے تے انہاں نوں بڑیاں مشکلات face کرناں پین گیاں۔ لوکاں نو اتنی awareness ہو گئی اے۔ اے Twitter پارٹیاں نے social media تے اوہ حال کر دتا اے کہ ہن لوک بلکل تنگیاں گالاں کڈے نیں۔ لوک گریبان پھڑن نوں آندے نیں اور اسیں اوںہاں دے نمائندے آں اگر اسیں اوںہاں دی روٹی تے وی خاموشی کرنی اے اگر اسیں اوںہاں دے علاج تے وی خاموشی کرنی اے اگر اسیں انہاں دی تعلیم تے وی چپ رہناں اے تے فیر میں سمجھنا آں اسیں سارے ای مجرم آں۔ اسیں جواب دہ آں اپنی عوام نوں۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے اس پر کل انشاء اللہ بحث رکھتے ہیں۔ راجہ صاحب! کل اس پر ہم بات کر لیں گے اور پھر آپ اس پر جواب دے دیں لہذا آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے اب اجلاس کل بروز جمعہ مورخہ 13- اگست 2021 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعۃ المبارک، 13-اگست 2021

(یوم الجمع، 4-محرم الحرام 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34 : شمارہ 12

473

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13- اگست 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر و آرنوٹس

توجہ دلاؤ نوٹس

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 12- اگست 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

1- شیخ علاؤ الدین: یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

474

2- سید حسن مرتضیٰ: ملک بھر کے رہائشیوں کے لئے اناج، بڑی، فروٹ حتیٰ کہ کھانے پینے کی ہر چیز کسان پیدا کرتا ہے اور پاکستان میں موجود ہر صنعت کو خام مال بھی کسان ہی مہیا کرتا ہے لیکن پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے لے کر آج تک کسان نظر انداز ہوتا چلا آ رہا ہے۔ موجودہ حکومت نے اعلان کیا ہوا ہے کہ پنجاب کے ہر کسان کو کسان کارڈ ملے گا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ پنجاب بھر میں کھاد کے جتنے سٹورز ہیں کسان کسی بھی کھاد کے سٹور پر جا کر کسان کارڈ دکھائے اور اپنی ضرورت کے مطابق فلیٹ ریٹ پر کھاد حاصل کرے تب کسان سبسڈی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ کسان کو تمام کھادیں فلیٹ ریٹ پر مہیا کی جائیں۔

3- چودھری افتخار حسین چیمبر: صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کینسر ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں میل اور فی میل اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ جہاں جہاں میل اور فی میل اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جاسکے۔

4- جناب صہیب احمد ملک: تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بھیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بھیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤ الدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پُر زور سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

475

5- جناب محمد ارشد ملک: معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP.No. 7122/2017 محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Persons کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کے گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Persons اور خواجہ سرا کے صوبہ دار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد و شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔

6- محترمہ خدیجہ عمر: اس معزز ایوان کے مشاہدہ میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے اندوہناک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دو رائے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نمٹنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمہ کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔

سرکاری کارروائی

LAYING OF REPORT

A MINISTER to lay the Performance Audit Report on construction of Bridge over River Ravi for Metro Bus System, Lahore for the Audit Year 2017-18

477

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 13- اگست 2021

(یوم الجمع، 4- محرم الحرام 1443 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئر زلاہور میں صبح 10 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئر مین نواب زادہ وسیم خان بادوزئی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

اِنَّ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝
خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝^{۱۰۸} قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لَّكَفَلْتِ
سَرِيًّا لَّنَفْسِ الْبَحْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَتُ رَبِّي وَلَوْ جُنَّا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝^{۱۰۹}
قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا
لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝^{۱۱۰}

سورة الکہف آیات نمبر 107 تا 110

جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کے لئے بہشت کے باغ بطور مہمانی ہوں گے (107) ہمیشہ ان میں رہیں گے اور جہاں سے مکان بدلنا نہ چاہیں گے (108) کہہ دو کہ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لئے روشنی ہو تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمہارے سمندر ختم ہو جائے اگرچہ ہم دیہاتی اور اس کی مدد کو لائیں (109) کہہ دو کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ البتہ میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا سمندر وہی ایک معبود ہے تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے چاہے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے (110)

وَالْعَلِيْنَا اِلَآہُ الْبَلَاغِ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سرکار کے قدموں کے نشان ڈھونڈ رہا ہوں
جو اشک محبت میری آنکھوں سے گرا ہے
کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو
جس کو ہے میری لاج، وہ لچپال بڑا ہے
ہنٹی نہیں سرکار کی سیرت سے نکالیں
ہر وقت میرے سامنے قرآن کھلا ہے
دامن میں چھپا لو کہ پشیمان ہے خالد
آخر یہ تمھارا ہے بُرا ہے کہ بھلا ہے

جناب چیئر مین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈا پر محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، شاہ صاحب!

فیصل آباد، محلہ رسول نگر میں نامعلوم افراد کا گھر میں گھس کر فائرنگ کرنے پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ کی توجہ چاہوں گا۔ فیصل آباد میں پرسوں ایک وقوعہ ہوا ہے میرے حلقے کے کچھ لوگ فیصل آباد میں رہتے ہیں وہاں پر ایک علاقہ ہے تھانہ غلام محمد آباد محلہ رسول نگر ہے وہاں پر کچھ لوگ آئے اور ایک گھر میں گھس کر انہوں نے ایک بندے کو فائر بھی مارا ہے اور ان کے جانور بھی کھول کر لے گئے ہیں۔ ہم نے 15 پر کال بھی کی 15 پر کال کرنے سے پولیس والے بھی آئے اور متعلقہ تھانے سے بھی پولیس والے آئے لیکن ہماری ایف آئی آر ڈکیتی کے جرم کی نہیں دے رہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کو فائر لگا ہے ہم دفعہ 324 کی ایف آئی آر درج کریں گے اور بعد میں ہم amend کر دیں گے یہ وہ طریق کار ہے کہ جس سے reported cases میں کمی آتی ہے اور خاص کر ڈکیتی جیسے مقدمات پولیس کے لئے بھی اچھے نہیں ہوتے وہ سمجھتے کہ ہم اس دفعہ کے تحت ایف آئی آر نہیں دیں گے تو ہم اس سے بچ جائیں گے لیکن ایک شخص جس کا نقصان بھی ہوا جس کو فائر بھی لگا ہے اگر اس کی داد رسی نہ ہو تو بہت زیادتی ہے میری آپ سے اور وزیر قانون سے کہ میرے اس معاملے کو take up کیا جائے اگر میں اسے through proper channel ایوان میں لاتا Notice Call Attention دیتا تو کافی ٹائم گزار جاتا تھا تو وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی interference سے میرا یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

مہربانی فرمائیں اور یہ بڑا heinous crime ہے اس کے حوالے سے انہیں چاہئے کہ خود دلچسپی لے کر اس کو حل کروائیں، بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں اس معاملے کو personally دیکھوں گا اور میں اس کی رپورٹ منگوا لیتا ہوں اور جو مدعی ہیں اُن کی تسلی کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! شکریہ۔ ہماری اسمبلی کے احاطے میں ایک مزار شریف موجود ہے اُس کی حالت بہت خستہ ہے اور اس کی چھت کسی بھی ٹائم گر سکتی ہے تو میں یہ توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ اس کی چھت کی repairing کی جائے۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! اس کو کر لیں گے، اس کو کر رہے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔

سوالات

(محکمہ جات آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: جی، اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے پہلا سوال نمبر 1165 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے دوسرا سوال نمبر 1168 بھی انہی کا ہے محترمہ موجود نہیں ہیں۔۔۔ لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1271 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس و دیگر ٹیکسز کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

* 1271: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکو ٹیکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس / پروفیشنل ٹیکس واکر تھے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں 16-2015 اور 18-2017 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی ریکوری ہوئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) صوبہ میں 18-2017 اور 17-2016 میں کتنا لکٹری ٹیکس جمع ہوا ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع ساہیوال میں سینما گھروں / تھیٹر ز سے کتنا ٹیکس موصول ہوتا ہے اور کس کس تھیٹر و سینما سے کتنی آمدن موصول ہوئی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکو ٹیکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس ادا کرنے والوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل ٹیکس گزاران پراپرٹی ٹیکس 21401

کل ٹیکس گزاران پروفیشنل ٹیکس 17710

(ب) ضلع ساہیوال میں 16-2015 اور 18-2017 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریکوری کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	ریکوری
1-	2015-16	9,51,71,953
2-	2017-18	10,95,39,045
	میزان	20,47,10,998

(ج) صوبہ میں 17-2016 اور 18-2017 میں جمع شدہ لکٹری ٹیکس کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام سینما ہال مورخہ 18 اکتوبر 2013 سے 31 دسمبر 2016 تک انٹر ٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ تھے اس کے علاوہ تمام نئے تعمیر شدہ سینما ہالز کو 5 سال کے لئے انٹر ٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا لیکن تاحال سینما ہالز سے انٹر ٹینمنٹ ڈیوٹی کی وصولی شروع نہ ہو سکی ہے جبکہ تھیٹر ز پر 20 فیصد کی شرح سے انٹر ٹینمنٹ ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔ ضلع ساہیوال میں تھیٹر ز سے وصول ہونے والی انٹر ٹینمنٹ ڈیوٹی از جولائی 2018 تا فروری 2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- فرینڈز تھیٹر 2,94,500 روپے

2- میرین تھیٹر 3,35,000 روپے

جناب چیئر مین: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس اور professional tax ادا کرتے ہیں؟ تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی collection کا کیا criteria ہوتا ہے یہ جو professional tax اور پراپرٹی ٹیکس ہے کیوں کہ ایسے بھی علاقے rating area میں ڈال دیئے گئے جو بالکل گاؤں ہیں جیسے ابھی recently انہوں نے 6R/89 میرے حلقے کا ایک گاؤں ہے اُسے انہوں نے ٹیکس collection میں ڈال دیا ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا کیا criteria ہے؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول جناب ممتاز احمد!

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئر مین! Excise Department! اگر کہیں سے پراپرٹی ٹیکس لیتا تو سب سے پہلے جو اُس کا rating area identify کرتا ہے وہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ہے لوکل گورنمنٹ باقاعدہ اُس rating area کا ایک notification کرتا ہے اُس کے بعد اُس area کا سروے ہوتا ہے اُس کے بعد اُس

کو PT1 دیا جاتا ہے۔ پہلے نوٹس دیا جاتا وہ اُس کا جواب دیتے ہیں پھر اُس کی tax collection شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ہم خود نہیں کرتے پہلے محکمہ لوکل گورنمنٹ اُس area کا rating area define کرتا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! کون سی اتنی جلدی ہے ابھی تو پہلا ضمنی سوال ہوا ہے ساڈے نال آندے ہی دوڑا دیتی جئے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ سوال کریں۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! ابھی تو پہلے سوال پر supplementary question چل رہا ہے۔ جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ نوٹس جاری ہوتے ہیں اور سارا کچھ ہوتا ہے میں نے specifically بات کی ہے 6R/89 ایک گاؤں ہے ساہیوال میں میرے حلقے میں جس کو محکمہ نے rating area اور میونسپل کارپوریشن کا حصہ کر دیا ہے چونکہ ابھی delimitation ہوئی نہیں ہے سارا معاملہ suspend ہے تو محکمے والے لوگوں سے ٹیکس لینے کے لئے گھروں میں پہنچ گئے ہیں تو میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ امید کرتا ہوں کہ برائے مہربانی یہ جو rating area وجہ سے declare ہوا تھا کہ delimitation میں وہ علاقہ جو میونسپل کارپوریشن کی حدود میں آگیا تھا لیکن اب چونکہ سارا ہی delimitation کا معاملہ کارپوریشن کی حدود کا معاملہ ایک دفعہ suspend ہے سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم کی وجہ سے تو میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ favor چاہتا ہوں کہ جب تک وہ معاملہ clear نہ ہو جائے جب تک یہ notify نہ ہو جائے اور کوئی نوٹس نہیں دیا گیا تو میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے چاہوں گا کہ اُس وقت تک لوگوں سے recovery کرنا اور لوگوں کے گھروں میں نوٹس بھیجنا suspend کیا جائے تاکہ لوگوں کو ریلیف مل سکے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول!

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئر مین! ہم ملک صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کا کوئی لہ عمل بنا لیتے ہیں اگر لوکل گورنمنٹ نے اس کو identify کیا ہے تو اس کے بعد ہی ہم نے tax collection شروع کی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ جناب ارشد ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں مطمئن تو آپ سے ہوں۔

جناب چیئر مین: ارشد ملک صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! اس سوال کو pending فرمائیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسے جواب آئے گا ہم اس کو کر لیں گے۔

جناب چیئر مین: آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو حل کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ اس سوال کو pending فرمائیں۔

جناب چیئر مین: چلیں ٹھیک ہے اسے pending کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 1297 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں اینٹی نار کو ٹکس کنٹرول ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1297: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اینٹی نار کو ٹکس کنٹرول کب صوبہ کو دیا گیا امن ونگ کے کتنے افسران / ملازمین ہیں کیا اس کے آفسر کی بلڈنگ سرکاری ہیں؟

(ب) سال 2017-18 میں کتنے منشیات فروشوں / مکروہ دھندہ میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ج) صوبہ میں انسداد منشیات ونگ کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں سال 2017-18 میں ان گاڑیوں کے اخراجات / مرمت / پٹرول کی مد میں کتنے ہوئے؟

(د) انسداد منشیات ونگ کے اس مکروہ دھندہ کے لئے اٹھائے گئے، اقدامات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) آئین پاکستان میں اٹھارویں ترمیم کے بعد پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس میں مورخہ 15.10.2014 کو ترمیم کی گئی جس کے تحت نارکوٹکس کنٹرول کا مضمون ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول، محکمہ صحت اور سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو اکٹھا تفویض کیا گیا۔ مورخہ 06.01.2017 کو ڈائریکٹر جنرل نارکوٹکس کنٹرول کی پوسٹ بنائی گئی اور مورخہ 19.12.2017 کو پہلے ڈائریکٹر جنرل نارکوٹکس کنٹرول کو تعینات کیا گیا۔ جس دوران ونگ معرض وجود میں آیا تھا اس وقت حکومت پنجاب کی طرف سے نئی بھرتیوں پر عائد پابندی کی وجہ سے عارضی طور پر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے کچھ عملہ نارکوٹکس کنٹرول ونگ میں تعینات کیا گیا جس کی تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نارکوٹکس کنٹرول ونگ کی اس وقت کوئی سرکاری بلڈنگ نہ ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ نارکوٹکس کنٹرول ونگ جو سال 2017-18 میں معرض وجود میں آیا تھا تاہم سٹاف کی کمی کے باوجود منشیات فروشوں کے خلاف مارگنڈ آپریشنز کئے گئے جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2017-18 میں صوبہ میں نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے پاس کوئی گاڑی نہ تھی۔ مزید یہ کہ اس دوران گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول کی مد میں فراہم کردہ رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) نارکوٹکس کنٹرول ونگ نے اس مکروہ دھندہ کے خلاف درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

1- ڈائریکٹر جنرل نارکوٹکس کنٹرول کی پوسٹ بنائی گئی۔

- 2- ڈائریکٹوریٹ جنرل نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے 64 اسمائیں بنائی گئیں۔
- 3- 4 پولیس سٹیشنز کی منظوری لی گئی جن میں لاہور، راولپنڈی، میانوالی اور ملتان شامل ہیں۔
- 4- 28 اسمائیں پولیس اسٹیشنز کے لئے منظور کی گئیں۔
- 5- لاہور ایکسائز پولیس سٹیشن کا نوٹیفیکیشن نمبر HP-11/3-16/201 بتاریخ 05.11.2018 کو جاری ہو چکا ہے جو لاہور ڈویژن کے تمام اضلاع میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔
- 6- مورخہ 22.03.2018 اور 22.04.2018 کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے 100 اسلحہ لائسنس جاری کئے گئے مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے اسلحہ تاحال خرید نہیں جاسکا
- 7- صوبائی اور ضلعی نارکوٹکس کنٹرول کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور اس ضمن میں ضلعی سطح پر انسداد منشیات کے حوالے سے پالیسی طے کی جاتی ہے۔
- 8- فورس کمانڈر اینٹی نارکوٹکس فورس کے ساتھ بھی میٹنگ ہوئی ہے جس میں یہ طے پایا گیا ہے کہ منشیات کے انسداد اور روک تھام کے لئے مشترکہ کارروائیاں کرنے کا لائحہ عمل طے کیا گیا ہے۔
- 9- محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول نے

The Punjab Control of Narcotics Substances and Intoxicant Act, 2018

- کے ڈرافٹ کی منظوری کے لئے سمری ارسال کر دی گئی ہے جس کے ذریعے محکمہ کو ایکسائز پولیس سٹیشن فعال کرنے کے لئے قوانین کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔
- 10- میڈیا کے ذریعے منشیات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات پر آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ اینٹی نارکوٹکس کنٹرول کب صوبہ کو دیا گیا امن ونگ کے کتنے افسران اور کتنے دفاتر ہیں؟ تو اس کے

جواب میں بتایا گیا ہے کہ ابھی تک انہوں نے 2017 میں ڈی جی نار کو ٹکس کنٹرول پوسٹ بنائی اور اس کا سسٹم شروع کیا۔ آج چار سال ہو گئے ہیں اور یہ ہمیں صرف لال جھنڈی دکھا رہے ہیں کہ کسی بھی ضلع میں نار کو ٹکس کا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ کسی بھی ضلع میں نار کو ٹکس کا کوئی ملازم نہیں پوچھتا کہ گلیوں اور محلوں میں کتنی شراب اور کتنی افیون فروخت ہو رہی ہے۔ گلی محلوں میں چرس، افیون اور شراب سرعام فروخت ہو رہی ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ چار سال تو پہلے گزر گئے ہیں اور تین سال ہمیں ریاست مدینہ میں آئے ہوئے ہو گئے ہیں تو یہ کب تک ہمارے تمام اضلاع میں اینٹی نار کو ٹکس کنٹرول کا سسٹم فعال فرمادیں گے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ ریاست مدینہ کو تو تین سال ہوئے ہیں لیکن آٹھارہویں ترمیم کے بعد نار کو ٹکس کا اختیار صوبے کو دیا گیا تھا اور ان دس سالوں میں یہی حکمران تھے اس وقت ریاست مدینہ تو نہیں تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میری اس حوالے سے دوسری گزارش یہ ہے پہلے صرف ڈی جی نار کو ٹکس کی پوسٹ تھی اس کے علاوہ نار کو ٹکس میں کچھ نہیں تھا تو ہم نے الحمد للہ آکر اس حوالے سے rules بنائے اور ہم اس کو کینٹ میں لے کر گئے۔ ہم نے سکول اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس حوالے سے meetings کیں اور ہم نے اس کا ایک proper infrastructure بنایا، جس کے تحت ہم نے نار کو ٹکس کنٹرول کو چلانا ہے۔ اب ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف summary move کر رہے ہیں تاکہ ہم hearing کریں اور ڈیپارٹمنٹ کو سٹاف بھی provide کریں۔ ہم نے آکر تھانے بھی approve کروائے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اسی سال انشاء اللہ نار کو ٹکس ڈیپارٹمنٹ بھی آپ کو functional نظر آئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہمیت کا حامل سوال ہے اور ڈیک بجانے والی کوئی بات ابھی ایسی آئی نہیں۔ آپ دیکھیں کہ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ وہ پوسٹ جو کہ

2017 میں پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد شہباز شریف نے create کی اور اس پر ڈی جی اینٹی نارکوٹکس کو لگایا اور اس پر آج یہ گے اور گی پر چل رہے ہیں۔ آپ خود دیکھ لیں کہ ڈی جی نارکوٹکس کنٹرول کے لئے 164 اسمایاں بنائی گئیں۔ 4 پولیس سٹیشنز کی منظوری لی گئی جس میں لاہور، راولپنڈی، میانوالی اور ملتان شامل ہیں۔ 28 اسمایاں پولیس سٹیشنز کے لئے منظور کی گئیں۔ لاہور ایکسائز پولیس سٹیشن کا نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے جو لاہور ڈویژن کے تمام اضلاع میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔ الحمد للہ دس سال بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کا دور تھا اور آنے والے وقت میں اللہ کے فضل سے انشاء اللہ مسلم لیگ (ن) کا ہی دور ہو گا۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں ہمیں کوئی specific date and time بتائیں کہ یہ گے، اور گی سے کب نکلیں گے؟ جو نئی نسل ہے وہ منشیات میں دھنس چکی ہے۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! چلیں، ٹھیک ہے آپ کا ضمنی سوال آگیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئر مین! یہ جو تھانوں کی بات کر رہے ہیں۔ میں یہ بات دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ابھی تک جو چار تھانے approve ہوئے ہیں اس کی منظوری ہم نے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے لی ہے۔ ہم نے آکر اس حوالے سے rules بنائے ہیں۔ یہ جو معزز ممبر بات کر رہے ہیں اس حوالے سے کوئی نارکوٹکس کنٹرول کے حوالے سے کوئی law ہی نہیں تھا جس کی یہ بات کر رہے ہیں۔ دوسرا یہ دوبارہ اقتدار میں آنے کی بات کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ انشاء اللہ دوبارہ کبھی نہیں آتے۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ جی، ملک صاحب! آپ اپنا دوسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ اپنی خیر منائیں۔ رات ایک پی ٹی آئی کا کارکن بھی نشے کی حالت میں پکڑا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! اگر آپ نے دوسرا ضمنی سوال کرنا ہے تو وہ کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ نشے پر کیوں کنٹرول نہیں کرتے کیا
[*****]

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! اگر آپ نے ضمنی سوال کرنا ہے تو وہ کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین: پاکستان کی عوام انشاء اللہ تعالیٰ نشئیوں سے تنگ آچکی ہے۔
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور
نعرہ بازی شروع کر دی)

میاں عبدالرؤف: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: میاں عبدالرؤف! آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House میں بات
کر رہا ہوں اور میں نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کروادیئے ہیں۔ Order in the House جی،
لاء منسٹر صاحب! ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 1330 چودھری اشرف علی کا
ہے وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 1330 dispose of کو کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ
زاہد بخاری کا ہے وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 1488 dispose of کو کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: سندھو صاحب! آپ کا تو کوئی سوال نہیں آیا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! میں نے چودھری اشرف علی کے سوال پر ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب چیئر مین: سندھو صاحب! کیا آپ نے چودھری صاحب کا question on his
behalf کرنا ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! جی،

جناب چیئر مین: سندھو صاحب! آپ نے اس حوالے سے ہمیں تو convey نہیں کیا تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! میں نے آپ کو کہا تھا لیکن آپ نے میری بات ہی
نہیں سنی۔ (شوروغل)

* بحکم جناب چیئر مین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئر مین: سندھو صاحب! آپ کی آواز مجھ تک نہیں پہنچی۔ آپ پریشان نہ ہوں اس حوالے سے کچھ کر لیتے ہیں لہذا آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House، جی، منسٹر صاحب!

وزیر محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (جناب ممتاز احمد): جناب چیئر مین! معزز ممبر پوچھ رہے تھے کہ کیا اینٹی نارکوٹکس کنٹرول functional نہیں ہے [*****]۔

میاں عبدالرؤف: جناب چیئر مین! انہوں نے رانا صاحب کے بارے میں بات کی ہے ان الفاظ کو بھی expunge کروائیں۔

جناب چیئر مین: میاں عبدالرؤف! آپ بیٹھ جائیں۔ میں نے پہلے بھی غیر پارلیمانی الفاظ کو حذف کروایا ہے لہذا ان الفاظ کو بھی کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئر مین! It's too much. وزیر اعظم کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے کی ہم اجازت نہیں دیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے پورے پاکستان کو لوٹا اور اس ملک کی گلی گلی کا ہر بچہ یہ نعرے لگاتا رہا کہ "گلی گلی میں شور ہے سارا ٹبر چور ہے" تو یہ کس طرح سے وزیر اعظم کے بارے میں اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟ آپ ان غیر پارلیمانی الفاظ کو expunge کروائیں۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب! میں نے غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئر مین! یہ اپنی اس بات پر معذرت کریں ورنہ ہم ہاؤس کی کارروائی کو چلنے نہیں دیں گے۔ عمران خان کے بارے میں اس طرح کی زبان بولنے والی زبان ہی ہم گھدی سے کھینچ لیں گے۔ کون ہو تم؟ چور اور ڈاکو تمہارے سردار ہیں۔ آپ عمران خان کے بارے میں ایسی بات کہیں تو یہ ناقابل قبول ہیں۔

* بحکم جناب چیئر مین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اس وقت تک ہم اجلاس کی کارروائی نہیں چلنے دیں جب تک ان الفاظ کو ہاؤس کی کارروائی سے expunge نہ کروائیں گے یا انہیں ہاؤس سے باہر نکالا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب! میں نے ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کروا دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں آپ سے request کروں گا کہ ارشد ملک اور یہ دو اراکین جو کہ کاغذ پھاڑ کر پھینک رہے ہیں ان کو فوری طور پر ہاؤس سے باہر نکالا جائے کیونکہ ان کا attitude اس قابل نہیں کہ ان کو ہاؤس میں بیٹھنے دیا جائے لہذا سارجنٹ ایٹ آرمرز کو بلائیں اور ان کو پہلے باہر نکالیں اس کے بعد ہاؤس کی کارروائی چلے گی۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور! میں نے یہ سارے الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس ہاؤس کا تقدس ہوتا ہے لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے، جس کا دل ہوتا ہے وہ کھڑے ہو کر کاغذ پھاڑنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ اس ہاؤس میں بیٹھ سکیں۔

جناب چیئر مین: آپ تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں لاء منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔ حکومتی بنچر پر بیٹھے معزز ممبران بھی خیال کریں اور راجہ صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! جس طرح میاں محمود الرشید صاحب نے فرمایا ہے، ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم کل ہی ایک قرارداد لے کر آجاتے ہیں کہ کسی چور اور ڈاکو جسے سپریم کورٹ آف پاکستان نے declare کیا ہو اس کا نام اس معزز ایوان میں نہیں لیا جاسکتا تو پھر یہ کیا کریں گے؟ ان کے پاس کیا ہے؟ ہم نے نواز شریف کو نااہل قرار نہیں دیا، ہم نے چور declare نہیں کیا بلکہ یہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے declare کیا ہے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے لہذا قطعی طور پر اس طرح نہیں چلے گا۔ اگر انہوں نے بد معاشی کرنی ہے تو یہ باہر آئیں ہم ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی اوقات کیا ہے؟ ان کی اوقات ایک گن مین سے بڑھ کر نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد مرزا جاوید اپنی سیٹ چھوڑ کر جناب لاء منسٹر کی سیٹ کی طرف بڑھے اور کہا کہ آپ باہر آئیں، معزز ممبر ان رانا محمد اقبال خان اور میاں عبدالروف انہیں پکڑ کر واپس سیٹ پر لائے)

Order in the House. جناب چیئر مین:

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: معزز ممبر ان تشریف رکھیں اور رانا مشہود احمد خان کو بات کرنے دیں، جی رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: بہت شکریہ جناب چیئر مین! جب وزیر قانون و پارلیمانی امور بات کر رہے تھے تو ہمارے دوستوں نے خاموشی سے بات سنی ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اگر آپ نے یہاں پر یہ کہنا ہے کہ جن کے بارے میں سپریم کورٹ نے فیصلے دیئے ہوئے ہیں تو اس سپریم کورٹ کے فیصلے challenge ہو چکے ہیں لیکن پھر اس اسمبلی میں یہ قرارداد بھی آئی چاہئے کہ جن کے خلاف امریکن کورٹس کے فیصلے ہیں ان کا نام بھی نہ لیا جائے۔ اگر آپ ذات پر حملہ کریں گے تو یہ اسمبلی کا فورم ذات پر حملہ کرنے کے لئے نہیں ہے، اگر لاء منسٹر کو شوق ہے کہ اسمبلی کے باہر میدان لگانا ہے تو آپ۔۔۔

Order in the House please تمام معزز ممبر ان اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور کارروائی کو آگے چلاتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! آپ کا point آگیا ہے پلیز تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: اب یہ گیدڑ بھکیاں نہیں چلیں گی۔ عوام ان لٹیروں اور کرپشن مافیا کا اصل چہرہ دیکھ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ تشریف رکھیں۔ خلیل طاہر سندھو! آپ اشرف علی کا سوال take up کر لیں اور ان کا سوال نمبر بھی بتادیں۔ Order in the House معزز ممبران تشریف رکھیں اور کارروائی آگے چلنے دیں۔ جی سندھو صاحب! سوال نمبر بتادیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1330 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن جناب خلیل طاہر سندھو نے معزز رکن چودھری اشرف علی کے ایما پر سوال نمبر 1330 دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایئرپورٹس پر شراب اور بیئر کی فروخت سے متعلقہ لائسنس

کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*1330: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز کی جانب سے میسرز یونیکورن پریسٹیج لمیٹڈ کو ایئر پورٹ پر شراب اور بیئر کی فروخت کا لائسنس جاری کیا گیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے پہلے لاہور کے 4 بڑے ہوٹلوں کو شراب اور بیئر فروخت کرنے کے لائسنس جاری کئے گئے تھے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو لائسنس کس کمیٹگری کے کب جاری کئے گئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) یہ درست ہے کہ میسرز یونیکورن پریسٹیج لمیٹڈ، واقع بالمقابل کارگو کمپلیکس، علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ، لاہور کو شراب اور بیئر کی پرچون فروخت کا L-2 لائسنس جاری کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سے پہلے لاہور کے پانچ بڑے ہوٹلوں کو شراب اور بیئر کی پرچون

فروخت کے L-2 لائسنس جاری کئے گئے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- فلیٹیر ہوٹل، 24 ایجرٹن روڈ لاہور۔ (لائسنس معطل ہے)
- 2- پرل کانسٹیننٹل ہوٹل، شاہراہ قائد اعظم لاہور۔
- 3- آداری ہوٹل، شاہراہ قائد اعظم لاہور۔
- 4- ہاسٹیلٹی ان ہوٹل، 25-26 ایجرٹن روڈ لاہور۔
- 5- ہوٹل ایمپیسڈر ہوٹل، 7 ڈیوس روڈ لاہور

(ج) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق لاہور میں شراب اور بیئر کی پرچون فروخت کے L-2

لائسنس جاری کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام ہوٹل	سال جاری شدہ لائسنس
1- فلیٹیر ہوٹل، 24 ایجرٹن روڈ لاہور۔ (لائسنس معطل ہے)	1977
2- پرل کانسٹیننٹل ہوٹل، شاہراہ قائد اعظم لاہور۔	1977
3- آداری ہوٹل، شاہراہ قائد اعظم لاہور۔	9781
4- ہاسٹیلٹی ان ہوٹل، 25-26 ایجرٹن روڈ لاہور۔	2004
5- ہوٹل ایمپیسڈر ہوٹل، 7 ڈیوس روڈ لاہور	2001
6- یونیکورن پریسٹیج لمیٹڈ، بالقابل کارگو کمپلیکس، علامہ اقبال انٹرنیشنل	2019

ایئر پورٹ، لاہور

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں اپنی بہنوں سے کہوں گا کہ اگر ایک منٹ مجھے دے دیں تو میں بات کر لوں۔

جناب چیئرمین: Please order in the House اب کارروائی کو آگے چلنے دیں، بہت ہو گئی ہے۔ ٹھیک ہے آپ کا موقف بھی آگیا ہے اور ان کا موقف بھی آگیا ہے لہذا اب تمام معزز ممبران تشریف رکھیں چونکہ وہ الفاظ کارروائی سے حذف ہو گئے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! جب تک آپ ان ممبران کو ایوان سے باہر نہیں نکالتے ہم کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

(معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کھڑے ہو کر مسلسل ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے)

جناب چیئرمین: وہ معزز ممبر ہاتھ کھڑا کر رہے ہیں شاید وہ معذرت کر رہے ہوں گے۔ انہوں نے معذرت کر لی ہے چلیں معذرت ہو گئی۔ انہوں نے معذرت کر لی ہے اب کیا کریں؟ لکھ کر دیں؟ اب آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House please اب کارروائی کو آگے چلاتے ہیں۔ Order in the House پلیز تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کھڑے ہو کر مسلسل ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے)

جناب چیئرمین: اجلاس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(15 منٹ وقفہ کے بعد جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی 11 بج کر 40 منٹ پر

کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج ہاؤس کے اندر جو کچھ ہوا وہ قابل افسوس ہے۔ وزیر

اعظم صاحب کے بارے میں جو نازیبا بات کی گئی اُس کو expunge کیا گیا ہے۔ اس ایوان کے

تقدس کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس ایوان کا تقدس ہو گا تو ہم لوگ اور ایوان آگے

چل سکے گا۔ اگر اس میں حکومتی بیچوں کا کردار ہے تو اپوزیشن کا بھی کردار ہے کیونکہ دونوں نے مل

کر اس ایوان کے تقدس کو مجروح ہونے سے بچانا ہے بجائے اس کے کہ ہم اس ایوان کے تقدس کو

مجروح کریں۔ جناب محمد ارشد ملک، ایم پی اے نے قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وزیر اعظم

پاکستان کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے جن کو میں نے expunge کیا اور جناب محمد مرزا جاوید،

ایم پی اے لاء منسٹر صاحب پر حملہ آور ہوئے ہیں جس بات پر پورے ہاؤس کو condemn کرنا

چاہئے لہذا میں ان دونوں ممبران کو Rules of Procedure کے Rule 210 کے تحت آج

کی sitting کے لئے معطل کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

- (اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)
- اب ہم کارروائی کو آگے چلاتے ہیں اور تھوڑے سے سوالات بقایا رہ گئے ہیں۔
- رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! یہ بات تو already settle ہو گئی تھی۔
- جناب چیئر مین: جی، میری بات سنیں۔ ایوان کے ماحول کو بد مزہ نہیں کرتے بلکہ کارروائی کو آگے چلاتے ہیں۔
- رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔
- جناب سميع اللہ خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔
- جناب چیئر مین: جی، رانا مشہود صاحب بات کریں۔ Order in the House تمام ممبران تشریف رکھیں۔
- رانا مشہود احمد خان: بہت شکریہ۔ جناب چیئر مین! بات یہ ہے کہ اگر آپ proceedings کو نکال کر دیکھیں تو ارشد ملک صاحب نے کہا تھا کہ ایک شخص نشہ کرتا ہے۔
- جناب چیئر مین: جی، وہ proceeding بھی نکال کر دیکھ لیتے ہیں۔
- رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! حکومت نے خود ہی نام لینا شروع کر دیا تھا۔ ایک ایسی بات جس پر کسی کا نام ہی نہیں لیا گیا اس پر آپ کا یہ کہنا جبکہ مرزا صاحب تو اس side پر تھے انہوں نے کہاں سے لاء منسٹر صاحب پر حملہ کر دیا۔
- جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! Chair نے Ruling دے دی ہے لہذا کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔
- رانا مشہود احمد خان: ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہاؤس اچھے طریقے سے چلے۔
- جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! اب کارروائی کو آگے چلاتے ہیں۔
- رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میں بس windup کر رہا ہوں۔
- جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: دیکھیں، میں خود بھی ڈپٹی سپیکر رہا ہوں، سپیکر رانا محمد اقبال خان بھی ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں اور ہم نے ہمیشہ اس ہاؤس کی روایات کا خیال رکھا تھا۔ اُس وقت کی اپوزیشن کے ممبر ان جو کچھ بھی کرتے تھے اس حوالے سے آپ بے شک اس ہاؤس کا ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں۔ اپوزیشن کا کام حکومت کی غلطیوں کی نشاندہی کرنا ہے۔

جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! آپ کا point آگیا ہے اور Chair کی Ruling بھی آگئی ہے۔ آپ خود اس سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے آپ کو پتا ہے۔ اب Chair کی Ruling آگئی ہے لہذا میں دونوں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ ایوان سے تشریف لے جائیں۔ اب ہم کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: ہم اس بات پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، یہ آپ کا حق ہے۔

جناب سميع اللہ خان: ہم اس طرح کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR CHAIRMAN: Order in the House please.

جناب سميع اللہ خان: دیکھیں، ایک طرف ہاؤس نہیں چلے گا۔

رانا مشہود احمد خان: ہم اپنے ممبران کے حوالے سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! آپ کے پاس تین سال کا ریکارڈ ہے۔ آپ نے جن دو ممبران کے نام لئے ہیں ان کے ساتھ دو مزید بھی شامل ہیں لیکن میں اُن کا نام نہیں لیتا۔ ایجنڈے پر مقدس نام لکھے ہوتے ہیں لیکن کاغذ پھاڑ کر زمین اور پاؤں میں پھینکنا کتنی توہین ہے۔ ارشد ملک کا ریکارڈ دیکھ لیں کہ یہ شرارت اور دوسری پارٹی کی قیادت پر غلیظ الفاظ استعمال کرتے ہیں اور یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم ایسے الفاظ سن سکیں۔ ہم ان کی قیادت کا نام احترام سے لیتے ہیں لہذا ان کو شرم آنی چاہئے۔ جب ہم ان کی قیادت کا نام احترام سے لیتے ہیں پھر یہ کیوں

اس طرح کرتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کارروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے چلائیں کیونکہ ہمیں کسی کے pressure میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری صاحب! تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، رانا محمد اقبال خان!

جناب سینیٹ اللہ خان: جناب چیئر مین! کیا ایسی باتیں کر کے یہ ماحول ٹھیک کر رہے ہیں؟ ان کا دماغی علاج کروایا جائے۔

جناب چیئر مین: جناب سینیٹ اللہ خان! رانا محمد اقبال خان کو بات کرنے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! Chair نے جو آرڈر کیا ہے اس کو ہم اس لئے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ لاء منسٹر صاحب اب سے ایم پی اے نہیں بنے بلکہ کب سے ایم پی اے بن رہے ہیں۔ ہمارے ممبران یہاں کھڑے ہوئے تھے لیکن جس انداز سے انہوں نے ہمارے ممبران کو دھمکی دی کہ "آ، باہر نکل پھر میں دیکھتا ہوں۔" کیا آپ کے نزدیک یہ اچھی بات ہے؟ اگر یہ اچھی بات ہے، آپ اس کو اچھا سمجھتے ہیں اور جو آرڈر کر دیا ہے اس پر ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: رانا محمد اقبال خان! بات یہ ہے کہ وہ اُن پر جا کر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): راجہ صاحب نے کہا کہ یہاں پر مجھے نہ دھمکاؤ اور تم نے جو کرنا ہے وہ باہر کرنا۔

جناب سینیٹ اللہ خان: جناب چیئر مین! لاء منسٹر کو بھی suspend کریں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر کو suspend کرو" کی نعرہ بازی)

جناب چیئر مین: جن ممبران کی request آگئی ہے اُن کے سوالات pending ہو جائیں گے۔

تمام ممبران تشریف رکھیں۔ Order in the House please۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئر مین! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔ کورم پورا نہیں ہے۔
 جناب چیئر مین: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔
 (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔ جاری)

جناب چیئر مین: گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ اگلا سوال
 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 1488 کو dispose
 of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال
 نمبر 1543 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب علی عباس خان کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود
 نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 1671 کو dispose of کیا جاتا ہے۔
 جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، کورم پورا ہے کیونکہ counting ہو گئی ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا
 ہے۔ جی عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 1964 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور
 کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں رجسٹرڈ موٹر سائیکل لوڈر اور چنگ چکی رکشہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1964: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول ازراہ نوازش
 بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا موٹر سائیکل رکشہ بغیر نمبر پلیٹ یا رجسٹریشن کے چلانے کی اجازت ہے؟

(ب) لاہور میں کتنے رجسٹرڈ موٹر سائیکل لوڈر اور موٹر سائیکل رکشہ چل رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) قانوناً موٹر سائیکل رکشہ بغیر نمبر پلیٹ یا رجسٹریشن کے چلانے کی اجازت نہ ہے۔

(ب) لاہور میں رجسٹرڈ موٹر سائیکل لوڈر کی تعداد بمطابق کمپیوٹر ریکارڈ 4677 ہے اور رجسٹرڈ چنگچی رکشہ کی تعداد 1855 ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میں اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ قانوناً موٹر سائیکل رکشہ بغیر نمبر پلیٹ یا رجسٹریشن کے چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن میں جب سڑکوں پر دیکھتی ہوں تو مجھے بہت سے موٹر سائیکل اور رکشہ نظر آتے ہیں جن کی نمبر پلیٹ نہیں ہوتی تو میں اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ تشریف رکھیں محترمہ کورم دوبارہ پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے تو دوبارہ گنتی کی جائے۔ جناب خلیل طاہر سندھو کتنی دفعہ گنتی کریں گے کورم پورا ہے آپ خود بھی گنتی کر لیں آپ ہاؤس کے اندر ہیں آپ بھی گنتی میں شمار ہوں گے Order in the House please ان کو گنتی کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: کورم پورا ہے۔ اب دوبارہ گنتی ہوئی ہے آپ کی گنتی میں کوئی problem ہے اگر آپ کو تسلی نہیں تو آپ دوبارہ گنتی کر لیں۔ محترمہ عائشہ اقبال! جی آپ بات کر لیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔ جاری)

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! اس سوال کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ سڑکوں پر بہت سے موٹر سائیکل رکشہ بغیر نمبر پلیٹ کے نظر آتے ہیں تو اس پر تھوڑی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئر مین: جی منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): اس میں supplementary کیا ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: میرا اس میں supplementary یہ ہے کہ آپ نے مجھے جو جواب دیا ہے قانوناً موٹر سائیکل رکشہ بغیر نمبر پلیٹ یا رجسٹریشن کے چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن سڑکوں پر بہت سے موٹر سائیکل اور رکشہ بغیر نمبر پلیٹ نظر آتے ہیں تو میں اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئر مین! اس میں گزارش یہ ہے کہ 4710 لوڈر رکشہ چل رہے ہیں اور 3008 چنگ چکی ہیں ہم نے اس رکشہ، چنگ چکی کو رجسٹر کرنا ہوتا ہے جو Transport Department کا NOC لے کر آتا ہے Fitness Certificate Transport Department نے دینا ہوتا ہے اس کے بعد ہمارے پاس آتا ہے۔ اس کے بعد ہم اس کی checking کے مجاز ہوتے ہیں۔ Traffic Wardens نے اس کی checking کرنی ہوتی ہے۔ ہمارا تو general hold up جس میں ہم صرف token tax وغیرہ دیکھتے ہیں۔ (نعرہ تحسین)

جناب چیئر مین: اگلا سوال شیخ علاؤ الدین کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2134 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2448 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے لیکن ان کی request آئی ان کے سوال نمبر 2666 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شیخ علاؤ الدین کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2931 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3194 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3196 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3344 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب

سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3450 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 3623 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گاڑیوں کی رجسٹریشن ڈرائیونگ لائسنس کے ساتھ مشروط کرنے سے متعلق تفصیلات
*3623: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ ممکن ہے کہ گاڑی، موٹر سائیکل اور رکشہ کی رجسٹریشن کو ڈرائیونگ لائسنس کے ساتھ مشروط کر دیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

ڈرائیونگ لائسنس کو گاڑیوں کی رجسٹریشن کے ساتھ مشروط کرنا ممکن نہ ہے کیونکہ موٹر ویکلز مالکان کے لئے رجسٹرڈ گاڑی خود چلانے کی کوئی قانونی بندش نہ ہے مزید برآں افراد اور اداروں کے نام بیک وقت ایک سے زائد گاڑیاں بھی رجسٹرڈ ہوتی ہیں تاہم ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء اور استعمال کو دوران روڈ چیکنگ ٹریفک پولیس اور محکمہ کی طرف سے بھرپور انداز میں نافذ کیا جاسکتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئر مین! میرا supplementary سوال ہے کیا یہ ممکن ہے کہ گاڑی، موٹر سائیکل اور رکشہ کی رجسٹریشن کے وقت ڈرائیونگ لائسنس کی copy لگا دی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئر مین یہ possible نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اگر کوئی disable بند گاڑی لیتا ہے۔ اس کے پاس لائسنس نہیں ہوتا اور اگر کسی بچے کو اس کے والد نے گاڑی لے کر دی ہے تو وہ اپنے والد کے نام پر

گاڑی چلا رہا ہے تو اس کے پاس بھی لائسنس نہیں ہو گا۔ 18 سال کا ہو گا تو اس کا لائسنس بنے گا۔ تو یہ possible نہیں ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئر مین! یہ تو پھر قانون کی خلاف ورزی ہے بغیر لائسنس کے گاڑی چلانا۔ وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئر مین! گاڑی چلانے کی بات نہیں ہو رہی گاڑی کے نام کروانے کی بات ہو رہی ہے تو یہ possible نہیں ہے۔ **محترمہ عائشہ اقبال:** جناب چیئر مین! اس پر تھوڑی سی توجہ دی جائے کیونکہ نو عمر بچے بغیر لائسنس کے گاڑیاں چلا رہے ہیں شکریہ۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال ہے سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 1410 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے لیکن ان کی request آئی ان کے سوال pending کر دیا جائے لہذا ان کے سوال نمبر 4165 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کے سوال نمبر 2666 کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4480 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف رانا مشہود احمد خان، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب سمیع اللہ خان اور جناب محمد نواز چوہان اپنی نشستوں سے اٹھ کر سپیکر ڈائس کے سامنے جا کر "کورم پورانہ ہے" کے نعرے لگانے لگے)

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال میاں محمد شعیب اولیٰ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کے سوال نمبر 4527 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی میاں محمد شعیب اولیٰ کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 4528 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 5554 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رخسانہ کوثر کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 5743 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 5845 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب

محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 6056 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرمانہ ہیں لہذا ان کو سوال نمبر 6280 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 6547 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ تشریف فرمانہ ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 7047 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 7218 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں چلنے والے لوڈر رکشوں کی رجسٹریشن نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7218: محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اور ٹرانسپورٹ کی عدم دلچسپی اور قانونی سقم کی وجہ سے لاہور سمیت صوبہ بھر میں چلنے والے 50 ہزار سے زائد لوڈر رکشوں کی رجسٹریشن شروع نہ ہو سکی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رجسٹریشن نہ ہونے کی وجہ سے خزانے کو تقریباً 20 کروڑ روپے سے زائد کا نقصان ہو چکا ہے اور سالانہ ٹوکن ٹیکس کی مد میں خسارے کا سامنا ہے اور رجسٹریشن نہ ہونے کے باوجود مختلف کمپنیوں کی جانب سے یہ لوڈر رکشے تیار کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے ان لوڈر رکشوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ نہیں دیا جا رہا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک لوڈر رکشوں کی کوئی پالیسی نہیں بنائی جا رہی ہے کیوں وجوہات بیان کی جائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے گاڑیوں کی رجسٹریشن میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ ہے تاہم محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے کمرشل گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے موٹر ویکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 35 کے تحت فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنا لازم ہے۔ ایسی تمام کمرشل گاڑیاں جن کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہ ہو رجسٹر نہیں کی جاسکتیں۔

(ب) لوڈر رکشوں کی رجسٹریشن نہ ہونے سے متعلق جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے، تاہم مختلف کمپنیوں کی جانب سے لوڈر رکشہ کی تیاری اور بغیر رجسٹریشن سڑک پر لانے کے معاملات محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ آتے ہیں۔

(ج) محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔

(د) محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں گی؟

محترمہ سمرینہ جاوید: جناب چیئر مین! میں کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتی کیونکہ میں دیئے گئے جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب چیئر مین: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور آج کے سوالات بھی مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

اوپن لیٹر پر چلنے والی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں سے متعلقہ تفصیلات

*1488: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں تین لاکھ سے زائد گاڑیاں اور موٹر سائیکل اوپن لیٹر پر چل رہی ہیں؟

- (ب) اس حوالے سے محکمہ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟
- (ج) کتنی گاڑیاں بند کیں اور کتنی گاڑیوں کے چالان کئے، تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟
- وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):
- (الف) اس بات کا تعین نہیں کیا جاسکتا کہ صوبہ بھر میں تین لاکھ سے زائد گاڑیاں اور موٹر سائیکل اوپن لیٹر پر چل رہی ہیں کیونکہ محکمہ کے پاس اوپن لیٹر پر چلنے والی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے متعلق ڈیٹا بیس موجود نہ ہے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ کچھ گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں اوپن لیٹر کے ساتھ چلتی ہیں۔
- (ب) # صوبہ بھر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے آگاہی مہم کا باقاعدہ آغاز کیا گیا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے تادیبی کارروائی سے بچنے کے لئے گاڑی فوراً اپنے نام کروائیں۔
- # صوبہ بھر میں روزانہ کی بنیاد پر مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر روڈ چیکنگ کی جاتی ہے جس میں اوپن لیٹر پر چلنے والی گاڑیوں کے مالکان کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے تادیبی کارروائی سے بچنے کے لئے گاڑی فوراً اپنے نام کروائیں۔
- # محکمہ کی جانب سے حکومت کو رجسٹریشن اور ٹرانسفر کے عمل کو بائیومیٹرک کرنے کی تجویز بھیج دی گئی ہے جس پر کام جاری ہے۔
- (ج) چونکہ محکمہ کے پاس اوپن لیٹر کے ساتھ چلنے والی گاڑیوں کا ڈیٹا بیس موجود نہ ہے اس لئے دوران چیکنگ صرف ٹوکن ٹیکس کی ادائیگی اور غیر رجسٹرڈ گاڑیوں کو چیک کیا جاتا ہے اور موٹر ویکل آرڈیننس 1965 اور موٹر ٹیکسیشن ایکٹ 1958 کے تحت قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

صوبہ میں نان رجسٹرڈ گاڑیوں کی تعداد و آن لائن

رجسٹریشن سسٹم سے متعلق تفصیلات

*1543: جناب حامد رشید: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں نان رجسٹرڈ گاڑیوں کی تعداد کتنی ہے؟
 (ب) گاڑیاں فروخت کرنے والے اداروں کو بغیر رجسٹریشن ڈیلیوری سے روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
 (ج) آن لائن رجسٹریشن کے عمل کو آسان اور عام فہم بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) محکمہ کے پاس نان رجسٹرڈ گاڑیوں کی تعداد کے متعلق کوئی ڈیٹا نہیں موجود نہ ہے تاہم قانون کے موثر نفاذ سے ایسی گاڑیوں کی تعداد میں بتدریج کمی ہو رہی ہے۔
 (ب) موٹر ویکل آرڈیننس 1965 کے باب سوم، شیق نمبر 23 کے مطابق کوئی بھی گاڑی بغیر رجسٹریشن کے نہ چل سکتی ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے غیر رجسٹرڈ شدہ گاڑیوں کو چیک کرتے ہیں اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ مزید برآں ستمبر 2017 سے ڈیلرز ویکل رجسٹریشن سسٹم (DVRS) کا آغاز کیا گیا ہے جس کے تحت لائسنس یافتہ ڈیلرز اپنے شوروم پر ہی گاڑی کی ابتدائی رجسٹریشن کر سکتے ہیں اور نمبر پلیٹ بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد عوام کی سہولت اور اس عمل کو یقینی بنانا ہے کہ گاڑی خریدنے کے ساتھ ہی رجسٹریشن کی سہولت دستیاب ہو۔ اب تک پنجاب بھر میں 88 موٹر ویکل ڈیلرز کو لائسنس جاری کئے جا چکے ہیں جہاں پر اب تک مجموعی طور پر 4,11,515 گاڑیاں رجسٹرڈ کی جا چکی ہیں۔

(ج) آن لائن رجسٹریشن کی سہولت ابھی تک متعارف نہ کروائی گئی ہے تاہم حکومت اس سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے اور مستقبل قریب میں یہ سہولت بھی فراہم کر دی جائے گی۔

ضلع فیصل آباد میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹرز کی تعداد اور تعیناتی سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*1671: جناب علی عباس خان : کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت کتنے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹرز کس کس سرکل میں ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں؟
- (ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن فیصل آباد کے کتنے ملازمین اور افسران کے خلاف بدعنوانی اور رشوت کے کیسز چل رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) ضلع فیصل آباد میں مالی سال 19-2018 (ابتدائی 8 ماہ) میں ٹیکس وصولی کا ہدف کیا تھا اور اب تک کس حد تک وصولی کی گئی۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت 41 ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹرز پراپرٹی ٹیکس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جن کی سرکل وائر تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن فیصل آباد میں 5 افسران کے خلاف بدعنوانی اور رشوت کے کیسز چل رہے ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع فیصل آباد میں مالی سال 19-2018 (ابتدائی 8 ماہ) کا ہدف -/1,84,89,58,069 روپے تھا اور ابتدائی 8 ماہ میں -/1,420,017,825 روپے کی وصولی کی گئی۔ تاہم جولائی 2018 تا مئی 2019 کل وصولی -/1,98,25,22,780 روپے بنتی ہے۔

صوبہ بھر میں حادثات میں اضافہ اور اس کے سدباب کے لئے

اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2134: شیخ علاؤ الدین: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی سڑکوں بشمول تمام (Highways) پر ٹریکٹر ٹریلیوں سے حادثات کی تعداد ہزاروں میں ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹریکٹر ٹریلی کے کمرشل استعمال کی اجازت صرف 1500 روپے فیس لے کر محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن دے دیتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) صوبہ بھر کی سڑکوں بشمول ہائی ویز پر ٹریکٹر ٹریلیوں سے حادثات کے اعداد و شمار محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہیں۔

(ب) جہاں تک ٹریکٹر ٹریلی کے کمرشل استعمال کی اجازت کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اس کی اجازت بھی محکمہ ایکسائز کے دائرہ کار میں نہ ہے بلکہ ٹریکٹر ٹریلی کو زرعی استعمال سے کمرشل استعمال میں تبدیلی کی اجازت محکمہ ٹرانسپورٹ کا اختیار ہے جو پنجاب موٹروہیکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 39 کے تحت فٹنس سرٹیفیکیٹ جاری کرتا ہے بعد ازاں محکمہ ہذا فٹنس سرٹیفیکیٹ کی بنیاد پر ٹریکٹر ٹریلی کی کلاس کی تبدیلی زرعی استعمال سے کمرشل پنجاب موٹروہیکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 33 کے تحت کرتا ہے جس کی فیس - / 3,000 روپے ہے۔

فیصل آباد: محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین کی

تعداد اور ٹیکسز کی مد میں جمع رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2448: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد میں محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں، ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟
- (ب) فیصل آباد میں مالی سال 19-2018 میں محکمہ کو کتنی آمدن کس کس ٹیکس سے ہوئی ہے؟
- (ج) محکمہ کون کون سے ٹیکس فیصل آباد کے شہریوں سے وصول کر رہا ہے؟
- (د) محکمہ کے کتنے ملازمین کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی چل رہی ہے ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں کتنے انسپٹر A.E.T.O اور E.T.O تعینات ہیں؟

(و) اس ضلع میں کس کس کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) فیصل آباد میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا ایک دفتر ہے جو کہ سول لائنز، نزد باغ جناح واقع ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کے قائم کردہ سہولت مرکز واقع ستیانہ روڈ، بالمقابل ملڈ و ملڈز میں بھی موٹر رجسٹریشن کا عملہ خدمات سر انجام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ تحصیل چک جھمرہ، جڑانوالہ، تاندلیانوالہ، سمندری، ڈجکوٹ میں ذیلی دفاتر کام کر رہے ہیں۔ (تفصیلات ملازمین عہدہ اور گریڈ وائز جنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
- (ب) فیصل آباد میں مالی سال 19-2018 میں محکمہ کو جو آمدن ہوئی ہے اس کی تفصیل ٹیکس وائز درج ذیل ہے:-

1- پر اپریٹی ٹیکس	- / 1,11,39,77,844 روپے
2- موٹر ویکل ٹیکس	- / 62,05,57,557 روپے
3- پروفیشنل ٹیکس	- / 5,70,60,938 روپے
4- تفریحی ٹیکس	- / 55,41,875 روپے
5- ایکسائز ڈیوٹی	- / 10,97,59,137 روپے
6- کاٹن فیس	- / 15,73,993 روپے
7- لگژری ہاؤس ٹیکس	- / 1,96,73,404 روپے

(ج) محکمہ مندرجہ ذیل ٹیکس فیصل آباد کے شہریوں سے وصول کر رہا ہے۔

- 1- پراپرٹی ٹیکس
- 2- موٹر ویکل ٹیکس
- 3- پروفیشنل ٹیکس
- 4- تفریحی ٹیکس
- 5- ایکسائز ڈیوٹی
- 6- کاٹن فیس
- 7- لکڑی ہاؤس ٹیکس

(د) محکمہ کے دو ملازمین کے خلاف قانونی / محکمہ کارروائی چل رہی ہے ان ملازمین کے نام عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہیں۔

- 1- محمد صہیب، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (BS-16) کے خلاف رشوت ستانی، نااہلی اور حکم عدولی کے الزام پر انکوائری زیر پیڈ ایکٹ مجریہ 2006 چل رہی ہے۔

- 2- کاشف فرینک ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (BS-16) کے خلاف نااہلی اور حکم عدولی کے الزام پر انکوائری زیر پیڈ ایکٹ مجریہ 2006 چل رہی ہے۔

(ه) ضلع فیصل آباد میں تعینات انسپکٹرز، AETO اور ETO کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
1	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	6
2	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	5
3	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	68

(و) ضلع فیصل آباد میں کیڈروائز خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
1	ڈپٹی ڈائریکٹر	1
2	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایڈمن)	1
3	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز)	1
4	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ڈائریکٹوریٹ)	1
5	سپرٹنڈنٹ	2
6	ہیڈ کانسٹیبل	6

7	کانٹنبل	1
8	اسسٹنٹ	3
9	سینئر کلرک	7
10	جونیئر کلرک	3
11	پٹواری	1

صوبہ میں گاڑیوں کی نمبر پلیٹ فیس وصولی کے باوجود

اجراء میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

* 2931: شیخ علاؤ الدین: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت 5 لاکھ کے قریب نئی کاریں اور موٹر سائیکلیں بغیر نمبر پلیٹ کے چل رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نمبر پلیٹس کی فیس عرصہ دراز سے جمع ہو چکی ہے لیکن مالکان کو نمبر پلیٹیں جاری نہ کی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نمبر پلیٹس نہ ہونے کی وجہ سے ٹریفک پولیس اور گاڑیوں کے مالکان کے درمیان لڑائی جھگڑے معمول بن چکے ہیں؟

(د) ان گاڑیوں کے مالکان سے وصول کردہ اربوں روپیہ کس کی جیب میں گیا ہے اور بغیر نمبر پلیٹ موٹر سائیکل اور گاڑیوں کے ذریعہ جرائم کا ذمہ دار کون ہے؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ نمبر پلیٹوں کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے رجسٹریشن کارڈ اور فائلیں بھی مالکان کو نہیں مل رہیں۔ اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ تمام رجسٹرڈ شدہ موٹر سائیکلوں اور موٹر کاروں پر نمبر پلیٹس

آویزاں ہیں۔ تاہم کچھ عرصہ سے محکمہ سکیورٹی فیچرڈ کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس جاری

کرنے سے بوجہ قاصر ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ سیورٹی فیچرڈ کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی سرکاری فیس گاڑیوں کی رجسٹریشن کے وقت وصول کی جا رہی ہے تاہم مالکان کو نمبر پلیٹس کی ترسیل پر وکیورمنٹ پروس مکمل ہونے کے بعد فوراً جاری کر دی جائیں گی۔

(ج) محکمہ نے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے اجراء میں تاخیر سے تمام سٹیک ہولڈرز خاص طور پر انسپکٹر جنرل پولیس، پنجاب کو مطلع کیا ہے۔ مزید برآں CTO لاہور کی طرف سے اس ضمن میں کارروائی نہ کرنے کے حوالے سے ٹریفک اہلکاروں کو جاری کردہ ہدایات بھی ریکارڈ کا حصہ ہیں۔

(د) گاڑیوں کے مالکان سے سیورٹی فیچرڈ کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی مد میں وصول کردہ رقم حکومت پنجاب کے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ریوالونگ فنڈ میں جمع ہو رہی ہے جس کا باقاعدگی سے آڈٹ اور ریمنسلیشن بھی کی جا رہی ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ تمام رجسٹرڈ ویکلز پر نمبر پلیٹس آویزاں ہیں اور اس سلسلہ میں محکمہ کے ساتھ ساتھ پنجاب پولیس، ٹریفک پولیس اور سیف سٹی اتھارٹی بھی متحرک ہیں۔

(ه) یہ درست نہ ہے۔ مالکان کو رجسٹریشن کارڈز اور فائل کی ترسیل بروقت یقینی بنائی جا رہی ہے اور سمارٹ کارڈ کے اجراء میں جو وقتی طور پر وقفہ آیا تھا اس پر بھی قابو پایا جا چکا ہے۔

ضلع جھنگ میں ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کی پُر

اور خالی اسمیوں سے متعلق تفصیلات

*3194: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع جھنگ میں انسپکٹر ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کی منظور شدہ اسمیاں کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں ان کی مکمل تعداد سے آگاہ فرمائیں نیز مقامی ڈومیسائل کے کتنے افراد کتنے عرصہ سے اسی ضلع میں تعینات ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):
ضلع جھنگ میں انسپٹر ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نار کو ٹکس کنٹرول کی اسامیوں کی تعداد کے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں:

انسپٹر کی کل منظور شدہ اسامیاں = 12 عدد

انسپٹر کی خالی اسامیاں = 2 عدد

جبکہ مقامی ڈومیسائل کے حامل افراد اور ان کے عرصہ تعیناتی کے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام انسپٹر	تاریخ تعیناتی جھنگ	عرصہ تعیناتی 29 اکتوبر 2019 تک	ڈومیسائل
1	سید محمد حسن موسیٰ	05.01.2000	19 سال 9 ماہ 24 دن	جھنگ
2	خالد داد	17.10.1995	24 سال 12 ماہ 0 دن	جھنگ
3	عرفان ٹکس	27.06.2006	13 سال 4 ماہ 2 دن	جھنگ
4	عبداللہ	03.03.2016	3 سال 7 ماہ 26 دن	جھنگ
5	محمد یعقوب خان	24.12.2012	6 سال 10 ماہ 5 دن	جھنگ
6	عون رضا	20.07.2017	2 سال 3 ماہ 9 دن	جھنگ
7	علی شاہ زیب	22.09.2016	3 سال 1 ماہ 7 دن	جھنگ
8	محمد اسلم	08.08.2019	0 سال 2 ماہ 23 دن	جھنگ
9	اکبر علی	06.11.2018	0 سال 11 ماہ 23 دن	جھنگ

جھنگ: پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے والے لوگوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3196: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس ادا کرتے ہیں؟

(ب) ضلع جھنگ میں 2015 سے 2018 تک کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع جھنگ میں ٹوٹل 24494 لوگ پراپرٹی ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع جھنگ میں 2015 سے 2018 تک وصول کردہ پراپرٹی ٹیکس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سال	پراپرٹی ٹیکس
2014-15	4,01,62,295/-
2015-16	4,48,62,508/-
2016-17	4,92,15,808/-
2017-18	5,19,98,739/-
2018-19	5,35,32,931/-
میزان	23,97,72,281/-

صوبہ میں گاڑیوں کی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے اجراء میں التواء سے متعلقہ تفصیلات
*3344: محترمہ اسوہ آفتاب: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول اذراہ
نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں دو لاکھ سے زائد شہری کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے
لئے رقم جمع کرا چکے ہیں اس کے باوجود ان کو نمبر پلیٹس نہیں دی جا رہی ہیں؟
(ب) کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس التواء کا شکار کیوں ہیں اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟
وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) سال 2018 کی دوسری سہ ماہی سے صوبہ بھر میں رجسٹریشن کے وقت نمبر پلیٹس کی
فیس وصول کی جا رہی ہے۔ حکومت کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے جلد اجراء کے لئے سر
گرم عمل ہے اور مستقبل قریب میں کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی فراہمی کو یقینی بنانے کے
لئے انتہائی سرعت کے ساتھ ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ب) کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے اجراء کے لئے ہونے والا آخری معاہدہ گذشتہ دور حکومت
میں ختم ہو گیا تھا۔ نئے معاہدے کے لئے بروقت اقدامات کے باوجود معاملہ کے
عدالت میں زیر سماعت ہونے کی وجہ سے اور بعد ازاں بولی میں حصہ لینے والی کمپنیوں

کی عدم دلچسپی کے باعث نئے معاہدے کی کارروائی کو روک دیا گیا۔ تاہم موجودہ حکومت اس حوالے سے ہنگامی بنیادوں پر کام کر رہی ہے اور جلد ہی اس مسئلے پر قابو پا لیا جائے گا۔

ضلع رحیم یار خان میں ایکسائز انسپکٹر کی اسامیوں کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3450: سید عثمان محمود: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ضلع رحیم یار خان میں انسپکٹر ایکسائز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں نیز انسپکٹر ایکسائز کب سے تعینات ہیں؟
- (ج) ان میں کتنی اسامیاں پر اور کتنی کب سے خالی ہیں ان کی مکمل تعداد سے آگاہ کریں نیز مقامی ڈومیسائل کے کتنے افراد کتنے عرصہ سے اسی ضلع میں تعینات ہیں؟
- (د) مذکورہ ضلع کا محکمہ منظور شدہ بجٹ کتنا ہے اور اس کو کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے کل دفاتر کی تعداد 8 ہے جن میں سے 4 دفاتر رحیم یار خان، خان پور، لیاقت پور اور صادق آباد تحصیلوں میں ہیں جبکہ 4 نئے ریٹنگ ایریاز ظاہر پیر، کوٹ سماہ، ترنڈہ سوائے خان اور احمد پور لمہ میں ہیں۔
- (ب) ضلع رحیم یار خان میں انسپکٹر ایکسائز کی کل منظور شدہ اسامیاں 23 ہیں۔ تفصیل مدت تعیناتی جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) اس وقت ضلع رحیم یار خان میں منظور شدہ اسامیوں میں سے 18 ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹرز کی اسامیاں پُر ہیں جب کہ 5 اسامیاں خالی ہیں نیز ضلع رحیم یار خان میں تعینات تمام 18 انسپکٹرز مقامی (رحیم یار خان) ڈومیسائل کے حامل ہیں۔ خالی اسامیوں

اور انسپکٹرز کے عرصہ تعیناتی کی تفصیلات بالترتیب جھنڈی (ب) اور جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ضلع کا محکمہ کا منظور شدہ بجٹ 1 کروڑ 72 لاکھ 66 ہزار 5 سو روپے ہے جو درج ذیل مدات میں خرچ ہوتا ہے:

نمبر شمار	مد	بجٹ
1	تنخواہ	1,63,21,000
2	کرایہ دفتری عمارت	3,55,000
3	یوٹیلیٹی بلز	81,000
4	سٹیشنری	61,000
5	فیول	73,000
6	متفرقات	3,75,500
	میزان	1,72,66,500

چینیوٹ: محکمہ ایکسائز کے دفاتر، ایکسائز اور پراپرٹی ٹیکس کی

مد میں آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*4010: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹیکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع چینیوٹ میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟
- (ب) موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (ج) ایکسائز ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (د) اس ضلع سے محکمہ کو کتنی آمدن سال 19-2018 اور 20-2019 میں ہوئی ہے؟
- (ه) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن اور یہ ٹیکس کس شرح سے کن کن شہروں اور قصبوں سے وصول کیا جا رہا ہے؟
- (و) پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ایکسائز کے 4 دفاتر ہیں۔ یہ دفاتر چنیوٹ، لالیاں، چناب نگر اور بھوانہ میں ہیں اور ان میں 32 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفتر میں 7 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) ایکسائز ٹیکس کی وصولی کے لئے 6 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) محکمہ کو اس ضلع سے سال 19-2018 اور 20-2019 میں ہونے والی آمدن کی

تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	سال	آمدن (روپے)
1	2018-19	11,10,01,036/-
2	2019-20 (فروری تک)	8,70,11,382/-
میزان		19,80,12,418/-
(ہ) ضلع چنیوٹ میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن کے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں۔		

نمبر شمار	سال	آمدن (روپے)
1	2018-19	5,86,96,183/-
2	2019-20 (فروری تک)	5,07,87,260/-
میزان		10,94,83,443/-

پراپرٹی ٹیکس (ARV) Annual Rental Value پر 5 فیصد کی شرح سے وصول کیا جاتا ہے۔

پراپرٹی ٹیکس چنیوٹ، لالیاں، چناب نگر، بھوانہ سے وصول کیا جاتا ہے۔

(و) پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹر کی تعداد 10840 ہے۔

لاہور میں شراب فروشی کے لائسنس ہولڈر ہوٹلز کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*4480: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول

ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) شہر لاہور میں کتنے ہوٹلوں و دیگر مراکز کے پاس شراب فروشی کے لائسنس ہیں؟
- (ب) ماہ دسمبر 2019 سے فروری 2020 تک تاحال مذکورہ لائسنس ہولڈرز شراب فروشوں نے کتنی شراب فروخت کی؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ہوٹل انتظامیہ بغیر پرمٹ لوگوں میں بھی شراب فروخت کرتی ہے؟
- (د) محکمہ نے بغیر پرمٹ لوگوں میں شراب فروشی کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) لاہور میں مندرجہ ذیل ہوٹلوں کو شراب فروخت کرنے کے لائسنس (L-2) جاری کئے گئے ہیں۔

- 1- پرل کائنٹیننٹل ہوٹل، شاہراہ قائد اعظم، لاہور
 - 2- آواری ہوٹل، شاہراہ قائد اعظم، لاہور
 - 3- میسرز فور پوائنٹس ہائی شیراٹن ہوٹل، 25-26 ایجرٹن روڈ لاہور۔
 - 4- میسرز ایمپیسڈر ہوٹل، 7 ڈیوس روڈ، لاہور۔
 - 5- میسرز فلیٹیز ہوٹل، ایجرٹن روڈ، لاہور۔ (جو کہ معطل ہے)
 - 6- میسرز یونی کارن پریسٹیج لمیٹڈ، نزد نیو ایر پورٹ، لاہور
- (تجدید کا کیس عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے)

- (ب) مذکورہ لائسنس ہولڈرز ہوٹلوں نے مذکورہ پیریڈ کے دوران درج ذیل مقدار شراب فروخت کی:

نام ہوٹل	فروخت شدہ شراب (گیلن)
1- پرل کائنٹیننٹل ہوٹل	37858
2- آواری ہوٹل	19705.20
3- فور پوائنٹس ہائی شیراٹن ہوٹل	37791
4- ایمپیسڈر ہوٹل	31815.16
میزان	127169.41

- (ج) یہ درست نہ ہے۔ ہوٹل انتظامیہ بغیر پر مٹ لوگوں کو شراب فروخت کرنے کی مجاز نہ ہے اور صرف پر مٹ ہوٹلوں کو ہی شراب فروخت کرنے کی مجاز ہے۔
- (د) ایکسائز برانچ لاہور نے مالی سال 20-2019 کے دوران شراب کی غیر قانونی فروخت پر کارروائی کرتے ہوئے لاہور شہر کے مختلف تھانوں میں کل 11 ایف آئی آرز مختلف افراد کے خلاف درج کروائیں جن سے کل 495 لیٹر شراب برآمد کی۔

گاڑیوں کی یونیورسل نمبر پلیٹوں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4527: میاں محمد شعیب اویسی: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقا حکومت نے صوبہ بھر میں Universal گاڑیوں کی نمبر پلیٹ جاری کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اس پر کہاں تک عمل درآمد ہوا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر یونیورسل نمبر پلیٹ کا سسٹم رائج کیا جاتا ہے تو اس طرح ریونیو بھی متعلقہ ضلع کا بڑھ جائے گا؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابقا حکومت نے صوبہ بھر میں گاڑیوں کی یونیورسل نمبر سکیم جاری کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جو تکمیل کے حتمی مراحل میں ہے۔ درکار قانونی ترامیم ہو چکی ہیں اور موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MTMIS) میں ڈویلپمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے اور جلد ہی یونیورسل نمبر سکیم کا اجرا کر دیا جائے گا۔

(ب) مارکیٹ فیکٹر کی وجہ سے لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کا بوجھ دوسرے اضلاع کی نسبت زیادہ ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ یونیورسل نمبر پلیٹس سسٹم رائج ہونے کے بعد رجسٹریشن کا بوجھ متعلقہ اضلاع میں منتقل ہو جائے گا جس سے ان اضلاع کا ریونیو بھی بڑھ جائے گا۔

بہاولپور میں گاڑیوں کی نمبر پلیٹ اور سمارٹ کارڈ جاری نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات
 *4528: میاں محمد شعیب اویسی: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ
 نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں گاڑیوں کی چھ ماہ سے نمبر پلیٹ اور سمارٹ کارڈ جاری
 نہیں ہو رہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟
 وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے اجراء کے لئے ہونے والا آخری معاہدہ مئی 2017 میں ختم ہو
 گیا تھا۔ نئے معاہدے کے لئے بروقت اقدامات کے باوجود معاملہ کے عدالت میں زیر
 سماعت ہونے کی وجہ سے اور بعد ازاں بولی میں حصہ لینے والی کمپنیوں کی عدم دلچسپی کے
 باعث نئے معاہدے کی کارروائی کو روک دیا گیا۔ تاہم موجودہ حکومت اس حوالے سے
 ہنگامی بنیادوں پر کام کر رہی ہے اور NRTC کے ساتھ حکومتی منظوری کے بعد معاہدے
 کو حتمی شکل دی جا رہی ہے جس کے بعد نمبر پلیٹ کی فراہمی کا آغاز معاہدہ کے مطابق کر دیا
 جائے گا اور اس مسئلے پر قابو پا لیا جائے گا اور گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری نہ ہونے کے
 متعلق عرض ہے کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے دفاتر کی بندش اور مشینوں میں تکنیکی خرابی کی
 وجہ سے ضلعی دفاتر کو سمارٹ کارڈ جاری نہ کئے جاسکے تاہم حکومت کی اجازت کے بعد اب
 تمام دفاتر کھل چکے ہیں اور کارڈز کی سپلائی بھی شروع کی جا چکی ہے اور جلد ہی بیک
 لاگ (backlog) کلیئر کر دیا جائے گا؟

بہاولپور: محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے دفاتر

اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5554: ملک خالد محمود باہر: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ
 نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

- (ب) ان میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جا رہے ہیں؟
- (ج) ان دفاتر میں کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وار تعینات ہیں؟
- (د) اس محکمہ کی اس ضلع کی سال 2019-20 اور 2020-21 کی آمدن کتنی ہے یہ آمدن کن کن ذرائع سے وصول ہوتی ہے؟
- (ه) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے Defaulter ہیں ان سے کتنی رقم وصول کرنی ہے؟
- (و) کیا حکومت اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس، ہوٹل ٹیکس و دیگر ٹیکسز کی وصولی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے کل 5 دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفس، بہاولپور
- 2- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن سب آفس، احمد پور شرقیہ
- 3- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن سب آفس، یزمان
- 4- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن سب آفس، خیرپور ٹامیوالی
- 5- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن سب آفس، حاصل پور

(ب) ان دفاتر میں درج ذیل مدت اور محاصل کی تشخیص اور وصولی کے متعلق فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں:

- 1- گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس
- 2- ٹوکن ٹیکس
- 3- پراپرٹی ٹیکس
- 4- ایکسٹرا ڈیوٹی
- 5- تفریحی ٹیکس
- 6- پروفیشنل ٹیکس
- 7- لکڑی ہاؤس ٹیکس
- 8- کاٹن فیس

اس کے علاوہ وفاقی محصولات کی مد میں وڈ ہولڈنگ ٹیکس اور ایڈوانس انکم ٹیکس گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن ٹیکس کے ساتھ وصول کئے جاتے ہیں۔

- (ج) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) اس محکمہ کی اس ضلع کی سال 2019-20 اور 2020-21 کی آمدن کی تفصیلات لف جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) اس ضلع میں دسمبر 2020 تک محکمہ ہذا کے Defaulters کی تعداد 19,808 ہے اور ان سے - / 6,18,61,940 روپے کی رقم وصول کرنی ہے۔
- (و) محکمہ ہذا اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس اور دیگر صوبائی محصولات کی وصولی کر رہا ہے جبکہ ہوٹل ٹیکس محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔

لاہور: سال 2018 تا 2020 تک کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹ کے

حصول کے لئے درخواستوں کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*5743: محترمہ رخصانہ کوثر کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں 2018 سے 2020 تک کتنے لوگوں نے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹ کے لئے درخواستیں جمع کروائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران نمبر پلیٹ کی مد میں محکمہ نے کتنا ریونیو اکٹھا کیا تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی گاڑیوں کو کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹ جاری کی گئیں اور کتنی گاڑیوں کو نمبر پلیٹ ابھی تک جاری نہیں ہوئیں نمبر پلیٹ جاری نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں نیز حکومت کب تک تمام گاڑیوں کو کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹ جاری کر دے گی؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) لاہور میں 2018 سے 2020 تک کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے لئے 14,04,549 لوگوں نے درخواستیں جمع کروائیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ کو 1,23,59,54,935 روپے کارپونیو نمبر پلیٹ کی مد میں جمع ہوا۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں محکمہ نے 4,80,145 نمبر پلیٹ جاری کی ہیں جب کہ بقیہ 9,24,404 نمبر پلیٹس پروڈکشن کے فوراً بعد گاڑی مالکان کو ان کے دیئے گئے پتے پر ارسال کر دی جائیں گی۔ حکومت کی جانب سے نیا کنٹریکٹ جدید بنیادوں پر کیا جا رہا ہے جو کہ تکمیلی مراحل میں ہے جس کی بنا پر تاخیر ہوئی ہے۔ تین ماہ تک پروڈکشن کا آغاز ہو جائے گا اور گاڑی مالکان کو نمبر پلیٹس کی فراہمی شروع ہو جائے گی۔

محکمہ آبکاری و محصولات و اینٹی نارکوٹکس کی آمدن سے متعلق تفصیلات

*5845: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر مالی سال 19-2018-20 اور 2020-21 میں محکمہ آبکاری، محصولات و اینٹی نارکوٹکس کو کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) یہ آمدن کس کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی ہے؟

(ج) کتنی رقم اسی ضلع میں کس کس منصوبہ جات پر خرچ کی گئی ہے ان منصوبہ جات کی مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع بہاولنگر میں مالی سال 19-2018-20، 2020-21 اور 2020-21 میں محکمہ آبکاری، محصولات و اینٹی نارکوٹکس کو حاصل ہونے والی آمدن کی مدوار سال وار تفصیل جھنڈی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) یہ آمدن درج ذیل ہیڈ آف اکاؤنٹس کے تحت سرکاری خزانہ میں جمع کروائی گئی ہے۔

نمبر شمار	مد	ہیڈ آف اکاؤنٹ
1	پراپرٹی ٹیکس	B01301
2	موٹرو پیکل ٹیکس	B02801 to B02803

B01603 & B01601	پروفیشنل ٹیکس	3
B03035	کاسٹ فیس	4
B02613 & B02612	ایکسائز ڈیوٹی	5
B03002	تفریحی ٹیکس	6
B01303	لکٹوری ہاؤس ٹیکس	7
(ج) محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔		

فیصل آباد شہر میں محکمہ آبکاری و محصولات کے دفاتر اور کام کی

نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

*6056: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کون کون سے محکمہ ہذا کے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان دفاتر میں کون کون سے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ب) اس شہر سے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی آمدن محکمہ ہذا کو کس کس مد سے ہوئی ہے تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس شہر کے ہوٹلوں میں کون کون سے ملازمین ڈیوٹی دے رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں ان کے ذمہ ان ہوٹلوں کی نگرانی کے کون کون سے کام سونپے گئے ہیں؟

(د) ہوٹلوں سے کس کس مد میں محکمہ کون کون سے ٹیکس وصول کرتا ہے ان کی آمدن کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ کا ایک ہی دفتر قائم ہے جو کہ سول لائنز نزد جناح باغ واقع ہے۔ اس دفتر میں پراپرٹی ٹیکس، موٹرویکل ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ سے متعلقہ امور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

(ب) اس شہر سے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں حاصل ہونے والی آمدن کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

مد	سال 2019-20	سال 2018-19
پراپرٹی ٹیکس	1,04,63,68,536	1,11,87,88,702
موٹر و ہیکل ٹیکس	46,30,05,015	62,05,55,840
پروفیشنل ٹیکس	5,71,23,029	5,70,84,320
تفریحی ٹیکس	31,04,653	55,51,794
ایکسائز ڈیوٹی	9,41,07,562	10,81,28,415
کاشن فیس	8,37,679	15,73,993
لگژری ہاؤس ٹیکس	13,07,500	1,96,72,904
میزان	1,66,88,53,974	1,93,13,55,968

(ج) سرینا ہوٹل، واقع سول لائنز باغ جناح محکمہ سے 2-L لائسنس یافتہ ہے جس میں وینڈ فیس اور Still Head Duty کی وصولی کی نگرانی محمد شاہد عطاء، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (BS-17) کی ہے۔ فیلڈ میں ہوٹلوں سے پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس کی وصولی کے لئے انسپکٹر BS-16 تعینات کیا جاتا ہے جو کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر BS-17 کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔

(د) سرینا ہوٹل مذکورہ بالا سے Vend Fee اور Still Head Duty کی وصولی برائے سال 19-2018 اور 20-2019 مبلغ -/9,23,61,742 اور -/2,361,742,9/- کی وصولی برائے سال 19-2018 اور 20-2019 مبلغ -/7,94,22,265/- روپے بالترتیب ہے۔ پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس وصولی کی تفصیل جُز (ب) کے ضمن میں بیان کی جا چکی ہے۔

اوکاڑہ: محکمہ آبکاری محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین،

آمدن اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*6280: جناب منیب الحق: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ میں محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام مع عہدہ بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے دفاتر و موٹر رجسٹریشن آفسز کہاں کہاں ہیں؟

(ج) اس ضلع کی آمدن سال 2018-19 اور 2019-20 کی مدد اور ٹیکس وائرز بتائیں؟

(د) اس ضلع میں ان سالوں کے دوران کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی ہے اور کتنا فنڈ وصول ہوا ہے؟

(ه) اس ضلع سے پراپرٹی ٹیکس و دیگر ٹیکس کی مددات کی آمدن بھی ان سالوں کی بتائیں؟

(و) پراپرٹی ٹیکس کہاں کہاں سے کس ریشہ سے وصول کیا جا رہا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) اوکاڑہ میں محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین مع عہدہ کی تفصیلات (جھنڈی-الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں۔

(ب) اس ضلع میں دفاتر و موٹر رجسٹریشن آفسز کی تفصیلات درج ذیل ہیں

ایڈریس	آفس نام
ڈسٹرکٹ کمپلیکس اوکاڑہ	1- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفس و موٹر رجسٹریشن آفس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اوکاڑہ
میچلز روڈ رینالہ خورد	2- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفس (سب آفس)
دیپالپور کچہری چوک	3- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفس (سب آفس)
حوہلی کھاریلوے روڈ	4- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفس (سب آفس)
حجرہ شاہ مقیم اٹاری روڈ	5- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفس (سب آفس)
بصیر پور صدر بازار	6- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفس (سب آفس)
منڈی احمد آباد سنگھن پور روڈ	7- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفس (سب آفس)

(ج) اس ضلع کی آمدن سال 2018-19 اور 2019-20 کی مدد و ٹیکس وائرز تفصیلات

(جھنڈی-ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) اس ضلع میں ان سالوں کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن اور وصول ہونے والے فنڈ

کی تفصیلات (جھنڈی-ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ه) اس سوال کا جواب جز (ج) کے ضمن میں بیان کیا جا چکا ہے۔

(و) پراپرٹی ٹیکس مجریہ پنجاب اربن ایموواہیل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کے سیکشن 3 اور سیکشن 5 اور A-5 کے تحت وصول کیا جاتا ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی شرح سالانہ تشخیص کا 5 فیصد ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں مندرجہ ذیل ریٹنگ ایریاز سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے:

نمبر شمار / شہر / قصبہ کیٹگری رہائشی کمرشل

1	اوکاڑہ	G &E,F	G &E,F
2	دیپالپور	G &E, F	G &C,D,E,F
3	رینالہ خورد	G &D,E,	G &D,E,F
4	اختر آباد	G	G
5	بصیر پور	G	G
6	منڈی احمد آباد	G	G
7	حویلی لکھا	G	G
8	گوگیرہ	G	G
9	حجرہ شاہ متیم	G	G

پراپرٹی ٹیکس کی کیٹگری وار تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: موٹر برانچ فریڈ کوٹ میں گاڑیوں و موٹر سائیکلوں کی

رجسٹریشن و ٹرانسفر سے متعلقہ تفصیلات

*6547: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹس کنٹرول ازراہ

نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موٹر برانچ فریڈ کورٹ ہاؤس لاہور میں تعینات ای ٹی اوز اور ڈیٹا انٹری آپریٹرز کی تعداد

عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس برانچ میں یکم دسمبر 2018 تا یکم جون 2020 تک کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں رجسٹرڈ اور کتنی گاڑیاں و موٹر سائیکلیں ٹرانسفر ہوئیں تفصیل بتائی جائے ان سے محکمہ کو کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی ہے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران جو گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں رجسٹرڈ اور ٹرانسفر ہوئیں ان میں سے کتنی گاڑیوں، موٹر سائیکلوں کی نمبر پلیٹس اور کارڈز کا اجراء ہو چکا ہے، کتنے ابھی تک Pending ہیں ان کے جاری نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں، اس میں کون کون سے ملازمین ملوث ہیں، ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے تفصیل بتائی جائے؟

(د) مذکورہ ملازمین میں سے کون کون سے ایک ہی جگہ عرصہ پانچ سال سے زائد تعینات ہیں ان کو یہاں سے ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ه) اس وقت ان میں سے کس کس آپریٹر اور ای ٹی اوز کے خلاف محکمہ اور قانونی کارروائی کہاں کہاں چل رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) موٹر برانچ فرید کورٹ ہاؤس لاہور میں اس وقت پانچ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز (گریڈ 17) و 26 ڈیٹا انٹری آپریٹرز (گریڈ 12) میں کام کر رہے ہیں

(ب) مذکورہ برانچ میں یکم دسمبر 2018 تا یکم جون 2020 تک جو گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں رجسٹرڈ اور ٹرانسفر ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹگری	گاڑیوں کی تعداد	رجسٹریشن فیس	گاڑیوں کی تعداد	ٹرانسفر فیس
موٹر کار	95,687	3,06,81,21,412/-	2,68,188	34,26,51,950/-
موٹر سائیکل	1,40,193	11,91,58,603/-	5,325	7,99,350/-
میزان	2,35,880	3,18,72,80,015/-	2,73,513	34,34,51,300/-

(ج) یکم دسمبر 2018 تا یکم جون 2020 تک کے تمام کارڈز کا اجراء ہو چکا ہے اور کوئی بھی pending نہ ہے۔ تاہم نمبر پلیٹس کے اجراء میں کچھ ناگزیر قانونی مسائل کی وجہ سے تاخیر ہوئی البتہ محکمہ نے گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ بنیادوں پر نمبر پلیٹس کی فراہمی کا معاہدہ کر لیا ہے اور Covid-19 کی وجہ سے مشکلات کے باوجود نمبر پلیٹس کی تیاری

کا آغاز کر دیا ہے اور اپریل کے دوسرے ہفتے سے نئی رجسٹرڈ گاڑیوں کی نمبر پلیٹس موٹر ویکل مالکان کو فراہم کی جائیں گی۔

(د) 2007 میں کمپیوٹرائزیشن کے لئے ڈیٹا انٹر آپریٹر تعینات کئے گئے اور لاہور میں تمام دفاتر میں ٹرانسفر و قافو قفا کی جاتی ہے اس طرح کوئی ایک ڈیٹا انٹر آپریٹر ایک سیٹ پر عرصہ پانچ سال سے تعینات نہ ہے۔

(ه) اس وقت عادل الماس ڈیٹا انٹری آپریٹر کی انکوائری اینٹی کرپشن کے دفتر میں پینڈنگ ہے۔

اوکاڑہ: محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی آمدن، اخراجات، ملازمین

اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***7047: جناب منیب الحق:** کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ایکسائز ضلع اوکاڑہ کی سال 19-2018-20-2019 اور 2020-21 کی آمدن اور اخراجات بتائیں آمدن کس کس فیس ٹیکس اور ذرائع سے ہوئی ہے تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ب) محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین اس ضلع میں تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کی سال 19-20-2018-2019 اور 2020-21 کی کارکردگی بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں ان کے نمبر اور یہ کس کس کے استعمال میں ہیں؟

(ه) ان گاڑیوں کے سال 19-20-2018-2019 اور 2020-21 کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوئٹس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) محکمہ آبکاری و محصولات ضلع اوکاڑہ کی سال 19-2018-20-2019 اور 2020-21 کی آمدن و اخراجات کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) اس ضلع میں تعینات محکمہ ہذا کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی مع عرصہ کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

- (ج) اس سوال کا جواب جُز (الف) کے ضمن میں دیا جا چکا ہے۔
- (د) اس ضلع میں محکمہ لہذا کے پاس 3 عدد گاڑیاں ہیں جن کے نمبر اور استعمال کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نمبر گاڑی	زیر استعمال
1-	LEG-10-110	پراپرٹی ٹیکس / موٹر برانچ، اوکاڑہ
2-	LHG-3237	پراپرٹی ٹیکس / موٹر برانچ، اوکاڑہ

(ه) ان گاڑیوں کے سال 2018-19، 2019-20 اور 2020-21 کے اخراجات کی تفصیلات جھنڈی (ج) ایوان کی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں انسداد منشیات ونگ کی سال 2016-17 میں کارروائی سے متعلقہ تفصیلات 323: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں محکمہ کا انسداد منشیات ونگ کن کن افسران و اہلکاران پر مشتمل ہے؟
- (ب) لاہور میں منشیات کے مکروہ دھندے کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) لاہور میں محکمہ کا انسداد منشیات ونگ کے افسران و اہلکاران کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) لاہور ایکسائز پولیس سٹیشن کا نوٹیفکیشن نمبر HP-11/3-16/2018

بتاریخ 05.11.2018 کو ہو چکا ہے جو لاہور ڈویژن کے تمام اضلاع میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔ نارکوٹکس کنٹرول، کورٹ اور مجسٹریٹ کے تقرر کے لئے کیس بذریعہ لاء ڈیپارٹمنٹ لاہور ہائی کورٹ بھیج دیا گیا ہے جو نہی نارکوٹکس کنٹرول

عدالتوں کے ضمن میں ہائی کورٹ نوٹیفکیشن کرتا ہے تو منشیات کے انسداد کے لئے کام شروع کر دیا جائے گا۔

انٹرایجنسی میٹنگز میں اینٹی نارکوٹکس فورس اور پولیس ساتھ مل کر منشیات کے خلاف مشترکہ آپریشنز کی تجویز زیر غور ہے۔

میڈیا کے ذریعے منشیات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات پر آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

صوبہ کے ہوٹلز میں شراب کے کوٹے سے متعلقہ تفصیلات

485: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حکومت نے صوبہ کے کن کن ہوٹلوں کو شراب کی فروخت کالائسنس جاری کر رکھا ہے؟
- (ب) کیا مذکورہ ہوٹلز میں شراب کا کوٹہ مقررہ ہوتا ہے۔ اگر ہاں تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں میں امپورٹڈ شراب کا کوٹا سے زیادہ اور غیر قانونی طریقے سے امپورٹ کر کے فروخت کی جاتی ہے جس سے حکومت کو Excise Duty کی مد میں بھاری مالی نقصان پہنچایا جاتا ہے؟
- (د) مذکورہ ہوٹلوں سے لائسنس اور شراب کی مد میں سال 18-2017 سے آج تک کتنی آمدن حاصل ہوئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) حکومت نے صوبہ کے مندرجہ ذیل ہوٹلوں کو شراب کی فروخت کالائسنس جاری کر رکھا ہے:-
- 1- پرل کانسٹیبل ہوٹل، لاہور 2- آواری ہوٹل، لاہور 3- ایمپیسڈر ہوٹل، لاہور
 - 4- فلیٹیز ہوٹل، لاہور 5- یونیکورن پریسٹیج ہوٹل، لاہور 6- ہاسپٹیلٹی ان ہوٹل، لاہور
 - 7- پرل کانسٹیبل ہوٹل، راولپنڈی 8- پرل کانسٹیبل ہوٹل، بھور بن، مری
 - 9- فلیٹیز مین ہوٹل، راولپنڈی 10- سرینا ہوٹل، فیصل آباد 11- رامادہ ہوٹل ملتان۔

- (ب) ان لائسنس یافتہ ہوٹلوں میں شراب کی فروخت میں کوئی کوٹہ مقرر نہ ہے البتہ غیر مسلم پاکستانیوں اور غیر مسلم غیر ملکیتوں کو جو پرمٹ دیئے جاتے ہیں ان پر شراب کے کوٹہ کی مقدار ضرور درج ہوتی ہے جو ایک سے لیکر چھ یونٹ ماہانہ تک ہوتی ہے۔
- (ج) ان لائسنس یافتہ ہوٹلوں میں صرف ملکی تیار شدہ برانڈ (PMFL/ BEER) ہی فروخت کی جاتی ہے۔ ان کی فروخت پر سٹل ہیڈ ڈیوٹی اور وینڈ فیس وصول کی جاتی ہے۔ مذکورہ لائسنس یافتہ ہوٹلزنہ تو اچھوڑ کر شراب باہر سے منگوا سکتے ہیں اور نہ ہی اچھوڑ کر شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ وینڈ فیس اور پرمٹ سٹل ہیڈ ڈیوٹی شراب کی فروخت کے مطابق وصول کی جاتی ہے لہذا ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں مالی نقصان کا کوئی سوال نہ ہے۔
- (د) مذکورہ ہوٹلوں سے لائسنس اور شراب کی مد میں 2017-18 سے اب تک حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال / مد	وینڈ فیس	لائسنس فیس	میزان
2017-18	1,57,81,08,216	14,25,000	1,57,95,33,216
2018-19 (فروری تک)	1,07,30,58,806	22,50,000	1,07,53,08,806
میزان	2,65,11,67,022	36,00,000	2,65,47,67,022

ساہیوال میونسپل کمیٹی کمر و دیگر چوک میں منشیات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

502: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال کے دیہاتوں 98/9-L-96/9-L-99/9 اور میونسپل کمیٹی کمر و دیگر ملحقہ چوک منشیات کا گڑھ بن چکے ہیں اس نتیجہ فعل کے تدارک کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ب) منشیات جیسے فعل کی روک تھام کے لئے ضلع ساہیوال میں کوئی سپیشل کمیٹی یا سکواڈ بنائی نیز قانون نافذ کرنے والے ادارے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) محکمہ اس وقت نارکوٹکس کنٹرول ونگ کی تشکیل نو کے مراحل میں ہے تاہم ابھی تک تحصیل ساہیوال میں نارکوٹکس کنٹرول ونگ کا کوئی دفتر قائم نہ ہے۔ جیسے ہی نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے دفاتر اور تھانے قائم کئے جائیں گے اور تحصیل ساہیوال میں بھی سپیشل کمیٹی یا سکواڈ بنادیا جائے گا۔ اس عمل کی تکمیل کے بعد منشیات کی روک تھام اور اس سے متعلقہ انتظام و انصرام کو پوری تندہی کے ساتھ نافذ کیا جائے گا۔ صوبہ میں اینٹی نارکوٹکس فورس اور پنجاب پولیس بھی منشیات کی روک تھام کے لئے پہلے ہی سے سرگرم ہے۔

(ب) منشیات جیسے فعل کی روک تھام کے لئے ضلع ساہیوال میں کوئی سپیشل کمیٹی یا سکواڈ نہ ہے۔ نارکوٹکس کنٹرول ونگ نے اس مکروہ دھندہ کے خلاف درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

- 1- ڈائریکٹر جنرل نارکوٹکس کنٹرول کی پوسٹ بنائی گئی۔
- 2- ڈائریکٹوریٹ جنرل نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے 164 اسمائیاں بنائی گئیں۔
- 3- 4 پولیس سٹیشنز کی منظوری لی گئی جن میں لاہور، راولپنڈی، میانوالی اور ملتان شامل ہیں۔
- 4- 128 اسمائیاں پولیس سٹیشنز کے لئے منظور کی گئیں۔
- 5- لاہور ایکسائز پولیس سٹیشن کا نوٹیفکیشن نمبر HP-11/3-16/2018 بتاریخ 05.11.2018 کو جاری ہو چکا ہے جو لاہور ڈویژن کے تمام اضلاع میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔
- 6- مورخہ 22.03.2018 اور 22.04.2018 کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے 100 اسلحہ لائسنس جاری کئے گئے مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے اسلحہ تاحال خرید نہیں جاسکا
- 7- صوبائی اور ضلعی نارکوٹکس کنٹرول کمیٹیز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور اس ضمن میں ضلعی سطح پر انسداد منشیات کے حوالے سے پالیسی طے کی جاتی ہے۔

8- فورس کمانڈر اینٹی نارکوٹکس فورس کے ساتھ بھی میٹنگ ہوئی ہے جس میں یہ طے پایا گیا ہے کہ منشیات کے انسداد اور روک تھام کے لئے مشترکہ کارروائیاں کرنے کا لائحہ عمل طے کیا گیا ہے۔

9- محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول نے Substances and

Intoxicant Act, 2018 The Punjab Control of

Narcotics کا ڈرافٹ کی منظوری کے لئے سمری ارسال کر دی گئی ہے

جس کے ذریعے محکمہ کو ایکسائز پولیس سٹیشن فعال کرنے کے لئے قوانین کا

اختیار حاصل ہو جائے گا۔

10- میڈیا کے ذریعے منشیات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات پر آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں موٹرز رجسٹریشن کے دفاتر و سٹاف کی

تعداد سے متعلقہ تفصیلات

552: جناب علی عباس خان کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع فیصل آباد میں موٹرز رجسٹریشن کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟
- (ب) مذکورہ دفاتر میں سٹاف کی تعداد، نام اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) مذکورہ دفاتر میں کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں، حکومت خالی اسامیوں پر کب بھرتی / تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (د) ان دفاتر نے رجسٹریشن، ٹرانسفر اور دیگر مد میں کتنا ٹیکس مالی سال 2018-19 میں اب تک ابتدائی 8 ماہ میں وصول کیا۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع فیصل آباد میں موٹر رجسٹریشن کا ایک دفتر ہے جو کہ سول لائسنز نزد باغ جناح واقع ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کے قائم کردہ سہولت مرکز واقع ستیانہ روڈ بلقابل مکڈونلڈ میں بھی رجسٹریشن کا عملہ خدمات سرانجام دیتا ہے۔

(ب) مذکورہ دفاتر میں سٹاف کی تعداد، نام اور عہدہ کی تفصیلات جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ دفاتر میں کل اسامیوں کی تعداد 41 ہے جن میں سے 29 پڑ ہیں اور 12 خالی ہیں۔ جہاں تک خالی اسامیوں پر بھرتی / تعیناتی کا سوال ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد ہے۔

(د) ابتدائی 8 ماہ میں خزانے سے مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق رجسٹریشن، ٹرانسفر اور دیگر مد میں بالترتیب - / 7,82,17,038 روپے، - / 3,76,54,496 روپے اور - / 33,74,86,836 روپے وصول کئے جا چکے ہیں۔ کل وصولی - / 45,33,58,370 روپے بنتی ہے۔

تاہم مالی سال جولائی 2018 سے ماہ مئی 2019 تک خزانے سے مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق رجسٹریشن، ٹرانسفر اور دیگر مد میں بالترتیب - / 11,12,77,436 روپے، - / 5,44,12,384 روپے اور - / 42,00,34,878 روپے وصول کئے جا چکے ہیں۔ کل وصولی - / 58,57,24,698 روپے بنتی ہے۔

حکومت پنجاب کا ٹیکس وصولی کے ہدف اور وصولیوں سے متعلقہ تفصیلات

629: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی جانب سے مالی سال 19-2018 کے دوران ٹیکس وصولی کا کتنا ہدف مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت اپنا مقرر کردہ ٹیکس ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹیکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) حکومت کی جانب سے مالی سال 19-2018 کے لئے محکمہ کا ہدف 37.9 ارب روپے متعین کیا گیا تھا جسے حکومت نے نظر ثانی کر کے 30.5 ارب روپے مقرر کیا جس میں سے محکمہ نے 30.3 ارب روپے وصول کئے جو کہ دیے گئے ہدف کا 99.34 فیصد ہے۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے مقرر کردہ ہدف 30.5 ارب روپے میں سے 30.3 ارب روپے وصول کئے جو کہ دیئے گئے ہدف کا 99.34 فیصد ہے۔ لہذا یہ تاثر درست نہ ہے کہ حکومت اپنا مقرر کردہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں پراپرٹی ٹیکس سے منسلک مکانات سے متعلقہ تفصیلات

688: سید عثمان محمود: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹیکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کون کون سی پراپرٹی پراپرٹی ٹیکس لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگری ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

ضلع رحیم یار خان میں مکانات کی "اے" کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹیکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں تمام پراپرٹیز بشمول کمرشل / رہائشی / پرائیویٹ دفاتر / فیکٹریز پراپرٹی ٹیکس لاگو ہے ماسوائے ان پراپرٹیز کے جو قانون کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں جیسا کہ عبادت گاہیں، قبرستان، سرکاری عمارتیں اور ٹرسٹ پراپرٹیز وغیرہ۔

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی چار کیٹیگری ہیں جس میں کیٹیگری "D", "E", "F" اور "G" شامل ہیں مزید برآں ضلع رحیم یار خان میں "A" کیٹیگری کہیں بھی لاگو نہ ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں ملازمین کی تعداد اور
سال 2017-18 میں رجسٹریشن کی مد میں آمدنی سے متعلق تفصیلات

689: سید عثمان محمود: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع بھر میں سال 2017-18 میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں آمدن ہوئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران ضلع بھر میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں پانچ ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی
تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تعداد
1- موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	1
2- ایکسٹرا اینڈ ٹیکسٹیشن انسپکٹر	1
3- موٹر ٹیکسٹیشن کلرک	1
4- ڈیٹا انٹری آپریٹرز	2

(ب) ضلع بھر میں سال 2017-18 میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں - / 9,98,00,090 روپے
آمدن ہوئی۔

(ج) اس عرصہ کے دوران ضلع بھر میں 1,00,594 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔

ضلع قصور میں محکمہ کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلق تفصیلات

735: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ آبکاری و محصولات کے کتنے دفاتر اور ملازمین ہیں؟

- (ب) موٹر ویکل رجسٹریشن اتھارٹی کے دفتر میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ پر کام کر رہے ہیں؟
 (ج) پراپرٹی ٹیکس ونگ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
 (د) اس ضلع سے گاڑیوں کی رجسٹریشن اور پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سال 2017-18 اور 2018-19 میں کتنی آمدن ہوئی؟

- (ه) اس ضلع میں سالانہ کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوتی ہیں؟
 (و) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن پر کون کون سے ٹیکس کس شرح سے وصول کئے جاتے ہیں؟
 وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) ضلع قصور میں محکمہ ہذا کے کل 12 دفاتر ہیں جو کہ قصور، مصطفیٰ آباد، راجہ جنگ، کوٹ رادھا کشن، چھانگا مانگا، پھولنگر، پتوکی، حبیب آباد، چونیاں، الہ آباد، کنگن پور اور کھڈیاں میں واقع ہیں اور ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تعداد 41 ہے۔
 (ب) موٹر ویکل رجسٹریشن اتھارٹی قصور کے دفتر میں 6 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

عہدہ	گریڈ	تعداد
موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17	01
ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	16	01
سپر وائزر	14	01
جونیئر کمپیوٹر آپریٹر	12	02
موٹر ٹیکسیشن کلرک	11	01

- (ج) ضلع قصور میں پراپرٹی ٹیکس ونگ میں ملازمین کی تعداد 29 ہے۔
 (د) ضلع قصور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سال 2017-18 اور 2018-19 میں آمدن حسب ذیل ہے۔

سال	پراپرٹی ٹیکس آمدن	موٹر رجسٹریشن آمدن
2017-18	12,13,57,335	89,17,482
2018-19	12,77,78,603	73,45,981

(ہ) ضلع قصور میں سال 19-2018 میں 2045 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔

(و) ٹیکس کی شرح تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

محکمہ ایکسائز میں ڈائریکٹر کی اسامیوں کی تعداد و مقام تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

756: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور ناکو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ڈائریکٹر کی کتنی اسامیاں ہیں ان میں کتنی خالی ہیں؟

(ب) کتنے ڈائریکٹر کہاں کہاں تعینات ہیں ان کی ذمہ داریاں کیا کیا ہیں؟

(ج) ڈائریکٹر کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے اس پر تعیناتی کے لئے کیا تجربہ و تعلیم درکار ہے کیا تمام ڈائریکٹر مطلوبہ معیار تجربہ و تعلیم کے حامل ہیں؟

(د) کس کس ڈائریکٹر کے خلاف انکوائریاں ہوئی ہیں یا چل رہی ہیں ان ڈائریکٹر کے نام موجودہ جگہ تعیناتی بتائیں؟

(ہ) کس کس ڈائریکٹر کے خلاف انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں ان انکوائریوں پر ان کو کیا کیا سزائیں دی گئی ہیں یا ان کو بے گناہ قرار دیا گیا ہے تفصیلات عہدہ گریڈ اور نام وار ڈائریکٹر کے فراہم کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور ناکو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ڈائریکٹر کی کل چودہ (14) اسامیاں ہیں۔ جن میں سے ڈائریکٹر کی ایک اسامی خالی ہے۔ جس کا چارج فی الوقت ڈپٹی ڈائریکٹر (ریجن سی)، لاہور کو دیا گیا ہے۔

(ب) اس وقت محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں مندرجہ ذیل 13 افسران بطور ڈائریکٹر ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ جبکہ ان افسران کے کام کی تفصیلات اور ذمہ داریاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈائریکٹر کی پوسٹ (BPS-19) کی ہے جس پر خالی پوسٹوں کی تعداد کے لحاظ سے بارہ سالہ تجربہ کے حامل ڈپٹی ڈائریکٹر (BS-18) کے عہدے کے افسران کو پنجاب ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ ناکو ٹکس کنٹرول ڈیپارٹمنٹ 1980 کے ترمیم شدہ سروس

- رول، 2018 (سنیاریٹ کم فننس) کے مطابق ترقی دے کر تعینات کیا جاتا ہے۔ تمام ڈائریکٹرز قانون میں دیئے گئے مطلوبہ معیار تجربہ و تعلیم کے حامل ہیں۔
- (د) اس وقت ریگولر ڈائریکٹر صاحبان، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، کے خلاف کوئی انکوائری نہ ہے، اور نہ ہی چل رہی ہے۔ جام سراج احمد، ڈائریکٹر (BS-18/OPS) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، بہاولپور اور محمد مشتاق ڈائریکٹر (BS-18/OPS)، انفورسمنٹ اینڈ آڈٹ، ڈائریکٹوریٹ جنرل ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب، لاہور کے خلاف انکوائریز چل رہی ہیں۔ جبکہ محمد آصف، ڈائریکٹر (BS-18/OPS) نارکوٹکس کنٹرول پنجاب، لاہور کے خلاف ماضی میں ایک انکوائری ہو چکی ہے۔
- (ه) محمد آصف، ڈائریکٹر (BS-18/OPS) کے خلاف انکوائری مکمل ہو چکی ہے جس کے تحت اس کی ایک سال کی سروس ضبط کی گئی ہے۔

ڈائریکٹر ایکسائز محمد آصف کے لاہور عرصہ تعیناتی کے دوران گاڑیوں کی

رجسٹریشن کی تعداد اور حاصل شدہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

757: جناب محمد ارشد ملک: کیا زیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول اور لاؤنڈری بین فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ڈائریکٹر ایکسائز محمد آصف کتنا عرصہ لاہور ڈویژن تعینات رہا ہے؟
- (ب) اس کے دور میں لاہور ڈویژن میں محکمہ ہذا کو سالانہ آمدن کتنی ہوئی ہے اس کا عرصہ تعیناتی کتنا ہے اس عرصہ کے دوران محکمہ طور پر کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی اور ان سے کتنی سالانہ آمدن ہوئی۔ سال وار مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) کیا اس کے دور میں گاڑیوں کی بوگس رجسٹریشن کا کوئی واقعہ ہوا ہے تو اس کی مکمل تفصیل بتائیں نیز کیا بوگس گاڑیوں کی رجسٹریشن کرنے اور کروانے والوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):
- (الف) ڈائریکٹر ایکسائز محمد آصف کی لاہور ڈویژن میں تعیناتی کا عرصہ درج ذیل ہے:
- 1- ریجن-بی، لاہور (پراپرٹی ٹیکس)

09.09.2012 تا 07.07.2011 1 سال 2 ماہ 2 دن
2- ریجن-سی، لاہور (موٹر برانچ)

08.09.2012 تا 16.07.2012 1 ماہ 22 دن

07.11.2017 تا 20.08.2016 1 سال 2 ماہ 13 دن

- (ب) ڈائریکٹر محمد آصف کے دور میں ہونے والی آمدنی کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
(ج) ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ریجن-سی، لاہور (موٹر برانچ) کی رپورٹ کے مطابق ڈائریکٹر محمد آصف کے دور میں گاڑیوں کی بوجس رجسٹریشن کا کوئی واقعہ نہ ہوا ہے۔

یکم اگست 2018 تا 30 اگست 2019 تک نئی گاڑیوں کی

رجسٹریشن اور سمارٹ کارڈ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

865: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یکم اگست 2018 سے 30 اگست 2019 تک کتنی نئی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی کیا رجسٹریشن فیس ہارس پاور کے حساب سے وصول کی جاتی ہے۔ تفصیل بیان کریں؟
(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنی گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری کئے گئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور اب تک کتنی گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری نہیں ہو سکے سمارٹ کارڈ کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟
(ج) سمارٹ کارڈ کی فیس کیا ہے اور اس کے اجراء کا طریق کار کیا ہے سمارٹ کارڈ بنانے کا ٹائم پیریڈ کتنا ہے مذکورہ عرصہ میں سمارٹ کارڈ کی مد میں محکمہ کو کتنی رقم وصول ہو چکی ہے؟
(د) کیا حکومت فوری سمارٹ کارڈ جاری کرنے کے اقدامات اٹھانے اور جان بوجھ کر تاخیر کرنے والے اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

- (الف) یکم اگست 2018 سے 30 اگست 2019 تک پنجاب بھر میں 18,79,208 گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی۔ گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کاشیڈول ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- (ب) مذکورہ عرصہ میں 17,42,264 سمارٹ کارڈ اور رجسٹریشن بک کا اجراء کیا گیا۔ سمارٹ کارڈ کے اجراء کے لئے 13,90,649 درخواستیں موصول ہوئیں اور تاحال 510,465 سمارٹ کارڈ جاری ہونا باقی ہیں۔ سمارٹ کارڈ کے اجراء میں تاخیر بنیادی طور پر ادائیگیوں کے لئے درکار TORs کی تبدیلی میں ہونے والے التواء کی وجہ سے پیش آئی۔
- (ج) سمارٹ کارڈ کی فیس - / 530 روپے ہے۔ سمارٹ کارڈ کے اجراء کی درخواست موثر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفاتر میں فیسوں اور ٹیکس کی ادائیگی کے بعد ہوتی ہے۔ مذکورہ عرصہ میں 714.42 ملین روپے وصول کئے گئے ہیں۔
- (د) سمارٹ کارڈ فوری طور پر جاری کرنے کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کر لئے گئے ہیں اور کنٹریکٹر کو مستقل بنیادوں پر آئندہ سہ ماہی کا درکار سٹاک سینٹرل فیسبلٹی پر رکھنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ سمارٹ کارڈ کے اجراء میں تاخیر بنیادی طور پر ادائیگیوں کے لئے درکار TORs کی تبدیلی میں ہونے والے التواء کی وجہ سے پیش آئی اور کنٹریکٹر کو بھی سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ مستقبل میں سمارٹ کارڈ کے اجراء میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔

سال 2019 میں محکمہ ایکسائز کا برعکس پالیسی شراب کے

لائسنس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1151: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2019 میں محکمہ ایکسائز نے حکومت پنجاب کی پالیسی کے برعکس شراب کے لائسنس جاری کئے گئے تو کب اور کتنے لائسنس پالیسی کے برعکس جاری کئے گئے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیر تعمیر حسن ہوٹل کو لائسنس شراب جاری کیا گیا جو کہ 4/5 سٹار بھی نہ ہے اور Criteria بھی Meet نہ کرتا تھا؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ کتنے لائسنس برائے شراب آج تک جاری ہوئے کس کس قاعدہ کے تحت مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں مزید غلط اجراء لائسنس شراب کو منسوخ کیا گیا تو کب اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) کوئی بھی لائسنس پالیسی کے برعکس جاری نہ ہوا ہے سال 2019 میں محکمہ ایکسائز نے شراب کا صرف ایک لائسنس جاری کیا جو کہ بعد ازاں چند وجوہات کی بناء پر Withdraw کر لیا گیا تاہم عدالت عالیہ نے مذکورہ لائسنس بحال کر دیا جس کے خلاف محکمہ نے ICA دائر کی ہے چونکہ یہ مسئلہ عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے اس لئے اس پر مزید تبصرہ نہیں کیا جاسکتا۔

(ب) لاہور میں اس نام کا کوئی بھی 4/5 سٹار ہوٹل نہ ہے۔

(ج) محکمہ ایکسائز نے اب تک شراب کی فروخت کے 10 لائسنس جاری کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- پرل کا ٹینینٹل ہوٹل، لاہور۔
 - 2- ایمبیسیڈر ہوٹل، لاہور۔
 - 3- فورپوائنٹس ہائی شیراٹن ہوٹل، لاہور۔
 - 4- آواری ہوٹل، لاہور۔
 - 5- یونی کارن پریسٹیج ہوٹل، لاہور۔
 - 6- پرل کا ٹینینٹل ہوٹل، راولپنڈی۔
 - 7- پرل کا ٹینینٹل ہوٹل، بھور بن، مری۔
 - 8- فلیش مین ہوٹل، راولپنڈی۔
 - 9- رمادہ ہوٹل، ملتان۔
 - 10- سرینا ہوٹل، فیصل آباد۔
- شراب کی فروخت کے لائسنس درج ذیل قوانین کے تحت جاری کئے جاتے ہیں:

Section 4(f) of the Punjab Excise. 1 (II-Vol) Manual

.2 Rules 1979 (Hudd) of Enforcement Prohibition of the Punjab 26&Rule25

.3 Article 17 of the Prohibition Punjab Excise Act, 1914.4 Order 1979

(Hudd) Enforcement of

میسرز یونی کارن پریسٹیج کا لائسنس مورخہ 28.06.2019 کو Withdraw کیا گیا جو کہ عدالت عالیہ نے اپنے حکم مورخہ 08.07.2019 کو بحال کر دیا۔ جس کے خلاف محکمہ نے ICA دائر کی ہوئی ہے چونکہ معاملہ عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے اس لئے اس پر مزید تبصرہ نہیں کیا جاسکتا۔

گوجرانوالہ: پی پی۔ 55 میں پراپرٹی ٹیکس اور دیگر ٹیکسز کی وصولی اور ٹیکس وصولی کرنے والے ملازمین کی تعداد سے متعلق تفصیلات

1254: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 55 گوجرانوالہ شہر میں پراپرٹی ٹیکس اور دیگر ٹیکسز کی مد میں کتنی رقم ماہ اور 2020 2019 میں محکمہ کو موصول ہوئی؟

(ب) اس حلقہ میں کتنے ملازمین پراپرٹی اور دیگر ٹیکسز کی وصولی کے لئے تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس حلقہ میں پراپرٹی ٹیکس کس کس ریٹ سے وصول کیا جا رہا ہے ریٹنگ ایریا کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) اس حلقہ میں کب پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے سروے کروایا گیا تھا؟

(ه) سروے کن کن ملازمین نے کیا تھا اور انہوں نے سروے میں ریٹنگ ایریا کے لئے کیا کیلیمید دیکھا تھا؟
وزیر آبکاری و محصولات اور نار کو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) پی پی۔ 55 گوجرانوالہ شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں موصول ہونے والی رقم کی تفصیلات برائے سال 2018، 2019 اور 2020 درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	وصولی (روپے)
1-	2018	6,56,39,847
2-	2019	6,46,03,837
3-	2020	14,16,22,758

(ب) اس حلقہ میں تعینات ملازمین کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	محمد امجد بٹ	انسپکٹر	16
2	اختر علی گوندل	انسپکٹر	16
3	عثمان بٹ	(انسپکٹر OPS)	11

4	قدیر اعوان (2020)	انسپکٹر	16
5	محمد عمران	کانسٹیبل	6
6	محمد ارشد	کانسٹیبل	6
7	عظیم خاں	کانسٹیبل	6

(ج) پراپرٹی ٹیکس مجریہ پنجاب اربن ایمووائیبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کے سیکشن 3 اور سیکشن 5 اور A-5 کے تحت وصول کیا جاتا ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی شرح سالانہ تشخیص کا 5 فیصد ہے۔ ریٹنگ ایریا کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	علاقہ جات	کیٹگری	
1	واپڈ اٹاؤن	B	B
2	محافظ ٹاؤن	E&D	D
3	شیخوپورہ روڈ	C	D
4	کھیلی شاہ پور	E	E
5	مسلم روڈ	D	D
6	نوشہرہ سانس روڈ	E	E
7	سہل انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 2	C	C

(د) حلقہ پی پی۔ 55 گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے سروے مالی سال 2013-14 میں ہوا جس پر عمل درآمد یکم اگست 2014 سے کیا گیا۔

(ه) جن ملازمین نے پراپرٹی ٹیکس کا سروے کیا تھا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

- 1- ثاقب محمود بھٹی، انسپکٹر
- 2- اختر علی گوندل، انسپکٹر
- 3- عثمان بٹ، انسپکٹر (OPS)
- 4- محمد عمران، کانسٹیبل
- 5- محمد ارشد، کانسٹیبل
- 6- عظیم خاں، کانسٹیبل

گوجرانولہ پہلے سے ہی ریٹنگ ایریا نوٹیفائیڈ ہے لہذا اس کا 14-2013 میں سروے کرنے کا جواز نہ تھا۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب چیئرمین: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھ دیں۔
(اس مرحلہ پر ایوان میں موجود معزز ممبران حزب اختلاف رانا مشہود احمد خان، جناب خلیل طاہر سندھو اور جناب سمیع اللہ خان نے اپوزیشن لابی سے دیگر معزز ممبران حزب اختلاف کو ایوان میں بلا لیا جو کہ ایوان میں آکر "گو نیازی گو" کی نعرہ بازی کرنے لگے)
سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

سردار محمد اولیس دریشک

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار محمد اولیس دریشک ایم پی اے 296-PP کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ 29 جولائی 2019 کے لئے رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سعدیہ ندیم ملک

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سعدیہ ندیم ملک، ایم پی اے 335-W کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 25 تا 29 جنوری 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔
جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سلمیٰ بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سلمیٰ بٹ، ایم۔ پی۔ اے W-346 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ 25- فروری اور یکم مارچ 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔
جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ راشدہ خانم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ راشدہ خانم، ایم۔ پی۔ اے W-314 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 23 اور 25 فروری 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔
جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شمسہ علی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شمسہ علی، ایم۔ پی۔ اے W-300 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ 8 تا 12 مئی، 5 تا 29 جون، 15 تا 27 جولائی اور 21 تا 22 دسمبر 2020 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ربیعہ نصرت

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ربیعہ نصرت، ایم۔پی۔ اے W-343 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ 4 مئی تا 30 مئی 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔
جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

نوابزادہ منصور احمد خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست نوابزادہ منصور احمد خان، ایم۔پی۔ اے PP-271 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ 4 تا 7 اور 18 تا 27 مئی 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔
جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد الیاس، ایم۔پی۔ اے PP-94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 18 اور 19 جون 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔
جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عظمیٰ کاردار

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عظمیٰ کاردار، ایم۔پی۔ اے W-311 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 12 تا 23 جولائی 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ثار علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ثار علی خان، ایم پی۔ اے 10-PP کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 12 اور 16 جولائی اور 13 اگست 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ صدیقہ صاحبہ اد خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ صدیقہ صاحبہ اد خان، ایم پی۔ اے 299-W کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 26 تا 30 جولائی 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سرفراز حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب سرفراز حسین، ایم پی۔ اے 173-PP کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 2 تا 6 اگست 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئر مین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، باقی business کو pending کیا جاتا ہے اور اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(77)/2021/2600. Dated: 17 August, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **13th August, 2021 (Friday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 16th August 2021

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

	PAGE
A	NO.
ABDUL RAUF, MIAN	
QUESTIONS regarding-	
-Details about plantation campaign in the Province (<i>Question No. 1277</i>)	413
-Number of plants and fixed area for plantation campaign in Sheikhpura (<i>Question No. 5997*</i>)	401
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details about arrest of nominated persons in case No.329/14 in Police Station Kot Ladha, Gujranwala (<i>Question No. 4019*</i>)	256
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-9 th July, 2021	3
-12 th July, 2021	101
-13 th July, 2021	109
-26 th July, 2021	189
-29 th July, 2021	291
-30 th July, 2021	303
-2 nd August, 2021	311
-3 rd August, 2021	325
-6 th August, 2021	351
-9 th August, 2021	421
-12 th August, 2021	429
-13 th August, 2021	473
AGRICULTURE DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Agricultural land, budget and vacant posts in Ayub Research Institute Faisalabad (<i>Question No. 5730*</i>)	442
-Decrease in agricultural area in the province (<i>Question No. 1382</i>)	458
-Details about bricks pavement of water courses in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5975*</i>)	452
-Details about production of Sunflower (<i>Question No. 4356*</i>)	440
-Details about recruitment in tenure of former Vice Chancellor in Agriculture University Faisalabad (<i>Question No. 2677*</i>)	437
-Establishment of research centres for mango production in Bahawalpur and D G Khan divisions (<i>Question No. 5835*</i>)	451
-Offices, research centres and employees in Agriculture Department Muzaffargarh (<i>Question No. 1313</i>)	453
-Offices, research centres and employees in Agriculture Department Narowal (<i>Question No. 1315</i>)	456

	PAGE
NO.	
AHMAD KHAN, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Construction of boundary wall of graveyard in Tibba Mandi Ahmedabad, Lakhu Malkana district Okara (<i>Question No. 2693*</i>)	45
-Details about ponds in PP-189, Okara (<i>Question No. 1363*</i>)	31
-Details about projects of sewerage, soling and tuff tyles in Basirpur and Mandi Ahmedabad, Okara (<i>Question No. 3814*</i>)	28
-Hurdle in flow of traffic due to encroachments on Sukh Nehr Stop Sultan Mehmood Stop, Lahore (<i>Question No. 3637*</i>)	21
-Encroachments in Baghbanpura Bazar, Lahore (<i>Question No. 3638*</i>)	48
-Encroachments on Ferozpur road from Shama Chowk to New Mozang, Lahore (<i>Question No. 2606*</i>)	42
-Installation of water filtration plants in PP-198, Sahiwal (<i>Question No. 1920*</i>)	33
-Issuance of funds for repair of roads in city Okara in 2019-20 (<i>Question No. 3674*</i>)	24
-Issuance of funds to District Government and Local Government in Chiniot (<i>Question No. 3552*</i>)	14
-Poor sewerage system in Municipal Committee Kameer, Sahiwal (<i>Question No. 1922*</i>)	38
AHSAN SALEEM, MR.	
-Oath of office	425
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
QUESTIONS regarding-	
-Corruption in income of unsanctioned parking stands in Lahore (<i>Question No. 2192*</i>)	51
-Details about fee, auction and number of parking stands in Shalimar Town Lahore (<i>Question No. 2877*</i>)	54
-Numbers and details about staff involved in drug selling and extortion in police station Ghalib Market Lahore (<i>Question No. 3221*</i>)	238
-Sale of toxic injections at shops situated with main gate of Data Darbar (<i>Question No. 4436*</i>)	262
ALI ABBAS KHAN, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Posting and number of excise and taxation inspectors in district Faisalabad (<i>Question No. 1671*</i>)	508
-Staff and offices of motor registration in district Faisalabad (<i>Question No. 552</i>)	535
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
QUESTIONS regarding-	
-Delay in issuance of number plates of vehicles (<i>Question No. 2931*</i>)	512
-Steps taken for reducing road accidents (<i>Question No. 2134*</i>)	509
ANEEZA FATIMA, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Breeding farms of animals and birds in districts of province (<i>Question No. 1219</i>)	411

	PAGE
	NO.
-Details about Safe City Project Lahore (<i>Question No. 3778*</i>)	250
-Establishment of Daycare Centre in government and private institutions (<i>Question No. 619</i>)	146
-Issuance of smart card and registration of new vehicles in 2018-19 (<i>Question No. 865</i>)	542
-Posting of Traffic Police at Gajjumatta Lahore to Dipalpur road (<i>Question No. 1986*</i>)	208
ASHIFA RIAZ, MS. (Minister for Women Development)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds against Punjab Women Empowerment Package (<i>Question No.1355</i>)	161
-Details about allocated budget and expenditures of Women Development Department in 2017-18 (<i>Question No.128</i>)	142
-Details about discharging and new posting of Chairperson of Punjab Commission of the Status of the Women (<i>Question No. 3600*</i>)	120
-Details about hostels of working women in Faisalabad (<i>Question No. 2745*</i>)	138
-Details about NGOs working for women development in district Lahore (<i>Question No.205</i>)	144
-Details about not posting of Chairperson of Punjab Commission of the Status of the Women Development Department (<i>Question No. 6238*</i>)	141
-Details about office addresses and allocated funds for Women Development Department in Lahore (<i>Question No. 2064*</i>)	137
-Details about offices of Women Development Department in Faisalabad division (<i>Question No.1201*</i>)	135
-Details about posting of Chairperson and Members in Punjab Commission on Status of the Women (<i>Question No. 5550*</i>)	140
-Details about welfare of women (<i>Question No. 3165*</i>)	115
-Equal opportunities for women under Convention on the elimination against Women discrimination (<i>Question No. 1232</i>)	156
-Establishment of Daycare centre in government and private institutions (<i>Question No. 619</i>)	147
-Establishment of Young Women Entrepreneurs (<i>Question No. 6688*</i>)	123
-Funds allocated against Empowerment Punjab Women Initiative 2014 (<i>Question No.7138*</i>)	133
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women in 2019 (<i>Question No. 3599*</i>)	117
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women for equal rights of women (<i>Question No.1033</i>)	151
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women in 2019 (<i>Question No. 7132*</i>)	126
-Steps taken for empowerment of women under SDG target no 5 (<i>Question No.1360</i>)	162
-Steps taken for protection of working women (<i>Question No.899</i>)	148
-Steps taken for welfare of women in province (<i>Question No. 1304</i>)	158

	PAGE
NO.	
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
QUESTIONS regarding-	
-Details about quota of wine in hotels (<i>Question No. 485</i>)	532
-Issuance of licenses for sale of wine and beer at airports (<i>Question No.1330*</i>)	493
-Progress of Anti Narcotics wing in Lahore in 2016-17 (<i>Question No. 323</i>)	531
ASIA AMJAD, MS.	
REPORT (<i>Laid in the House</i>) regarding-	
-The Namal University, Mianwali Bill 2021 (Bill No.43 of 2021)	437
AUTHORITIES-	
-Of the House	5
AYSHA IQBAL, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Decrease in agricultural area in the province (<i>Question No.1382</i>)	458
-Details about permits of hunting in Kallar Kahar lake and all over the province and nubmer of employees in Forest Department (<i>Question No. 4549*</i>)	376
-Details about presence of narcotics sellers in Gopi Rai near Thokar Niaz Baig Lahore (<i>Question No. 3668*</i>)	243
-Details about registered motorcycles, loader and Ching-chi rickshaws in Lahore (<i>Question No.1964*</i>)	499
-Details about registration of vehicles conditional with driving license (<i>Question No. 3623*</i>)	502
-Details about welfare of women (<i>Question No. 3165*</i>)	114
-Equal opportunities for women under Convention on the elimination against Women discrimination (<i>Question No. 1232</i>)	156
-Establishment of Young Women Entrepreneurs (<i>Question No. 6688*</i>)	123
-Fault in solar street lights on GT road Kamoke and Muridke (<i>Question No. 4291*</i>)	67
-Sale of "Sadqah Meat" at Ravi bridge and Canal road Lahore (<i>Question No. 4507*</i>)	73
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women for equal rights of women (<i>Question No.1033</i>)	150
-Steps taken for welfare of women in province (<i>Question No. 1304</i>)	158
-Suggestion of converting Lahore Zoo into Safari Park (<i>Question No. 4547*</i>)	375
-Usage of SMK paper as narcotics in educational institutions in Jhelum (<i>Question No.4258*</i>)	260
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about target and achievements of tax receipts (<i>Question No. 629</i>)	536
-Details about vehicles and motorcycles driven on open letter (<i>Question No. 1488*</i>)	505
-Steps taken for protection of working women (<i>Question No.899</i>)	148

	PAGE NO.
B	
BABAR HUSSAIN ABID, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details about employees, expenditures of plantation campaign and area of Peeruwal forest in Khanewal (<i>Question No. 5486*</i>)	390
BILAL AKBAR KHAN, MR.	
QUESTION regarding-	
-Offices, research centres and employees in Agriculture Department Narowal (<i>Question No. 1315</i>)	456
BILLS-	
-The Namal University, Mianwali Bill 2021 (<i>Considered and passed by the House</i>)	465-466
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	181
(<i>Considered and passed by the House</i>)	183-185,332-334
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	467
-The Qarshi University (Amendment) Bill 2021 (<i>Considered and passed by the House</i>)	343-348
-The Stamp (Amendment) Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	97
C	
CABINET-	
-Of the Punjab	5
CHIEF MINISTER OF PUNJAB	
-See under Usman Ahmed Khan Buzdar, Mr.	
E	
EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Applications received for computerized number plates of vehicles in Lahore in 2018-20 (<i>Question No. 5743*</i>)	523
-Delay in issuance of number plates and smart cards of vehicles in Bahawalpur (<i>Question No. 4528*</i>)	521
-Delay in issuance of number plates of vehicles (<i>Question No. 2931*</i>)	512
-Details about categories of house related with property tax in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 688</i>)	537
-Details about control over Narcotics in Municipal Committee Kameer, Sahiwal (<i>Question No. 502</i>)	533
-Details about income and property tax receipts in PP-55, Gujranwala (<i>Question No. 1254</i>)	545

	PAGE
	NO.
-Details about income in head of excise and property tax in Chiniot (<i>Question No. 4010*</i>)	517
-Details about income in head of motor registration in posting period of Mr Muhammad Asif Director Excise (<i>Question No. 757</i>)	541
-Details about property tax payers in Jhang (<i>Question No. 3196*</i>)	514
-Details about quota of wine in hotels (<i>Question No. 485</i>)	532
-Details about registered motorcycles, loader and Ching-chi rickshaws in Lahore (<i>Question No. 1964*</i>)	499
-Details about registration and transfer of vehicles in Farid Court House office Lahore (<i>Question No. 6547*</i>)	528
-Details about registration of loader rickshaws (<i>Question No. 7218*</i>)	504
-Details about registration of vehicles and Excise and Taxation office Okara (<i>Question No. 6280*</i>)	526
-Details about registration of vehicles conditional with driving license (<i>Question No. 3623*</i>)	502
-Details about target and achievements of tax receipts (<i>Question No. 629</i>)	536
-Details about vehicles and motorcycles driven on open letter (<i>Question No. 1488*</i>)	505
-Income from property and other taxes in Bahawalnagar (<i>Question No. 5845*</i>)	524
-Income from property and other taxes in Sahiwal (<i>Question No. 1271*</i>)	481
-Issuance of licenses for sale of wine against the policy in 2019 (<i>Question No. 1151</i>)	543
-Issuance of licenses for sale of wine and beer at airports (<i>Question No. 1330*</i>)	493
-Issuance of smart card and registration of new vehicles in 2018-19 (<i>Question No. 865</i>)	542
-Issuance of universal number plates for vehicles (<i>Question No. 4527*</i>)	520
-Number of employees and details about income in head of registration in motor registration branch Rahim Yar Khan (<i>Question No. 689</i>)	538
-Number of employees and offices of Excise and Taxation Department in district Kasur (<i>Question No. 735</i>)	538
-Number of employees in Anti Narcotics Control (<i>Question No. 1297*</i>)	484
-Number of employees in Excise and Taxation and Anti Narcotics Control office Faisalabad (<i>Question No. 2448*</i>)	509
-Number of employees, vehicles and details about income and expenditures in Excise and Taxation office Okara (<i>Question No. 7047*</i>)	530
-Number of license holder persons and hotels for wine in Lahore (<i>Question No. 4480*</i>)	518
-Number of non-registered vehicles and details about online registration system (<i>Question No. 1543*</i>)	507
-Number of offices and employees in Excise, Taxation & Narcotics Control Department Bahawalpur (<i>Question No. 5554*</i>)	521
-Number of posts of inspector and allocated budget for excise office Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3450*</i>)	516

	PAGE
NO.	
-Number of vacancies of Directors posted in Excise & Taxation Department (<i>Question No. 756</i>)	540
-Offices and nature of work in Excise and Taxation Department Faisalabad (<i>Question No.6056*</i>)	525
-Posting and number of excise and taxation inspectors in district Faisalabad (<i>Question No. 1671*</i>)	508
-Progress of Anti Narcotics wing in Lahore in 2016-17 (<i>Question No. 323</i>)	531
-Staff and offices of motor registration in district Faisalabad (<i>Question No.552</i>)	535
-Steps taken for reducing road accidents (<i>Question No. 2134*</i>)	509
-Vacant and filled posts in Excise and Taxation and Narcotics board in district Jhang (<i>Question No. 3194*</i>)	513
F	
FAIZA MUSHTAQ, MRS.	
QUESTION regarding-	
-Numbers and functional condition of filtration plants in district Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4951*</i>)	77
FARAH AZMI, SYEDA	
QUESTION regarding-	
-Numbers and details about duty points of Sanitary Workers in Municipal Corporation Sialkot (<i>Question No. 4293*</i>)	68
FARHAT FAROOQ, MS.	
QUESTION regarding-	
-Construction of building of police station Gawalmandi Lahore (<i>Question No. 3733*</i>)	244
FATEHA KHWANI (Condolence)-	
-On sad demise of brother of Ms Farah Agha, MPA	113
-On sad demises of brother of Mr. Akhtar Malik Minister for Energy and grand mother of Mian, Irfan Aqeel Daultana, MPA	295
-On sad demises of mother in law of Mr. Muhammad Basharat Raja, honourable Minister for Law and death of Mr. Arif Nizami	315
-On sad demises of Shahar Malik Ex MPA and Father of Mr. Umer Farooq MPA	13
-The persons died in a bus accident in Rajanpur	193
FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. (Minister for Prisons)	
POINT OF ORDER regarding-	
-Reading out the letter written by Mr. Nazir Ahmad Chohan MPA who is confined in Kot Lakhpat Jail	316
FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for breeding of plants in nurseries in Lahore (<i>Question No. 4453*</i>)	375
-Allocated funds for Forest Department in 2019-21 and details about residential houses for employees constructed on state land (<i>Question No. 1238</i>)	413

	PAGE
NO.	
-Allocated funds for Forest Department in Bhera and Bhalwal in Sargodha (<i>Question No. 1132</i>)	409
-Allocated funds for Forest Department in Rahim yar Khan in 2019-20 (<i>Question No. 5943*</i>)	399
-Area of Forest Department and theft of trees in Jhelum (<i>Question No. 5235*</i>)	383
-Area of Forest Department and details about distribution of plants during plantation compaign in Rahim yar Khan (<i>Question No. 4664*</i>)	378
-Area of Rakh Kotla Sher Muhammad Forest in Rajanpur and details about occupants therein (<i>Question No. 4672*</i>)	380
-Breeding farms of animals and birds in districts of province (<i>Question No. 1219</i>)	411
-Cost upon establishment and completion of Bhasin fish hatchery in Lahore (<i>Question No. 5559*</i>)	395
-Details about animals and allocated funds for Bahawalpur Zoo (<i>Question No. 5815*</i>)	397
-Details about Aqua Culture Research centres in Province (<i>Question No. 3571*</i>)	368
-Details about auction and income from adust trees on bank of canals (<i>Question No. 5535*</i>)	392
-Details about employees, expenditures of plantation campaign and area of Peeruwal forest in Khanewal (<i>Question No. 5486*</i>)	390
-Details about feed for fish in fish farms (<i>Question No. 2895*</i>)	362
-Details about fish farms in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4375*</i>)	373
-Details about keeping beast as pets (<i>Question No. 5668*</i>)	395
-Details about Olive cultivation in Potohar region (<i>Question No. 6429*</i>)	403
-Details about plantation campaign and area of Forest Department in Bahawalpur (<i>Question No. 5551*</i>)	392
-Details about plantation campaign and slection of land for planting of eucalyptus tree (<i>Question No. 2892*</i>)	360
-Details about plantation campaign in the Province (<i>Question No. 1277</i>)	413
-Details about planting new trees in place of dead trees at banks of canals in Sargodha (<i>Question No. 5387*</i>)	387
-Details about plants planted in PP-189 and Okara city (<i>Question No.1067</i>)	404
-Details about permission of hunting partridge in tehsils (<i>Question No.3517*</i>)	366
-Details about permits of hunting in Kallar Kahar lake and all over the province and nubmer of employees in Forest Department (<i>Question No. 4549*</i>)	376
-Details about projects of fish farming (<i>Question No. 2813*</i>)	362
-Details about public and private breeding farms of wildlife in Province (<i>Question No. 3568*</i>)	367
-Details about Ten Billion Tree Project (<i>Question No. 3516*</i>)	364
-Details about trophy hunting of Urriyal in Salt range (<i>Question No. 5382*</i>)	385
-Details about unique types of fish in the province (<i>Question No. 4824*</i>)	381
-Details about usage of arsanic free water in fish farms (<i>Question No. 2896*</i>)	356
-Details about vacancies of wildlife watcher and wildlife inspectors (<i>Question No. 4155*</i>)	373

	PAGE
NO.	
-Establishment of Wildlife Park Murree, number of animals and expenses of their feed (<i>Question No. 6225*</i>)	401
-Expenditures incurred upon development of forsts (<i>Question No. 1131</i>)	408
-Expenditures incurred upon plantation campaign in Sahiwal (<i>Question No. 1130</i>)	406
-Issuance of funds to Forest Department in Sahiwal (<i>Question No. 5376*</i>)	384
-Number of employees in Forest office in district Jhang (<i>Question No. 3837*</i>)	369
-Number of employees, types of animals and area of Zoo Bahawalpur (<i>Question No. 3903*</i>)	370
-Number of plants and fixed area for plantation campaign in Sheikhpura (<i>Question No. 5997*</i>)	400
-Progress of vigilance squad in 2019 (<i>Question No. 1157</i>)	410
-Steps taken for breeding of fish in Bhera and Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 5388*</i>)	388
-Steps taken for breeding of wildlife (<i>Question No. 5050*</i>)	382
-Steps taken for development of forests (<i>Question No. 1087</i>)	405
-Suggestion of converting Lahore Zoo into Safari Park (<i>Question No. 4547*</i>)	375
-Suggestion of restrictions on planting conocarpus plant in plantation campaign (<i>Question No. 5481*</i>)	389
G	
GULNAZ SHAHZADI, MRS.	
QUESTION regarding-	
-Number of childrens and staff in Child Protection and Welfare Bureau Sialkot (<i>Question No. 3878*</i>)	254
H	
HAMID RASHID, MR.	
QUESTION regarding-	
-Number of non-registered vehicles and details about online registration system (<i>Question No. 1543*</i>)	507
HASSAN MURTAZA, SYED	
FATEHA KHWANI (Condolence)-	
-On sad demise of Shahan Malik Ex MPA	13
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for punishing to Murderers of Shahan Malik Ex MPA	91
-Demand for registering case against unknown persons for entering and firing in house in Rasool Nagar, Faisalabad	479
QUESTIONS regarding-	
-Details about granting time scale promotion to employees of Police (<i>Question No. 3770*</i>)	249
-Details about income in head of excise and property tax in Chiniot (<i>Question No. 4010*</i>)	517
-Details about promotions of ASIs recruited in 1990 (<i>Question No. 3769*</i>)	248

	PAGE
NO.	
-Issuance of funds to District Government and Local Government in Chiniot (<i>Question No. 3552*</i>)	14
-Ongoing Schemes in PP-95, Chiniot (<i>Question No. 4007*</i>)	65
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for breeding of plants in nurseries in Lahore (<i>Question No. 4453*</i>)	375
-Construction and repair of road from Railway Station to Badami Bagh via Haji Camp, Lahore (<i>Question No. 4455*</i>)	71
-Cost of plan of Safe City Project Lahore and other details (<i>Question No. 1728*</i>)	235
-Details about allocated budget and expenditures of Women Development Department in 2017-18 (<i>Question No. 128</i>)	142
-Details about annual budget and number of Security Institutions in Province Punjab (<i>Question No.717</i>)	266
-Details about cases of rape and murder of women and children in Kasur in 2018-19 (<i>Question No. 3461*</i>)	240
-Details about cases registered in Kasur (<i>Question No. 931</i>)	279
-Details about posting Sub Inspector as SHO in Lahore (<i>Question No. 687</i>)	266
-Details about registration and transfer of vehicles in Farid Court House office Lahore (<i>Question No. 6547*</i>)	528
HOME DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Arrest of notorious and proclaimed offenders by Punjab Highway Patrolling Police (<i>Question No. 613</i>)	263
-Construction of building of Child Protection Unit in Sahiwal (<i>Question No. 1683*</i>)	232
-Construction of building of police station Gawalmandi Lahore (<i>Question No. 3733*</i>)	244
-Cost of plan of Safe City Project Lahore and other details (<i>Question No.1728*</i>)	235
-Details about annual budget and number of Security Institutions in Province Punjab (<i>Question No.717</i>)	266
-Details about arrest of nominated persons in case No.329/14 in Police Station Kot Ladhra, Gujranwala (<i>Question No. 4019*</i>)	256
-Details about arrest of notorious and proclaimed offenders in 2019 (<i>Question No. 4366*</i>)	261
-Details about ban on prohibited armed licences (<i>Question No. 3533*</i>)	242
-Details about cases of kidnap registered in police station Sanda, Lahore in 2019 to date (<i>Question No. 898</i>)	278
-Details about cases of rape and murder of women and children in Kasur in 2018-19 (<i>Question No. 3461*</i>)	240
-Details about cases of rape with children in Lahore (<i>Question No. 3628*</i>)	242
-Details about cases of rape with child registered in Lahore (<i>Question No.859</i>)	276

	PAGE
NO.	
-Details about cases of theft and dacoity registered in district Narowal in 2018 and 2019 (<i>Question No. 755</i>)	269
-Details about cases registered in Kasur (<i>Question No. 931</i>)	279
-Details about cases registered in Narowal in 2018-19 (<i>Question No. 1015</i>)	284
-Details about cases registered in Okara in 2019-20 (<i>Question No. 986</i>)	282
-Details about cases registered in Police Station Factory Area Faisalabad (<i>Question No. 3135*</i>)	213
-Details about cases registered under National Action Plan in last four years (<i>Question No. 723</i>)	267
-Details about distribution of budget to different wings of Punjab Police (<i>Question No. 3051*</i>)	237
-Details about granting time scale promotion to employees of Police (<i>Question No. 3770*</i>)	249
-Details about handing over missing and drifted child to their parents by Child Protection Bureau (<i>Question No. 628</i>)	264
-Details about issuance of armed licence (<i>Question No. 1864*</i>)	236
-Details about police stations and check posts in district Sahiwal (<i>Question No. 1686*</i>)	234
-Details about police stations, check posts and staff in city Faisalabad (<i>Question No. 3136*</i>)	221
-Details about posting Sub Inspector as SHO in Lahore (<i>Question No. 687</i>)	266
-Details about presence of narcotics sellers in Gopi Rai near Thokar Niaz Baig Lahore (<i>Question No. 3668*</i>)	243
-Details about promotions of ASIs recruited in 1990 (<i>Question No. 3769*</i>)	248
-Details about recruitments in Anti Terrorism Courts in Province (<i>Question No. 834</i>)	269
-Details about registration of Imams and Ulema according to National Action Plan in Gujranwala (<i>Question No. 2650*</i>)	193
-Details about Safe City Project Lahore (<i>Question No. 3778*</i>)	250
-Details about sale of narcotics in Kot Momin and surroundings in Sargodha (<i>Question No. 3758*</i>)	246
-Details about spending 34 crore rupees on investigation of rape and murder cases of child in Chunian, Kasur (<i>Question No. 4078*</i>)	257
-Details about staff in district police office Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3478*</i>)	241
-Details about staff and police stations in PP-185, Okara (<i>Question No. 1559*</i>)	202
-Establishment of women desks in police stations (<i>Question No. 838</i>)	270
-Fixation of fence on foot path on the road beside the CCPO Office Lahore (<i>Question No. 971</i>)	280
-Implementation report of Punjab Sound System Regulation Act 2015 under National Action Plan in Gujranwala (<i>Question No. 2651*</i>)	198
-Installation of traffic signals project and start of E-Challan in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3453*</i>)	239
-Numbers and details about staff involved in drug selling and extortion in police station Ghalib Market Lahore (<i>Question No. 3221*</i>)	238
-Number of children in Child Protection Centres in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3438*</i>)	225

	PAGE
NO.	
-Number of childrens and staff in Child Protection and Welfare Bureau Sialkot (<i>Question No.3878*</i>)	254
-Number of Committees established at tehsil and U/C level under Punjab Vigilance Committee Act 2016 (<i>Question No. 1036</i>)	285
-Number of men and women police in the province (<i>Question No. 3695*</i>)	244
-Number of patrolling posts and vehicles therein the province (<i>Question No. 3816*</i>)	252
-Openly violation of kite flying in Faisalabad (<i>Question No. 4197*</i>)	259
-Personal use of government vehicles in police stations of district Multan (<i>Question No. 3451*</i>)	230
-Posting of Traffic Police at Gajjumatta Lahore to Dipalpur road (<i>Question No. 1986*</i>)	208
-Sale of toxic injections at shops situated with main gate of Data Darbar (<i>Question No. 4436*</i>)	262
-Steps taken for control over sale of narcotics in educational institutions (<i>Question No. 4004*</i>)	254
-Steps taken for control over sale of narcotics in district Jhang (<i>Question No. 3765*</i>)	247
-Usage of SMK paper as narcotics in educational institutions in Jhelum (<i>Question No.4258*</i>)	260
HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED (Minister for Agriculture)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Agricultural land, budget and vacant posts in Ayub Research Institute Faisalabad (<i>Question No. 5730*</i>)	443
-Decrease in agricultural area in the province (<i>Question No.1382</i>)	459
-Details about bricks pavement of water courses in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5975*</i>)	452
-Details about production of Sunflower (<i>Question No. 4356*</i>)	440
-Details about recruitment in tenure of former Vice Chancellor in Agriculture University Faisalabad (<i>Question No. 2677*</i>)	438
-Establishment of research centres for mango production in Bahawalpur and D G Khan divisions (<i>Question No. 5835*</i>)	451
-Offices, research centres and employees in Agriculture Department Muzaffargarh (<i>Question No. 1313</i>)	453
-Offices, research centres and employees in Agriculture Department Narowal (<i>Question No. 1315</i>)	456
IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about cases registered in Okara in 2019-20 (<i>Question No. 986</i>)	282
-Details about projects of sewerage, soling and tuff tyles in Basirpur and Mandi Ahmedabad, Okara (<i>Question No. 3814*</i>)	27
-Details about staff and police stations in PP-185, Okara (<i>Question No. 1559*</i>)	202
-Number of patrolling posts and vehicles therein the province (<i>Question No. 3816*</i>)	252

PAGE

NO.

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.**QUESTIONS regarding-**

- Details about cases of kidnap registered in police station Sanda, Lahore in 2019 to date (*Question No. 898*) 278
- Details about cases of rape with children in Lahore (*Question No. 3628**) 242
- Details about distribution of budget to different wings of Punjab Police (*Question No. 3051**) 237
- Details about not posting of Chairperson of Punjab Commission of the Status of the Women Development Department (*Question No. 6238**) 140
- Details about posting of Chairperson and Members in Punjab Commission on Status of the Women (*Question No. 5550**) 139
- Details about unique types of fish in the Province (*Question No. 4824**) 381
- Establishment of women desks in police stations (*Question No. 838*) 270
- Legal status of district councils after desolation of Municipal Corporations (*Question No. 3530**) 59
- Number of license holder persons and hotels for wine in Lahore (*Question No. 4480**) 518
- Repair of street of Girls College and road of Boys School in Jamkay Cheema, Sialkot (*Question No. 3632**) 61

KHADIJA UMER, MS.**BILL** (*Discussed upon*)-

- The Qarshi University (Amendment) Bill 2021 343

MOTION regarding-

- Suspension of rules for presentation of a resolution 342

QUESTION regarding-

- Details about slaughter houses in Lahore (*Question No. 3407**) 58

REPORT (*Laid in the House*)-

- Special Committee No.9 regarding Bill No. 49, 50 & 51 for the year 2021 315

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK**QUESTIONS regarding**

- Details about plantation campaign and area of Forest Department in Bahawalpur (*Question No. 5551**) 392
- Number of offices and employees in Excise, Taxation & Narcotics Control Department Bahawalpur (*Question No. 5554**) 521

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.**POINTS OF ORDER regarding-**

- Demand for presenting the Ministers in the House 357
- Demand for taking steps for protection of worship places and house of minorities in Sadiqabad 358
- Keeping in wrongful confinement to Mr Adil Bakhsh Chattha MPA in police station Ali Pur Chattha 286
- Non presence of Secretary Food despite of ruling of Mr. Speaker 321

	PAGE
NO.	
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-9 th August, 2021	105
-12 th July, 2021	425
-13 th August, 2021	500
L	
LEAVE OF ABSENCE OF-	
-Mansoor Ahmed Khan, Nawabzada	549
-Muhammad Awais Dareshak, Sardar	547
-Muhammad Ilyas, Mr.	549
-Nisar Ali Khan, Ch	550
-Rabia Nusrat, Ms.	549
-Rashida Khanam, Ms.	548
-Sadiah Nadeem Malik, Ms.	547
-Sadiqa Sahibdad Khan, Ms.	550
-Salma Butt, Mst.	548
-Sarfaraz Hussain, Mr.	550
-Shamsa Ali, Ms.	548
-Uzma Kardar, Ms.	549
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Action against illegal housing societies in Jhelum (<i>Question No. 3887*</i>)	64
-Allocated budget, ownership and construction of Community Hall in Jampur (<i>Question No. 4659*</i>)	74
-Allocated funds for Tableeghi Ijtimah in 2018-20 (<i>Question No. 4409*</i>)	71
-Construction and repair of road from Railway Station to Badami Bagh via Haji Camp, Lahore (<i>Question No. 4455*</i>)	71
-Construction and repair of roads and details about sewerage system in Amir town, Lahore (<i>Question No. 4502*</i>)	72
-Construction of boundary wall of graveyard in Tibba Mandi Ahmedabad, Lakhu Malkana district Okara (<i>Question No. 2693*</i>)	45
-Construction of Civil club and Community hall in city Jampur (<i>Question No. 4732*</i>)	75
-Construction of Plazas in city areas of Lahore (<i>Question No. 3863*</i>)	62
-Corruption in income of illegal parking stands in Lahore (<i>Question No. 2192*</i>)	51
-Details about boundary wall of Janazgah and graveyard in Nahtag Badala, Jarranwala (<i>Question No. 4741*</i>)	76
-Details about cost and construction of Punjab Local Government Acadmy Building (<i>Question No. 3543*</i>)	60
-Details about income of Cattle Markets in Raiwind and Lahore (<i>Question No. 4408*</i>)	70

	PAGE
NO.	
-Details about fee, auction and number of parking stands in Shalimar Town Lahore (<i>Question No. 2877*</i>)	54
-Details about payment of salaries to Sanitary Workers in Waste Management Company Lahore (<i>Question No. 3927*</i>)	64
-Details about ponds in PP-189, Okara (<i>Question No. 1363*</i>)	30
-Details about projects of sewerage, soling and tuff tyles in Basirpur and Mandi Ahmedabad, Okara (<i>Question No. 3814*</i>)	27
-Details about schools working under administrative control of Local Government in Jhelum (<i>Question No. 2605*</i>)	53
-Details about slaughter houses in Lahore (<i>Question No. 3407*</i>)	58
-Details about the existence of a separate park for women in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 4850*</i>)	76
-Encroachments in Baghbanpura Bazar, Lahore (<i>Question No. 3638*</i>)	48
-Encroachments on Ferozpur road from Shama Chowk to New Mozang, Lahore (<i>Question No. 2606*</i>)	42
-Facilities and condition of bus stands in Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3084*</i>)	56
-Fault in solar street lights on GT road Kamonky and Muridky (<i>Question No. 4291*</i>)	67
-Hurdle in flow of traffic due to encroachments on Sukh Nehr Stop Sultan Mehmood Stop, Lahore (<i>Question No. 3637*</i>)	21
-Installation of water filtration plants in PP-198, Sahiwal (<i>Question No. 1920*</i>)	33
-Issuance of funds for repair of roads in city Okara in 2019-20 (<i>Question No. 3674*</i>)	24
-Issuance of funds to District Government and Local Government in Chiniot (<i>Question No. 3552*</i>)	14
-Legal status of district councils after desolation of Municipal Corporations (<i>Question No. 3530*</i>)	59
-Numbers and details about duty points of Sanitary Workers in Municipal Corporation Sialkot (<i>Question No. 4293*</i>)	68
-Numbers and functional condition of filtration plants in district Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4951*</i>)	77
-Numbers and functional condition of tube well of water supply in Jhelum (<i>Question No. 3885*</i>)	63
-Ongoing Schemes in PP-95, Chiniot (<i>Question No. 4007*</i>)	65
-Poor sewerage system in Municipal Committee Kameer, Sahiwal (<i>Question No. 1922*</i>)	37
-Repair of street of Girls College and road of Boys School in Jamkay Cheema, Sialkot (<i>Question No. 3632*</i>)	61
-Sale of "Sadqah Meat" at Ravi bridge and Canal road Lahore (<i>Question No. 4507*</i>)	73

	PAGE NO.
M	
MANAN KHAN, MR.	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for handing over charge to Municipal representatives according to decision of Supreme Court of Pakistan	113
QUESTIONS regarding-	
-Details about cases of theft and dacoity registered in district Narowal in 2018 and 2019 (<i>Question No. 755</i>)	269
-Details about registration of Imams and Ulamah according to National Action Plan in Gujranwala (<i>Question No. 2650*</i>)	193
-Implementation report of Punjab Sound System Regulation Act 2015 under National Action Plan in Gujranwala (<i>Question No. 2651*</i>)	198
MANAZAR HUSSAIN RANJHA	
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Collection of extortion on phone calls by unknown persons in Mouza Hujjan PP-74, Sargodha	86
MANSOOR AHMED KHAN, NAWABZADA	
-Leave of absence	549
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY	
QUESTION regarding-	
-Income from property and other taxes in Bahawalnagar (<i>Question No. 5845*</i>)	524
MEHWISH SULTANA, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about Olive cultivation in Potohar region (<i>Question No. 6429*</i>)	403
-Details about trophy hunting of Urriyal in Salt range (<i>Question No. 5382*</i>)	385
MINISTER FOR AGRICULTURE	
-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed	
MINISTER FOR EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL	
-See under Mumtaz Ahmed, Mr.	
MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES	
-See under Muhammad Sibtain Khan, Mr.	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES ADDITIONAL CHARGE OF HOME	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MINISTER FOR PRISONS	
-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.	
MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT	
-See under Ashifa Riaz, Ms.	

	PAGE NO.
MOMINA WAHEED, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about Aqua Culture Research centres in Province (<i>Question No. 3571*</i>)	368
-Details about public and private breeding farms of wildlife in Province (<i>Question No. 3568*</i>)	367
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	182, 342, 463
MUHAMMAD AFZAL, MR.	
QUESTION regarding-	
-Facilities and condition of bus stands in Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3084*</i>)	56
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
QUESTIONS regarding-	
-Details about schools working under administrative control of Local Government in Jhelum (<i>Question No. 2605*</i>)	53
-Details about spending 34 crore rupees on investigation of rape and murder cases of childs in Chunian, Kasur (<i>Question No. 4078*</i>)	257
-Number of employees and offices of Excise and Taxation Department in district Kasur (<i>Question No.735</i>)	538
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds for Forest Department in 2019-21 and details about residential houses for employees constructed on state land (<i>Question No. 1238</i>)	413
-Construction of building of Child Protection Unit in Sahiwal (<i>Question No. 1683*</i>)	232
-Details about cases registered in Narowal in 2018-19 (<i>Question No. 1015</i>)	284
-Details about control over Narcotics in Municipal Committee Kameer, Sahiwal (<i>Question No. 502</i>)	534
-Details about income in head of motor registration in posting period of Mr Muhammad Asif Director Excise (<i>Question No.757</i>)	541
-Details about police stations and check posts in district Sahiwal (<i>Question No. 1686*</i>)	234
-Expenditures incurred upon development of forsts (<i>Question No. 1131</i>)	408
-Expenditures incurred upon plantation campaign in Sahiwal (<i>Question No. 1130</i>)	406
-Income from property and other taxes in Sahiwal (<i>Question No.1271*</i>)	481
-Installation of water filtration plants in PP-198, Sahiwal (<i>Question No. 1920*</i>)	33
-Issuance of funds to Forest Department in Sahiwal (<i>Question No. 5376*</i>)	384
-Issuance of licenses for sale of wine against the policy in 2019 (<i>Question No.1151</i>)	544
-Number of employees in Anti Narcotics Control (<i>Question No. 1297*</i>)	484
-Number of vacancies of Directors posted in Excise & Taxation Department (<i>Question No. 756</i>)	540

	PAGE
	NO.
-Poor sewerage system in Municipal Committee Kameer, Sahiwal (<i>Question No. 1922*</i>)	37
MUHAMMAD ARSHAD CHAUDHARY, MR.	
QUESTION regarding-	
-Arrest of notorious and proclaimed offenders by Punjab Highway Patrolling Police (<i>Question No. 613</i>)	263
MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.	
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for adjourning the house till implementation on production orders of MPA	298
-Demand for taking action against the officers not implementing the production orders issued by Mr. Speaker	318
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-6 th August, 2021	360
-13 th August, 2021	499
MUHAMMAD AWAIS DARESHAK, SARDAR	
-Leave of absence	547
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (<i>Minister for Law & Parliamentary Affairs, Cooperatives Additional Charge of Home</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about cases registered in Police Station Factory Area Faisalabad (<i>Question No. 3135*</i>)	213
-Details about police stations, check posts and staff in city Faisalabad (<i>Question No. 3136*</i>)	221
-Details about registration of Imams and Ulamah according to National Action Plan in Gujranwala (<i>Question No. 2650*</i>)	194
-Details about staff and police stations in PP-185, Okara (<i>Question No. 1559*</i>)	203
-Implementation report of Punjab Sound System Regulation Act 2015 under National Action Plan in Gujranwala (<i>Question No. 2651*</i>)	198
-Number of children in Child Protection Centres in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3438*</i>)	226
-Personal use of government vehicles in police stations of district Multan (<i>Question No. 3451*</i>)	230
-Posting of Traffic Police at Gajjumatta Lahore to Dipalpur road (<i>Question No. 1986*</i>)	208
BILLS (Discussed upon)-	
-The Namal University, Mianwali Bill 2021	465
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021	467
-The Stamp (Amendment) Bill 2021	97
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	463
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for granting exemption of tax to seller of cattle before ten days of Eid ul Adhas	173
-Demand for punishing to Murderers of Shahan Malik Ex MPA	93

	PAGE
NO.	
REPORTS (Laid in the House) regarding-	
-The Audit Report on the Accounts of 4 Danish Schools and 3 Centers of Excellence of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19	97
-The Namal University, Mianwali Bill 2021 (Bill No.43 of 2021)	437
ZERO HOUR NOTICES regarding-	
-Collection of extortion on phone calls by unknown persons in Mouza Hujjan PP-74, Sargodha	88
-Demand for taking action against SHO for raping and grasping 5 lacs from woman in Khanewal	84
-Sale of ice prepared with dirty water in Lahore	90
MUHAMMAD ILLYAS, MR.	
-Leave of absence	549
MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds for Tableeghi Ijtimah in 2018-20 (Question No. 4409*)	71
-Details about income of Cattle Markets in Raiwind and Lahore (Question No. 4408*)	70
MUHAMMAD MOAVIA, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about property tax payers in Jhang (Question No. 3196*)	514
-Vacant and filled posts in Excise and Taxation and Narcotics board in district Jhang (Question No. 3194*)	513
MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details about income and property tax receipts in PP-55, Gujranwala (Question No. 1254)	545
MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR. (Minister for Forestry, Wildlife & Fisheries)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for breeding of plants in nurseries in Lahore (Question No. 4453*)	375
-Allocated funds for Forest Department in 2019-21 and details about residential houses for employees constructed on state land (Question No. 1238)	413
-Allocated funds for Forest Department in Bhera and Bhalwal in Sargodha (Question No. 1132)	410
-Allocated funds for Forest Department in Rahim yar Khan in 2019-20 (Question No. 5943*)	400
-Area of Forest Department and theft of trees in Jhelum (Question No. 5235*)	384
-Area of Forest Department and details about distribution of plants during plantation campaign in Rahim yar Khan (Question No. 4664*)	379
-Area of Rakh Kotla Sher Muhammad Forest in Rajanpur and details about occupants therein (Question No. 4672*)	381
-Breeding farms of animals and birds in districts of province (Question No. 1219)	411

	PAGE
NO.	
-Cost upon establishment and completion of Bhasin fish hatchery in Lahore (<i>Question No. 5559*</i>)	395
-Details about animals and allocated funds for Bahawalpur Zoo (<i>Question No. 5815*</i>)	398
-Details about Aqua Culture Research centres in Province (<i>Question No. 3571*</i>)	369
-Details about auction and income from adust trees on bank of canals (<i>Question No. 5535*</i>)	392
-Details about employees, expenditures of plantation campaign and area of Peeruwal forest in Khanewal (<i>Question No. 5486*</i>)	391
-Details about feed for fish in fish farms (<i>Question No. 2895*</i>)	362
-Details about fish farms in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4375*</i>)	374
-Details about keeping beast as pets (<i>Question No. 5668*</i>)	396
-Details about Olive cultivation in Potohar region (<i>Question No. 6429*</i>)	403
-Details about plantation campaign and area of Forest Department in Bahawalpur (<i>Question No. 5551*</i>)	393
-Details about plantation campaign and slection of land for planting of eucalyptus tree (<i>Question No. 2892*</i>)	361
-Details about plantation campaign in the Province (<i>Question No. 1277</i>)	414
-Details about planting new trees in place of dead trees at banks of canals in Sargodha (<i>Question No. 5387*</i>)	387
-Details about plants planted in PP-189 and Okara city (<i>Question No.1067</i>)	404
-Details about permission of hunting partridge in tehsils (<i>Question No.3517*</i>)	366
-Details about permits of hunting in Kallar Kahar lake and all over the province and nubmer of employees in Forest Department (<i>Question No. 4549*</i>)	377
-Details about projects of fish farming (<i>Question No. 2813*</i>)	363
-Details about public and private breeding farms of wildlife in Province (<i>Question No. 3568*</i>)	367
-Details about Ten Billion Tree Project (<i>Question No. 3516*</i>)	364
-Details about trophy hunting of Urriyal in Salt range (<i>Question No. 5382*</i>)	386
-Details about unique types of fish in the Province (<i>Question No. 4824*</i>)	382
-Details about usage of arsanic free water in fish farms (<i>Question No. 2896*</i>)	356
-Details about vacancies of wildlife watcher and wildlife inspectors (<i>Question No. 4155*</i>)	374
-Establishment of Wildlife Park Murree, number of animals and expenses of their feed (<i>Question No. 6225*</i>)	402
-Expenditures incurred upon development of forsts (<i>Question No. 1131</i>)	409
-Expenditures incurred upon plantation campaign in Sahiwal (<i>Question No. 1130</i>)	407
-Issuance of funds to Forest Department in Sahiwal (<i>Question No. 5376*</i>)	385
-Number of employees in Forest office in district Jhang (<i>Question No. 3837*</i>)	369
-Number of employees, types of animals and area of Zoo Bahawalpur (<i>Question No. 3903*</i>)	371
-Number of plants and fixed area for plantation campaign in Sheikhpura (<i>Question No. 5997*</i>)	400

	PAGE
	NO.
Progress of vigilance squad in 2019 (<i>Question No. 1157</i>)	411
-Steps taken for breeding of fish in Bhera and Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 5388*</i>)	388
-Steps taken for breeding of wildlife (<i>Question No. 5050*</i>)	382
-Steps taken for development of forests (<i>Question No.1087</i>)	406
-Suggestion of converting Lahore Zoo into Safari Park (<i>Question No. 4547*</i>)	376
-Suggestion of restrictions on planting conocarpus plant in plantation campaign (<i>Question No.5481*</i>)	390
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Demand for repairing bridge on Saim Nala in city Mamu Kanjan	174
MUHAMMAD SHOAIB OWAISI, MIAN	
QUESTIONS regarding-	
-Delay in issuance of number plates and smart cards of vehicles in Bahawalpur (<i>Question No. 4528*</i>)	521
-Issuance of universal number plates for vehicles (<i>Question No. 4527*</i>)	520
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Agricultural land, budget and vacant posts in Ayub Research Institute Faisalabad (<i>Question No. 5730*</i>)	442
-Construction of boundary wall of graveyard in Tibba Mandi Ahmedabad, Lakhu Malkana district Okara (<i>Question No. 2693*</i>)	45
-Details about hostels of working women in Faisalabad (<i>Question No. 2745*</i>)	138
-Details about cases registered in Police Station Factory Area Faisalabad (<i>Question No. 3135*</i>)	213
-Details about offices of Women Development Department in Faisalabad division (<i>Question No.1201*</i>)	135
-Details about police stations, check posts and staff in city Faisalabad (<i>Question No. 3136*</i>)	221
-Details about production of Sunflower (<i>Question No. 4356*</i>)	440
-Details about recruitment in tenure of former Vice Chancellor in Agriculture University Faisalabad (<i>Question No. 2677*</i>)	437
-Encroachments on Ferozpur road from Shama Chowk to New Mozang, Lahore (<i>Question No. 2606*</i>)	42
-Number of employees in Excise and Taxation and Anti Narcotics Control office Faisalabad (<i>Question No. 2448*</i>)	509
-Offices and nature of work in Excise and Taxation Department Faisalabad (<i>Question No.6056*</i>)	525
MUHAMMAD WAHEED, MALIK	
QUESTIONS regarding-	
-Construction and repair of roads and details about sewerage system in Amir town, Lahore (<i>Question No. 4502*</i>)	72
-Fixation of fence on foot path on the road beside the CCPO Office Lahore (<i>Question No. 971</i>)	280

	PAGE
NO.	
MUMTAZ AHMED, MR. (<i>Minister for Excise, Taxation & Narcotics Control</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Applications received for computerized number plates of vehicles in Lahore in 2018-20 (<i>Question No. 5743*</i>)	523
-Delay in issuance of computerized number plates of vehicles (<i>Question No. 3344*</i>)	515
-Delay in issuance of number plates and smart cards of vehicles in Bahawalpur (<i>Question No. 4528*</i>)	521
-Delay in issuance of number plates of vehicles (<i>Question No. 2931*</i>)	512
-Details about categories of house related with property tax in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 688</i>)	537
-Details about control over Narcotics in Municipal Committee Kameer, Sahiwal (<i>Question No. 502</i>)	533
-Details about income and property tax receipts in PP-55, Gujranwala (<i>Question No. 1254</i>)	545
-Details about income in head of excise and property tax in Chiniot (<i>Question No. 4010*</i>)	518
-Details about income in head of motor registration in posting period of Mr Muhammad Asif Director Excise (<i>Question No. 757</i>)	541
-Details about property tax payers in Jhang (<i>Question No. 3196*</i>)	515
-Details about quota of wine in hotels (<i>Question No. 485</i>)	532
-Details about registered motorcycles, loader and Ching-chi rickshaws in Lahore (<i>Question No. 1964*</i>)	500
-Details about registration and transfer of vehicles in Farid Court House office Lahore (<i>Question No. 6547*</i>)	529
-Details about registration of vehicles and Excise and Taxation office Okara (<i>Question No. 6280*</i>)	527
-Details about registration of loader rickshaws (<i>Question No. 7218*</i>)	505
-Details about registration of vehicles conditional with driving license (<i>Question No. 3623*</i>)	502
-Details about target and achievements of tax receipts (<i>Question No. 629</i>)	537
-Details about vehicles and motorcycles driven on open letter (<i>Question No. 1488*</i>)	506
-Income from property and other taxes in Bahawalnagar (<i>Question No. 5845*</i>)	524
-Income from property and other taxes in Sahiwal (<i>Question No. 1271*</i>)	481
-Issuance of licenses for sale of wine against the policy in 2019 (<i>Question No. 1151</i>)	543
-Issuance of licenses for sale of wine and beer at airports (<i>Question No. 1330*</i>)	493
-Issuance of smart card and registration of new vehicles in 2018-19 (<i>Question No. 865</i>)	542
-Issuance of universal number plates for vehicles (<i>Question No. 4527*</i>)	520
-Number of employees and details about income in head of registration in motor registration branch Rahim Yar Khan (<i>Question No. 689</i>)	538
-Number of employees and offices of Excise and Taxation Department in district Kasur (<i>Question No. 735</i>)	539

	PAGE
	NO.
-Number of employees in Anti Narcotics Control (<i>Question No. 1297*</i>)	485
-Number of employees in Excise and Taxation and Anti Narcotics Control office Faisalabad (<i>Question No. 2448*</i>)	510
-Number of employees, vehicles and details about income and expenditures in Excise and Taxation office Okara (<i>Question No.7047*</i>)	530
-Number of license holder persons and hotels for wine in Lahore (<i>Question No. 4480*</i>)	519
-Number of non-registered vehicles and details about online registration system (<i>Question No.1543*</i>)	507
-Number of offices and employees in Excise, Taxation & Narcotics Control Department Bahawalpur (<i>Question No. 5554*</i>)	522
-Number of posts of inspector and allocated budget for excise office Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3450*</i>)	516
-Number of vacancies of Directors posted in Excise & Taxation Department (<i>Question No. 756</i>)	540
-Offices and nature of work in Excise and Taxation Department Faisalabad (<i>Question No.6056*</i>)	525
-Posting and number of excise and taxation inspectors in district Faisalabad (<i>Question No. 1671*</i>)	508
-Progress of Anti Narcotics wing in Lahore in 2016-17 (<i>Question No. 323</i>)	531
-Staff and offices of motor registration in district Faisalabad (<i>Question No.552</i>)	536
-Steps taken for reducing road accidents (<i>Question No. 2134*</i>)	509
-Vacant and filled posts in Excise and Taxation and Narcotics board in district Jhang (<i>Question No. 3194*</i>)	514
MUMTAZ ALI, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds for Forest Department in Rahim yar Khan in 2019-20 (<i>Question No. 5943*</i>)	399
-Details about animals and allocated funds for Bahawalpur Zoo (<i>Question No. 5815*</i>)	397
-Details about bricks pavement of water courses in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5975*</i>)	452
-Details about staff in district police office Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3478*</i>)	241
-Establishment of research centres for mango production in Bahawalpur and D G Khan divisions (<i>Question No. 5835*</i>)	451
-Installation of traffic signals project and start of E-Challan in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3453*</i>)	239
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	
QUESTION regarding-	
-Area of Forest Department and theft of trees in Jhelum (<i>Question No. 5235*</i>)	383
MUNEEB-UL-HAQ, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about plants planted in PP-189 and Okara city (<i>Question No.1067</i>)	404
-Details about ponds in PP-189, Okara (<i>Question No. 1363*</i>)	30

	PAGE
	NO.
-Details about registration of vehicles and Excise and Taxation office Okara (<i>Question No. 6280*</i>)	526
-Issuance of funds for repair of roads in city Okara in 2019-20 (<i>Question No. 3674*</i>)	24
-Number of employees, vehicles and details about income and expenditures in Excise and Taxation office Okara (<i>Question No.7047*</i>)	530
MUSSARAT JAMSHED, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about handing over missing and drifted child to their parents by Child Protection Bureau (<i>Question No. 628</i>)	264
MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.	
POINT OF ORDER regarding-	
-Intervention by bureaucracy in Bill passed unanimously from the House	320
N	
NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-9 th July, 2021	12
-12 th July, 2021	104
-13 th July, 2021	112
-26 th July, 2021	192
-29 th July, 2021	294
-30 th July, 2021	306
-2 nd August, 2021	314
-3 rd August, 2021	330
-6 th August, 2021	354
-9 th August, 2021	424
-12 th August, 2021	436
-13 th August, 2021	478
NADEEM ABBAS, MALIK	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for granting exemption of tax to seller of cattle before ten days of Eid ul Adha	172
NASEER AHMAD, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about NGOs working for women development in district Lahore (<i>Question No. 205</i>)	144
-Steps taken for breeding of wild life (<i>Question No. 5050*</i>)	382
NASRIN TARIQ, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds against Punjab Women Empowerment Package (<i>Question No.1355</i>)	161
-Funds allocated against Empowerment Punjab Women Initiative 2014 (<i>Question No.7138*</i>)	133

	PAGE
	NO.
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women in 2019 (<i>Question No. 7132*</i>)	126
-Steps taken for empowerment of women under SDG target no 5 (<i>Question No.1360</i>)	162
NEELUM HAYAT MALIK, MS.	
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Sale of ice prepared with dirty water in Lahore	90
NIAZ HUSSAIN KHAN, MR.	
QUESTION regarding-	
-Offices, research centres and employees in Agriculture Department Muzaffargarh (<i>Question No. 1313</i>)	453
NISAR ALI KHAN, CH	
-Leave of absence	550
NOTIFICATION of-	
-Change the date of the sitting of session	426
-Summoning of 34 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th July, 2021	1
-Prorogation of 34 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th July, 2021	551
O	
OATH OF OFFICE by-	
-Ahsan Saleem, Mr. (PP-38)	16
OFFICERS-	
-Of the House	10
P	
PARLIAMENTARY SECRETARIES-	
-Of the Punjab	8
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT	
-See under Ahmad Khan, Mr.	

	PAGE
POINTS OF ORDER regarding-	NO.
-Demand for adjourning the house till implementation on production orders of MPA	298
-Demand for granting exemption of tax to seller of cattle before ten days of Eid ul Adha	172
-Demand for handing over charge to Municipal representatives according to decision of Supreme Court of Pakistan	113
-Demand for presenting the Ministers in the House	357
-Demand for punishing to Murderers of Shahan Malik Ex MPA	91
-Demand for registering case against unknown persons for entering and firing in house in Rasool Nagar, Faisalabad	479
-Demand for taking action against the officers not implementing the production orders issued by Mr. Speaker	307, 318
-Demand for taking steps for protection of worship places and house of minorities in Sadiqabad	358
-Intervention by bureaucracy in Bill passed unanimously from the House	320
-Keeping in wrongful confinement to Mr Adil Bakhsh Chattha MPA in police station Ali pur Chattha	286
-Non implementation of production orders of Mr Nazir Ahmad Chohan, MPA	295
-Non presence of Secretary Food despite of ruling of Mr. Speaker	321
-Reading out the letter written by Mr. Nazir Ahmad Chohan, MPA who is confined in Kot Lakhpat Jail	316
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Forcedly entrance of police of Qila Gujjar Singh in house and insulting behavior with Lady MPA in Lahore	95
PROROGATION-	
-Notification of prorogation of 34th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th July, 2021	551

Q

QUESTIONS regarding-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

-Agricultural land, budget and vacant posts in Ayub Research Institute Faisalabad (<i>Question No. 5730*</i>)	442
-Decrease in agricultural area in the province (<i>Question No. 1382</i>)	458
-Details about bricks pavement of water courses in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5975*</i>)	452
-Details about production of Sunflower (<i>Question No. 4356*</i>)	440
-Details about recruitment in tenure of former Vice Chancellor in Agriculture University Faisalabad (<i>Question No. 2677*</i>)	437
-Establishment of research centres for mango production in Bahawalpur and D G Khan divisions (<i>Question No. 5835*</i>)	451
-Offices, research centres and employees in Agriculture Department Muzaffargarh (<i>Question No. 1313</i>)	453

	PAGE
NO.	
-Offices, research centres and employees in Agriculture Department Narowal (<i>Question No. 1315</i>)	456
EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-	
-Applications received for computerized number plates of vehicles in Lahore in 2018-20 (<i>Question No. 5743*</i>)	523
-Delay in issuance of number plates and smart cards of vehicles in Bahawalpur (<i>Question No. 4528*</i>)	521
-Delay in issuance of number plates of vehicles (<i>Question No. 2931*</i>)	512
-Details about categories of house related with property tax in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 688</i>)	537
-Details about control over Narcotics in Municipal Committee Kameer, Sahiwal (<i>Question No. 502</i>)	533
-Details about income and property tax receipts in PP-55, Gujranwala (<i>Question No. 1254</i>)	545
-Details about income in head of excise and property tax in Chiniot (<i>Question No. 4010*</i>)	517
-Details about income in head of motor registration in posting period of Mr Muhammad Asif Director Excise (<i>Question No. 757</i>)	541
-Details about property tax payers in Jhang (<i>Question No. 3196*</i>)	514
-Details about quota of wine in hotels (<i>Question No. 485</i>)	532
-Details about registered motorcycles, loader and Ching-chi rickshaws in Lahore (<i>Question No. 1964*</i>)	499
-Details about registration and transfer of vehicles in Farid Court House office Lahore (<i>Question No. 6547*</i>)	528
-Details about registration of vehicles and Excise and Taxation office Okara (<i>Question No. 6280*</i>)	526
-Details about registration of loader rickshaws (<i>Question No. 7218*</i>)	504
-Details about registration of vehicles conditional with driving license (<i>Question No. 3623*</i>)	502
-Details about target and achievements of tax receipts (<i>Question No. 629</i>)	536
-Details about vehicles and motorcycles driven on open letter (<i>Question No. 1488*</i>)	505
-Income from property and other taxes in Bahawalnagar (<i>Question No. 5845*</i>)	524
-Income from property and other taxes in Sahiwal (<i>Question No. 1271*</i>)	481
-Issuance of licenses for sale of wine against the policy in 2019 (<i>Question No. 1151</i>)	543
-Issuance of licenses for sale of wine and beer at airports (<i>Question No. 1330*</i>)	493
-Issuance of smart card and registration of new vehicles in 2018-19 (<i>Question No. 865</i>)	542
-Issuance of universal number plates for vehicles (<i>Question No. 4527*</i>)	520
-Number of employees and details about income in head of registration in motor registration branch Rahim Yar Khan (<i>Question No. 689</i>)	538
-Number of employees and offices of Excise and Taxation Department in district Kasur (<i>Question No. 735</i>)	538
-Number of employees in Anti Narcotics Control (<i>Question No. 1297*</i>)	484

	PAGE
NO.	
-Number of employees in Excise and Taxation and Anti Narcotics Control office Faisalabad (<i>Question No. 2448*</i>)	509
-Number of employees, vehicles and details about income and expenditures in Excise and Taxation office Okara (<i>Question No. 7047*</i>)	530
-Number of license holder persons and hotels for wine in Lahore (<i>Question No. 4480*</i>)	518
-Number of non-registered vehicles and details about online registration system (<i>Question No. 1543*</i>)	507
-Number of offices and employees in Excise, Taxation & Narcotics Control Department Bahawalpur (<i>Question No. 5554*</i>)	521
-Number of posts of inspector and allocated budget for excise office Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3450*</i>)	516
-Number of vacancies of Directors posted in Excise & Taxation Department (<i>Question No. 756</i>)	540
-Offices and nature of work in Excise and Taxation Department Faisalabad (<i>Question No. 6056*</i>)	525
-Posting and number of excise and taxation inspectors in district Faisalabad (<i>Question No. 1671*</i>)	508
-Progress of Anti Narcotics wing in Lahore in 2016-17 (<i>Question No. 323</i>)	531
-Staff and offices of motor registration in district Faisalabad (<i>Question No. 552</i>)	535
-Steps taken for reducing road accidents (<i>Question No. 2134*</i>)	509
-Vacant and filled posts in Excise and Taxation and Narcotics board in district Jhang (<i>Question No. 3194*</i>)	513
FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-	
-Allocated budget for breeding of plants in nurseries in Lahore (<i>Question No. 4453*</i>)	375
-Allocated funds for Forest Department in 2019-21 and details about residential houses for employees constructed on state land (<i>Question No. 1238</i>)	413
-Allocated funds for Forest Department in Bhera and Bhalwal in Sargodha (<i>Question No. 1132</i>)	409
-Allocated funds for Forest Department in Rahim yar Khan in 2019-20 (<i>Question No. 5943*</i>)	399
-Area of Forest Department and theft of trees in Jhelum (<i>Question No. 5235*</i>)	383
-Area of Forest Department and details about distribution of plants during plantation campaign in Rahim yar Khan (<i>Question No. 4664*</i>)	378
-Area of Rakh Kotla Sher Muhammad Forest in Rajanpur and details about occupants therein (<i>Question No. 4672*</i>)	380
-Breeding farms of animals and birds in districts of province (<i>Question No. 1219</i>)	411
-Cost upon establishment and completion of Bhasin fish hatchery in Lahore (<i>Question No. 5559*</i>)	395
-Details about animals and allocated funds for Bahawalpur Zoo (<i>Question No. 5815*</i>)	397
-Details about Aqua Culture Research centres in Province (<i>Question No. 3571*</i>)	368

	PAGE
NO.	
-Details about auction and income from adust trees on bank of canals (<i>Question No. 5535*</i>)	392
-Details about employees, expenditures of plantation campaign and area of Peeruwal forest in Khanewal (<i>Question No. 5486*</i>)	390
-Details about feed for fish in fish farms (<i>Question No. 2895*</i>)	362
-Details about fish farms in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4375*</i>)	373
-Details about keeping beast as pets (<i>Question No. 5668*</i>)	395
-Details about Olive cultivation in Potohar region (<i>Question No. 6429*</i>)	403
-Details about plantation campaign and area of Forest Department in Bahawalpur (<i>Question No. 5551*</i>)	392
-Details about plantation campaign and slection of land for planting of eucalyptus tree (<i>Question No. 2892*</i>)	360
-Details about plantation campaign in the Province (<i>Question No. 1277</i>)	413
-Details about planting new trees in place of dead trees at banks of canals in Sargodha (<i>Question No. 5387*</i>)	387
-Details about plants planted in PP-189 and Okara city (<i>Question No.1067</i>)	404
-Details about permission of hunting partridge in tehsils (<i>Question No.3517*</i>)	366
-Details about permits of hunting in Kallar Kahar lake and all over the province and nubmer of employees in Forest Department (<i>Question No. 4549*</i>)	376
-Details about projects of fish farming (<i>Question No. 2813*</i>)	362
-Details about public and private breeding farms of wildlife in Province (<i>Question No. 3568*</i>)	367
-Details about Ten Billion Tree Project (<i>Question No. 3516*</i>)	364
-Details about trophy hunting of Urriyal in Salt range (<i>Question No. 5382*</i>)	385
-Details about unique types of fish in the province (<i>Question No. 4824*</i>)	381
-Details about usage of arsanic free water in fish farms (<i>Question No. 2896*</i>)	356
-Details about vacancies of wildlife watcher and wildlife inspectors (<i>Question No. 4155*</i>)	373
-Establishment of Wildlife Park Murree, number of animals and expenses of their feed (<i>Question No. 6225*</i>)	401
-Expenditures incurred upon development of forsts (<i>Question No. 1131</i>)	408
-Expenditures incurred upon plantation campaign in Sahiwal (<i>Question No. 1130</i>)	406
-Issuance of funds to Forest Department in Sahiwal (<i>Question No. 5376*</i>)	384
-Number of employees in Forest office in district Jhang (<i>Question No. 3837*</i>)	369
-Number of employees, types of animals and area of Zoo Bahawalpur (<i>Question No. 3903*</i>)	370
-Number of plants and fixed area for plantation campaign in Sheikhpura (<i>Question No. 5997*</i>)	400
-Progress of vigilance squad in 2019 (<i>Question No. 1157</i>)	410
-Steps taken for breeding of fish in Bhera and Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 5388*</i>)	388
-Steps taken for breeding of wildlife (<i>Question No. 5050*</i>)	382
-Steps taken for development of forests (<i>Question No.1087</i>)	405
-Suggestion of converting Lahore Zoo into Safari Park (<i>Question No. 4547*</i>)	375

	PAGE
NO.	
-Suggestion of restrictions on planting conocarpus plant in plantation campaign (<i>Question No.5481*</i>)	389
HOME DEPARTMENT-	
-Arrest of notorious and proclaimed offenders by Punjab Highway Patrolling Police (<i>Question No. 613</i>)	263
-Construction of building of Child Protection Unit in Sahiwal (<i>Question No. 1683*</i>)	232
-Construction of building of police station Gawalmandi Lahore (<i>Question No. 3733*</i>)	244
-Cost of plan of Safe City Project Lahore and other details (<i>Question No.1728*</i>)	235
-Details about annual budget and number of Security Institutions in Province Punjab (<i>Question No.717</i>)	266
-Details about arrest of nominated persons in case No.329/14 in Police Station Kot Ladha, Gujranwala (<i>Question No. 4019*</i>)	256
-Details about arrest of notorious and proclaimed offenders in 2019 (<i>Question No. 4366*</i>)	261
-Details about ban on prohibited armed licences (<i>Question No. 3533*</i>)	242
-Details about cases of kidnap registered in police station Sanda, Lahore in 2019 to date (<i>Question No. 898</i>)	278
-Details about cases of rape and murder of women and children in Kasur in 2018-19 (<i>Question No. 3461*</i>)	240
-Details about cases of rape with children in Lahore (<i>Question No. 3628*</i>)	242
-Details about cases of rape with child registered in Lahore (<i>Question No.859</i>)	276
-Details about cases of theft and dacoity registered in district Narowal in 2018 and 2019 (<i>Question No. 755</i>)	269
-Details about cases registered in Kasur (<i>Question No. 931</i>)	279
-Details about cases registered in Narowal in 2018-19 (<i>Question No. 1015</i>)	284
-Details about cases registered in Okara in 2019-20 (<i>Question No. 986</i>)	282
-Details about cases registered in Police Station Factory Area Faisalabad (<i>Question No. 3135*</i>)	213
-Details about cases registered under National Action Plan in last four years (<i>Question No. 723</i>)	267
-Details about distribution of budget to different wings of Punjab Police (<i>Question No. 3051*</i>)	237
-Details about granting time scale promotion to employees of Police (<i>Question No. 3770*</i>)	249
-Details about handing over missing and drifted child to their parents by Child Protection Bureau (<i>Question No. 628</i>)	264
-Details about issuance of armed licence (<i>Question No. 1864*</i>)	236
-Details about police stations and check posts in district Sahiwal (<i>Question No. 1686*</i>)	234
-Details about police stations, check posts and staff in city Faisalabad (<i>Question No. 3136*</i>)	221
-Details about posting Sub Inspector as SHO in Lahore (<i>Question No. 687</i>)	266

	PAGE
NO.	
-Details about presence of narcotics sellers in Gopi Rai near Thokar Niaz Baig Lahore (<i>Question No. 3668*</i>)	243
-Details about promotions of ASIs recruited in 1990 (<i>Question No. 3769*</i>)	248
-Details about recruitments in Anti Terrorism Courts in Province (<i>Question No.834</i>)	269
-Details about registration of Imams and Ulahmah according to National Action Plan in Gujranwala (<i>Question No. 2650*</i>)	193
-Details about Safe City Project Lahore (<i>Question No. 3778*</i>)	250
-Details about sale of narcotics in Kot Momin and surroundings in Sargodha (<i>Question No. 3758*</i>)	246
-Details about spending 34 crore rupees on investigation of rape and murder cases of childs in Chunian, Kasur (<i>Question No. 4078*</i>)	257
-Details about staff in district police office Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3478*</i>)	241
-Details about staff and police stations in PP-185, Okara (<i>Question No. 1559*</i>)	202
-Establishment of women desks in police stations (<i>Question No. 838</i>)	270
-Fixation of fence on foot path on the road beside the CCPO Office Lahore (<i>Question No. 971</i>)	280
-Implementation report of Punjab Sound System Regulation Act 2015 under National Action Plan in Gujranwala (<i>Question No. 2651*</i>)	198
-Installation of traffic signals project and start of E-Challan in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3453*</i>)	239
-Numbers and details about staff involved in drug selling and extortion in police station Ghalib Market Lahore (<i>Question No. 3221*</i>)	238
-Number of children in Child Protection Centres in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3438*</i>)	225
-Number of childrens and staff in Child Protection and Welfare Bureau Sialkot (<i>Question No.3878*</i>)	254
-Number of Committees established at tehsil and U/C level under Punjab Vigilance Committee Act 2016 (<i>Question No. 1036</i>)	285
-Number of men and women police in the province (<i>Question No. 3695*</i>)	244
-Number of patrolling posts and vehicles therein the province (<i>Question No. 3816*</i>)	252
-Openly violation of kite flying in Faisalabad (<i>Question No. 4197*</i>)	259
-Personal use of government vehicles in police stations of district Multan (<i>Question No. 3451*</i>)	230
-Posting of Traffic Police at Gajjumatta Lahore to Dipalpur road (<i>Question No. 1986*</i>)	208
-Sale of toxic injections at shops situated with main gate of Data Darbar (<i>Question No. 4436*</i>)	262
-Steps taken for control over sale of narcotics in educational institutions (<i>Question No. 4004*</i>)	254
-Steps taken for control over sale of narcotics in district Jhang (<i>Question No. 3765*</i>)	247
-Usage of SMK paper as narcotics in educational institutions in Jhelum (<i>Question No.4258*</i>)	260

	PAGE
NO.	
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
-Action against illegal housing societies in Jhelum (<i>Question No. 3887*</i>)	64
-Allocated budget, ownership and construction of Community Hall in Jampur (<i>Question No. 4659*</i>)	74
-Allocated funds for Tableeghi Ijtimah in 2018-20 (<i>Question No. 4409*</i>)	71
-Construction and repair of road from Railway Station to Badami Bagh via Haji Camp, Lahore (<i>Question No. 4455*</i>)	71
-Construction and repair of roads and details about sewerage system in Amir town, Lahore (<i>Question No. 4502*</i>)	72
-Construction of boundary wall of graveyard in Tibba Mandi Ahmedabad, Lakhu Malkana district Okara (<i>Question No. 2693*</i>)	45
-Construction of Civil club and Community hall in city Jampur (<i>Question No. 4732*</i>)	75
-Construction of Plazas in city areas of Lahore (<i>Question No. 3863*</i>)	62
-Corruption in income of illegal parking stands in Lahore (<i>Question No. 2192*</i>)	51
-Details about boundary wall of Janazgah and graveyard in Nahtag Badala, Jarranwala (<i>Question No. 4741*</i>)	76
-Details about cost and construction of Punjab Local Government Acadmy Building (<i>Question No. 3543*</i>)	60
-Details about income of Cattle Markets in Raiwind and Lahore (<i>Question No. 4408*</i>)	70
-Details about fee, auction and number of parking stands in Shalimar Town Lahore (<i>Question No. 2877*</i>)	54
-Details about payment of salaries to Sanatary Workers in Waste Management Company Lahore (<i>Question No. 3927*</i>)	64
-Details about ponds in PP-189, Okara (<i>Question No. 1363*</i>)	30
-Details about projects of sewerage, soling and tuff tyles in Basirpur and Mandi Ahmedabad, Okara (<i>Question No. 3814*</i>)	27
-Details about schools working under administrative control of Local Government in Jhelum (<i>Question No. 2605*</i>)	53
-Details about slaughter houses in Lahore (<i>Question No. 3407*</i>)	58
-Details about the existence of a separate park for women in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 4850*</i>)	76
-Encroachments in Baghbanpura Bazar, Lahore (<i>Question No. 3638*</i>)	48
-Encroachments on Ferozpur road from Shama Chowk to New Mozang, Lahore (<i>Question No. 2606*</i>)	42
-Facilities and condition of bus stands in Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3084*</i>)	56
-Fault in solar street lights on GT road Kamonky and Muridky (<i>Question No. 4291*</i>)	67
-Hurdle in flow of traffic due to encroachments on Sukh Nehr Stop Sultan Mehmood Stop, Lahore (<i>Question No. 3637*</i>)	21
-Installation of water filtration plants in PP-198, Sahiwal (<i>Question No. 1920*</i>)	33
-Issuance of funds for repair of roads in city Okara in 2019-20 (<i>Question No. 3674*</i>)	24

	PAGE
NO.	
-Issuance of funds to District Government and Local Government in Chiniot (<i>Question No. 3552*</i>)	14
-Legal status of district councils after desolation of Municipal Corporations (<i>Question No. 3530*</i>)	59
-Numbers and details about duty points of Sanitary Workers in Municipal Corporation Sialkot (<i>Question No. 4293*</i>)	68
-Numbers and functional condition of filtration plants in district Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4951*</i>)	77
-Numbers and functional condition of tube well of water supply in Jhelum (<i>Question No. 3885*</i>)	63
-Ongoing Schemes in PP-95, Chiniot (<i>Question No. 4007*</i>)	65
-Poor sewerage system in Municipal Committee Kameer, Sahiwal (<i>Question No. 1922*</i>)	37
-Repair of street of Girls College and road of Boys School in Jamkay Cheema, Sialkot (<i>Question No. 3632*</i>)	61
-Sale of 'Sadqah Meat' at Ravi bridge and Canal road Lahore (<i>Question No. 4507*</i>)	73
WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
-Allocated funds against Punjab Women Empowerment Package (<i>Question No. 1355</i>)	161
-Details about allocated budget and expenditures of Women Development Department in 2017-18 (<i>Question No. 128</i>)	142
-Details about discharging and new posting of Chairperson of Punjab Commission of the Status of the Women (<i>Question No. 3600*</i>)	119
-Details about hostels of working women in Faisalabad (<i>Question No. 2745*</i>)	138
-Details about NGOs working for women development in district Lahore (<i>Question No. 205</i>)	144
-Details about not posting of Chairperson of Punjab Commission of the Status of the Women Development Department (<i>Question No. 6238*</i>)	140
-Details about office addresses and allocated funds for Women Development Department in Lahore (<i>Question No. 2064*</i>)	137
-Details about offices of Women Development Department in Faisalabad division (<i>Question No. 1201*</i>)	135
-Details about posting of Chairperson and Members in Punjab Commission on Status of the Women (<i>Question No. 5550*</i>)	139
-Details about welfare of women (<i>Question No. 3165*</i>)	114
-Equal opportunities for women under Convention on the elimination against Women discrimination (<i>Question No. 1232</i>)	156
-Establishment of Daycare Centre in government and private institutions (<i>Question No. 619</i>)	146
-Establishment of Young Women Entrepreneurs (<i>Question No. 6688*</i>)	123
-Funds allocated against Empowerment Punjab Women Initiative 2014 (<i>Question No. 7138*</i>)	133
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women in 2019 (<i>Question No. 3599*</i>)	117

	PAGE
NO.	
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women for equal rights of women (<i>Question No.1033</i>)	150
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women in 2019 (<i>Question No.7132*</i>)	126
-Steps taken for empowerment of women under SDG target no 5 (<i>Question No.1360</i>)	162
-Steps taken for protection of working women (<i>Question No.899</i>)	148
-Steps taken for welfare of women in province (<i>Question No. 1304</i>)	158
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-12 th July, 2021	105
-26 th July, 2021	288
-6 th August, 2021	360
-9 th August, 2021	425
-13 th August, 2021	499, 500

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.**QUESTIONS regarding-**

-Details about cost and construction of Punjab Local Government Acadmy Building (<i>Question No. 3543*</i>)	60
-Details about issuance of armed licence (<i>Question No. 1864*</i>)	236
-Details about office addresses and allocated funds for Women Development Department in Lahore (<i>Question No. 2064*</i>)	137
-Details about projects of fish farming (<i>Question No. 2813*</i>)	362
-Details about vacancies of wildlife watcher and wildlife inspectors (<i>Question No. 4155*</i>)	373
-Number of Committees established at tehsil and U/C level under Punjab Vigilance Committee Act 2016 (<i>Question No. 1036</i>)	285
-Steps taken for control over sale of narcotics in district Jhang (<i>Question No. 3765*</i>)	247

RABIA NUSRAT, MS.

-Leave of absence	549

RAHEELA NAEEM, MRS.**QUESTIONS regarding-**

-Details about cases of rape with child registered in Lahore (<i>Question No.859</i>)	276
-Details about cases registered under National Action Plan in last four years (<i>Question No. 723</i>)	267
-Encroachments in Baghbanpura Bazar, Lahore (<i>Question No. 3638*</i>)	48
-Hurdle in flow of traffic due to encroachments on Sukh Nehr Stop Sultan Mehmood Stop, Lahore (<i>Question No. 3637*</i>)	21
-Number of employees in Forest office in district Jhang (<i>Question No. 3837*</i>)	369
-Openly violation of kite flying in Faisalabad (<i>Question No. 4197*</i>)	259

	PAGE NO.
RAMESH SINGH ARORA, MR.	
QUESTION regarding-	
-Establishment of Wildlife Park Murree, number of animals and expenses of their feed (<i>Question No. 6225*</i>)	401
RASHIDA KHANAM, MS.	
-Leave of absence	548
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -	
-9 th July, 2021	11
-12 th July, 2021	103
-13 th July, 2021	111
-26 th July, 2021	191
-29 th July, 2021	293
-30 th July, 2021	305
-2 nd August, 2021	313
-3 rd August, 2021	329
-6 th August, 2021	353
-9 th August, 2021	423
-12 th August, 2021	435
-13 th August, 2021	477
REPORTS (<i>Laid in the House</i>) regarding-	
-Special Committee No.9 regarding Bill No. 49, 50 & 51 for the year 2021	315
-The Audit Report on the Accounts of 4 Danish Schools and 3 Centers of Excellence of Punjab (North) for the Audit year 2018-19	97
-The Namal University, Mianwali Bill 2021 (Bill No.43 of 2021)	437
RUKHSANA KAUSAR, MS.	
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Forcedly entrance of police of Qila Gujjar Singh in house and insulting behavior with Lady MPA in Lahore	95
QUESTIONS regarding-	
-Applications received for computerized number plates of vehicles in Lahore in 2018-20 (<i>Question No. 5743*</i>)	523
-Details about ban on prohibited armed licences (<i>Question No. 3533*</i>)	242
-Details about boundary wall of Janazgah and graveyard in Nahtag Badala, Jarranwala (<i>Question No. 4741*</i>)	76
S	
SABRINA JAVAID, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Action against illegal housing societies in Jhelum (<i>Question No. 3887*</i>)	64
-Details about registration of loader rickshaws (<i>Question No. 7218*</i>)	504
-Numbers and functional condition of tube well of water supply in Jhelum (<i>Question No. 3885*</i>)	63
SADIA NADEEM MALIK, MS.	
-Leave of absence	547

	PAGE
NO.	
SADIA SOHAIL RANA, MS.	
QUESTION regarding-	
-Steps taken for development of forests (<i>Question No.1087</i>)	405
SADIQA SAHIBDAD KHAN, MS.	
-Leave of absence	550
SAEED AKBAR KHAN, MR.	
POINT OF ORDER regarding-	
-Non implementation of production orders of Mr Nazir Ahmad Chohan, MPA	295
SAJID AHMED KHAN, MR.	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021	181, 332
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	182
SALMA BUTT, MST.	
-Leave of absence	548
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about arrest of notorious and proclaimed offenders in 2019 (<i>Question No. 4366*</i>)	261
-Details about permission of hunting partridge in tehsils (<i>Question No.3517*</i>)	366
-Details about recruitments in Anti Terrorism Courts in Province (<i>Question No.834</i>)	269
-Details about Ten Billion Tree Project (<i>Question No. 3516*</i>)	364
-Progress of vigilance squad in 2019 (<i>Question No. 1157</i>)	410
SARFRAZ HUSSAIN, MR.	
-Leave of absence	550
SHAHEENA KARIM, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about the existence of a separate park for women in Dera Ghazi Khan (<i>QuestionNo. 4850*</i>)	76
SHAHIDA AHMED, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about keeping beast as pets (<i>Question No.5668*</i>)	395
SHAMIM AFTAB, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about sale of narcotics in Kot Momin and surroundings in Sargodha (<i>Question No. 3758*</i>)	246
SHAMSA ALI, MS.	
-Leave of absence	548
SHAWANA BASHIR, MS.	
QUESTION regarding-	
-Steps taken for control over sale of narcotics in educational institutions (<i>Question No.4004*</i>)	254

	PAGE NO.
SHAZIA ABID, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget, ownership and construction of Community Hall in Jampur (<i>Question No. 4659*</i>)	74
-Area of Rakh Kotla Sher Muhammad Forest in Rajanpur and details about occupants therein (<i>Question No. 4672*</i>)	380
-Construction of Civil club and Community hall in city Jampur (<i>Question No. 4732*</i>)	75
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds for Forest Department in Bhera and Bhalwal in Sargodha (<i>Question No. 1132</i>)	409
-Details about planting new trees in place of dead trees at banks of canals in Sargodha (<i>Question No. 5387*</i>)	387
-Steps taken for breeding of fish in Bhera and Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 5388*</i>)	388
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Demand for taking action against persons who charging illegal fee in parking stands in Tehsil Head Quarter Hospital Bhera and Bhalwal	177
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 34 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th July, 2021	1
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Construction of Plazas in city areas of Lahore (<i>Question No. 3863*</i>)	62
-Details about payment of salaries to sanitary workers in Waste Management Company Lahore (<i>Question No. 3927*</i>)	64
T	
TAHIA NOON, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about discharging and new posting of Chairperson of Punjab Commission of the Status of the Women (<i>Question No. 3600*</i>)	119
-Details about feed for fish in fish farms (<i>Question No. 2895*</i>)	362
-Details about plantation campaign and slection of land for planting of eucalyptus tree (<i>Question No. 2892*</i>)	360
-Details about usage of arsanic free water in fish farms (<i>Question No. 2896*</i>)	356
-Number of men and women police in the province (<i>Question No. 3695*</i>)	244
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women in 2019 (<i>Question No. 3599*</i>)	117
U	
UMUL BANIN ALI, MS.	
QUESTION regarding-	

	PAGE
NO.	
-Suggestion of restrictions on planting conocarpus plant in plantation campaign (<i>Question No.5481*</i>)	389
USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. (<i>Chief Minister of Punjab</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Action against illegal housing societies in Jhelum (<i>Question No. 3887*</i>)	64
-Allocated budget, ownership and construction of Community Hall in Jampur (<i>Question No. 4659*</i>)	74
-Allocated funds for Tableeghi ijtimah in 2018-20 (<i>Question No. 4409*</i>)	71
-Arrest of notorious and proclaimed offenders by Punjab Highway Patrolling Police (<i>Question No. 613</i>)	264
-Construction and repair of road from Railway station to Badami Bagh via Haji Camp, Lahore (<i>Question No. 4455*</i>)	72
-Construction and repair of roads and details about sewerage system in Amir town, Lahore (<i>Question No. 4502*</i>)	73
-Construction of building of Child Protection Unit in Sahiwal (<i>Question No. 1683*</i>)	232
-Construction of building of police station Gawalmandi Lahore (<i>Question No. 3733*</i>)	245
-Construction of Civil club and Community hall in city Jampur (<i>Question No. 4732*</i>)	75
-Construction of Plazas in city areas of Lahore (<i>Question No. 3863*</i>)	62
-Corruption in income of unsanctioned parking stands in Lahore (<i>Question No. 2192*</i>)	52
-Cost of plan of Safe City Project Lahore and other details (<i>Question No. 1728*</i>)	235
-Details about annual budget and number of Security Institutions in Province Punjab (<i>Question No.717</i>)	267
-Details about arrest of nominated persons in case No.329/14 in Police Station Kot Ladha, Gujranwala (<i>Question No. 4019*</i>)	256
-Details about ban on prohibited armed licences (<i>Question No. 3533*</i>)	242
-Details about boundary wall of Janazgah and graveyard in Nahtag Badala, Jarranwala (<i>Question No. 4741*</i>)	76
-Details about cases of kidnap registered in police station Sanda, Lahore in 2019 to date (<i>Question No. 898</i>)	278
-Details about cases of rape and murder of women and children in Kasur in 2018-19 (<i>Question No. 3461*</i>)	241
-Details about cases of rape with children in Lahore (<i>Question No. 3628*</i>)	243
-Details about cases of rape with child registered in Lahore (<i>Question No.859</i>)	276
-Details about cases registered in Kasur (<i>Question No. 931</i>)	279
-Details about cases registered in Narowal in 2018-19 (<i>Question No. 1015</i>)	284
-Details about cases of theft and dacoity registered in district Narowal in 2018 and 2019 (<i>Question No. 755</i>)	269
-Details about cases registered in Okara in 2019-20 (<i>Question No. 986</i>)	282
-Details about cases registered under National Action Plan in last four years (<i>Question No. 723</i>)	267

	PAGE
NO.	
-Details about cost and construction of Punjab Local Government Acadmy Building (<i>Question No. 3543*</i>)	61
-Details about arrest of notorious and proclaimed offenders in 2019 (<i>Question No. 4366*</i>)	261
-Details about distribution of budget to different wings of Punjab Police (<i>Question No. 3051*</i>)	237
-Details about granting time scale promotion to employees of Police (<i>Question No. 3770*</i>)	249
-Details about handing over missing and drifted child to their parents by Child Protection Bureau (<i>Question No. 628</i>)	265
-Details about income of Cattle Markets in Raiwind and Lahore (<i>Question No. 4408*</i>)	70
-Details about fee, auction and number of parking stands in Shalimar Town Lahore (<i>Question No. 2877*</i>)	55
-Details about issuance of armed licence (<i>Question No. 1864*</i>)	237
-Details about payment of salaries to sanitary workers in Waste Management Company Lahore (<i>Question No. 3927*</i>)	65
-Details about police stations and check posts in district Sahiwal (<i>Question No. 1686*</i>)	234
-Details about presence of narcotics sellers in Gopi Rai near Thokar Niaz Baig Lahore (<i>Question No. 3668*</i>)	243
-Details about promotions of ASIs recruited in 1990 (<i>Question No. 3769*</i>)	248
-Details about recruitments in Anti Terrorism Courts in Province (<i>Question No. 834</i>)	270
-Details about Safe City Project Lahore (<i>Question No. 3778*</i>)	251
-Details about sale of narcotics in Kot Momin and surroundings in Sargodha (<i>Question No. 3758*</i>)	246
-Details about schools working under administrative control of Local Government in Jhelum (<i>Question No. 2605*</i>)	54
-Details about slaughter houses in Lahore (<i>Question No. 3407*</i>)	59
-Details about spending 34 crore rupees on investigation of rape and murder cases of child in Chunian, Kasur (<i>Question No. 4078*</i>)	257
-Details about posting Sub Inspector as SHO in Lahore (<i>Question No. 687</i>)	266
-Details about staff in district police office Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3478*</i>)	242
-Details about the existence of a separate park for women in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 4850*</i>)	77
-Establishment of women desks in police stations (<i>Question No. 838</i>)	270
-Facilities and condition of bus stands in Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim yar Khan (<i>Question No. 3084*</i>)	56
-Fault in solar street lights on GT road Kamoke and Muridke (<i>Question No. 4291*</i>)	67
-Fixation of fence on foot path on the road beside the CCPO Office Lahore (<i>Question No. 971</i>)	281
-Installation of traffic signals project and start of E-Challan in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3453*</i>)	239

	PAGE
NO.	
-Legal status of district councils after desolation of Municipal Corporations (<i>Question No. 3530*</i>)	60
-Number of childrens and staff in Child Protection and Welfare Bureau Sialkot (<i>Question No.3878*</i>)	252
-Numbers and details about duty points of Sanitary Workers in Municipal Corporation Sialkot (<i>Question No. 4293*</i>)	69
-Numbers and details about staff involved in drug selling and extortion in police station Ghalib Market Lahore (<i>Question No. 3221*</i>)	238
-Numbers and functional condition of filtration plants in district Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4951*</i>)	77
-Numbers and functional condition of tube well of water supply in Jhelum (<i>Question No. 3885*</i>)	63
-Number of Committees established at tehsil and U/C level under Punjab Vigilance Committee Act 2016 (<i>Question No. 1036</i>)	285
-Number of men and women police in the province (<i>Question No. 3695*</i>)	244
-Number of patrolling posts and vehicles therein the province (<i>Question No. 3816*</i>)	252
-Ongoing Schemes in PP-95, Chiniot (<i>Question No. 4007*</i>)	66
-Openly violation of kite flying in Faisalabad (<i>Question No. 4197*</i>)	260
-Repair of street of Girls College and road of Boys School in Jamkay Cheema, Sialkot (<i>Question No. 3632*</i>)	61
-Sale of "Sadqah Meat" at Ravi bridge and Canal road Lahore (<i>Question No. 4507*</i>)	74
-Sale of toxic injections at shops situated with main gate of Data Darbar (<i>Question No. 4436*</i>)	262
-Steps taken for control over sale of narcotics in district Jhang (<i>Question No. 3765*</i>)	248
-Steps taken for control over sale of narcotics in educational institutions (<i>Question No. 4004*</i>)	255
-Usage of SMK paper as narcotics in educational institutions in Jhelum (<i>Question No.4258*</i>)	261
USMAN MEHMOOD, SYED	
QUESTIONS regarding-	
-Area of Forest Department and details about distribution of plants during plantation compaign in Rahim yar Khan (<i>Question No. 4664*</i>)	378
-Details about categories of house related with property tax in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 688</i>)	537
-Details about fish farms in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4375*</i>)	373
-Number of children in Child Protection Centres in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3438*</i>)	225
-Number of employees and details about income in head of registration in motor registration branch Rahim Yar Khan (<i>Question No.689</i>)	538
-Number of posts of inspector and allocated budget for excise office Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3450*</i>)	516
-Personal use of government vehicles in police stations of district Multan (<i>Question No. 3451*</i>)	230

	PAGE
NO.	
USWAH AFTAB, MS.	
QUESTION regarding-	
-Delay in issuance of computerized number plates of vehicles (<i>Question No. 3344*</i>)	515
UZMA KARDAR, MS.	
-Leave of absence	549
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for taking steps for protection of worship places and house of minorities in Sadiqabad	359

W

WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Allocated funds against Punjab Women Empowerment Package (<i>Question No.1355</i>)	161
-Details about allocated budget and expenditures of Women Development Department in 2017-18 (<i>Question No. 128</i>)	142
-Details about discharging and new posting of Chairperson of Punjab Commission of the Status of the Women (<i>Question No. 3600*</i>)	119
-Details about hostels of working women in Faisalabad (<i>Question No. 2745*</i>)	138
-Details about NGOs working for women development in district Lahore (<i>Question No. 205</i>)	144
-Details about not posting of Chairperson of Punjab Commission of the Status of the Women Development Department (<i>Question No. 6238*</i>)	140
-Details about office addresses and allocated funds for Women Development Department in Lahore (<i>Question No. 2064*</i>)	137
-Details about offices of Women Development Department in Faisalabad division (<i>Question No.1201*</i>)	135
-Details about posting of Chairperson and Members in Punjab Commission on Status of the Women (<i>Question No. 5550*</i>)	139
-Details about welfare of women (<i>Question No. 3165*</i>)	114
-Equal opportunities for women under Convention on the elimination against Women discrimination (<i>Question No. 1232</i>)	156
-Establishment of Daycare Centre in government and private institutions (<i>Question No. 619</i>)	146
-Establishment of Young Women Entrepreneurs (<i>Question No. 6688*</i>)	123
-Funds allocated against Empowerment Punjab Women Initiative 2014 (<i>Question No.7138*</i>)	133
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women in 2019 (<i>Question No. 3599*</i>)	117
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women for equal rights of women (<i>Question No.1033</i>)	150
-Steps taken by Punjab Commission on the Status of Women in 2019 (<i>Question No.7132*</i>)	126

	PAGE
NO.	
-Steps taken for empowerment of women under SDG target no 5 (<i>Question No. 1360</i>)	162
-Steps taken for protection of working women (<i>Question No. 899</i>)	148
-Steps taken for welfare of women in province (<i>Question No. 1304</i>)	158
Y	
YASMIN RASHID, MS. (<i>Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education</i>)	
ZERO HOUR NOTICES regarding-	
-Demand for absolving the parking fee charged in Government hospitals	83
-Demand for repairing Thelem Testing machine in Chaudhari Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan	85
Z	
ZAHEER IQBAL, MR.	
QUESTION regarding-	
-Number of employees, types of animals and area of Zoo Bahawalpur (<i>Question No. 3903*</i>)	370
ZAHRA NAQVI, SYEDA	
QUESTIONS regarding-	
-Cost upon establishment and completion of Bhasin fish hatchery in Lahore (<i>Question No. 5559*</i>)	395
-Details about auction and income from adust trees on bank of canals (<i>Question No. 5535*</i>)	392
ZAIB-UN-NISA, MS.	
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 26 th July, 2021	288
ZERO HOUR NOTICES regarding-	
-Collection of extortion on phone calls by unknown persons in Mouza Hujjan PP-74, Sargodha	86
-Demand for absolving the parking fee charged in Government hospitals	83
-Demand for repairing bridge on Saim Nala in city Mamu Kanjan	174
-Demand for repairing Thelem Testing machine in Chaudhari Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan	85
-Demand for taking action against persons who charging illegal fee in parking stands in Tehsil Head Quarter Hospital Bhera and Bhalwal	177
-Demand for taking action against SHO for raping and grasping 5 lacs from woman in Khanewal	84
-Sale of ice prepared with dirty water in Lahore	90